

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

حراشاہ

ڈیرسونو۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عورت اندر تک محسوس کر رہی تھی۔) مجھے یاد ہے تمہارا ہر وقت مسکراتے رہنا اور مسکرا کر کبھی ناٹھکنا۔)

میٹنگ کے شروع ہونے سے ختم ہونے اور پھر کامیاب ہونے تک اس مرد کے چہرے پر مسکراہٹ کی ایک رکنا آئی۔ جیسے یہ چھوٹی چھوٹی کامیا بیاں اس کے لیے معانی نہیں رکھتی تھیں۔) جب تک مجھ میں سانسیں ہیں میں روزیہ تحریر لکھتی رہوں گی۔ روز خود میں سے تمہے نکال کر زرا زرا سا لکھتی رہوں گی۔ (وہ کالے رنگ کی کار اس کشادہ سڑک پر بھاگتی جا رہی تھی جب اچانک وہ ایک سفید گاڑی کے آگے آکر راستہ روک گئی۔ سفید گاڑی میں سے فوراً ایک درمیانی عمر کا آدمی باہر نکلا۔) میں ہمیشہ اس وقت کا انتظار کروں گی جب تمہارے ہاتھوں سے ایک مکھی مرتے ہوئے بھی دیکھوں۔ (کالی کار کا پچھلا دروازہ کھلا۔ کالے رنگ کا بوٹ باہر نکلا۔ اور پھر وہ بھی اپنے پورے قد اور وجاہت کے ساتھ باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔ چھ فٹ سے اٹھتا قد۔ ورزشی جسامت کا حامل۔ ایش گرے کلر کے ڈیزائنر سوٹ میں ملبوس۔ بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کیے ہوئے۔ گردن سے نیچھے بال دوانچ کی پونی میں بندھے ہوئے ایسے کہ آگے سے چھوٹے ہی تھے۔ ہلکی گھنی ڈارھی۔ چہرے پر موجود مخصوص سنجیدگی۔ اٹھی ہوئی مغرور ناک۔ کشادہ پیشانی جن پر بل پڑے تھے۔ بلیک کلر کے سن گلاسز لگائے الغرض وہ سنتیس سالہ ایک ڈیشننگ سامرد تھا۔

www.kitabnaghi.com

سفید کار سے نکلنے والے شخص کی گردن میں گٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ وہ آدمی آہستہ مگر جان دار قدم اٹھاتا ہوا دوسرے شخص کے قریب آیا۔ وہ قد میں درمیانی عمر کے آدمی سے ایک فٹ لمبا تھا۔ وہ طاقت میں بھی اس سے کئی گنا بڑا تھا۔ سفید گاڑی کے مالک کو اپنی گردن اٹھانا پڑی۔

"بہ۔۔۔ بہہ۔۔۔ بہرام۔۔۔ مم می۔۔۔ میں" نہات بیگ خوف سے کچھ آوازیں نکال رہا تھا مگر سامنے کھڑا وہ پر رعب شخص نظر انداز کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے نہات بیگ میں نے تمھاری معازرت اور حامی قبول کر لی۔ آخر کو تم ایک اچھے باپ ہو اور شام کو ہونے والی اپنی دس سالہ بیٹی کی سالگرہ میں ضرور شامل ہونا چاہوں گے۔ تم اپنی بیٹی کا دل تو نہیں دکھا سکتے نا۔" وہ نفاست سے نہات بیگ کے کالر جھاڑتا ہوا کاٹ داردھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

"میری بیٹی کا نام مت لو" نہات بیگ ٹرپا۔

"میں نے تو نام تک نہیں لیا اسکا۔ کیا نام ہے ویسے۔۔۔؟" سوچنے کی اداکاری۔

"ہاں یاد آیا پلوشہ"۔ (اے پلوشہ ادھر دروازے سے ہی ٹکے رہے گی۔ اندر آ جا۔۔ اماں بھیا آنے والا ہے۔)

"وہ ایک بہت پیاری بچی ہے۔ میں ہر گز نہیں چاہوں گا وہ آج کی پارٹی باپ کے انتظار میں گزارے۔ اس لیے اچھے باپ ہونے کا ثبوت دو۔ کیا کرنا ہے تمھے معلوم ہے۔"۔ نہات بیگ کی آنکھوں میں اٹھتے ڈر سے محفوظ ہوتا وہ پلٹ گیا۔

"اور ہاں۔ شام کو یہ گھٹیا پرفیوم مت لگانا۔ یہ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔" محض گردن موڑ کر ایک آخری نظر ڈالی جو نہات بیگ کے اندر تک اتر گئی۔ جیسے ہی وہ واپس گاڑی میں بیٹھا گاڑی فراٹے سے سڑک پر بھاگ پڑی۔

نہات بیگ اپنا پسینہ پونچھتا ہوا فوراً گاڑی میں بیٹھا۔ اب کی بار اسکا رخ دوسری سمت تھا۔

"کیا دیکھ رہے ہو" اپنے پیچھے اچانک سے آواز پڑنے پر علیان بڑی طرح چونک گیا۔ ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر نیچھے جا گری۔

"وو۔ وہ۔ میں تو بس ایسے ہی یہاں آگیا۔" چہرے سے خفت مٹاتا وہ اٹکتے ہوئے بولا۔

"کیا پڑھا تم نے میری ڈائری سے۔" آنے والی عورت اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور نرم لہجے میں پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر صفحے میں صرف ایک بات۔ صرف ایک ہی شخص کا ذکر۔" اٹھارہ سالہ عالیان نے اپنی حیرت ظاہر کی جس پر وہ عورت قہقہہ لگا گئی۔

"مگر میرے پاس اسکے سوا کچھ اور لکھنے کے لیے ہے ہی نہیں۔ اور کوئی یاد کوشش سے بھی نہیں آتی اور یہ یادیں کوشش سے بھی نہیں جاتی۔" جھک کر ڈائری اٹھاتے ہوئے اسنے آخری لکھے صفحے پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔

"کیا وہ واقعی آپ کو بہت اچھا لگتا تھا۔" عالیان نے عورت کے چہرے پر انڈ آنے والے جذبات دیکھتے ہوئے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا۔ وہ تو شاید ہر کسی کے لیے اچھا تھا۔۔۔" پھر چہرے پر خوش کن تاثرات رقص کرنے لگے۔

"مگر میرے لیے میری دنیا۔" یہ بولتے ہوئے اسکے چہرے پر بے شمار رنگ آکر ٹھہرے جسے عالیان نے باخوبی

نوٹ کیا۔

"میں نے اسے یہ بات کبھی نہیں بتائی مگر جب بھی بتاؤں گی۔ وہ آگے سے بلش کرے گا۔" وہ اپنی بات پر خود ہی ہنس پڑی جیسے نظروں کے سامنے اسکی سوچ منظر میں بدل رہی ہو۔

"اور واللہ وہ چہرے پر اٹڈ آنے والی سرخی میری جان لے جائے گی۔" وہ اپنی بات سے خود ہی محظوظ ہوئی۔ پھر اپنی طرف بغور دیکھتے لڑکے کو دیکھا۔

"اس طرح کسی کی ڈائری پڑھنا اچھی بات نہیں۔ آئندہ خیال رکھنا۔" نرمی سے لڑکے کا کندھا تھپتھپا کر الماری تک آئی۔ ڈائری الماری کے اندر رکھی۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آئی وش آپ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکیں کہ وہ آپکی دنیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ جو دروازہ پار کر چکی تھی۔ گردن کو ہلکا سا نفی میں ہلا کر بولی۔

"کاش ایسا ہوتا مگر وہ نظریں جھکا جائے گا۔" بھرپور ہیجان خیز قہقہے کے ساتھ وہ بات کہہ کر رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔ جبکہ لڑکا سوچ میں پڑھ گیا۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ الماری تک آیا۔ ایک نظر دروازے پر ڈالی۔ پھر ڈائری باہر نکالی اور اسے کھولا۔ "ایک دن تم یہ تحریر ضرور پڑھو گے اور تمہے حیرت ہوگی کہ میں یہ سب لکھنے کے لیے زندہ کیسے ہوں۔ شاید موت بھی یہ ہی چاہتی ہے اس سے ملنے سے پہلے۔ اپنی آخری سانس کھینچنے سے پہلے میں تم سے مل سکوں۔ میں اس سونو سے مل سکوں جو خوشیاں خریدنے کا فن جانتا تھا۔ جو زندگی کو ہنسانے کا فن جانتا تھا۔ زندگی تو کب کی خفا ہو گئی۔ اب بس موت اور تمہارے رحم و کرم پر ہوں۔" کوئی آہٹ ہوئی تو وہ تیزی سے ڈائری الماری میں رکھتا باہر نکل گیا۔ مگر تجس اور کھوج کی ایک لگن پوری طرح سے اس میں سما گئی۔ کھڑکھی پر پڑھے پردوں کے پیچھے کوئی سایہ سا ابھر کر معدوم ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

مم۔۔ مماماماااااااا۔ مجھے بچالیں ماما۔ ماما آپ کہاں ہیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ میں جینا چاہتا ہوں۔ مجھے نکالیں یہاں سے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ بچائیں مجھے۔ مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ ماما۔ میں مر رہا ہوں آکر بچالیں مجھے۔ ماما پلز آجائیں۔ دیکھیں میری سانس رک رہی ہے۔ میرا بدن تڑپ رہا ہے۔ میرے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔ مجھے آپ کے پاس آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔-----ماما

Posted On Kitab Nagri

آپ کیوں نہیں آئیں۔ دیکھیں میں آپ کو چھوڑ کر بہت دور چلا گیا۔ میری زندگی مجھ سے چھین لی گئی۔ میری ننھی سی زندگی جو ابھی کھلی بھی نہیں تھی مر جھاگئی۔ میرا کیا قصور تھا۔ مجھ پر یہ ظلم کیوں ڈھایا۔ کیا اس لیے کہ میں۔۔۔

نہیں میری جان رومت ماما یہیں ہیں۔ تمہارے پاس۔ ماما کچھ نہیں ہونے دینگے۔ ماما تمہے چھپالیں گیں۔ دنیا کی نظروں سے۔ تم رومت۔ ادھر ماما کے پاس آؤ۔ تم کہاں جارہے ہو۔ آؤ میرے پاس آجاؤ۔ تم دور کیوں جارہے ہو۔ رک جاؤ۔ ادھر آؤ۔ دور مت جاؤ۔ ماما کے قریب آؤ۔ کوئی روکے اسے۔ میرا بچہ رو رہا ہے۔ وہ مجھے بلارہا ہے۔ میرا بچہ۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔۔۔!

"ہوش میں آؤ۔ کیوں چلا رہی ہو۔" وہ نیند میں مچل رہی تھی جب اسکے شوہر نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا تھا۔ وہ کتنے ہی لمحے ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں بیٹھی رہی۔

"میرا بچہ مجھے بلارہا ہے۔ تم نے اسکی آواز سنی۔ وہ درد میں ہے۔ وہ بے بس ہے۔ سنو۔ وہ پکار رہا ہے۔ اسے میرے پاس لے آؤ" وہ دیوانہ وار کہتی اپنے شوہر کی منتیں کر رہی تھی۔

"کوئی بھی تمہیں نہیں پکار رہا ہے۔ سب تمہارا وہ ہم ہے۔ وہ اپنے منحوس وجود کے ساتھ منوں مٹی کے نیچے جا چکا ہے۔ خدا را تم بھول جاؤ اسے۔" مرد نے جیسے ہاتھ باندھے۔

"میں کیسے بھول جاؤں اپنی اولاد کو" شکوہ سے پر نگاہیں شوہر پر گرہیں تھیں۔

"تم بھولوں یا نا مگر میرے سامنے اس کلنک کا زکرمٹ کرنا آئندہ۔" اب کی بار وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کر گیا اور وہ اپنے شوہر کی اپنے بچے کے لیے نفرت پر دم بخود بیٹھی رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اس صبح بادل سورج کو خود میں چھپا کر برآمد ہوئے تھے۔ ہر سو ٹھنڈی سی چھایا تھی۔ موسم پکنک اور سیر و تفریح کرنے پر اکسارہا تھا۔ ایسے میں چودھری ملک صرمہ کی حویلی پر بھی دن چڑھ چکا تھا۔ مالکان کے نام پر اس حویلی میں دو لوگ تھے۔ دو ملازمہ ایک ڈرائیور اور ایک خانسامہ اس حویلی کے کل افراد تھے۔ ایک زمانہ تھا جب یہاں افراد خانہ اور نوکروں کی چہل پہل ہوا کرتی تھی۔

وہ حویلی کی اوپری منزل کا کمرہ تھا۔

کمر اپنے آپ میں ایک شاندار نفاست لیے ہوئے تھا۔ دیواروں پر لگے انٹیک ماسٹر پیس اور فریمز خوبصورتی بڑھانے میں کسی صورت بھی پیچھے نہ رہے تھے۔

قد آور کھڑکی کے آگے اندور پودے رکھے تھے جنہیں وہ پانی ڈالنے میں مصروف تھی۔ وہ سکن اور بلیک کلر کے کپڑوں میں ملبوس کہیں جانے کو تیار لگتی تھی۔ دراز قد اور سمارٹ۔ خوبصورت آنکھیں جن پر گھنی پلکوں کا سایہ تھا۔ نرم مسکان جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔ بال کانوں سے تھوڑا نیچے آکر اندر کی طرف مڑ جاتے تھے۔ اسے لمبے بال پسند نہیں تھے سوا اپنے بال چھوٹے ہی رکھتی تھی اور چھوٹے بالوں میں بہت اچھی لگتی تھی۔

"میڈم جی۔ بڑے صاحب نے ناشتہ کرنے سے منع کر دیا ہے۔" زکیہ کہیں سے نمودار ہوئی اور اسے اطلاع دی۔

"آپ مجھے لا کر دیں ناشتہ میں دیکھتی ہوں۔" وہ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر پرسکون انداز میں لفظ ادا کرتی تھی۔ ایسے کہ سامنا والا مجبور ہو جاتا تھا اسکی باتیں سننے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد ملازمہ نے اسے ناشتہ کی ٹرے تیار کر کے تھما دی۔

وہ ایک کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر داخل ہوئی۔ کمرانیم اندھیرے میں تھا۔ عام طور پر سورج کی کرنیں روشنی کر دیتی تھیں مگر آج بادلوں میں چھپی بیٹھیں تھیں۔ وہ اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میز پر رکھی اور کھڑکھی پر ڈلے پر دے ہٹائے۔ کمرہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینے کے قابل ہوا۔

"زکیہ بتا رہی ہے بڑے صاحب آج پھر ناشتے سے انکاری ہیں۔ آخر اس ناشتے سے کیا دشمنی ہے آپکی جو ہر روز اس سے منہ پھیر کر بیٹھ جاتے ہیں۔" واپس پلٹتے ہوئے کچھ خفا سا انداز لیے وہ سامنے بیڈ پر لیٹے وجود سے مخاطب ہوئی۔ وہ وجود ملک صرمد کا تھا جو کئی برس سے فالج کے زیر اثر حرکت کرنے سے قاصر تھا۔

"آپ کو روز بتانا پڑھتا ہے اگر ناشتہ نہیں کریں گے تو دو کیسے لیں گے اور دو انالی تو تھیک کیسے ہونگے۔ پھر اپنے رعب اور دب دے کے ساتھ حویلی میں چہل قدمی کیسے کریں گے۔" وہ کسی بچے کو اکسانے والا انداز لیے ملک صرد سے مخاطب تھی۔ ناشتہ کی ٹرے وہ انکے آگے رکھ چکی تھی۔

"تتم کون ہو۔؟" ملک صرد کی بھاری مگر نحیف زدہ آواز ابھری۔ لہجے کے ساتھ آنکھوں میں بھی سوال تھا۔

"میں ماہم ملک ہوں۔ آپ کی پوتی ماہم ملک اور آپ چودھری ملک صرمد ہیں۔" وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ بتاتے انہیں چچ سے دلیہ کھلانے لگی جسے ملک صرمد نے بنا کوئی سوال کیے حلق کے اندر اتارا۔ یہ وہ سوال تھا جو ہر بار پوچھا جاتا تھا اور ماہم ملک ہر بار تخیل سے جواب دیتی تھی۔ وہ چچ بھر بھر کر انکے منہ میں ڈالتی رہی اور وہ خاموشی سے کھاتے رہے۔

Posted On Kitab Nagri

جب ناشتے سے فارغ ہو گئے تو ماہم ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کھڑی ہوئی۔ پھر دوسرے ٹشو سے ملک صرد کا منہ صاف کیا۔

"بہت دن ہو گئے ہیں آپ تازہ ہوا میں نہیں بیٹھے۔ باہر لان میں چلتے ہیں۔ آج موسم بھی کمال ہو رہا ہے۔ طبیعت تروتازہ ہو جائے گی۔" وہ پہلے ملک صرمد سے مخاطب ہوئی پھر زکیہ کو آواز دی تاکہ اس کے ساتھ مل کر انہیں ویل چیئر پر بٹھاسکے۔

"زکیہ چائے لان میں ہی پہنچا دو"

کشاہہ لان کے وسعت میں لکڑی کی سفید میز اور کرسیاں رکھیں تھیں۔ وہ ملک صرد کی ویل چیر چلاتی ہوئی وہاں تک آئی۔ ویل چیر کرسیوں کے پاس روک دی اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ سامنے مالی گھاس کی تراش خراش کرنے میں مصروف تھا۔ وہ اسے مہارت سے اپنا کام کرتے دیکھنے لگی۔

زکیہ نے آکر چائے رکھی تو ماہم نے ملک صرد کی طرف دیکھا۔ وہ گردن ترچھی کر کے بیٹھے تھے۔ جس کا مطلب تھا وہ چائے پینا نہیں چاہتے۔

اس نے خود کے لیے چائے تیار کی اور گھنٹ گھنٹ مینے لگی۔

ملک صرد کی نظریں گھانس کے ایک قطعے پر مرکوز تھیں۔ وہ مسلسل بس ایک ہی جگہ کو دیکھ رہے تھے۔ وہ جب بھی انہیں لان میں لے آتی وہ اسی جگہ کو دیکھتے رہتے جیسے وہاں کچھ دفن ہو۔ کوئی راز جو انہیں اندر ہی اندر پریشان کرتا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ہمیشہ اس طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ کیا کوئی خزانہ دفن ہے وہاں۔" ماہم نے کپ میز پر رکھا اور اسکے سرے پر شہادت کی انگلی پھیڑتے ہوئے دریافت کیا۔

ملک صرد خاموش رہے۔ یہ تو وہ جانتی تھی یا تو وہ خاموش رہیں گے یا پھر بات ٹال دیں گے۔ اسنے نظریں گھما کر مالی بابا کی طرف دیکھا۔ حویلی کا سب سے پرانا ملازم وہی تھا۔

وہ اکثر اپنے کمرے کی کھڑکھی سے مالی کو کام کرتے دیکھتے تھی مگر کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ مالی گھانس کے اس مخصوص خطے کی طرف گیا ہو۔ ماہم کے اندر حقیقت جاننے اور اس زمین کے نیچے دفن راز پانے کی شدت روز بروز بڑھ رہی تھی۔ لیکن جاننے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ یا تو بات ٹالی جاتی یا پھر خاموشی اختیار کی جاتی۔

"کک۔۔ کیا کرتی ہو تم" ملک صرد کا سوال اسے سوچوں کے گھیروں سے کھینچ لایا۔ وہ اپنی بھولنے کی عادت کی وجہ سے ایسے سوال تقریباً روز کرتے تھے۔

"میں ایک این جی او چلاتی ہوں۔ جو غریب اور یتیم بچوں کی کفالت کرتی ہے۔ بیوہ عورتوں اور بے سہارا لڑکیوں کو سہارا اور چھت فراہم کرتی ہے۔ انہیں روزگار کے موقع دیتی ہے۔" ہر روز کی طرح اس بار بھی وہ اپنے مخصوص ٹھہر کر بولنے والے لہجے میں بتا رہی تھی۔

"عورتوں اور لڑکیوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف لڑتی ہے۔ چائلڈ لیبر کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔" وہ مزید تفصیل بتانے لگی۔

"یہ۔۔۔ یہ تو تم دوسروں کے لیے کرتی ہو۔ اپنے لیے کیا کرتی ہو۔" ملک صرد کا سوال عجیب تھا۔ یہ سوال آج پہلی بار ہوا تھا۔

"کیا مطلب" وہ حیرت سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کک کیا عمر ہے تمہاری" ملک صرم نے ابکی بار گردن ٹھوڑی سی اسکی طرف موڑی۔

"انیتس سال۔" ماہم نے اپنی عمر بتائی۔

"اتنی عمر ہو گئی ہے۔ کیا شادی نہیں کرنی تم نے۔" ملک صرمہ نے سوالیہ آنکھیں اٹھائیں۔

"یہ۔۔ یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ آپ کو ایسی حالت میں چھوڑ کر میں شادی کیسے کر سکتی ہوں۔" اس نے جواز پیش کیا۔

"کیا کسی کو پسند کرتی ہو تم" ملک صرمہ کا اگلا سوال پیچیدہ تھا۔

"مم۔۔ میں "ماہم نے سوچنے کے لیے کچھ وقت لیا۔ (کیا وہ کسی سے محبت کرتی ہے۔)۔ اس نے خود سے سوال کیا اور نظروں کے سامنے ایک چہرہ نظر آیا۔ ایک بے نیاز چہرہ۔

"نہیں" وہ انکار کر گئی۔

یہ معاملہ ایک طرفہ تھا اور وہ پہلے سے کوئی امید نہیں باندھنا چاہتی تھی۔

"میں لیٹ ہو رہی ہوں۔ شام کو ملتے ہیں۔" وہ کہہ کر جلدی سے اٹھی اور مین گیٹ کی طرف بڑھی۔

تب تک زکیہ کمرے سے اسکا بیگ اور گاڑی کی چابیاں لاچکی تھیں۔ ماہم نے وہ چیزیں تھامی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی آفس کے راستے پر تھی اور اسکا زہن کسی ایسے راستے پر جس کی منزل نظر نہ آتی تھی۔

وہ ایک پتھر دل انسان سے محبت کر بیٹھی تھی۔ ایک ایسا انسان جسکے دل میں وہ جگہ نابنا پار ہی تھی۔ لیکن ماہم ملک مایوس ہونے والوں میں سے نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سلوہ جی اٹھ جائیں۔ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔" وہ آواز بہت نرمی سے پکارتی اسے اطلاع دے رہی تھی۔

"اٹھ جائیں۔ نماز کا وقت نکل رہا ہے۔ نماز قضا ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔ صبح کی نماز چھوڑنا۔۔۔۔۔۔!" وہ نرم مردانہ آواز اسکی سماعتوں میں مسلسل گونج رہی تھی جب وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ اس جگہ وہ اکیلی تھی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ آواز دینے والا بھی نہیں۔ مگر آوازیں بدستور آرہیں تھیں۔ یہ آوازیں سلوہ مسلسل سنتی تھی۔ اب تو عادت سی ہو گئی تھی۔ تنہائی میں یہ آوازیں سا تھی ثابت ہوتی تھیں۔

ایک گہری سانس لیکر اسنے بکھرے بالوں کو انگلیوں کی مدد سے سلجھایا اور جوڑے کی صورت میں باندھ لیا۔ پھر نظریں گھما کر کمرے کی چار دیواریں دیکھیں۔ وہ سب اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہیں تھیں۔

کمراندھیرے میں ڈوبا تھا۔ محض ایک دیوار کے اوپر بنے روشن دان سے چند قطرے روشنی کے آتے تھے جو کمراروشن کرنے کی تگ دو میں اپنی موت آپ ہی مر جاتے تھے۔

"فجر کا وقت ہو گیا ہے" وہ آواز پھر سے یاد دہانی کروانے لگی۔ فظا میں بھی موزن کی آواز گونجی جو غافل سوئے ہوئے لوگوں کو باور کروا رہی تھی کہ نماز کامیابی کی ضمانت ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ موزن پیغام باری کہہ کر خاموش ہوا تو وہ اٹھی اور کمرے کے ساتھ منسلک باتھ روم میں گھس گئی۔ بیسن پر نل کھول کر پانی کے چند قطرے منہ پر بہائے۔

"وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پھر پہلے دایاں اور بایاں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔" مردانہ آواز اسکی سماعتوں میں گونجتی اسے وضو کا طریقہ بتا رہی تھی اور وہ اس پر عمل کرتی وضو بناتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وضو مکمل کرنے کے بعد آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اٹھا کر دوسرا کلمہ پڑھیں۔ میں نے سکھایا تھا نا آپ کو۔"

"سلوہ نے اوپر دیکھا تو کمرے کی چھت نظر آئی۔ آسمان دیکھے اسے کئی دن ہو چکے تھے۔"

وہ جیسے ہی نماز کے لیے کھڑی ہوئی پھر سے وہی آواز اسکے حواسوں پر چھائی اور مسلسل اسے نماز پڑھنے کا طریقہ بتانے لگی۔ نماز ادا کر کے اسنے دعا کے لیے ہاتھ کھڑے کیے اور کچھ ہی لمحوں بعد منہ پر ہاتھ پھیر کر دعا مکمل کر دی۔

جیسے ہی ہاتھ چہرے سے ہٹے ویسے ہی وہ آواز اپنے وجود کے ساتھ اسکے پاس آ بیٹھی۔ وہ ایک 17 سال کا لڑکا تھا جو سسلوہ کی طرف مسکرا کر کر دیکھ رہا تھا۔ نرم اور مخلص مسکراہٹ۔

"کیا مانگا آپ نے دعا میں۔" وہ اشتیاق سے بولا۔

"صرف تمہیں" سلوہ کی نظریں مسلسل اس چہرے پر ٹکی تھیں۔ پلکیں تک ناچھپاتی کہ کہیں غائب نہ ہو جائے

لڑکے کے چہرے پر یک دم سرخی سی چھائی۔ مسکڑھٹ میں لاج آئی اور پھر صلہ کے دیکھتے دیکھتے ہی وہ اوجھل ہو گیا۔ کبھی لگتا وہ بہت قریب ہے اور کبھی لگتا بہت دور ہے۔

تو مجھے اس قدر خاص ہے

میں دور خود سے، تو پاس ہے

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم دیکھ سکتے ہو۔ کیا تم سن سکتے ہو۔ کیا تم محسوس کر سکتے ہو۔ ان ظالموں نے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے میرا بچہ چھین لیا ہے۔ میں ایک ایک ظلم کا بدلہ لوں گی ان سے۔ کسی کو معاف نہیں کروں گی۔ سلوہ اپنے پر کیے ہر ظلم کا بدلہ لیگی۔ تم نے کہا تھا معاف کرنے والا بہادر ہوتا ہے۔ مگر میں اپنی زندگی کے معاملے میں بہادر نہیں ہوں۔ میں چاہ کر بھی ان لوگوں کو معاف نہیں کر سکتی۔ تم دیکھنا ایک دن یہ سب ظالم لوگ میرے سامنے ہاتھ جوڑیں گے۔ گر گرائیں گے مگر تب سلوہ رحم نہیں کرے گی۔" دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی وہ بربرائے جارہی تھی۔

بندھ آنکھوں سے کچھ نمی سی ٹسکی۔

"تمھاری سوتیلی ماں اور بھائی لالچی لوگ ہیں سلوہ۔ وہ تمھارا جینا محال کر دیں گے۔ میں اپنی زندگی بھر کی کمائی ان لالچی لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا۔ میرے بعد یہ تمہے گھر سے نکال دیں گے۔ تمھاری حفاظت کی ضمانت صرف ایک چیز ہے اور وہ میری وصیت ہے۔ میں اپنی تمام دولت تمھارے نام کرتا ہوں۔ جو ٹھکانا میں نے تمہے بتایا ہے جہاں میں نے اپنی جمع پونجی جوڑ کر رکھی ہے وہ کسی صورت بھی اپنی ماں اور بھائیوں کو مت بتانا۔" بیڈ پر لیٹے بختیار نے پھولتی سانسوں کے ساتھ سامنے کھڑی آٹھ سالہ سلوہ کو نصیحت کی جو زور زور سے ہچکیاں لے رہی تھی۔

"ابا۔ آپ مجھے چھوڑ کر ناجائیں۔ میرا کوئی نہیں ہے آپکے علاوہ۔ مجھے کوئی پیسہ نہیں چاہیے۔" ہچکیوں زدہ لہجے میں وہ منت کر رہی تھی جب ابا کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ڈھیلا پڑ گیا

پھر سلوہ نے دیکھا چار مردکاندھوں پر اسکے باپ کو اٹھالے گئے اور منوں مٹی کے حوالے کر آئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آٹھ سالہ لڑکی کمرے کے کونے میں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ (جب دروازہ کھلا اور کوئی مرد اندر آیا۔

صلوہ نے آنکھیں کھولیں تو وہ اپنی زندان میں موجود تھی۔ ماضی ہوا کے ساتھ کہیں تحلیل ہو گیا تھا۔
"کھانا" تقریباً پھینکنے والے انداز میں اسکے سامنے ٹرے رکھی۔ صلوہ نے منہ موڑ لیا۔
وہ شخص کچھ دیر اسے گھورتا رہا

"تم جتنی جلدی بتاؤ گی ابانے پر اپڑتی کے کاغذ کہاں چھپا رکھے ہیں اتنی جلدی یہاں سے رہا ہو جاو گی "

پھر ڈھار سے دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"میں ہر گز تم لوگوں کو ایک پائی بھی حاصل نہیں کرنے دوں گی۔" نخوت سے ایک طرف تھوکا پھر ہاتھ ماڑ کر ٹرے ایک سائنڈ پر کر دی۔

اسکا ہر گزیہ کھانا کھانے کا من نہیں تھا۔

ڈوبتے پھر سے چہرے کے گرد لپیٹ لیا اور منہ ہی منہ میں کچھ قرآنی سورتیں پڑھنے لگی جو اس 17 سالہ لڑکے نے سکھائیں تھیں۔ اس زندان خانے میں کلام الہی باعث سکون بنتا تھا۔ ایک امید سی بندھتی تھی۔ ایک راہ سی دیکھتی۔

کتنی ہی دیر تک وہ مسلسل صورتوں کا ورد کرتی رہی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"عازم اٹھو جلدی۔ گھر میں چوری ہو گئی ہے۔ ہائے اللہ۔۔۔! وہ سب کچھ لے گئی۔ ہمیں لوٹ کر چلی گئی وہ۔" ناہید بیگم دہائیاں دیتے ہوئے عازم کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا اماں۔ عشا کہاں ہے۔" عاظم خواب آور کیفیت میں بولا۔ سر بھاری سا ہو رہا تھا۔ وہ کم نیند لینے کا عادی تھا مگر آج کیوں ٹھکن سی ہو رہی تھی۔ بوجھل سر کے ساتھ وہ بامشکل اٹھ بیٹھا۔ پہلا خیال اپنی ایک ماہ کی دلہن کا آیا۔

"وہ نہیں ہے گھر پر۔ سب لوٹ کے لے گئی۔ میرے کمرے کی الماری بھی خالی ہے۔ سب لیکر چلی گئی وہ۔" ناہید بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

"عشا ایسا نہیں کر سکتی اماں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" عاظم اٹھ کر باہر بھاگا اور عشا کو آویں دیں۔ وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ وہ واپس آیا۔ ہر الماری ہر دراز چیک کی ناعشا کا سمان تھا اور ناہی نقدی اور زیور۔ عاظم کا دماغ چکرانے لگا۔

(جب تک وہ دونوں ماں بیٹے سو کراٹھیں گے تب تک ہم بہت دور ہونگے۔)
 "تم کھڑے کیوں ہو۔ پالیس اسٹیشن جاو۔ جا کر شکایت درج کرواؤ۔" ناہید کی آواز پر عاظم چونکا۔
 وہ ابھی تک یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ اسکی بیوی ایسا کر سکتی ہے۔

{عظیم بیچارے کو تو یقین ہی نہیں آئے گا۔ آخر بہت محبت جو کرتا ہے مجھ سے۔ (بلند بانگ مردانہ قہقہے)}
عظیم پولیس اسٹیشن میں بیٹھا تھا اور پریشان سا چوری کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اس نے عشا کا نام نہیں لیا تھا۔
وہ کسی صورت بھی ماننے پر راضی نہیں تھا۔

(وہ سیدھا پولیس کے پاس جائے گا۔ ہم پکڑے گئے تو "اندیشہ"۔ تو تم لوگ کس کام کو ہو۔ بھاگنے کا انتظام نہیں کیا کیا۔ اور جب تک پولیس کارروائی شروع کرے گی ہم یہاں سے بہت دور ہونگے)

شکایت درج کر لی گئی تھی۔ تسلی دے کر پولیس اسٹیشن سے عاظم کو رخصت کر دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

(اور عاظم کوئی خاندانی امیر کبیر یا نامور انسان نہیں ہے۔ جس کی شکایت پر فوری عمل ہو۔ ہر عام آدمی کی طرح اسے بھی کچھ دن تسلیاں ہی دی جائیں گی۔ ہاں اگر اسکے تعلقات ہوئے تو کچھ ہو سکتا ہے مگر مجھے ایسا نہیں لگتا۔ وہ بس ایک عام ساملازمت پیشہ مرد ہے۔)

موٹر وے سے بس تیزی سے گزر رہی تھی۔ اسکے عقبی نشستوں پر تین لڑکے اور ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ لڑکی کا منہ نقاب سے پورا ڈھکا تھا۔ صرف چمکیلی آنکھیں دکھتی تھیں۔ جن میں ایک عجیب سی تلخی بھری ہوئی تھی۔ چوری کی سب گفتگو ان چاروں کے درمیان ہو رہی تھی۔ وہ چاروں پاٹرنزان کرائم تھے۔ یہ انکی پہلی چوری تھی۔ اور لڑکی کی پہلی بڑی چوری۔



وہ ایک کشادہ اور بلند بلڈنگ تھی۔ جسکے آٹھوے فلور پر منتظم ترتیب کے ساتھ سلائی مشینیں لگی تھیں۔ لڑکیاں عورتیں ان پر بیٹھی سلائیاں کر رہی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک کہانی تھی۔ کسی وقت وہ بے سہارا بے یار و مددگار تھیں مگر ماہم ملک کی این جی او سے جڑنے کے بعد آج خود مختار تھیں۔

اس سے اوپری منزل پر ہال روم بنا تھا جسکے سامنے والی دیوار پر وائٹ بوڑڈ لگا تھا۔

تین لڑکیاں ہال میں گھومتی بچوں کو پڑھانے میں مصروف تھیں۔ وہاں لڑکے لڑکیوں کے علاوہ تیسری جنس کے بچے بھی موجود تھے۔ مگر کسی کو بھی انکی تضحیک کرنے کا حق نہیں تھا۔ وہ سب برابر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لفٹ کے دروازے کھلے اور گلاسز اتارتی ماہم باہر نکلی۔ وہ سٹیڈی ہال سے گزرتے ہوئے ٹیچرز اور سٹوڈنٹس کے سلام کا جواب دیتی آفس کی طرف آئی۔

دروازہ کھولا تو بائیں دیوار پر بنے ریک کے آگے زر عون کھڑا نظر آیا۔ وہ اس طرف پشت کیے ریک میں کتابوں کی ترتیب تھیک کر رہا تھا۔ ماہم کے آفس کی سیٹنگ وہ ہی کیا کرتا تھا۔ اسکے علاوہ کوئی ہاتھ نہیں لگاتا تھا وہ لگانے ہی نہیں دیتا تھا۔

وہ آرام سے سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔ اور اسے کام کرتا دیکھنے لگی۔ زرعون ایک ٹین ایجر تھا۔

"آج آپ لیٹ ہو گئیں۔ پورے پندرہ منٹ" وہ چہرہ موڑے بنا ایک کتاب باہر نکالتے ہوئے بولا۔

"چودھری صاحب سے باتیں ہو رہی تھیں۔ دیری کا پتا نہیں چلا "

"اچھا کیا باتیں ہو رہیں تھیں۔؟" وہ کتاب لیکر اس کے سامنے بیٹھا۔ کتاب کھول کر سامنے رکھی اور اشتیاق

سے ماہم سے پوچھا۔

"آج انہوں نے مجھ سے ایک عجیب سوال کیا۔ کیا میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔"

"اور آپ نے کہا" نہیں"۔ چلیں ان سے تو جھوٹ بول دیا اب اپنے آپ سے سچ بولیں۔" وہ کہتا ہاں ہاں کا ہاں عمر

ہی لگ رہا تھا۔ گرے جینز کے ساتھ براؤن شرٹ پہن رکھی تھی۔ سائڈ مانگ میں بال برش کیے جو ایک سائڈ سے چھوٹے جبکہ دوسری طرف بڑھا رکھے تھے جو ماتھے پر گرتے تھے۔ وہ بار بار انگلیوں سے بالوں کو پیچھے جھٹکا تھا۔ اسکی اس حرکت میں نزاکت جھلکتی تھی۔

"وہ میری طرف دیکھتا تک نہیں ہے۔ این جی او فنڈنگ کی میٹنگ میں دوبار ملاقات ہو چکی ہے۔ مگر پھر جب

تیسری مرتبہ سامنا ہوا تو وہ پہچاننے سے ہی انکاری ہو گیا۔ مجھے لگا اس نے جان بوجھ کر کیا۔ پھر احساس ہوا کہ

Posted On Kitab Nagri

اسنے واقعی نہیں پہچانا۔ شاید اسنے پہلی بار ہی غور نہیں کیا تھا۔ یہ کتاب بہت پسند ہے تمہیں۔ "وہ آخر میں زرعون کے آگے سے کتاب اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔ شاید بات کو ٹالنے کی سعی تھی۔

"آپ بہرام تابش کی بات کر رہی ہیں۔" زرعون بھی پکا تھا۔ ٹلنے والا نہیں تھا۔

ماہم خاموش رہی۔

زر عون اٹھا اور بلنا سنڈرز تک آیا۔ رسی کھینچ کر بلا سنڈرز ہٹا دیے۔ سورج کی بہت سی کرنیں ایک ساتھ آفس کے اندرونی حصے پر حملہ آور ہوئیں اور آفس میں موجود نیم سیاہی کو بھرپور شکست دے دی۔

"اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو میں انتظار نہ کرتا۔ کسے کے میری طرف دیکھنے کا کسی کے مجھے بہت لوگوں میں پہچان لینے کا۔ میں بس اس شخص کے سامنے جاتا اور اسے سب کہہ دیتا۔ آگے چاہے جو کچھ ہوتا مگر میرے دل پر بوجھ تو نہ ہوتا۔ مگر یہ صرف ایک کاش ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں چاہ کر بھی کسی کو ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔" ماہم کو آج وہ اپنی عمر سے بہت بڑا اور حساس لگا تھا۔

"تم اتنی چھوٹی عمر میں ایسی باتیں کیسے کر لیتے ہو۔ تمہارے عمر کے بچوں کو ان باتوں کا مطلب بھی نامعلوم ہو۔
 "ماہم ناخن کے کنارے سے کتاب کا کونا خرچتے ہوئے بولی۔
 "یہ سب تو کتابی باتیں ہیں۔ میں بہت کتابیں جو پڑھتا ہوں۔" پھر خود پر ہی ہنسا۔

"اور آپ یہ بلا سنڈرز ہٹا کر ہی رکھا کریں۔ روشنی آنے دیا کریں۔ یہ کرنیں صرف روشنی کا ہی ذریعہ نہیں ہوتیں۔ یہ امید باندھتی ہیں۔ یہ راحت بخشتی ہیں۔ یہ راستہ دکھاتی ہیں۔" وہ واپس ٹیبیل تک آیا اور ایک فائل نکال کر ماہم کے سامنے رکھی۔

"آج آپکی دو میٹنگز ہیں۔ اور یہ رہا اس کاشیڈول۔" وہ کام کی بات پر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم اب تک اسے بغور دیکھ رہی تھی۔

"اگر کبھی ایسا ہوتا ہے کسی سے دل کی بات کہنی پڑے تو ضرور کہنا۔ اپنے احساسات اور جذبات کو مت دبانا۔" وہ نرم اور ٹھنڈا دل لہجے میں کہہ کر زرعون کی پکرائی گئی فائل کھولنے لگی۔ اب ماہم کا پورا دیہان فائل پر تھا جبکہ زرعون کا ماہم پر۔

کیا واقعی کسی پر اپنے دل کی بات عیاں کرنا اتنا آسان ہوتا ہے۔ ہوتا ہو گا مگر زر عون کے کیس میں یہ بہت پیچیدہ تھا۔

کیا وہ کبھی ماہم کے سامنے اپنے جذبات عیاں کر پائے گا۔
سوال بہت مشکل تھا جس کا جواب اسے کسی کتاب میں نہیں ملا تھا۔



نہات بیگ کی سفید گاڑی تیزی سے آفس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ بہرام تابش نے اسے دھمکی لگائی تھی اور وہ کسی صورت بھی رسک نہیں لے سکتا تھا۔

وہ کسی صورت بھی اپنی اکلوتی بیٹی پلوشہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دینا چاہتا تھا۔
پلوشہ میں اسکی جان بستی تھی۔ اسکی خاطر وہ جان بھی دے سکتا تھا۔

گاڑی آفس کے آگے اتری۔ وہ تیزی سے نیچے اتر اور تقریباً بھاگتا ہوا اپنے کیمین تک پہنچا۔
وسعت میں موجود میز تک آیا۔ دراز کھولی اور ایک فائل نکالی۔

Posted On Kitab Nagri

پین ہولڈر میں سے پین کھینچا اور تیزی سے فائل پر اپنے سائن گھسیٹے۔
پھر فائل بند کرتا تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔
کچھ دیر بعد نہات بیگ کی گاڑی کا رخ بہرام تابش کے آفس کی طرف تھا۔



وہ بلڈنگ کا شاندار اور بہترین آفس تھا۔ دوطرفہ دیوار شیشے کی تھی۔ آف وائٹ اور سرمائی رنگوں کا امتجاز لیے وہ آفس نہایت نفیس معلوم ہوتا تھا۔

وسعت میں رکھی شیشے کی میز پر دائیں طرف ایک چھوٹا سا ایک گلدان رکھا تھا۔
درمیان میں آگے کر کے نیم پلیٹ رکھی تھی جس پر سنہری رنگ کا بہرام تابش کنندہ تھا۔
میز کے پیچھے پاور سیٹ موجود تھی جسکے کندھے ایش گرے کلر کے کوٹ سے ڈھکے ہوئے تھے۔

خود وہ شیشے کی ایک دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔ منہ سے مہنگا سگار لگا رکھا تھا جسے وقتاً فوقتاً وہ منہ سے نکال کر ہوا میں دھواں آزاد کرتا جا رہا تھا۔

وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ دفعتاً اسنے کلائی اٹھائی اور اس پر ٹائم دیکھا۔
اسکے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کی رک آئی۔

وہ ہنسے یا مسکرا نے کا عادی نہیں تھا مگر جب کبھی مسکراتا تھا تو جان لیوا ثابت ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پلٹ کر ٹیبل تک آیا۔ ٹیبل پر پڑے موبائل کا کوئی بٹن دبایا۔
 "ہاں بولو یچی۔ میں سن رہا ہوں۔" وہ واپس شیشے کی دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔

"سر نہات بیگ فائل سائن کر کے دے گیا ہے۔" یچی کی آواز سپکیر سے پورے آفس میں گونجی۔

"اسکے اور اسکی فیملی کے پاسپورٹ میرے آفس میں پہنچا دو۔" یحییٰ کے لیے گھمبیر لہجے میں حکم جاری ہوا پھر زرا سے توقف کے بعد دوبارہ گویا ہوا۔

"ایک گفٹ پیک کروا ونہات کی بیٹی کے لیے۔"

(گلی میں بچے کھیل کود کرنے میں مصروف تھے۔ وہ غریب طبقے کا محلہ تھا۔ ایک طرف سے لڑکے کی آواز آئی تو سب بچے چہروں پر زمانے بھر کی خوشیاں سجا کر اس لڑکے کی طرف بھاگ پڑے۔ وہ لڑکا انکے لیے خوشیاں لاتا تھا۔ چھوٹی موٹی کھانے کی چیزیں یا کھلونے جسے حاصل کر کے ہر بچہ خود کو دنیا کا امیر ترین انسان سمجھتا تھا۔ یہ ہی ان بچوں کی بڑی بڑی خوشیاں ہوتی تھیں۔

اپنے گھر کی چھوکھٹ پر لٹکی چھ سالہ پلوشتہ اشتیاق سے لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔

اے پلوشہ ادھر دروازے سے ہی ٹکی رہے گی۔ اندر آجا۔" شا کرہ نے اندر سے آواز لگائی
 "۔ اماں بھیا آنے والا ہے۔" وہ کہہ ہی رہی تھی جب وہ اسے نظر آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکے نے اشارہ کر کے پلوشہ کو قریب بلایا۔ پھر ایک ننھی گڑیا پلوشہ کی طرف بڑھائی۔ گڑیا ہاتھ میں لیکروہ پنچوں کے بل زمین پر گھوم گئی۔ پلوشہ کو دنیا کی ساری خوشیاں مل گئیں۔

اسکی خوشی دیکھ کر لڑکا بھی مسکراتا رہا۔

لڑکے کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی جو بہت غور سے پلوشہ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں کو ہنستا دیکھ کر ان پر رشک محسوس کر رہی تھی۔)

"او کے سر" یچی کی آواز سپیکر میں گونجی تو وہ ماضی سے باہر نکلا پھر تلخی سے سر جھٹک دیا۔ اسکی آنکھوں میں ابھی بھی ماضی کے عکس کی جھلکیاں تیر رہیں تھیں یہاں تک کہ تکلیف کی کرچیاں آنکھوں میں چبنے لگیں۔

بچھڑنے کی شرط عجب تھی
زندہ رہنا تھا بعد مر کر بھی

www.kitabnagri.com

آفس کا دروازہ کھلا اور یچی داخل ہوا۔

"سر" یچی نے پکارا تو وہ گلا کھنکھارتا ہوا اسکی طرف مڑا۔

"ہاں کہو یچی۔" وہ پاؤں سیٹ پر آکر بیٹھا اور دونوں ہاتھ باہم بندھ کر میز پر رکھے۔ سفید شرٹ کے بازوؤں کہنیوں تک موڑ رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"سراسکی کیا ضرورت تھی۔"

"کیا میں تمہیں سب کچھ بتانے کا پابند ہوں۔" بہرام نے ایک آبرو اٹھا کر پوچھا تو یحییٰ خفت زدہ سا ہو گیا۔

"نہیں سر۔" وہ فوراً بولا پھر دوسرے کام کی طرف آیا۔

"سر ملک سوشل ایجنسی کو دینے والے اس مہینے کے فنڈ کا چیک سائن کر دیں۔"

بہرام نے ٹیبل کی دراز کھولی۔ ایک نظر وہاں رکھی ڈائری پر پڑی۔ سیاہ جلد والی کتاب جس کی ہر سطر پر ریاضی کے ہندسے درج تھے۔

اسنے ڈائری کو نظر انداز کر کے چیک بک اٹھالی۔

پھر بائیں ہاتھ سے اس پر دولاکھ کی رقم ڈالی اور مطلوبہ جگہ پر سائن کیے۔ چیک پھاڑا اور یچی کی طرف بڑھا دیا۔ یچی نے چیک پکڑا اور باہر نکل گیا۔

بہرام نے دوبارہ دراز کھولا اور ڈائری نکالی

Posted On Kitab Nagri

پہلے صفحے کے سب سے اوپر والی سطر پر 1 درج تھا۔

اس سے نیچے 2

3ۛۛۛ

4

اور اس طرح گنتی چلتی ہوئی ایک بڑے ہندسے تک جا رہی تھی۔

دیکھنے والوں کے لیے وہ محض ہند سے تھے۔

مگر بہرام تابش کے لیے وہ ازیت تھی۔

بے وفائی کے بعد کی کرب زدہ گھڑیاں تھیں۔

نچھڑنے کے بعد کی ساکت سانسیں تھیں۔

Kitab Nagri میں تخصیص۔

www.kitabnagri.com

سکون کو ہریل مدفن کرنے کی تاریخیں

تخصیص

اسنے واپس ڈائری دراز میں چھینکی اور کوٹ پاوریٹ سے اور ٹیبل سے پاسپورٹسز کا لفافہ اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔

ایک آخری ملاقات نہات بیگ سے اسکے گھر پر۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

چار سال اوہ بچہ کافی دیر سے کمرے کی کھڑکھی سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں حسرت تھی۔ اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔

اسکا باپ سامنے سونے پر بیٹھا تھا جس کے گرد اسکے بہن بھائی بیٹھے تھے۔ وہ مزے سے باپ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے باتیں کر رہے تھے۔ باپ بھی خوش ہو کر انکی باتوں پر قہقہہ لگاتا اور انہیں پیار کرتا۔ وہ بھی باپ کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ بھی اس سے اپنی پیشانی پر بوسہ لینا چاہتا تھا مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا۔ یہ تو دور کی بات اسکا باپ اسے کبھی دیکھتا تک نہیں تھا اور دیکھتا بھی تھا تو نفرت سے۔ تضحیک سے۔ ایک منحوس وجود کے طور پر۔

"زر عون یہاں آؤ۔" طیبہ نے اسے کھڑکھی سے ہٹا کر اپنے پاس کیا۔
اسکی آنکھوں میں اٹھتے سوالوں کی نمی کو بھانپ کر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا

"بابا مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتے۔" طیبہ کی گود میں سر اٹھا کر زرعون نے پھر وہی سوال کیا جس کا جواب طیبہ کو مخمضے میں ڈال دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما آپکو بہت پیار کرتے ہیں نا۔ بابا اور ماما نے اپنے پیار کو بانٹ لیا ہے۔ بابا آپکے بہن بھائیوں سے پیار کرتے ہیں اور ماما اپنی سب سے چھوٹی اولاد سے۔" طیبہ کی آنکھوں میں آنسو آئے جسے اس نے کمال مہارت سے چھپا کر زر عون کو پیار کیا۔

"کیا میں ان سے مختلف ہوں۔ کیا میں اچھا نہیں ہوں۔"

"نہیں میری جان۔ تم سب سے خاص ہو۔ لوگوں کو تمہاری قدر نہیں ہے مگر ایک دن وہ قدر کریں گے۔ ایک دن بابا بھی تم سے محبت کریں گے۔" طیبہ نے پھر سے اسے ساتھ لپٹا لیا اور چار سالہ زر عون ماں کی آغوش میں جہاں بھر کا سکون یا گیا۔

کمرے میں بنے روشن دان سے روشنی چھن کر آرہی تھی۔ روشنی جو امید تھی۔ روشنی جو راستہ دکھاتی تھی۔
روشنی جو راحت کا سبب تھی۔

زرعون ہلکے سے مسکرا دیا۔ اسکے لیے یہ ہی کافی تھا کہ اسکی ماں اسے بے تحاشہ محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔

حماد نے میز پر زور دار ہاتھ مارا تو زرعون ہوش میں آیا۔

"ماہم میم کے خیالوں میں کھوئے ہوئے ہو۔" حماد نے زرعون کو زچ کرنے کے لیے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

زرعون کی آنکھیں کرب سے چھلک پڑیں۔ وہ بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑنے لگا جن میں کئی آنسو آرکے تھے۔

وہ دونوں ملک شوشل ایجنسی کی بلڈنگ کے ہی ایک فلور پر موجود تھے۔ وہ فلور خالی رہتا تھا۔ زر عون اکثر وہاں بیٹھ کر کتابیں پڑھتا تھا۔

تنہائی۔

جہاں وہ خود کے سب سے قریب ہوتا تھا۔ جہاں وہ خود کو اپنے نامکمل وجود کی وجہ سے طعنہ نہیں دیتا تھا۔
مزاق میں ہی سہی حماد اسے بہت گہری چوٹ دے گیا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماضی۔۔

چودھری ملک سرمد کی حویلی اپنی جاہ و جلال کے ساتھ کھڑی تھی۔ حویلی کے اندر ملازمین اور خادمین مختلف کام سرانجام دیتے ادھر ادھر پھر رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

شام آہستہ آہستہ ڈھل رہی تھی۔ وہ شام جو اس حویلی کی قاتل شام ثابت ہونے والی تھی۔

حویلی کے ایک کمرے میں مسہری پر نیم دراز بیٹھی زیبا ملک چہرے کے سامنے کتاب پکڑے بیٹھی تھی۔ وہ بڑے انہماک سے تحریر پڑھنے میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کی قد آور کھڑکیوں کے آگے لگے پردے تیز ہوا سے پھڑپھڑا رہے تھے۔ آنے والی ناگہانی کو پہلے سے ہی بھانپ کر وہ محلے جاتے تھے۔

دفعتا دروازہ کھلا اور آرش ملک ہڑبڑاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اسکے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔
زیبا یک دم ڈر کر اٹھ بیٹھی۔

"یہ کونسا طریقہ ہے آرش ہمارے کمرے میں داخل ہونے کا۔" زیبانے دونوں ہاتھ پہلوؤں پر سجائے اور آرش کی حرکت کے مابین استفسار کرنے لگی۔

"آپا۔۔ آپا۔۔ وہ بھائی جان" آرش نے جھجھکتے ہوئی زیبا کو کوئی اطلاع دینا چاہی۔
زیبا کچھ لمحے نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی پھر منہ پر ہاتھ رکھتے کھڑکھی کی طرف بھاگی۔

سامنے حویلی کا کشادہ صحن تھا۔ ملک سرمد برآمدے کی طرف کھڑے تھے۔ وہ قد آور مضبوط انسان تھے۔ سر پر پگڑی تھی۔ سفید شلوار کمیز پر کندھے پر سیاہ شال ڈال رکھی تھی اور چہرے پر سچی موٹی مونچھیں انہیں بارعب بنا رہی تھیں۔ اس وقت وہ طیش سے بھرے اپنے سامنے کھڑے بڑے بیٹے۔ اسکی بیوی اور نوزائیدہ بچے کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حویلی کی تمام سرگرمیاں رک گئیں تھیں۔ سب دم سادھے ملک سرمد تو کبھی انکے سامنے موجود نفوس کو دیکھتے۔ ہوائیں بھی سانس روکے ملک سرمد کا طیش دیکھ رہیں تھیں۔ چاند بھی ایک جگہ ٹھہرا مجرموں کو ملنے والی سزا کا منظر دیکھ رہا تھا۔

کھڑکھی پر کھڑی زیبانے اپنا منہ زور سے پکڑ رہا تھا کہ کہیں وہ چیخ نہ مار دے۔ وہ اس زور سے منہ جکڑے ہوئے تھی کہ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اسکے برابر کھڑا آرش بھی بار بار بے چینی سے پہلو بدلتا۔

"تم نے ہماری روایت کے خلاف جا کر اس کم نسل عورت سے چھپ کر شادی کی۔" ملک سرمد کی گرج دار آواز ماحول پر چھائے سکوت کو ٹوڑتی ہوئی گزر گئی۔

"کیا یہ زلت کافی نہیں تھی جو اس عورت کو لیکر ملک سرکار کی حویلی میں قدم رکھنے چلے آئے ہو۔" وہ نفرت سے ڈھاڑے۔

"اگر اس امید پر آئے ہو کہ تمہے معافی مل جائے گی تو ہر گز یہ گمان نہ کرنا۔ ملک سرمد کے لیے اسکی اولاد سے زیادہ اسکی روایات عزیز ہیں اور جو کوئی بھی میرے خلاف جائے گا وہ سزا پائے گا چاہے وہ میری اولاد ہی کیوں نہ ہو" وہ اپنا حتمی فیصلہ سنا کر اندر کی طرف بڑھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ماہر وزن نے شوہر کی طرف آس سے دیکھا۔ کیا کوئی صورت نہیں نکل سکتی تھی معافی کی۔ پھر اپنی گود میں اٹھائے بچے کو دیکھا تھا۔ وہ معصوم آخر انکے گناہ کی سزا کیوں پانے جا رہا تھا۔

ملک سرد واپس آئے تو ہاتھ میں بندوق تھی۔

سب کے چہروں پر شاکڈ سا ابھرا۔

زیبا نے ہاتھ چہرے پر مزید سختی سے جکڑے۔

"خالد بچے کو لے جاو اور مار دو۔ میں نہیں چاہتا یہ زندہ رہے اور بڑا ہو کر اپنے باپ کی طرح ہمارے خلاف جائے۔" ملک سرمد کا ایک ملازم کو حکم جاری ہوا تو وہ ماہر وز سے بچے چھیننے لگا۔

"نہیں۔۔۔ میرا بچہ۔ اسے مت مارو۔ اسے چھوڑ دو۔ آپ کچھ کہتے کیوں نہیں۔ اس معصوم کا کیا قصور ہے۔"

ماہر وزگر گڑ گڑاتے ہوئے منت کرنے لگی۔ اپنے لیے نہیں اپنے بچے کے لیے۔ خالد نے سختی سے اس کے ہاتھوں سے بچہ چھینا اور لیکر حویلی کی عقبی جانب بڑھ گیا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"میرا بچہ۔۔۔۔۔ ملک سرکار رحم کریں۔ میرے بچے کی جان بخشی کر دیں۔" وہ ملک سرمد کے پاؤں پڑ گئی۔ ماں تھی کیسے سکون پاسکتی تھی۔ بن جل کی مچھلی کی طرح ٹرپ رہی تھی۔

زیبا نے ماہروز کی حالت دیکھی۔ ایک لمحے میں فیصلہ کیا الماری سے چادر نکالی اور سر پر اوڑھتی ہوئی بیگ میں کچھ ضروری چیزیں ڈالٹی تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔

"میں کسی صورت تمہارے بدن سے پیدا ہونے والے بچے کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔" ملک سرمد نے ماہر وز کو تھڈا مار کر یڑے دھکیل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا سرکار۔ میری غلطی ناقابل معافی ہے مگر میرے بچے پر رحم کریں۔" وہ آگے آیا اور بیوی کو کندھے سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے درخواست ڈالنے لگا۔

اگلے ہی لمحے تیز ہوا کو چیرتی کانوں کو پھاڑتی آوازیں ہوا میں بلند ہوئیں۔

بندوق کا پورا برسٹ فائر ہوا اور زمین پر دو ٹرپے وجود موجود تھے۔ انکے وجود سے خون نکل کر زمین پر بہہ رہا تھا

زیادے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے آرش نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

آج ایک بار پھر خونِ اصولوں کے آگے ہار گیا تھا۔

عقبی جانب بڑھتی زبیا نے فاروں کی آواز پر دل پر ہاتھ رکھا۔ اسکا دل سہم سا گیا۔ آنکھیں نرم گرم مایے سے بھر چکی تھیں۔

وہ ہمت کر کے آگے بڑھی یہاں تک کہ خالد کے سر پر پہنچ گئی۔

"بچے کو چھوڑ دو"۔۔۔

خالد جو بچے کا گلابانے والا تھا زیبا کی آواز سن کر ٹھٹھا۔۔۔۔۔

حویلی کے صحن میں ٹرپتے وجود تھنڈے ہو چکے۔ آج ایک بار پھر محبت کی شادی کرنے والوں کو۔ روایات کے خلاف جانے والوں کو اصولوں کی نظر۔ انا کی نظر موت کا گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انہیں دفن کر دو لان میں تاکہ ہر کوئی دیکھے اور سیکھ پکڑے کے ملک سرمد کے خلاف جانے کا کیا انجام ہوتا ہے" ایک آخری کاٹ دار نظر صحن میں پڑے وجودوں پر ڈال کر وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے

"زیبا بی بی ملک صاحب مجھے مار دیں گے۔" خالد نے منع کیا۔ جو شخص اپنی سگی اولاد کو معاف نہیں کرتا وہ ملازم پر کیسے رحم کھائے گا۔

"اگر تم بچے سے دور نا ہوئے تو میں تمہے مار دوں گی" زینبا کہتی آگے بڑھی اور چادر میں سے چاقو نکال کر خالد کی گردن پر رکھا۔

خالد نے ایک نظر بچے کو دیکھا۔

پھر واپس زیبا کو دیکھا۔۔

www.kitabnagri.com

"اگر ایسا ہے تو مجھے مار دیں۔"

"مجھے مار دیں اور بچے کو لیکر بھاگ جائیں۔ تاکہ ملک سرکار کو بہانہ کر سکیں آپ مجھ پر وار کر کے بچے کو لیکر چلی گئیں ہیں۔" خالد نے بچہ اٹھا کر زیبا کی طرف بڑھایا۔

زیبائے فوراً ہی تھام۔

Posted On Kitab Nagri

"جلدی کریں۔ وقت نہیں ہے" پھر خود ہی زیبا کے ہاتھ سے چاقو پکڑ کر اپنی کمر پر گہری لکیر کھینچی۔

"زیبا بی بی بھاگ جائیں۔ میں کوشش کروں گا ملک سرکار کے آدمیوں کو گمراہ کر سکوں۔" زخم کو ہاتھ سے ڈباتے ہوئے وہ زرا سا کراہا۔

"شکریہ خالد۔" بچے کو اپنی چادر میں لپیٹتی وہ تیزی سے پچھلے دروازے سے نکل کر اندھیرے میں غائب ہو گئی

زیبا ملک اپنے بھائی کے بچے کی خاطر اپنے باپ سے غداری کر گئی۔ ملک حویلی سے نکل کر انجان راہ پر چل کھڑی ہوئی۔

اندھیرا۔ ہوائیں۔ چاند ستارے تمام اس بات کے گواہ تھے زیبا ملک ایک معصوم جان ضائع ہونے سے بچالے گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

London :

ڈیر سونو۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تم جانتے ہو میرے دن میری راتیں مجھ پر کس قدر بھاری اترتی ہیں۔ ہر لمحہ جو موت کے قریب لے کر جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں تمہے کھور ہی ہوں۔ میں خود کو کھور ہی ہوں۔ تم مجھ سے خفا ہو۔ تمہے حق بھی ہے۔ زندگی سے اتنی مہلت چاہیے کہ تمہارا سا منا کر سکوں۔ ایک بار تمہارا مسکراتا چہرہ دیکھ سکوں کہ جب موت آئے تو وہ کھلتا ہو اچہرا آنکھوں میں لیکر منوں مٹی کے نیچے سکون سے دفن ہو سکوں۔

اتنے برس بیت گئے۔ ہر برس کی ہر گھڑی ہر لمحہ میری آنکھوں کے سامنے سیاہ پنوں کی طرح لرزتے ہیں۔ ان میں رنگ نہیں ہوتے۔ آخر کیسے ہونگے۔ انکے رنگ تو تم سے ہیں۔

وہ رنگ جو تمہارے چہرے پر شرمانے پر آتا تھا۔

وہ رنگ جو خفگی کے باعث آتا تھا۔

وہ رنگ جو خوش ہونے پر آتا تھا۔

وہ ہر رنگ جو تمہارے چہرے کا احاطہ کرتے تھے میں ان سب رنگوں سے اپنی سیاہ زندگی رنگین کرنا چاہتی ہوں۔

ڈائری کے صفحے پر قلم گھسیٹتے ہوئے وہ ایک لمحے کو رکی۔

جو لکھا تھا وہ دوبار اڑھا۔

ایک بار

دو پار

تین بار

پھر صفحہ پلٹایا۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے صفحے پر بھی یہ ہی تحریر تھا۔

اب تو اسے ہر لفظ ازبر ہو چکا تھا۔

وہ آنکھیں بند کر کے بھی با آسانی تمام تحریر لکھ سکتی تھی۔

اس تحریر میں مخاطب شخص اسکی آنکھوں میں ایسا بسا تھا جیسے سامنے ہی ہو۔

کتنی ہی بار وہ اپنے ارد گرد اسے محسوس کر چکی تھی۔

اسنے نظریں یوں ہی کھڑکھی کی طرف اٹھائیں مگر واپس نا کر سکی۔

وہ کھڑکھی کے دوسری طرف کھڑا تھا۔

ناراض سا۔ خفا سا۔

"آپ مجھے چھوڑ کر کیوں گئی۔" اس نے منہ بناتے ہوئے سوال کیا۔ وہ بار بار خفگی سے اپنی انگلیاں بھی مڑوڑتا جاتا

"کیا کوئی کسی کو ایسے چھوڑ کر جاتا ہے۔" اسکی آنکھوں میں بھی نمی تھی اور لہجے میں بھی۔

"آپ تو کہتی تھیں میں آپ کا پیارا سونو ہوں۔ آپ کا دوست ہوں۔ کوئی دوست سے بے وفائی کرتا ہے۔"

سونو نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔ وہ کھڑکی کے اندرونی طرف بیٹھی عورت سے سخت نالاں نظر

آفاقها

اسے لگا کسی نے مٹھی میں اسکا دل بھینچا ہو۔

"سونو۔۔ میں۔۔۔" اس عورت کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

کھڑکی پر کھڑا سو نو غائب ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو شاید اس سے اتنا ناراض تھا کہ اسکی بات سننے کا بھی روادار نہیں تھا۔

اسکی آنکھوں کے کنارے پانی سے بھگنے لگے۔

"ٹھک ٹھک۔" دروازے پر ہوئی دستک پر وہ چونکی۔

جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس دروازے پر عالیاں کھڑا تھا۔

دھلا ہوا چہرا۔ گیلے بال ماتھے پر بکھڑے ہوئے۔

ہلکی شیو کے ساتھ گولڈن آنکھوں والا 18 سالہ ٹین ایج لڑکا۔

"مس بختیار آپ رو رہی تھیں۔" عالیان سے اسکے آنسو چھپنا سکے تھے۔

وہ جب بھی عالیاں کو دیکھتی ٹھٹک جاتی تھی۔ اسے عالیاں میں سونو کا عکس نظر آتا تھا۔

عالمیان کے بانیں گال پر ہونٹ کے پاس تل تھا۔ ایسا تل سونو کے بھی تھا۔

شاید اس لیے۔

"بس یو نہی کسی کی خفگی کا روگ آنکھ سے آنسو بن کر بہہ گیا۔" وہ انگلی سے آنکھوں کے کناروں پر جی نمی صاف کرتے ہوئے اٹھی۔

ڈائری بند کر کے ٹیبل پر رکھ دی۔

"تو آپ اسکی ناراضی دور کیوں نہیں کرتیں۔ آپ اسے کہتی کیوں نہیں وہ آپ کو معاف کر دے۔" عالیان
کمرے کے اندر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں چاہتی ہوں مگر ڈرتی ہوں وہ مجھ سے کیسا سلوک کرے گا۔ وہ نفرت سے دیکھے گا تو میں برداشت کیسے کروں گی۔ اسکی نظروں کی حقارت مجھے اذیت دے گی تو کیسے سہوں گی۔ میں نے بہت کچھ سہا ہے مگر یہ نہیں سہہ پاؤں گی۔ اسنے اگر مجھے سننا ناچاہا تو کیا کروں گی" وہ ہیز نانی انداز میں بے بسی سے بولی۔

عالیان نے کبھی محبت نہیں کی تھی۔ وہ اس لفظ کے معنوں سے بھی نا آشنا تھا مگر اپنے سامنے کھڑی عورت کو دیکھ کر وہ صرف ایک معافی اخذ کر سکتا تھا اور وہ تھا درد۔

محبت درد دیتی ہے

یا تو آپ محبت میں کسی کو درد دیتے ہیں یا کوئی آپ کے درد کا باعث بنتا ہے۔
درد نہیں تو محبت بھی نہیں۔ کوئی شخص اگر چاہے وہ بنا درد کا سودا کیے محبت حاصل کر لے تو یہ ناممکن ہے۔
اس درد کے لیے کیا کوئی راحت ہے۔؟ کیا کوئی دوا ہے؟
اگر ہے تو کہاں۔ آخر وقت نے اسے کہاں چھپا رکھا تھا۔

عالیان ہمیشہ مس بختیار کے لیے انکے درد کی دوا ملنے کی دعا کرتا تھا۔
وہ اسکی ڈائری سے جتنا پڑھ چکا تھا جتنا اسکے منہ سے سن چکا تھا بس یہ ہی چاہتا تھا۔

جو بچھڑ گیا پھر مل جائے

جو خفا ہے مان جائے۔

سب غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔

ادھوری محبت انجام یا جائے

ان کہی محبت کو اظہار مل جائے

Posted On Kitab Nagri

"کوئی کام تھا کیا تمہے۔" مس بختیار کی آواز پر وہ سوچوں سے آزاد ہوا۔
 "ہاں۔ ہوں۔۔ وہ سارا ممانی بلار ہی تھیں آپ کو۔" عالیان نے آنے کی اصل وجہ بتائی۔

وہ اسکی بات سن کر کمرے سے نکل گئی۔ جاتے ہوئے ایک نگاہ ڈائری پر بھی ڈالی۔
وہ جانتی تھی عالیاں اسکے جانے کے بعد وہ ڈائری ضرور پڑھے گا۔
وہ اسکے رازوں کا رازدار بن گیا تھا۔ وہ اپنا درد اسکے ساتھ بانٹتی تھی تو کچھ پل کو راحت مل جاتی تھی۔
آخر کون تھا وہ لڑکا اسکا۔

آخر کیوں وہ اسکا درد بانٹ لیتا تھا۔

آخر کیوں وہ اسے اپنا اپنا سا لگتا تھا۔

آخر کیوں کوئی رشتہ نا ہونے کے باوجود بھی لگتا تھا کہ عالیان سے بہت گہرا رشتہ ہے اسکا۔
وہ سوچتے ہوئے سارا داور کے مخصوص کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔
عالیان مس بختیار کے نکلتے ہی ٹیبل تک آیا۔

ہاتھ میں ڈائری پکڑی اور اسکے کور پر ہاتھ پھیرا۔

پھر ڈائری کا آخری صفحہ کھولا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

اسی تحریر کا اگلا حصہ جو وہ پہلے بھی پڑھ چکا تھا۔

عالیان نے لب کاٹتے ہوئے ڈائری بند کر کے واپس رکھ دی۔

وہ عورت جو کئی سال پہلے اسکے ماموں کے ساتھ آئی تھی وہ اس عورت کے ساتھ اس قدر مانوس ہو گیا تھا کہ

اسے غم زدہ دیکھ کر وہ بھی غم زدہ ہو جاتا تھا۔

وہ کون تھی۔ کہاں سے آئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

بس داورماموں نے یہ بتایا تھا کہ انکی دورکی رشتے دارہے۔ تنہا ہے کوئی والی وارث نہیں ہے اس لیے ہمارے

ساتھ رہے گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس عورت کو صرف مس بختیار کے نام سے جانتا تھا۔

یہ کہ اسکی زندگی میں کوئی سونو نام کا لڑکا تھا جو وقت کے صحرا میں ریت کی ماند بہہ گیا تھا۔

کیا وہ ریت پھر سے ہاتھ آئے گی یا ساری عمر ایک سیراب ہی بن کر رہ جائے گی۔

وہ سوچتے ہوئے کھڑکی سے باہر نظر آتے لان کو دیکھ رہا تھا۔

دفعتا ہلکی ہلکی بوند ابندی شروع ہو گئی۔

آج کل شہر کا موسم ایسا ہی تھا۔

تقریباً روز ہی کچھ دیر بادل برستا تھا۔

عالیان نے کھڑکی بند کی تاکہ بارش کے پانی سے ڈائری نا بھیک جائے پھر کمرے سے نکل گیا۔

اسے ماما کو کال کرنی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اسلام آباد کی وہ ایک مصروف سڑک تھی جہاں بہرام تابش کی سیاہ گاڑی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

گاڑی کا رخ نہات بیگ کے گھر کی طرف تھا۔

www.kitabnagri.com

چچھلی سیٹ پر بہرام اپنے سر کو پیچھے ٹکائے آنکھیں موندھے بیٹھا تھا۔

اسکا ایش گرے کوٹ سیٹ پر ہی پڑا ہوا تھا۔

ساتھ ہی اسکا موبائل بھی پڑا ہوا تھا۔

موبائل آن تھا۔ کوئی نمبر ڈائل کیا گیا تھا۔

ایک بار نہیں

Posted On Kitab Nagri

دوبار نہیں

تین بار نہیں

بلکہ لاتعداد بار۔

مگر ہر بار وہ بند جاتا تھا۔

"سر ہم پہنچ گئے ہیں" ڈرائیور کی آواز پر وہ سیدھا ہوا۔

چند لمحے خود کو میوز کیا۔

پھر کوٹ اور موبائل اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

نہات بیگ کے بنگلے کے لان میں خوبصورت سجاوٹ کی گئی تھی۔

لان کے وسعت میں بیرونی گیٹ سے لیکر اندرونی گیٹ تک ماربل کی روش بنی ہوئی تھی۔

دس سالہ پلو شہ سنووائٹ کے طرز والی فراک پہنے گول مٹول سی پیاری بچی تھی۔

وہ لان کے بائیں جانب بنے ٹیبل سٹینڈ کے دوسری طرف کھڑی مہمانوں سے برٹھ ڈے و شنگ وصول کر رہی

تھی۔ اسکی عمر کے کئی بچے آس پاس موجود تھے۔ سب کھیل رہے تھے۔ تصاویر بنائی جا رہی تھیں۔ پلو شہ بھی

خوشی اور پر جوشی سے اپنی برٹھ ڈے یارٹی کا لطف لے رہی تھی۔

برٹھ ڈے یاڑتی کی اس تقریب میں ماہم ملک بھی شامل تھی۔

آف وائٹ کلر کی گھٹنوں تک آتی اریسین شرٹ کے نیچے گلابی کپری پہنے۔

کانوں میں آنسو شکل کے سرمائی آوازے پہنے اور ہلکے میک آپ کے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں جو س کا گلاس پکڑے وہ مسکراتے ہوئے کسی خاتون کے سلام کا جواب دے رہی تھیں۔

وہاں موجود بہت سے لوگ ماہم ملک کو

ملک سوشل ایجینسی کے اوپر کے طور پر جانتے تھے۔ اس تقریب میں بہت سی سماجی شخصیات بھی شامل تھیں

نہات بیگ ایک آدمی کے ساتھ کھڑا باتوں میں مصروف تھا ایسے کہ گاہے بگاہے نظر گھڑی کی طرف ڈال لیتا۔

اسکایاؤں بھی اضطرابی کیفیت میں زمین پر نج رہا تھا۔

"یہاں اور کتنی دیر رہنا پڑے گا۔" خاتون ماہم کے پاس سے چلی گئیں تو اسکے ساتھ زر عون آکر کھڑا ہو گیا۔

جینز کے ساتھ لائٹ اور نج کلر کی ٹی شرٹ کے اوپر گرے کلر کا پارٹی کوٹ پہنے وہ دونوں ہاتھ جینز کی پاکٹ میں

ار سے بوریت سے پوچھ رہا تھا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کیا آنے کو۔" ماہم اسکی طرف مڑی اور گال پر ایک چٹکی کاٹی۔

"لیکن آپ کا آسیسٹنٹ کم پر سنل باڈی گارڈ ہونے کے ناطے میرا یہ فرض بنتا ہے ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں

سایے کی طرح "زرعمون نے ماہم کو باور کرایا۔

"پر سنل باڈی گارڈ۔ مگر یہ جاب تو میں نے تمہیں نہیں دی؟" ماہم نے مصنوعی آبرو اٹھائی۔

"میں نے خود ہی لے لی۔" زرعون نے مزے سے کندھے اچکائے تو ماہم ہنس پڑی۔

وہ ہنسی تو زرعون کا دل کیا اس لمحے کو قید کر لے۔

مگر اگلے ہی لمحے حماد کے تکلیف دہ فقرے اسکی سماعت میں گونجے۔

Posted On Kitab Nagri

(ماہم میم کے بارے میں مت سوچنا۔ یہ ناممکن ہے۔ تم ماہم میم کو پسند کرتے ہو۔ انکے لیے جذبات رکھتے ہو۔ لیکن تمہارے اور انکے درمیان ایک چیز رکاوٹ ہے تمہارا وجود۔۔۔ تم نامرد ہونا عورت بلکہ درمیان کی کوئی چیز۔)

زرِ عون کی یک دم مسکراہٹ سمٹ گئی۔

آخر کیوں تھا وہ ایسا۔

آخر کیوں اسے نامکمل بنایا گیا تھا۔

آخر کیوں وہ کسی کو چاہ نہیں سکتا تھا۔

آخر کیوں وہ عام لوگوں کی طرح کسی کے لیے دل میں جذبات نہیں رکھ سکتا تھا۔

"کیا ہوا۔" ماہم نے اس کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلایا تو وہ اپنی سوچوں سے نکلا۔ آنکھ میں نمی سی اٹکی تھی جو نا محسوس طریقے سے پلکیں جھپک کر صاف کی اور نفی میں سر ہلایا۔

وہ عادی تھا ایسے ہی کسی کو محسوس کرائے بنائے آنسو چھپانے کا۔

اور پھر دکھاتا بھی کسے۔

کوئی آنسو پوچھنے والا نہیں تھا۔

طیبہ اکثر اسے سمجھاتے ہوئے کہتی تھیں۔

♡ اپنے آنسو کبھی بھی لوگوں کو مت دکھانا۔ لوگ پوچھنے کے بہانے ہاتھ قریب لائیں گے اور آنکھ میں انگلی مار

کر چلے جائیں گے۔ مطلب وہ کوشش کریں گے مزید تکلیف دینے کی کیونکہ ہمارے آنسو لوگوں کے لیے

تفریح کا سامان ہوتے ہیں محض۔ جس کو واقعتاً ہماری فکر ہوتی ہے وہ آنسوؤں کے بنا بھی ہماری پریشانی بھانپ لیتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ کسی اپنے کو یہ جتانے کے لیے کہ ہم تکلیف میں ہیں آنسوؤں کی نہیں احساس کی ضرورت پڑتی ہے۔

آنسوؤں کا بہنا تو محض تنہائی میں دل کو ہلکا کرنے کی ایک کاوش کا نام ہے۔ ♡

ماہم ملک کا دیہان زر عون سے یکسر ہٹ کر باہر سے آنے والے مرد کی طرف چلا گیا تھا۔

ہونٹ خود باخود مسکان میں ڈھلتے چلے گئے تھے۔

یہ محبت ہی تو تھی کہ جب بھی وہ شخص ماہم ملک کے سامنے آتا تھا وہ ہر چیز سے انجان بس اس شخص کو دیکھنے میں

مصروف ہو جاتی تھی۔

ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل جاتے تھے۔

۴ نکھیں خود باخود چمک جاتی تھیں۔

بہرام تابش ہاتھ میں پریل کلر کا گفٹ پیک پکڑے جاندار قدم اٹھاتا ہوا ماربل کی روش سے ہوتا ہوا پلوشہ کے

پاس پہنچا۔

وہ باقی لوگوں سمیت ماہم ملک کو بھی مکمل نظر انداز کر گیا۔

البتہ وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اسکی آمد کو نوٹس کیا تھا۔

اس کی شخصیت میں جاندار سارعب شامل تھا کہ اس کی موجودگی کو نظر انداز کرنا مشکل ہوتا تھا۔

وہ بنا کچھ کہے بھی اپنی شخصیت کا حصار لوگوں کے گرد باندھ لیتا تھا۔

مگر ماہم ملک جس شخص کے لیے دنیا فراموش کر دیتی تھی وہ شخص ہر بار اسے فراموش کرنے میں کوئی کثر نہیں

چھوڑتا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اوں ہوں۔۔۔ میں نے کہا تھا یہ پرفیوم استعمال مت کرنا یہ ناقابل برداشت ہے۔ اسکی خوشبو افہیم جیسی ہے

شاید تمہیں جلد چیزوں کو ترک کرنے کی عادت نہیں ہے اور معلوم ہے یہ عادات انسان کو اکثر بہت بھاری نقصان پہنچاتی ہیں۔ "بہرام نے پہلے ناپسندیدہ سامنہ بنایا پھر نہات بیگ کے کندھے پر تھکی دی۔

"مگر ہاں کچھ عادات انسان کے لیے بہتر بھی ہوتی ہیں مگر ضرورت ہے تو صرف فرق کرنے کی۔" بہرام نے اپنا ہاتھ اسکے کندھے سے ہٹالیا۔

"تم یہاں مجھے فضول باتوں پر لیکچر دینے آئے ہو۔" نہات بیگ دبا دبا سا گر جا۔
 "یہ تو تمھاری سوچ ہے نہات۔ مگر میری سوچ کے مطابق یہ تنبیہ ہے۔" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتے
 بہرام نے اس کے کان میں جھک کر کچھ کہا پھر جس طرف سے آیا تھا اس طرف مڑ گیا۔
 نہات بیگ نے مٹھیاں بھینچی۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ بہرام تابش کی باتوں کا کیا مطلب تھا۔
وہ ماربل کی روش پر پہنچا ہو گا جب ہاتھ میں جو س کی ٹرے پکڑے ایک ویٹر تیزی سے گزرتے ہوئے اس سے ٹکڑا گیا۔

ایک گلاس کا مکمل جو س بہرام تابش کے اوپر گرا جبکہ باقی گلاس زمین بوس ہو کر کرچیوں میں بانٹ گئے۔
چھنا کے کی زوردار آواز سے بہت سے لوگ اس طرف متوجہ ہوئے۔

"سوری سر۔ مم۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔" ویٹر فور اسیدھا ہوتے ہوئے بولا۔ اسکے لہجے میں واضح شرمندگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ بہرام افسوس سے اپنی داغدار شرٹ کو دیکھ رہا تھا۔ سفید شرٹ جس پر جو س نے بد نما داغ لگا دیا تھا۔
بہرام نے غصے سے ویٹر کی طرف دیکھا۔

آج تو پکا نوکری گئی۔ ویٹر نے بے بسی سے دانٹ کچکچائے۔

اسکی نوکری آج پکا گئی۔ ایسا اور بھی بہت لوگوں نے سوچا۔

ماہم مالک بھی بغور بہرام کی طرف دیکھنے لگی

"دیکھیے گا اب آپ کے سوکا لڈ بہرام اس بیچارے کی کیسی بے عزتی کرتے ہیں۔"

ماہم کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی۔

چونکہ وہ ماہم کو پسند کرتا تھا اس لیے بہرام سے اسے عجیب قسم کی جیسی تھی۔

"اوں ہوں! خاموش رہو۔" ماہم نے ٹوک دیا تو زرعون بوریٹ سے منہ بنانے لگا۔

"کون کون ہے تمھاری فیملی میں۔" دوسرے طرف غصہ کرنے کی بجائے الٹا بہرام نے سوال کیا۔

"جی سر" ویٹر کو اس سوال کی توقع نہیں تھی سو الجھن سے بولا۔

"تمھاری نظروں کے ساتھ کان بھی کمزور ہیں لڑکے۔" بہرام نے تنفر سے کہا تو وہ ویٹر ہڑا کر فوراً بولا۔

"ایک بوڑھی ماں اور دو چھوٹی بہنیں۔"

"ہوں۔ آج اگر تمھاری نوکری چلی جاتی ہے تمھاری لا پرواہی کی وجہ سے تو جانتے ہو کیا ہوگا۔" بہرام نے ہاتھ

سے اسکی ٹھوڈی زرا سی اوپر اٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا پورا گھر بے روزگار ہو جائے گا۔ خود پر نہیں تو اپنی ماں اور بہنوں پر رحم کھاؤ۔ تمہاری لاپرواہی کی قیمت کہیں انہیں ناچکانی پڑے۔ بی کیئر فل۔" آخر میں ہلکے سے اسکا کندھا تھپتھپایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔ لوگ بھی حیران ہوتے واپس اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔

ماہم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔ بہرام کا ویٹر کو معاف کر دینا اسکے دل میں بہرام کا مقام اور بلند کر گیا۔ لوگ کہتے تھے وہ بہت خود غرض اکھڑ مزاج اور غیر جزباتی انسان ہے مگر ماہم ملک جانتی تھی اس سخت انسان کے پیچھے ایک نرم دل انسان موجود ہے مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ اس سخت دل کے پیچھے ایک ٹوٹا ہوا دل بھی موجود ہے۔

"واہ آج تو معجزہ ہو گیا۔ ایسی حرکتیں انسان عورت کو ایپریس کرنے کے لیے کرتا ہے مگر بہرام کس کو ایپریس کر رہا تھا۔ ہاں بھلا "یوں تو وہ ماہم سے پوچھ رہا تھا مگر اسے آگے بڑھتے دیکھ کر بات خود ہی گول مول کر لی۔

وہ یہاں آکر بہت بور ہو رہا تھا۔ اس سے کئی بہتر تھا وہ کسی خالی جگہ بیٹھ کر کتاب پڑھ لیتا مگر ماہم کے ساتھ آنا بھی تو ضروری تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ایکسیوزمی۔" وہ گاڑی کے پاس پہنچا تھا جب ایک نسوانی آواز نے اسے روکا۔

بہرام واپس مڑا تو سامنے ماہم ملک کھڑی تھی۔ اسنے آنکھیں چھوٹی کر کے ماہم کی طرف دیکھا پھر سوالیہ نظریں اٹھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری میں نے پیچھے سے آپ کو آواز دی مگر یہ شاید آپ کا ہے۔" ماہم نے میٹل کا ایک ٹوٹا ہوا دل جس پر انگریزی لفظ s لکھا تھا بہرام کی طرف بڑھایا۔

بہرام نے چونک کر کوٹ کی اندرونی جیب کو ٹٹولہ جو کہ نیچھے کی ایک طرف سے پھٹی ہوئی تھی۔ لاکٹ وہیں سے گر گیا ہو گا۔

ہر وقت اسکے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا لاکٹ کا آدھا ٹکڑا آج سامنے کھڑی عورت کے ہاتھ میں موجود تھا

بہرام نے خود میں بے چینی سی محسوس کی تھی۔

"شکریہ۔" اگلے ہی لمحے ماہم ملک کے ہاتھ سے لاکٹ اچکتے ہوئے وہ خشک لہجے میں کہتا گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

گاڑی آگے بڑھی تو اسے شرٹ کے بٹن دھیلے کیے۔

سائنس لینے میں یک دم دشواری محسوس ہوئی۔

شرٹ کے بازو بھی اوپر چڑھا لیے۔

کچھ دیر یوں ہی گزری پھر کوفت میں آکر گاڑی کے شیشے پر مکادے مارا۔

شیشے پر دراڑ پڑی اور اسکے ہاتھ کی پشت پر خون کی لکیریں تیرنے لگی۔

"سر۔ آپ تھیک ہیں۔ ہم ڈاکٹر کے چلتے ہیں۔" ڈرائیور نے فوراً گاڑی روکی اور اتر کر پیچھے آیا۔ ساتھ ہی ایک رومپ بھی بہرام کی طرف بڑھایا۔

"گھر چلو" ڈرائیور کے ہاتھ سے رومال کھینچا اور آنکھیں موندھ کر سیٹ سے ٹیک لگالی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام تابش کی گاڑی کب کی آنکھوں سے دور جا چکی تھی مگر ماہم ملک اب تک اس طرف ہی دیکھ رہی تھی۔
اسکا ہاتھ بھی ہوا میں ہی بلند تھا جس کی ہتھیلی سے بہرام تابش نے لاکٹ کا آدھا ٹکڑا اٹھایا تھا۔
بہرام کی انگلیوں کی پوریں ماہم کی ہتھیلی کو چھوئیں تھیں اور یہی وہ لمس تھا جو ماہم ملک کے اندر بجلی دوڑا گیا تھا۔
اس شخص کا ایک ہلکا سا لمس بھی اس قدر جان لیوہ تھا
وہ ہوا میں موجود اسکے جسم سے اٹھتی سینٹ کی خوشبو اب بھی محسوس کر سکتی تھی۔
یقیناً وہ خوشبو بھی جان لیوہ تھی۔

"آپ یہاں کیوں آگئیں۔" زرعون بھی اسکے پیچھے باہر آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ماہم نے جواب نہیں دیا۔

وہ اسی طرف دیکھتی رہی جہاں بہرام کی گاڑی جا چکی تھی۔
زر عون اسکے آگے آیا اور آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

ماہم پر اب بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔

"وہ جاچکا ہے۔ اب ہم بھی چلیں یا اور رکنے کا ارادہ ہے۔" ماہم کے بے خیالی کے انداز میں دیکھنے پر زرعون نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہوں۔ ہاں۔ چلا گیا۔ چلتے ہیں۔" بے ربط سے جملے ادا کرتی وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ زرعون افسوس سے اسکی پشت دیکھتا رہا۔

کسی کو چاہنا

بے تحاشہ چاہنا

اور پھر کہ بھی نایانا

بہت اذیت ناک ہوتا ہے اور

زرعمون اس افیت سے وقف تھا۔

"تم آوگے یا میں جاؤں۔" ماہم گاڑی اسکے قریب لائی تو وہ فوراً اندر بیٹھ گیا۔

"آپ جانتی تھیں ناوہ آج یہاں آئے گا؟" گاڑی مین روڈ پر چڑھی تو زرعون سیٹ پر ماہم کی طرف رخ کر کے

بیٹھا۔

"نہیں تو۔" نظریں سامنے ہی رکھ کر ماہم نے جواب دیا جیسے نظریں چرائیں ہوں۔

"آپ جانتی ہیں آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا تو آپ کوشش کیوں کرتی ہیں۔" زرعون نے جتاتے ہوئے کہا تو

ماہم نے اسکی طرف دیکھا۔

"ہاں مجھے معلوم تھا۔" وہ اب اعتراف کر رہی تھی۔

"اور صرف اس شخص کے لیے۔ اسے دیکھنے کے لیے آپ نے اپنے بڑی شیڈول سے ٹائم نکالا اور یہاں آئیں۔"

"وہ بولا تو عام سے لہجے میں رہا تھا مگر ماہم کو اس لہجے میں واضح جلن محسوس ہوئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"کیا یہ محبت نہیں کہ اس شخص کی ایک جھلک دیکھنے کو میں اپنے باقی کام چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہوں۔" ماہم نے سر کو ہلکی سی جنبش دے کر کہا۔

"یہ محبت ہے مگر اسکے سامنے خاموش رہنا بولنا پانا کچھ کہہنا پانا اذیت ہے۔" زرعون نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ زرعون ہم یہ بحث کیوں کر رہے ہیں۔" ماہم نے گاڑی سڑک کے اطراف میں روکی اور مکمل توجہ اسکی طرف مبذول کی۔

"میں آپکو اذیت سے بچانا چاہتا ہوں صرف۔ میں نہیں چاہتا آپ بہرام تابش کی محبت میں اس قدر آگے بڑھ جائیں کہ یہ آپکو تکلیف دینے لگے۔ پلیز ماہم یا تو اپنی دل کی بات کہہ دیں یا پھر خود کو اذیت میں مت ڈالیں۔"

زرعون کہہ رہا تھا اور ماہم اسکی باتوں سے زیادہ اسکی آنکھیں سمجھ رہی تھی۔

ان میں واضح ماہم کے لیے فکر تھی

اور یہ بات ماہم سے بالکل ڈھکی چھپی نہیں تھی کہ زر عون اسکی کتنی فکر کرتا ہے۔
ماہم ہلکا سا مسکرائی اور زر عون کے گال پر ہاتھ پھیرا۔

"میں جانتی ہوں زر عون تم میری کتنی فکر کرتے ہو۔ تم کبھی مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے"

زر عون کچھ نابولابس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اسنے چہرہ باہر کی طرف موڑ لیا تھا۔

ماہم کو وہ اپنی عمر سے بہت بہت بڑا لگا تھا۔

"کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو "

کچھ دیر بعد ماہم نے سڑک پر ایک موٹر کاٹتے ہوئے سرسری طور پر زرعون سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

زرعون جو باہر بھاگتے درختوں کے ساتھ نظروں کی رفتار ملا رہا تھا چونک کر ماہم کی طرف پلٹا۔

"کیا اس بات کا کوئی فائدہ ہے۔" اسنے کندھے اچکائے اور مصنوعی سا مسکرایا مگر ماہم کو اس مسکراہٹ میں درد محسوس ہوا تھا۔

"سوری زرعون میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔" اسکی کیفیت کو سمجھتے ہوئے ماہم فوراً اثر مندہ ہوئی۔

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پشت پر انگوٹھے کو مس کیا۔

"ماہم میری ماں کے بعد آپ دوسری عورت ہیں جو مجھے کبھی ہرٹ نہیں کرتی۔" اب کی مرتبہ وہ کھل کر مسکرایا تو ماہم کو اطمینان محسوس ہوا۔

"زر عون اگر میں اظہار کروں اور وہ انکار کر دے تو کیا ہو گا۔" مزید کچھ فاصلہ گزرا تھا تو ماہم اپنے دل میں پنیٹے خدشے کو باہر لاتے ہوئے کہنے لگی۔

زرعون نے اسکی طرف دیکھا اور گہرا سانس لیا۔

"میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میں نے کبھی ایسا کچھ ایکسپیرینس ہی نہیں کیا۔" وہ کندھے اچکا کر لا علمی کے سے انداز میں بولا جبکہ ماہم اثبات میں سر ہلا گئی۔

"تم تھیک کہتے ہو۔ کسی چیز کے بارے میں رائے یا نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے اسے ایکسپیرینس کر لینا چاہیے ناکہ کیا ہو گا کیا نہیں ہو گا اس بارے میں سوچ کر خود کو ہلکان کرنا چاہیے۔" ماہم سانس لینے کو ٹھہری وہ یوں بھی ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے بولتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہمیشہ مجھے سر پرانز کرتے ہو زرعون۔ کبھی لگا ہی نہیں میں کسی ٹین ایجر سے بات کر رہی ہوں۔ تم ہمیشہ مجھے بہت ماچور لگتے ہو۔ تم آخر اتنی گہری باتیں سیکھتے کہاں سے ہوں۔" ماہم نے آخر میں مزاح بھرے انداز میں اسکے گال پر چٹکی کاٹی۔

"میں کتابیں جو پڑھتا ہوں۔" زرعون نے اپنے گال کو چھوتے ہوئے فخریہ کہا۔

"پھر تو مجھے بھی کتابیں پڑھنی چاہیے" ماہم نے پر جوشی سے کہا۔

"ضرور مگر کتاب پڑھنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔" زر عون طریقے پر زور دے کر بولا تو ماہم نے ایک نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"مثلاً"

"مثلاً کتاب کا بھی ایک دل ہوتا ہے جو چاہتا ہے اگر آپ اسے پڑھ رہیں ہیں تو اپنی توجہ صرف اس پر رکھیں۔ اسے پڑھتے ہوئے کسی دوسری چیز کو ذہن میں نہ رکھیں۔ جو چاہتا ہے آپ جو کچھ پڑھ رہیں ہیں اس سے کچھ سیکھیں اور عملی زندگی میں اپلی بھی کریں۔ جو آپ کا وقت چاہتا ہے آپ کا قیمتی وقت جو اس کتاب کو انمول بناتا ہے ورنہ وہ سوائے چند کاغذوں کے کچھ نہیں ہے۔" زرعون سیٹ پر ہی ماہم کی طرف مڑ کر بیٹھا اور اسے بتاتا جا رہا تھا۔

"اور تم کتاب کو کیسے پڑھتے ہوئے۔" ماہم اسکی بات سن کر پوچھنے لگی۔

"ایک دوست سمجھ کر۔ جب بھی کوئی کتاب پڑھی یہی سوچ کر پڑھی یہ میرا ساتھ دے گی۔ کبھی بھی کسی بحث میں مجھے نیچا نہیں دکھائے گی۔ یا استاد سمجھ کر۔ جو میری رہنمائی کرے گی۔ اور بعض دفعہ دشمن سمجھ کر تاکہ

Posted On Kitab Nagri

جب بھی زندگی میں گرایا جاؤں تو معلوم ہوا اپنے حریفوں سے کیسے پٹنا ہے۔ "وہ بول رہا تھا اور ماہم ڈرائیو کرتے ہوئے اسکی باتیں سنتی جا رہی تھی۔

وہ باتیں ہی اتنی اچھی کرتا تھا کہ کوئی بھی سننے کو مجبور ہو جائے۔
وہ اپنے مقام پر پہنچ چکے تھے۔

دونوں گاڑی سے اتر کر این جی او کی بلڈنگ کی طرف بڑھ گئے۔

"ماہم میں آپکو کچھ کتابیں دوں گا۔ انہیں محبت سمجھ کر پڑھیے گا۔ وہ آپکو ناامید نہیں ہونے دیں گی اور آپکا دل ہمیشہ جوڑے رکھے گیں۔" لفٹ میں زر عون نے ماہم سے کہا تو ماہم نے تشکر سے اسے دیکھا۔

"میں ضرور پڑھوں گی ان بکس کو بلکہ سمجھوں گی بھی اور اسے قیمتی بھی بناؤں گی۔" لفٹ کا دروازہ کھلا تو ماہم آگے بڑھ گئی جبکہ لفٹ زر عون سمیت اوپر بڑھ گئی۔

وہ خالی پورشن میں آکر کھڑا ہو گیا۔

کہنے کو خالی مگر اسکی دنیا۔

وہ اور اسکی کتابیں

کتابیں اور قیمتی وقت

قیمتی وقت اور وہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہرام تابش کی گاڑی اسکے شاندار بنگلے کے سامنے رکی تو وہ اتر کر تیزی سے اندر بڑھ گیا۔

گیٹ پر گارڈ نے سلام کیا مگر وہ کسی گہری سوچ میں نظر انداز کرتا تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ پر رومال بندھا تھا جو مکمل سرخ ہو چکا تھا۔ چند بوندیں ٹپک کر فرش پر بھی گر رہیں تھیں۔

اور اسی ہاتھ کی مٹھی میں میٹل کا آدھا دل بھی بند تھا۔

وہ کمرے میں آتے ہی سیدھا ہاتھ روم میں آیا اور نل کھولا۔

یانی کی دھار بہتی رہی

بہرام اس دھار کو دیکھنے لگا

پھر اس نے اپنا ہاتھ دھار کے نیچے کیا۔

مٹھی نہیں کھولی کہ اس میں آدھا دل بند تھا۔

کتنی دیر یانی اسکے ہاتھ کی پشت کو بھگوتا رہا

یہاں تک کہ گاڑھا خون ہلکا ہو کر یانی کی صورت بننے لگا۔

اسنے نل بند کیا اور آئینے میں دیکھا۔

Kitaabُناغری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"تمہیں کسی نے بتایا مسکراتے ہوئے کتنے پیارے لگتے ہو۔ میں خود کو ہر بار تمہاری مسکراہٹ پر فدا ہوتے ہوئے پاتی ہوں۔" اچانک آئینے میں ایک عکس نمودار ہوا اور اس سے کہنا لگا

بہرام استیذائیہ مسکرایا اور سر جھٹک گیا۔

دوبارہ نگاہ ڈالنے پر عکس غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو کہتی تھی اسکی مسکراہٹ پر فدا ہے وہی مسکراہٹ چھین کر لے گئی تھی۔

وہ باتھر روم سے نکل کر کمرے میں آیا۔

www.kitabnagri.com

بیڈ سائڈ ٹیبل کھولی

وہاں دوائیوں کے پتے پڑے تھے

چند گولیاں پانی سے ہلق کے حوالے کیں۔ وہ ڈیپریشن کی گولیاں تھیں۔ فرسٹ ایڈ باکس میں سے بینڈیج نکال کر ہاتھ کو اس میں قید کیا۔

نیوی بلیورنگ کاسوٹ تبدیل کیا

Posted On Kitab Nagri

پھر کھڑکی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ شیشے کی بنی دیوار گیر اس کھڑکی سے لان، مین گیٹ اور سڑک بھی نظر آتی تھی

سرٹک پر گاڑیاں تیزی سے بھاگ رہی تھیں
زندگی بھی تیزی سے بھاگ رہی تھی
اور بہرام تابش کی سوچیں بھی

پھر ذہن میں کچھ خیال آنے پر اسے بیڈ سے اپنا موبائل اٹھایا جو اس نے آتے ہی بیڈ پر اچھال دیا تھا۔
ڈائلر میں ایک نمبر سب سے زیادہ نمایاں تھا جسے بہت بار ملایا گیا تھا مگر اس نمبر کو کوئی شناخت نہیں دی گئی
تھی۔

بہرام نے یحییٰ کا نمبر ڈائل کیا

"یس سر" سپیکر میں یچی کی آواز گونجی۔ شور سے معلوم ہوتا تھا وہ ٹریفک میں ہے۔

"یچی مجھے سوشل ایجنسی کے اونر کی ڈیٹیل چاہیے۔" تیزی سے کہا اور کال کاٹ کر موبائل واپس پھینک دیا۔

یچی نے موبائل کان سے نیچے کیا اور سوچنے لگا کہ بہرام کو ماہم ملک کی ڈیٹیلز کیوں چاہیے پھر سر جھٹک کر گاڑی آگے بڑھالی کیونکہ ٹریفک کھل چکی تھی۔

"بابا سرکار سے کہنا ہمیں معاف کر دیں۔" بچگی زدہ ایک فقرہ بہرام کے ذہن میں گونجتا تو اسکے چہرے پر سنجیدگی بھری نفرت آرکی

"ہم بہت جلد ملیں گے۔ بابا سرکار!" وہ زیر لب بولا اور موبائل اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔
آدھے گھنٹے میں اسکی میٹنگ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد گاڑی نے اسے آفس کے باہر اتار دیا تو اسی وقت یچی بھی وہاں پہنچا تھا۔

بہرام نے اسکی طرف دیکھا

بیچی نے آنکھوں کے اشارے سے ہی کام ہو جائے گا کی تسلی دی تو بہرام تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا جبکہ بیچی کی رفتار زرا ہلکی تھی۔

ایچانک کچھ یاد آنے پر وہ تیزی سے بہرام کے آفس میں پہنچا۔

"سر نہات بیگ کے پاسپورٹس پہنچا دیے گئے ہیں۔ وہ معاملہ رفع ہو چکا ہے مگر!" وہ ایک لمحے کو رکا۔

"مگر کیا؟" ٹیبل پر رکھی فائل کو سرسری سا پڑھتے ہوئے بہرام نے محض آنکھیں اٹھا کر پوچھا۔

"الف جبار۔ وہ کمپنی پر کیس کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آج کل اسکی کمپنی لائز سے ملاقات کچھ زیادہ ہی

بڑھ رہی ہیں ہیں "

بچی کے بتانے پر بہرام نے پیچھے ٹیک لگائی اور بچی کی طرف پر سکون انداز میں دیکھا

"کیا آج سے پہلے وہ کوئی کیس جیتی ہے؟" بہرام نے آبرو اٹھا کر سوالیہ کہا تو یحییٰ نے نفی میں سر ہلادیا۔

"وہ میرا میری کمپنی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔" اسکے لہجے میں اطمینان تھا مگر وہ اس بات سے یکسر انجان تھا کہ اب

کی بار کیس اس کی کمپنی پر نہیں اسکی ذات پر ہونے والا تھا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

لندن شہر میں آج کل موسمِ ابر آلود تھا۔ تقریباً روز ہی بادل کچھ دیر کو برستے تھے

وہ سڑک بھی کچھ دیر پہلے ہوئی بوند اباندی کے باعث تر ہو چکی تھی۔

سٹرک کے سائڈ پر عالیان جبار آگے قدم اٹھاتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے سکن کلر کی جینز کے اوپر وائٹ ہودی پہن رکھی تھی۔ کاندھے پر پیچھے بیگ لٹکا تھا جس میں گیسٹار موجود تھا

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

عالیان نے موبائل ہاتھ میں پکڑ کر چہرے کے آگے کیا۔

اگلے لمحے سکرین پر الفت جبار کا چہرہ نظر آیا۔

"میری جان کیسے ہو۔" الفت نے چاہت اور فکر سے پوچھا۔

"آپ سے دور ادھر کیسا ہو سکتا ہوں۔" عالیان کا لہجہ اترا ہوا تھا۔

"میں جانتی ہوں۔ میں کیسے بتاؤں تمہیں خود سے دور رکھ کر میں یہاں کیسے جی رہی ہوں۔" الفت جبار کے لہجے کے ساتھ آنکھیں بھی بھگی گئیں۔

"تو آپ مجھے اپنے پاس کیوں نہیں بلا لیتی۔" وہ چلتے چلتے یک دم رکا اور سوالیہ گلہ کیا۔

"میری جان کیا میں ایسا نہیں چاہتی۔ میری جان میں نے اتنے برس تمہیں خود سے الگ رکھا صرف اور صرف تمہاری زندگی کے لیے۔ کیا تم بھول گئے اس روز کیا ہوا تھا۔" الفت نے کسی واقعے کا ذکر کیا تو عالیان کی آنکھوں کے آگے ماضی کے پنے لہرائے۔

وہ آٹھ سال کا ہو گا۔ کشادہ سڑک تھی۔ وہ تیزی سے سائیکل کو پیڈل کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔ سائیکل چلاتے وہ وسعت سڑک میں آچکا تھا۔ سڑک پر اس وقت ایک آدھ گاڑی تھی۔

تبھی ایک گاڑی پیچھے سے آئی اور عالیاں کی سائیکل کو ٹکرا مارتی نفل گئی۔

سائیکل ایک طرف گھسیتی چلی گئی جبکہ عالیان سڑک پر اوندھے منہ پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی کہنیوں اور گھٹنوں پر رگڑیں آمیں تھیں۔

سریر بھی چوٹ لگی تھی۔

گاڑی والے نے شیشہ نیچے کر کے ایک شاطر نظر زمین پر پڑے عالیاں پر ڈالی اور گاڑی آگے بڑھادی۔

کتنی دیر وہ ایسے ہی سڑک پر بیٹھا رہا۔

اندرونی جوڑیں لگیں تھیں جو اٹھنے سے قاصر کر رہی تھیں۔

آنکھوں کے سامنے دھند لکے چھا رہے تھے۔

نیم بے ہوشی میں عالیان نے خود کو کسی کے بازوؤں میں محسوس کیا۔

اگلا منظر ہسپتال کا تھا۔ وہ سٹریچر کے اوپر لیٹا تھا اور اسکے سامنے کئی انجان چہرے تھے۔

ان میں سے ایک چہرہ وہ بھی تھا جو عالیان کو ہسپتال لایا تھا۔

مکمل بے ہوش ہونے سے پہلے عالیان کے لاشعور میں وہ چہرہ متعجب ہو چکا تھا۔

"یہی وجہ ہے تمہیں اتنا عرصہ خود سے دور رکھا میں نے۔ یہاں تمہاری جان کو خطرہ تھا۔" الفت کی اگلی بات پر

وہ ماضی کے باب سے نکل کر حال میں آیا۔

"مام۔ کیا وہ محض ایک ایکسیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ کوئی مجھے کیوں مارنا چاہے گا۔ آخر اسکا کیا فائدہ" دوبارہ قدم

اٹھاتے عالیان نے الجھن سے پوچھا۔

"وہ کون ہے اور ایسا کیوں کر رہا ہے میں نہیں جانتی مگر یہ ضرور میرا کوئی حریف ہے جو کسی بات کا بدلہ لینا چاہتا

ہے۔ وہ جو کوئی بھی ہے ایک بزدل انسان ہے جس نے بڑوں کے معاملے میں بچوں کو نشانہ بنانا چاہا۔ "الفت جبار

نے اس نامعلوم حریف کے لیے لہجے میں نفرت پالتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ نے ایسا کچھ کیا تھا جس کے بدلے کوئی آپکے بچے کو نقصان پہنچانے کا سوچے۔" عالیان کے سوال کرنے پر الفت نے ایک گہری سانس لی

"کاش میں جانتی ہوتی۔ کاش کہ مجھے اندازہ ہوتا۔" وہ ایک گہری آہ بھر کر رہ گئی۔

جبکہ عالیان نے آنکھیں موندھ کر کھولی۔

لاشعور میں مقید چہرہ سامنے آیا۔

کون تھا وہ جس نے اس روز اسکی جان بچائی تھی۔

عالیان کے دل میں ہمیشہ اس شخص سے دوبارہ ملنے کی کسک پختی رہی تھی۔

"داور ماموں اور سارہ ممائی اگلے ہفتے پاکستان آرہے ہیں۔" کچھ دیر بعد اس نے عام سے انداز میں اطلاع دی۔

"ہاں مجھے خبر ہے۔ تم بھی ساتھ آؤ گے انکے۔ میں یہاں تمہارے لیے تمام سکیوریٹی انتظام کروا رکھوں گی۔"

الفت نے یقین دہانی سے کہا تو وہ باسیست سے مسکرایا۔

لندن کی سڑکوں پر جہاں وہ آزاد تنہا گھوم سکتا تھا پاکستان میں اسے باڈی گارڈز کے گھیرے میں قید رہنا ہو گا۔

"دانیال کیسا ہے۔" یہ وہ سوال تھا جو ہر بار عالیان کرتا تھا اس انسان کے لیے جس کو کبھی دیکھا تک نہیں تھا۔

"تمہیں بہت یاد کرتا ہے۔" الفت نے جو ابا کہا۔ دانیال کے زکر پر اسکے چہرے پر عجیب سی چمک اٹھتی تھی جو

عالمیان نے کبھی خود کے لیے محسوس نہیں کی تھی۔

"تمہارے آنے کا سن کر بہت خوش ہو گا۔" وہ اشتیاق سے بتا رہی تھی اور عالیان سوچ رہا تھا کبھی مرا ہوا

انسان بھی خوش ہو سکتا ہے۔

"آئی کانٹ ویٹ تو سی یو آل" عالیان نے بے تابی سے کہا تو الفت مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"بس ایک ہفتہ اور۔ پھر ہم سب اکٹھے ہونگے۔ میں تم جبار اور دانیال۔"

الفت کی بات پر عالیشان نے اثبات میں سر ہلایا۔

ایک ہفتہ

ہاں ایک ہفتہ ہی تو تھا جس کے بعد عالیان جبار کی زندگی کئی طریقوں سے بدلنے والی تھی۔

اور سب سے نمایاں تبدیلی اسکی شناخت کی ہونے والی تھی۔

"تم کہیں جا رہے ہو۔" اسے مسلسل سکریں پر چلتا دیکھ کر الفت نے سوال کیا۔

"میوزک کلاسز کے لیے جارہا ہوں۔ بلکہ پہنچ چکا ہوں۔ بائے۔ لویو۔ ٹیک کیئر۔" تیزی سے عالیان نے الوداعی کلمات کہے اور کال کٹ ہو گئی۔

الفت کاوچ پر بیٹھی تھی۔ کال کٹ ہوتے ہی اسنے موبائل کاوچ پر ہی ڈالا اور اٹھ کر ایک طرف کو قدم بڑھائے

ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ کمرہ اچھوٹے بچے کے حساب سے سجایا گیا تھا۔ چھت اور زمین پر

جانبانیلے اور گلابی رنگ کے غبارے لگے تھے۔

لڑکا لڑکی دونوں کے حساب سے کھلونے بھی زمین پر اور الماریوں میں رکھے ہوئے تھے۔

کمرے کی حالت بتاتی تھی وہاں کچھ دیر پہلے بچے کھیل رہے تھے۔

"میں نے کہا تھا تمہیں سب سے چھپا کر رکھوں گی۔ دیکھو تم سب کی نظروں سے محفوظ ہو۔ کوئی تم پر یا

تمہارے ادھورے وجود پر انگلی نہیں اٹھاتا۔ مگر چاہے تمام دنیا تم سے نفرت کرے میں ہمیشہ تم سے پیار کروں

Posted On Kitab Nagri

گی۔ ہمیشہ تمہیں سینے سے لگا کر رکھوں گی۔" وہ بیڈ پر آکر بیٹھی اور اس پر رکھا ایک گڈا اٹھا کر اسے سینے سے لگا کر پیار کرنے لگی۔

الفت جبار جو ایک کاروباری خاتون تھی۔

اس وقت گڈے کو سینے سے لگائے اس سے باتیں کرتی دیوانی سی معلوم ہو رہی تھی۔

وہ اسکے لیے آج بھی زندہ تھا جو دنیا کے لیے سالوں پہلے مر چکا تھا۔

وہ کلنک نہیں الفت جبار کے لیے ہیرا تھا۔

الفت جبار کی پہلی اولاد دانیال جبار۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ علاقہ شہر کے نچلے طبقے کا جائے پناہ تھا۔

وہاں مقیم زیادہ تر مرد مزدوری کر کے گھر والوں کا پیٹ پالتے تھے۔ کچی ٹوٹ پھوٹ کا شکار گلیاں اور

گلیوں میں کھلتے فاتے زدہ بچے۔

مرکزی سڑک سے اندر کی طرف دو چار گلیاں جاو تو ایک چھوٹا سا چوک موجود تھا۔

اس چونک کے چاروں اطراف چھوٹی چھوٹی گلیاں نکلتی تھی۔

بائیں طرف کی گلی میں وہ تیسرے نمبر کا گھر تھا۔

بامشکل دو مرلے کا گھر جو ایک کمرہ، برآمدہ جہاں چولہا رکھا ہوا تھا اور چھوٹے سے باتھ روم پر مشتمل تھا۔

برآمدے میں مہرین چوکی پر بیٹھی چولہے پر روٹیاں تھاپ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اے ادھر ہی بیٹھی شیشے کو گھورتی رہے گی یاد دھر بھی ٹپکے گی۔" چولہے سے روتی اتارتے مہرین نے کمرے کی چوکھٹ پر بیٹھی پلوشہ سے کہا جو آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر صدقے واری جا رہی تھی۔ وہ کانچ آنکھوں والی گداز جسامت کی پٹھانی گڑیا لگتی تھی۔

گلابی رنگ کا کمیز شلوار پہن رکھا تھا
آنکھوں میں بھر بھر کر کا جل ڈالا ہوا تھا۔

ہونٹ بھی گلابی سرخی سے رنگے تھے اور رخسار تو قدرتی ہی سرخ تھے۔

"اماں تو نے پکا تولی ہیں روٹیاں۔ میں اب کیا کروں آکر۔ مجھے دیکھ کر تو ویسے بھی روٹیاں جل جائیں گی۔" پلو شہ نے اپنی خوبصورتی پر اتراتے ہوئے چہرے پر آئیں لٹیں ایک ادا سے انگلیوں کے ساتھ کان کے پیچھے ار سی۔ خوبصورت ہاتھ جن پر مہندی کے نقش و نگار بنے تھے۔ ناخن بھی پالش سے ڈھکے ہوئے تھے۔

مہرین پلوشہ کے باپ کی موت (جو کہ مزدوری کے دوران اونچائی سے گرنے کی وجہ سے ہوئی تھی) کے بعد سے لوگوں کے گھر کام کر کے گھر چلا رہی تھی۔

پلوشہ کو جیسے تیسے کر کے میٹرک کروایا۔

مہرین کے لیے اسکی مزید پڑھائی کا حرج کرنا ممکن نہیں تھا اور پلوشہ نے بھی منع کر دیا کہ آگے نہیں پڑھے گی

اسے بڑھنے کا شوق نہیں تھا۔ اسکے تو کچھ اور ہی شوق تھے۔

"تجھ سے تو دن رات کی بکواس کروالو۔ یہ خوبصورتی کسی کام نہیں آئے گی تیرے۔ پیٹ بھرنے کو ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں۔" مہرین نے روٹیاں رومال میں لپیٹی اور اٹھ کر پلوشہ کے ہاتھ سے شیشہ کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کھانا کھائے گی یا بھوک بھی خود کو ہی دیکھ کر مٹائے گی۔" ساتھ ہی اسکے کندھے پر ہلکی سے جست لگائی تو پلوشہ اونہو کر کے اٹھ گئی۔

"یہ چیزیں کہاں سے لاتی ہے تو۔" کھانا جو کہ روٹی اور کل کی دال پر مشتمل تھا کھاتے ہوئے مہرین نے پلوشہ سے شک بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ میک اپ کی چیزوں کے بابت پوچھ رہی تھی۔

"وہ چھلی گلی والا حسن ہے نا اس نے لا کر دیا۔ کہتا ہے سنگھار کر کے بہت بچتی ہو۔ بہت مرتا ہے مجھ پر۔" وہ چہرے پر زرا سی لاج لاتے ہوئے ڈوبتے کا کناراموڑٹے ہوئے بولی۔

تبھی مہرین کی طرف سے چیل اڑتی ہوئی آئی اور اسکے کندھے کو نشانہ بنا گئی۔

"بے شرم بے حیا۔ ماں کے سامنے ایسی باتیں کرتے تیری زبان نہیں کھٹتی۔ کتنے مزے سے اپنے عشق و معشوقی کے قصے سنارہی ہے۔ اور بھی بتادے۔ کون کون سی گلی کے کون کون سے لڑکے تیرے دیوانے بنے بیٹھے ہیں۔ کس کس ناکیا دے رکھا ہے۔ بول بھی اب۔ کیا زبان ٹوٹ گئی۔" مہرین شروع ہوئی تو اچھی خاصی سنا کر دم لیا۔

"اماں یہ چیزیں تو ثنا کی ہیں۔ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ میں پاگل ہوں اس محلے کے کسی آوارہ لوفر سے کچھ لونگی۔ اوقات ہے انکی مجھ سے عشق لڑانے کی۔ تو بھی نایوں انڈین فلموں کی ماؤں کی طرح جزباتی ناہو جایا کر۔"

پلو شہ نے کندھا سہلاتے ہوئے تسلی کروائی تو مہرین کو کچھ سکون کا سانس ہوا۔

"لے بھی نالی کہیں۔ یہاں تو لوگ اس فراق میں بیٹھے ہوتے ہیں کب کچھ ایسا ویسا ہو کب گھر والوں کی عزت سرعام نیلام کی جائے۔ اور ہمارے ساتھ تو کوئی مرد بھی نہیں ہے۔ اب تو جوان ہو گئی ہے۔ اور اوپر سے خوبصورت بھی ہے۔ کچھ اونچ نیچ ہوتے خبر نہیں لگتی۔ ہم غریب لوگ ہیں ہمارا اثاثہ عزت ہی ہے۔ تیرے

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ جوڑتی ہوں اپنے شوق اور چونچلوں کی بھینٹ ناچڑھادی اسے "مہرین شروع میں ڈپتے ہوئے اور آخر میں مکمل سنجیدگی سے سمجھاتے ہوئے گویا ہوئی۔

پلوشہ اٹھ کر ساتھ آکر بیٹھی اور مہرین کا ہاتھ پکڑا۔

"اماں تو پریشان کیوں ہوتی ہے۔ کچھ نہیں ہوگا۔"

تو نے تو ساری زندگی اس ڈر بے میں گزار دی۔ اپنی اولاد کو بھی گزر والی مگر میں ناتیری طرح نہیں ہوں۔ میں

اپنی اولاد کے لیے غریبی نہیں دیکھنا چاہتی۔ مجھے اپنے بچوں کے لیے امیر ابا ڈھونڈنا ہے۔ مُم میرا مطلب تو

ڈھونڈے گی نا۔" مہرین کے گھورنے پر فوراً اپنا جملہ درست کیا۔

"یہ غریبوں کا محلہ ہے۔ یہاں امیروں کے رشتے نہیں آتے۔" مہرین نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا تو پلو شہ نے

منہ بسورا۔

"تو کس نا کہا یہاں امیر کا رشتہ آئے۔"

میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو کسی کے آنے کا انتظار کریں۔ میں اپنا بند اخود ڈھونڈ لوں گی۔" اس بار پلو شہ

نے اپنا بند اپر زور دے کر کہا تو مہرین نے اسے تارڑا۔

"کہاں ڈھونڈے گی۔ زمیں پھاڑ کر نکلے گا یا آسمان سے ٹپکے گا۔" مہرین کے طنزیہ کہنے پر پلوشہ نے قہقہہ لگایا۔

"خدا کی اتنی بڑی زمین ہے اماں۔ کہیں نا کہیں ہو گا ہی۔ کیا پتا اوپر آسمان میں کسی جہاز میں بیٹھا ہو۔"

پلوشہ نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا۔ جہاز کا سفر اسکی زندگی کا سب سے بڑا شوق تھا جو کہ امیر شوہر کے دم پر ہی پورا ہو

سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اور وہ سیدھا جہاز سے تیری جھولی میں ٹپکے گا کہ لے آگیا میں۔ کر لے شادی مجھ سے۔" مہرین تپ کر بولی تو پلو شہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی۔

"کیا پتا ماں قسمت مجھے اسکی جھولی میں ڈال دے۔" ہنسی تھمنے پر وہ چٹکی بجاتے ہوئے شوخ لہجے میں بولی۔

"اتنے خواب مت دیکھ۔" مہرین نے ٹوکا مگر وہ پلوشہ ہی کیا جو منع ہو جائے۔

"اماں ہم غریبوں کے پاس عزت کے ساتھ خواب بھی ہوتے ہیں۔ اور کوئی مجھے خواب دیکھنے سے نہیں روک سکتا۔ ہاں۔ اور غلط کیا ہے اپنے بچوں کے لیے امیر باپ کا خواب ہی تو دیکھ رہی تاکہ انہیں اچھی زندگی دے سکوں۔" پلو شہ نے اپنے بازو مہرین کے گرد حصار بنائے اور مزے سے بولی۔

"کیا زمانہ آگیا ہے۔ ہم تو شادی کی بات تو کیا کرنا کوئی بڑا بھی کر رہا ہوتا تھا تو سوچتے تھے لاج کے مارے کس کونے میں جا کر منہ چھپائیں اور تو ہے کہ کھلے عام لگی ہوئی ہے۔" مہرین نے اسکے بازو پیچھے جھٹکتے ہوئے ماتم کیا تھا

"اف فوا ماں زمانہ بدل گیا ہے۔ وہ تیرا زمانہ تھا یہ میرا زمانہ ہے۔ آج کل لڑکا لڑکی خود ہی دوستی۔ پسند۔ محبت شادی کر لیتے ہیں۔ ماں باپ کو تو خبر بھی نہیں لگنے دیتے۔ میں تو پھر تجھے بتا کر کروں گی۔" آخری جملے پر معصومیت سے آنکھیں ٹٹمٹمائیں تو مہرین اسے پیچھے دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جو مرضی کر میری بلا سے۔ کھسمانوں کھا۔" ہاتھ کے اشارے سے پلوشہ پر لعنت بھیج کر مہرین کمرے کے اندر بڑھ گئی تو پلوشہ نے پیچھے براسا منہ بنایا۔

"لو میں کیوں کھاؤں اپنے کھسماں کو۔ میں آدم خور ٹھوڑی ہوں۔ کیا سوچیں گے میرے بچے انکے ابا کو ہی کھا گئی او نہو!" منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود بھی اٹھ کر اندر بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

مہرین اندر کمرے میں ٹرنک کھولے بیٹھی تھی اور پلوشہ کے کپڑے درست کر رہی تھی۔
کمرہ ایک پلنگ اسکے ساتھ زمین پر چٹائی
ایک ٹرنک اور چھوٹی سی لکڑی کی الماری پر مشتمل تھا
دیواریں سیلن زدہ تھیں۔

جگہ جگہ سے کلی بھی اکھڑی ہوئی تھی۔

جتنا سلیقہ مند اور کام کی عادی مہرین تھی پلوشہ اتنی ہی پھوہڑ تھی۔

اسے بس سچے سنوارنے کا پتا تھا۔

وہ آکر چٹائی پر بیٹھی۔

زمین پر پڑے چھوٹے ڈبے کے اندر سے نیل پالش نکالی اور پاؤں کے ناخن رنگنے لگی۔

ساتھ ساتھ وہ مہرین کے اسکے پھوہڑ اور کام چور ہونے کے طعنے بھی ایک کان سے سن دوسرے کان سے نکال رہی تھی۔

وہ تو کوئی اثر نالیتی تھی۔ مہرین ہی تھک کر چپ ہو جاتی تھی۔

"کتنے سال گزر گئے۔ تیرا بھیا نہیں آیا" کچھ دیر بعد مہرین افسردگی سے بولی تو پولوشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ مہرین کے ہاتھ میں پرانی سی گڑیا تھی۔

"تو اماں اسے کوئی اور کام نہیں ہو گا۔ تو بھی نا۔" سر جھٹک کر واپس اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بچے کتنا خوش ہو جاتے تھے اسکے آنے پر۔ تو بھی تو گھنٹوں دروازے سے ٹکی رہتی تھی کہ بھیا آئے گا۔ یہ گڑیا لے کر کتنا خوش ہوتی تھی۔ اپنی جان بنا کر رکھتی تھی۔ اب تجھے قدر نہیں ہے اسکی۔" مہرین نے گڑیا واپس رکھتے ہوئے ماضی کے پنے کھولے۔

"تب میں چھوٹی تھی اماں۔ وہ زمانہ گڑیا سے کھیلنے کا تھا۔ اب تو گڈے سے کھیلنے کا زمانہ ہے۔" اپنے دیہان میں وہ بولتی جا رہی تھی پھر اندازہ ہوا کہ غلط بول گئی ہے تو دانتوں میں زبان دبائی باہر کو بھاگی۔

مہرین کی دوسری جوتی چوکھٹ پر جا کر گری۔

"بے غیرت۔ بے شرم۔ کہاں سے میرے متھے لگ گئی۔ گڈوں (لڑکوں) سے کھیلے گی۔ ایسی واحیات پھوٹے زبان کو زنگ نہیں لگتا۔ منحوس کون سیکھاتا ہے تجھے یہ خرافات۔" مہرین کی صلاواتیں جاری تھیں جبکہ وہ کمرے کی چھت پر چڑھ آئی۔

لکڑی کی سیڑھی جس پر مہرین سے چڑھا نہیں جاتا تھا اس لیے جب تک یہاں تھی محفوظ تھی۔
پلوشہ نے آنکھوں کے آگے دونوں ہاتھ گول کر کے رکھے اور گرد کا جائزہ لینے لگی۔

"او میرے سائیاں۔ میرے بچوں کے امیر ابا کہاں ہو تم۔ جلدی مل جاؤ۔ ہمارے بچوں کی عیش لیٹ ہو رہی ہے۔" چاروں طرف گھوم کر جائزہ لیتے وہ ساتھ ساتھ بڑبڑائے بھی جا رہی تھی۔

ہوا چلنے کے باعث منہ پر بالوں کی لٹھیں بکھر رہیں تھیں جنہیں وہ ساتھ ساتھ پیچھے بھی ہٹاتی جاتی۔
نیچے سے مہرین ابھی تک اسکی عزت افزائی میں کلمات ادا کر رہی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماضی-----

Posted On Kitab Nagri

"ابا مجھے ایک بہترین ساتھی مل گیا تھا۔ سب صحیح تھا۔ میں ایک اچھی زندگی جینے والی تھی مگر ناجانے کیسے آپکے بیٹوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔"

وہ مجھے گھسیٹ کر یہاں لے آئے۔ میرا بچہ مجھ سے دور کر دیا۔ اسکی شکل تک دیکھنے نادی۔ ایک بار بھی اسے گود میں نہیں لینے دیا۔ پیار نہیں کرنے دیا۔ آپ دیکھ رہے ہیں نا وہ مجھ پر کیسے ظلم کر رہے ہیں صرف یہ جاننے کے لیے کہ آپ نے پڑا پڑتی کے کاغز کہاں چھپائیں ہیں۔ مگر ابا آپ کا پیسہ حرام کا نہیں تھا۔ میں ہر گز ہر گز ان لوگوں کو اس بارے میں نہیں بتاؤں گی۔ "ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے آنکھیں رگڑتے ہوئے سلوہ نے خود سے ہی جیسے تہیہ کیا تھا۔ اسکی آنکھیں اب سرخ ہو رہی تھیں۔

سرخ رگیں جن میں انتقام کی شریانیں پھوٹ رہی تھیں۔
دوہی نفوس تھے جو اس زندان میں اسکے خیالوں کے ساتھی ثابت ہوتے تھے۔
وہ ان وجودوں (جو کہ اسکے لاشعور کی عکاسی تھے) سے باتیں کر کے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتی تھی۔
فطامین عصر کی نماز گونجی تو سلوہ نے وضو کیا۔

مراد نہ مگر بیٹھی اور نرم آواز ہمیشہ کی طرح پھر سے اسے وضو کا طریقہ بتانے لگی۔
کچھ دیر بعد وہ نماز ادا کر کے چہرے کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔
ایک ہی دعا جو وہ ہمیشہ کرتی تھی۔

اسکا بچہ جہاں کہیں بھی ہے محفوظ ہو۔
اسکی محبت جہاں کہیں بھی ہو اس سے مل جائے
اپنے لیے دعا کرنا وہ کب کا چھوڑ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سلوہ نے دعا مکمل کر کے ہاتھ چہرے پر پھیرے۔

"سلوہ جی آپ جانتی ہیں اللہ کو دعا مانگنا بہت پسند ہے۔ اور وہ دعا زیادہ پسند ہے جو مومن دوسرے مومن کے لیے مانگے۔" آواز ایک بار پھر اسکے گرد گھومنے لگی تھی۔

"میں جانتی ہوں۔" سلوہ مسکرا کر بولی۔

تجھی کمرے کا دروازہ کھلا اور طیبہ اندر داخل ہوئی۔

اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

"تین دن سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔ یہ کھانا کھا لو اب۔" ٹرے زمین پر رکھتے ہوئے طیبہ نے ہدایت کی تو سلوہ نے آگے بڑھ کر ٹرے آگے کر لی۔

طیبہ جانے کی بجائے وہیں بیٹھ گئی۔ اسکے انداز سے خوشی جھلک رہی تھی جو سلوہ نے فوراً محسوس کر لی۔

"بھابھی کیا بات ہے۔ بہت خوش نظر آرہی ہیں" سلوہ نے نوالہ منہ میں لیتے ہوئے طیبہ کی خوشی کے بابت

پوچھا۔

"چار سال۔ چار سال میں پہلی بار احسن نے زرعون کی طرف محبت سے دیکھا ہے۔ اللہ نے میرے زرعون کے

لیے آخر اسکے باپ کے دل میں محبت ڈال ہی دی۔ اللہ نے میری سن لی۔ "طیبہ بار بار خوشی سے چہرہ اوپر اٹھا کر رب کا شکر ادا کر رہی تھی۔

"جانتی ہو۔ وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے گئے ہیں۔ کتنا خوش تھا زرعون اپنے بابا کے ساتھ جانے پر۔ روز مجھ سے

پوچھتا تھا بابا مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتے۔ کیسے بتاتی اسے۔ کیسے سمجھاتی۔ وہ اتنا چھوٹا ہے کہ اپنے وجود کی

Posted On Kitab Nagri

حقیقت کے بارے میں سمجھ بھی نہیں سکتا۔ مگر آج احسن نے کہا وہ اسے قبول کرنے کو تیار ہے۔ وہ جیسا بھی ہے آخر ہے تو اسکی ہی اولاد "طیبہ تشکر سے بتا رہی تھی جبکہ سلوہ یک تک اسکا چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔

"بھابھی آپ نے میرا بچہ دیکھا تھا۔" اچانک وہ ٹرے پیچھے ہٹاتی طیبہ کے پاس آئی اور امید سے پوچھنے لگی۔

"ہاں وہ بہت پیارا تھا۔ بالکل تم جیسا تھا۔" طیبہ نے سلوہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بتایا۔

"آپ جانتی ہیں وہ کہاں ہے۔ بھائی اسے کہاں لے گئے تھے؟" وہ بے تابی سے سوال کرنے لگی۔ آنکھوں میں امید کی کئی کرنیں جاگیں تھیں۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ بس ایک ہی بار دیکھا تھا اسے پھر احسن کہیں لے گئے۔" طیبہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا تو سلوہ زرا سی ڈھیلی پڑی۔

اسکے چہرے پر ناامیدی پھیلی مگر اگلے ہی لمحے وہ امید میں بدل گئی۔ سلوہ ہار نہیں مانے گی۔

سلوہ کسی صورت ہار نہیں مانے گی۔

طیبہ نے ایک نظر باہر کی طرف دیکھا اور آہستگی سے سلوہ سے کہنے لگی۔

"تم بھاگ جاو سلوہ۔ تمہارے بھائی بہت ظالم ہیں۔ وہ پڑا پڑتی سپر ز کے بارے میں جاننے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ وہ تمہیں جیتے جی یہاں سے جانے نہیں دیں گے۔ ابھی گھر پر کوئی نہیں ہے۔ میں بھی باہر جا رہی ہوں۔ تم چلی جانا۔ دور بہت دور جہاں تمہیں پھر سے ڈھونڈنا لیا جائے۔" طیبہ نے سلوہ کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ پہلے بھی تو کر سکتی تھیں نا۔" سلوہ نے طیبہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے گلا آمیز لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں مجبور تھی۔ میں اپنے بچے کی وجہ سے مجبور تھی۔ میں اگر پہلے تمہیں ادھر سے آزاد کروانے کا سوچتی تو اس کا خمیازہ میرے بچے کو بھگتا پڑتا۔ احسن غصے میں آکر نا جانے کیا کر دیتا۔ مگر اب مجھے یہ ڈر نہیں ہے۔" طیبہ نے گلوگیر لہجے میں کہتے اپنی مجبوری کا ذکر کیا تھا۔

"شکریہ بھابھی۔" وہ تشکر اور احسان کے ملے جلے جذبات کے زیر اثر طیبہ کے گلے لگ گئی۔

"اب چلی جاو۔ اس سے پہلے کوئی آجائے۔ اور یہ پیسے رکھ لو کام آئیں گے۔" خود سے الگ کرتے طیبہ نے سلوہ کے ہاتھ میں چند نوٹ تھمائے۔

کچھ دیر بعد وہ تیزی سے گھر کی پچھلی گلی سے گزرتی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اپنے وجود کو بڑی سی چادر میں لپیٹ رکھا تھا جو طیبہ نے دی تھی۔

یہ دوسری مرتبہ تھا کہ وہ ایسے گھر سے نکلی تھی۔

پہلی بار تو وہ اپنی سوتیلی ماں کے چنگل سے آزاد ہونے کو گھر سے بھاگی تھی۔

دوسری بار وہ اپنے سوتیلے بھائیوں کے چنگل سے آزاد ہونے کو بھاگ رہی تھی۔

اس بار اسے کسی کی تلاش بھی کرنی تھی۔

مگر ابھی کے لیے اسے کوئی محفوظ جائے پناہ تلاش کرنی تھی۔

شام تیزی سے اتر رہی تھی۔ اور پھلتے اندھیرے کے ساتھ سلوہ بھی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

سلوہ کے چلے جانے کے بعد طیبہ نے ایک نگاہ اس کمرے پر ڈالی جہاں اسکے سوتیلے بھائیوں نے اسے قید کر رکھا تھا۔ وہ آگے بڑھ آئی۔ ایک اور کمرہ جس کی کھڑکھی لائنج میں کھلتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ اس کمرے سے باہر نہیں نکلے گا۔ خاص کر میرے سامنے تو نہیں۔ اور میرے بچوں کے پاس بھی اس منحوس کو مت آنے دینا۔ تجھے جتنے لاڈ اٹھانے سے اس کمرے میں کرنا۔" وہ احسن کے الفاظ تھے جو اس نے زر عون کے دو جنسی وجود کے بارے میں جان کر درشتی سے کہے تھے۔ وہ تو زر عون کو خواجہ سراؤں کے اڈے پر چھوڑنا چاہتا تھا مگر طیبہ کی منت سماجت کی وجہ سے وہ اسے گھر رکھنے پر تیار ہو گیا تھا مگر صرف ایک کمرے کی حد تک۔ مگر آج قدرت نے عجیب کھیل کھیلا تھا۔

سلوہ اور زر عون ایک ساتھ قید سے آزاد ہوئے تھے۔

کیا وہ واقعی آزاد ہو گئے تھے

طیبہ کسی بھی برے امکان کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

وہ خوش تھی کہ آخر کار احسن نے زرعون کو اسکے نامکمل وجود کے ساتھ قبول کر لیا تھا مگر اسکی خوشی وقتی تھی۔

حقیقت تو کچھ اور ہی تھی جس کا خلاصہ جلد ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri^{☆☆☆}

www.kitabnagri.com

حال---

وہ اتوار کا دن تھا

جبار ہاوس میں طلوع صبح سے ہی چہل پہل شروع ہو چکی تھیں۔

آج داور منہاج سارا داور اور عالیان لندن سے واپس آرہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

الفت گھر میں ادھر ادھر پھرتی ملازمین کو ہدایات دے رہی تھی۔
وہ عالیان کے لیے سیکیورٹی کا انتظام بھی کروا چکی تھی۔
وہ کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

"عالیان کا کمر اتیار ہو گیا۔ مجھے کوئی بھی غلطی نہیں چاہیے۔" اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر الفت نے ملازمہ سے کہا تو اس نے تسلی آمیز لہجے میں اسے اطمینان دلوایا۔

عالمیان دس سال بعد واپس آرہا تھا۔ الفت کی خوشی دیدنی تھی۔
آج سے پہلے ملازمین نے اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔
ایک عجیب سی چمک دمق اسکے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

داور منہاج الفت جبار کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ الفت سے تقریباً دس سال چھوٹا تھا۔
اپنی زندگی کے کئی سال داور نے فوج میں خدمات پیش کی تھیں۔

ایک جنگی آپریشن کے دوران ٹنگ کی ہڈی میں گولی لگنے پر اسے سروس سے ریٹائر ہونا پڑا۔
اسکے بعد داور نے الفت کے ساتھ اسکے بزنس (جو کہ الفت اور جبار مل کر چلا رہے تھے) میں شراکت داری کی
مگر جلد ہی وہ ان سے الگ ہو گیا۔ اسکا رجحان اس طرف نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے بعد داور نے ایک ایجنسی میں شمولیت کی جو جرائم ریکٹس یا غلط سرگرمیوں کی کھوج لگاتی تھی۔

ان دنوں وہ ایک گینگ کے پیچھے تھا جو بہت سرگرم تھی۔ گینگ کے بندوں کی طرف سے اسے دھمکیاں آنے لگی تھیں۔

داور انکی دھمکیوں سے بالکل خوفزدہ نہیں تھا۔

مگر وہ صرف دھمکی پر رکے نہیں تھے انہوں نے اسے عملی جامہ بھی پہنایا تھا۔

داور کی بیوی سارا داور کو نشانہ بنانا کر۔

ایک خطرناک کار حادثے کے روپ میں۔ سارا کی جان تو بچ گئی تھی مگر وہ تمام عمر کے لیے معزور ہو گئی تھی۔

اس واقعے کے آس پاس ہی عالیان کو بھی مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسکے زندہ بچ جانے کے بعد کئی بار الفت اور جبار کو دھمکیاں بھی ملی تھیں۔

یہ تو طے تھا کہ عالیان کو مارنے کی کوشش کرنے والے یا والوں کا دور کو دھمکیاں دینے والوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

الفت کے کہنے پر داور نے سارا اور عالیان کو ملک سے باہر لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں جانا چاہتا تھا مگر سارا کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسے اور آٹھ سالہ عالیان جو کہ خود بھی زخمی تھا کواکیلا بیچھے۔

مگر اسکی یہ پریشانی مس بختیار کے روپ میں حل ہو گئی تھی
وہ انیس سالہ لڑکی تھی جس کے پاس رہنے کو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

جن دنوں داور سارا اور عالیاں کے باہر جانے کے بندوبست میں لگا ہوا تھا وہ ایک روز اچانک اسکی گاڑی کے آگے آئی تھی۔

وہ بڑی طرح سے ہانپ رہی تھی جیسے بھاگ کر آرہی ہو۔

داور نے اسے تسلی دے کر مسئلہ پوچھا۔ لڑکی نے بس یہ بتایا کچھ غنڈے اسکے پیچھے پڑے ہیں۔ اسکے پاس کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

اسے کام کی ضرورت ہے۔

داور نے سوچ کر اسے بھی سارا کے ساتھ بیچھنے کا فیصلہ کیا۔

لڑکی پہلے تو انکار کر گئی مگر پھر کسی مصلحت کے تحت جانے کو راضی ہو گئی

اپنے نام کے متعلق اس نے خود کو مس بختیار ظاہر کیا۔

داور اسے بیچھہ تو رہا تھا مگر اسکے زہن میں کچھ کھٹکا سا لگا ہوا تھا۔

خیر اسنے اپنے تئیں مس بختیار کے بارے میں علم کیا تو معلوم ہوا وہ چار سال سے ہاسٹل میں رہ رہی تھی۔ وہ یتیم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

داور نے اس سے ہاسٹل چھوڑنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے سرسری بتایا کہ اسکی ہاسٹل کی مالکن سے لڑائی ہو گئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

یہ بات بھی سچ نکلی تھی۔
وہ ہر طرح سے کلیئر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کچھ تھا جو داور سے چھپ رہا تھا۔

وہ چھپی حقیقت چند سالوں بعد ایک جرم کے طور پر سامنے آنے والی تھی۔

ایک گینگ کے طور پر جو مردوں کو جھانسنے میں لے کر انکی شادی کرواتا تھا پھر اسکے بعد لڑکی شادی کے چند دنوں بعد سب کچھ لوٹ کر فرار ہو جاتی تھی۔

وہ ایسے مرد یا خاندان کا چناؤ کرتے تھے جس کے اثر و سوخ بہت کم ہوتے تھے۔

وہ اپنا کام کر کے نکل جاتے تھے جب کہ دھوکہ کھایا ہو امر دپو لیس کے چکروں میں گھرا رہ جاتا تھا۔
مس بختیار بھی اس گینگ کا حصہ تھی۔

اسنے اس گینگ کے ساتھ مل کر پہلی واردات اعظم نامی ایک عام شہری کے گھر کی تھی۔ اس کام کے سلسلے میں اسنے عشاہ بن کر اعظم سے شادی کاڈھونگ رچایا تھا۔

شادی کے دو ماہ بعد ہی وہ رات کو اعظم اور اسکی ماں ناہید بیگم کو کھانے میں نیند کی گولیاں دے کر سارا کچھ صاف کر لے گئی تھی۔

یہ واقعہ تقریباً نو دس سال پرانا تھا۔

پولیس اسٹیشن میں اس واقعے کا اندراج فائلوں کی گرد تلے جا چکا تھا۔

یہ گینگ زیادہ سرگرم نہیں رہی تھی اس لیے داور کی ایجنسی اس بارے میں کوئی معلومات نہیں جان سکی تھی۔
سارا داور اور عالیاں کے لیے ملک سے باہر لندن جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

ان لوگوں کو راتوں رات سمجھنے کا فیصلہ ہوا۔

عالیان بری طرح رورہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ الفت کے بنا نہیں جانا چاہتا تھا۔

اسنے خود کو الفت کے ساتھ چمٹایا ہوا تھا۔

"بابا مجھے نہیں جانا۔ آپ ماما کو روکے نا۔" وہ جبار سے منتیں کرنے لگا تو جبار نے اسے اپنے گلے لگایا۔

"تمہارا جانا ضروری ہے بیٹا۔ میں اور ماما تم سے ملنے آتے رہے گے۔" پھر اسکا ماتھا چوم کر خود سے الگ کیا۔

الفت بھی اسے خود سے دور کرنے پر آمادہ نہیں تھی مگر اسکی حفاظت کے لیے یہ کڑوا گھونٹ اسے پینا پڑ رہا تھا۔

وہ لوگ رخصت ہو گئے۔

تمام رات الفت غم سے نڈھال رہی تھی۔

"کیا میری زندگی میں اولاد کا سکھ نہیں لکھا۔ میرا دنیا پا ل مر گیا۔ عالیان کو بھی خود سے دور بیچھ رہی ہوں۔"

تمام رات روتے ہوئے وہ بس ایک ہی بات بڑبڑائے جا رہی تھی۔۔

"میر ادانیال مرگیا۔ میر اپیار ادانیال۔ میری جان ادانیال"

کمرہ مدھم روشنی میں ڈھلا ہوا تھا۔

بیڈ کے سائڈ پر رکھی راکنگ چیئر پر وہ سیاہ گاؤں میں ملبوس بیٹھی تھی۔

الفت نے کرسی سے سرٹکار کھاتھا

چہرا مر جھایا ہوا تھا۔

وہ بے سدھ سی کر سی پر پڑی بار بار دانیال کو پکارے جا رہی تھی۔

سفر کے دوران عالیان زار و قطار رو تار ہا تھا۔

اسکے ساتھ والی سیٹ پر مس بختیار بیٹھی تھی۔ عالیان کو روتے ہوئے اسکا اپنا دل بھی بھر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے سے روک ناسکی۔

ماں اور بیٹے کے بچھڑنے کا غم کیا ہوتا ہے وہ اچھی طرح جانتی تھی۔

اسنے روتے ہوئے عالیشان کو خاموش کروانے کے لیے اپنے ساتھ لگالیا۔

کچھ دیر میں ہی وہ اسکے ساتھ لگا سسکیاں لیتے ہوئے سو گیا۔

"میرا بیٹا بھی آج تمہارے جتنا ہوتا۔" عالیان کے سر پر پیار کرتے ہوئے مس بختیار نے آہ بھری۔

اور خود بھی آنکھیں موندھ لی

ناجانے کیوں عالیشان کو اپنے ساتھ لگائے اسے پیار کرتے ہوئے مس بختیار کو عجیب سادلی سکون اور اطمینان ملا تھا۔

کچھ ایسا جو پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ مگر وہ احساس بہت خوبصورت تھا۔

جہاز اپنی منزل کی طرف رواں تھا۔

مسافروں کی منزل قریب تھی مگر حقیقت کی منزل ابھی بہت دور تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

وہ رات جب وہ لوگ دس سال بعد واپس پاکستان لوٹے تھے۔

وہ جگہ ایک فارم ہاؤس تھی جہاں چیریٹی یارٹی رکھی گئی تھی۔

ماہم مالک

بہرام تابش

الفت اور جبار

Posted On Kitab Nagri

داور اور سہارا

عالمیان تمام لوگ اس پارٹی میں موجود تھے۔

سب کچھ تھیک چل رہا تھا۔

چیرٹی پارٹی کے لحاظ سے تمام سرگرمیاں بھی انجام دی جا رہی تھیں۔

الفت عالیان کا تعارف کاروباری پہچان والی شخصیات سے کروا رہی تھی۔

آخر کو وہ اسکے اور جبار کے کاروبار کا اکلوتا وارث تھا۔

چند سالوں بعد تمام کاروبار اسے ہی سنبھالنا تھا۔

جب ملنے ملانے کا سلسلہ ختم ہوا تو علیان معزرت کرتا مین گیٹ کی طرف چلا آیا۔

وہ یہاں بہت بور ہو رہا تھا۔

ناجانے کیوں منع کرنے کے باوجود الفت اسے یہاں لے آئی تھی۔

مین گیٹ کے ساتھ والی دیوار پر خوبصورت پھولوں والی بیل تھی۔ عالیان اسے دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔ اسے

پھول پسند تھے۔

وہ اپنے دیہان میں پیچھے بڑھتا جا رہا تھا

جب کسی سے ٹکرا نے پر چونک کر پلٹا۔

وہ بہرام تابش تھا۔

اسکا چہرہ اسرخ ہو رہا تھا۔

چہرے اور گردن کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں عجیب سا کرب اتر ا ہوا تھا۔

جیسے کسی قابل نفرت انسان کا سامنا ہونے پر کوئی کوفت اور غصے میں مبتلا ہو۔

کوئی پرانا زخم جسے بھرنے کی تگ و دو کی جارہی ہو تازہ ہو گیا ہو۔

وہ بہت عجیب کیفیت میں تھا۔

"آپ تھیک ہیں۔" عالیان نے اسکی حالت پر پریشان ہوتے پوچھا۔

بہرام نے اسے ایک طرف دھکیلا اور اسکی بات سننے بنا تیزی سے باہر نکل گیا۔

وہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ عالیاں کی بات سن سکے۔

وہ بالکل بھی نارمل حالت میں نہیں تھا۔

اسکے جاتے ہی عالیاں کے زہن میں جھمکا ہوا۔

لاشعور میں مقید ایک چہرہ سامنے آیا۔ ہو بہو تو نہیں مگر کافی حد تک وہ بہرام تابش جیسا تھا۔

کچھ دیر مزید گزری جب عالیان نے الفت کی طرف دیکھا۔

وہ چند خاتون میں گری بات کرنے میں مشغول تھی۔

موقع اچھا تھا۔

الفت کا دیہان اس طرف نہیں تھا۔ آس پاس کوئی سیکورٹی کا بندہ بھی نہیں تھا۔

وہ بے پایاں فارم ہاؤس سے باہر نکل آیا۔

اسے اس شخص کے بارے میں جاننا تھا جس نے اسکی جان بچائی تھی۔

"وہ نکل چکا ہے۔ ہاں اکیلا ہے۔ اس بار کوئی غلطی ناہو۔ وہ لڑکا کل صبح کاسورج نادیکیھیائے"

Posted On Kitab Nagri

عالیان فارم ہاوس سے زرا آگے آچکا تھا۔

افت اسکے ایسا کرنے پر ناراض ہوگی وہ جانتا تھا مگر وہ پھر بھی باہر نکل آیا اور اس غل غلطی کا خمیازہ وہ جلد ہی بھگتنے والا تھا۔

زرعون ماہم کے ساتھ نہیں آیا تھا مگر وہ فارم ہاؤس کے آس پاس ہی موجود تھا۔

ماہم سے دور رہنا یا اسے اکیلا چھوڑنا زرعون کو بالکل پسند نہیں تھا۔

ان مکمل لوگوں کے درمیان اسے اپنا دھور اوجودنا مناسب اور اٹ پٹا سا لگتا تھا۔

وہ ان لوگوں میں ہمیشہ خود کو غیر آرام دہ محسوس کرتا تھا۔

عالیان ارد گرد نگاہ ڈالتا سڑک کے دونوں اطراف بنے بنگلے اور فارم ہاؤس دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا۔ ساتھ ہی اسکی نظریں بہرام تابش کو بھی تلاش کر رہی تھیں۔

جب اچانک لوہے کی کوئی نوکیلی شے اسکے جسم کے آریار ہو گئی۔

وہ پیٹ کے بل دہرا ہوا۔

اسے لگا اسکا گوشت کسی تیز آری سے چھیل دیا گیا ہوا۔

یہ ایک اسکی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔

عالمیان نے پیٹ کے اوپری حصے پر ہاتھ رکھا تو وہ گاڑھے مائع سے بھر گیا۔

سرخ رنگ کا مائع جو اسکے جسم سے ہی نکل رہا تھا۔

درد برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بری طرح کرہانے لگا۔

سائنس پھولنے لگی تھی۔

"بابا۔" ہا مشکل اسکے منہ سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔

ایک بار پھر اسکے جسم نے جھٹکا کھایا۔

اس بار گرم نوکیلا لوہا اسکے دائیں کندھے سے زرا نیچے گوشت پھاڑتا ہوا نکل گیا۔

عالیان کے منہ سے دلخراش چیخ نکلی۔

وہ اگلی چیخ نہیں مار سکا۔

اگلے یل وہ زمین پر پڑا تھا۔

اسکا منہ سیمنٹ کی کی سڑک سے رگڑ کھا رہا تھا۔

لوہے کی اور ایک گرم نوکیلی چیز اسکی بائیں ٹانگ کی پنڈلی کو چیرتی نکل گئی۔

وہ بری طرح سے ٹپ کر رہ گیا۔

وہ مرنے والا تھا۔

وہ مر رہا تھا۔

کھلتی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ کم زیادہ ہوتی سانسوں کے ساتھ درد کی انتہاء کے ساتھ مکمل تاریکی میں جانے

سے پہلے عالیشان نے دو قدم تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھے تھے۔

اسکے بعد مکمل اندھیرا تھا۔

مکمل خاموشی۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

چند گھنٹے پہلے۔۔۔۔۔

اتوار کا دن تھا۔

دن ایک بجے فلائٹ لینڈ کرنی تھی

جبار اور الفت وقت پر ایئر پورٹ پہنچ چکے تھے۔

وہ ویٹنگ ایریا میں کھڑے مسافروں کی لینڈنگ کا انتظار کر رہے تھے۔

"دانیال ضد کر رہا تھا بہت ساتھ آنے کی۔" سامنے اس جگہ کو دیکھتے جہاں سے سب نے باہر آنا تھا الفت نے

عام سے لہجے میں کہا۔ وہ عادتاً ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔ لب پر اسرار گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"کیا اس وقت اسکا زکر کرنا ضروری ہے۔" جبار دانت پیس کر دے دے غصے سے بولا

"وقت۔ کیا واقعی! دراصل کوئی وقت ہے ہی نہیں دانیال کے بارے میں بات کرنے کا۔ بلکہ وقت تو ہے مگر

تمہیں پسند نہیں اسکے بارے میں بات کرنا۔" الفت نے چہرہ موڑ کر جتنا قیاسی لہجہ سے جبار کو دیکھا۔

"وہ کب کا مر چکا ہے۔ بھول جاوا ہے۔" جبار نے کوفت سے کہتے ہوئے گھڑی دیکھی۔ ان لوگوں کو اب تک آ

www.kitabnagri.com

جانا چاہیے تھا۔

"نہیں دانیال زندہ ہے۔ وہ اس وقت گھر میں اپنے کمرے میں بیٹھا عالیان کا انتظار کر رہا ہے۔ تم آخر کیوں نہیں

سمجھتے "افت نے مسکرا کر اطمینان سے کہا تو جبار کی رگیں تنیں۔

"تم یا گل ہو چکی ہو۔" جبار نے سر جھٹک کر کہا اور نظر سامنے کی جہاں سے وہ لوگ باہر آرہے تھے۔

عالمیان سب سے آگے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے پیچھے داور تھا۔

اور اسکے ساتھ سارا جس کی ویل چیئر مس بختیار نے پکڑ رکھی تھی۔

الفت کے چہرے پر خوشی کی لہر ڈور گئی مگر اس خوشی میں کوئی راز پوشیدہ تھا۔

وہ خوشی انتقام کی خوشی جیسی لگتی تھی۔

انتظار ختم ہو چکا تھا۔

اب مجرم کو سزا اور مظلوم کو انصاف ملنے کا وقت آگیا تھا

عالمیان بھاگتا ہوا الفت کے پاس آیا اور گلے لگ گیا۔

الفت نے بھی اپنے بازو اسکی کمر کے گرد حائل کیے۔

دونوں کی آنکھیں بند ہوئیں اور ماں بیٹے نے ایک دوسرے کو بھیج کر گلے لگایا۔

پیچھے کھڑی مس بختیار کے لب خود باخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"جب میرا بچہ مجھے ملے گا تو ایسے ہی گلے لگائے گا مجھے۔" ایک خوشگوار سا احساس مس بختیار کے تن بدن میں

سراپت کر گیا۔

"وہ بھی تمہارے جتنا ہی بڑا ہو گا۔ کہاں ہو گا۔ کیسا ہو گا۔ کیا وہ بھی اپنی ماں کو یاد کرتا ہو گا۔" سوچتے ہوئے

اسکی آنکھوں میں نمی سی آر کی۔

الفت اب عالیان کو خود سے الگ کر کے اسکے ماتھا چوم رہی تھی۔

"میں آج صحیح معنوں میں جی اٹھی ہوں۔ میری جان تم واپس آگئے مجھے نئی زندگی مل گئی۔" جزبات کی لہر میں

بہتے الفت نے ترلہجے میں کہا اور اسکے ہاتھ چومے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما میں نے بہت مس کیا تھا آپ کو۔ میں اب کہیں نہیں جاؤں گا۔ آپ کو اور بابا کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاؤں گا۔ آپ سے دور اب کہیں نہیں۔" وہ الفت کے ہاتھ پکڑتا جزباتی انداز میں بولا تو مس بختیار کا دل پیچ سا گیا۔

"میرے بچے کہاں ہو تم مل جاؤ کہ تمہاری ماں پھر سے جی اٹھے۔ مل جاؤ کہ تمہیں اپنے ساتھ لگا کر دل کو راحت دے سکوں۔" بے آواز دل میں ہی اسنے وہ فریاد دہرائی جو ناجانے کتنی بار دہرا چکی تھی۔

اٹھار سال اپنے اس نومو لو د بچے کو دیکھنے کی خاطر پلکیں انتظار میں بچار کھیں تھیں جسے کبھی ایک نظر دیکھا تک نہیں تھا۔

"برخوردار ماں کے علاوہ ایک عد دباپ بھی ہے تمہارا۔" جبار نے عالیان کے کندھے پر تھپکی لگاتے کہا تو وہ فوراً انکے گلے لگا۔

خبر نے اپنی بھاری جسامت کے حامل بازوؤں میں سمارٹ سے عالیان کو حصار میں لیا

"میرا شیر بیٹا۔ میرا وارث بیٹا۔ میرا پیارا بیٹا۔" محبت اور مان سے کہتے ہوئے جبار نے اسے پھر سے گلے لگایا

جبکہ الفت اب داؤر اور سارا سے مل رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

سارا سے الفت جھک کر گلے ملی۔

وہ سر اور گردن کے علاوہ کوئی اعضا حرکت نہیں دے سکتی تھی۔

لندن میں سارا کی فیزیکل ٹھہریں ہوئیں تھیں جن کے اثر سے وہ محض گردن ہلا پاتی تھی اور کبھی کبھار بامشکل ہاتھوں کی انگلیاں۔

وہ تھیک سے بول بھی نہیں پاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سارا کے تمام کاموں کا زمہ مس بختیار کا تھا۔

سب سے مل کر فارغ ہوئی تو الفت نے ایک اچکتی نگاہ مس بختیار پر ڈالی تھی۔

وہ عورت الفت کو کبھی تھک نہیں لگی تھی۔

باہر بڑھتے ہوئے الفت نے مس بختیار کو دیکھتے ہوئے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔

فریش ہونے کے بعد وہ لوگ ڈرامینگ روم میں بیٹھے تھے۔

ملازمہ جو سسرو کر کے جا چکی تھی۔

عالیان واپس اپنے گھر آکر بہت ہلکا اور سکون محسوس کر رہا تھا۔

"عالیان تم دانیال سے نہیں ملو گے۔ وہ کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔" الفت نے یاد دہانی والے انداز میں

کہا تو عالیان نے گڑ بڑا کر باپ کی طرف دیکھا۔

جبار کا چہرہ اس رخ ہوا مگر وہ ضبط کر گیا۔

الفٹ باہر نکل گئی تو عالیان بھی اسکے پیچھے باہر نکل گیا۔

اب وہاں داور اور جبار رہ گئے تھے۔

سارا اور مس بختیار کمرے میں جا چکی تھیں

"کیا آیا ابھی تک اسے نہیں بھولیں۔" داور نے عالیان کے نکلتے ہی جبار سے پریشانی سے پوچھا تو جبار نے نفی

میں سر ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہے کہ دانیال مرچکا ہے۔ اکیس سال بعد بھی وہ اسے زندہ ہی سمجھتی ہے۔ دانیال کی محبت میں وہ نفسیاتی ہو گئی ہے۔"

عالمیان کے پیدا ہونے پر سوچا تھا وہ تھیک ہو جائے گی مگر نہیں وقت کے ساتھ ساتھ اسکا جنون بڑھتا جا رہا ہے۔ راتوں کو چلانے لگتی ہے دانیال اسے پکار رہا ہے۔ گھبرا کر اسے پکارنے لگتی ہے۔ تقریباً روز ہی یہ سلسلہ چلتا ہے۔ "جبار نے داور کو اکٹھاٹ بھرے لہجے میں تفصیل بتائی تو اسنے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔"

"وہ غم میں ہیں۔ آپ جانتے تو ہیں شادی کے بار اس سال بعد اولاد ہوئی تھی اور وہ بھی چار سال بعد چھن گئی وہ کس درد سے گزری ہو گئی۔" داور نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو جبار نے الجھن سے پہلو بدلا

"وہ دانیال کی موت کا غم نہیں کرتی۔ اسنے کبھی دانیال کو مرا ہوا سمجھا ہی نہیں۔" جبار نے زور دیتے ہوئے کہا

تھا۔

"کیا آپ نے غم کیا تھا دانیال کی موت کا۔" داور نے سوالیہ نگاہوں سے جبار کو دیکھا۔

"کیوں نہیں۔ وہ میری بھی اولاد تھا۔" جبار نے چہرے پر دکھ کے تاثر لاتے ہوئے کہا تو داور کے دل میں ایک

احساس کھٹکا۔

دانیال جیسی اولاد کے مرنے پر کیا واقعی جبار دکھی ہو سکتا ہے۔
اسنے محض سوچا کچھ بولا نہیں۔

"میں آپا کو سمجھاؤں گا۔" چند لمحوں بعد وہ ہونٹوں پر مٹھی رکھتا پر سوچ انداز میں بولا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"سارا کو دیکھ لوں۔" کہتے ساتھ وہ باہر نکل گیا جبکہ اسکے جاتے ہی جبار نے ایک گہری سسکھ بھری سانس لی۔

ٹھندی آہ جیسے کسی تناؤ سے نجات ملی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

جسے کسی شکنجے میں گردن پھنسنے سے بچی ہوئی

ٹائی کی ناٹ دھیلی کرتا وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا۔

ٹیبل سے جو س کا گلاس اٹھایا اور گھونٹ گھونٹ مینے لگا

وہ کسی سوچ میں تھا۔

"افت تمہیں مجھ سے حقیقت چھپانی نہیں چاہیے تھی۔ تمہاری خوشی کی خاطر میں اسے قبول کر لیتا۔"

جبار نے افسوس سے دل میں دہرایا

پھر خود بھی ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔

الفت عالیان کو دانیال کے کمرے میں لے آئی تھی۔

بیڈیر بیٹھا گڈا جو ہر وقت مسکراتا رہتا تھا علیان کو اس سے وحشت سی محسوس ہوتی تھی۔

مگر ماں کی خاطر وہ اس گڈے سے ایک بڑے بھائی کے طور پر ملتا تھا۔

دانیال کی موت کیسے ہوئی وہ نہیں جانتا تھا۔

اسکا باپ کیوں دانیال کے بارے میں بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔

مگر اتنا تو معلوم تھا دانیال ایک گہرا راز تھا۔ اور اسکی موت اس سے بڑا راز۔

"شام کو ایک چیریٹی پارٹی ہے۔ تم بھی ساتھ چلو گے۔" گڈے کو گود میں بٹھائے الفت نے آگاہ کیا تو علیان

نے انکار کر دیا۔

"مجھے بڑوں والی یارٹی میں جانے کا شوق نہیں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنی ماں کی بات نہیں مانو گے۔" الفت لہجے میں گلہ بھرتے ہوئے بولی تو عالیاں کو مجبوراً ماننا پڑا۔

"تھیک ہے میں چلوں گا۔ آپ ناراض مت ہو۔" عالیاں نے آگے ہو کر اسکے کاندھے تھامتے ہوئے منانے والے انداز میں کہا تو الفت مسکرا دی۔

وہ بہت گہری مسکراہٹ تھی

"میں آج بہت خوش ہوں۔ حد سے زیادہ خوش ہوں۔ آج مجھے وہ مل گیا ہے جس کا برسوں انتظار کیا ہے۔ آج میرا انتظار پورا ہونے والا ہے۔" الفت چہرے پر وہی گہری مسکراہٹ سجائے متانت سے کہنے لگی۔

"کیا بات ہے ماما۔ آج کیا ہونے والا ہے۔" عالیان نے بھی الفت کی خوشی میں حصہ ڈالنا چاہا۔

"بس ٹھوڑا صبر کرو۔ تم خود ہی جان لو گے۔" الفت نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

عالیان کو الفت کے انداز میں کچھ پوشیدہ لگا تھا۔

پراسرار مسکراہٹ

اطمینان بھری مسکراہٹ جو آج تک نہیں دیکھی تھی
 "ویسے یہ چیڑیٹی پارٹی دے کون رہا ہے۔" عالیان نے یوں ہی بڑائے بات پوچھ لیا۔
 وہ کوشش کر رہا تھا اس گڈے کو کم سے کم دیکھے۔

(بہرام تابش اپنے آفس میں موجود تھا۔ شیشے کی دیوار کے آگے کھڑا عادتاً وہ سگریٹ منہ سے لگائے ہوئے تھا۔ معمول کے مطابق کوٹ آج بھی پاؤر سیٹ کے کندھے ڈھانپے ہوئے تھا۔ بہرام نے سگریٹ کا کش بھر کر دھواں ہوا میں آزاد کیا تو یچی آفس میں داخل ہوا۔ بہرام نے چہرہ موڑا۔ یچی اور اسکے درمیان دھواں رکاوٹ بنا مگر ہوا آہستہ سے دھویں کو اپنے ساتھ اڑا کر لے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر اس فائل میں ماہم ملک کی تمام انفارمیشن ہے۔" بیجی نے ایک فائل اسکی طرف بڑھائی تو بہرام نے اسے تھام کر کھولا۔

وہ فائل پر سرسری سی نگاہ ڈالے ہوئے تھا۔ ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔ چہرے پر سوچ کی لکیریں تیر رہی تھیں۔

بہرام نے فائل بند کی اور ٹیبل پر اچھال دی

"کیا میری ابھی کوئی میٹنگ ہے۔" اس نے یچی کی طرف دیکھتے پوچھا تو یچی نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میٹنگ نہیں ہے بٹ چارٹی پارٹی کا انویٹیشن ہے ماہم ملک کی ایم جواو کی طرف سے" یچی نے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ تھیک ہے۔" وہ سرسری انداز میں موبائل اٹھاتے ہوئے بولا۔

"سر آپ آج کی یارٹی میں جائیں گے۔" یحییٰ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں کیا ہو۔؟" بہرام نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"وہاں الفت جبار بھی موجود ہوگی۔" یحییٰ نے زور دے کر اطلاع دی۔

"سوٹ۔" بہرام نے آبرو اچکائی۔

"میرے کہنے کا مطلب تھا آپ ان پارٹیز اور فنکشن کو او ایسڈ کرتے ہیں جہاں الفت جبار ہو۔" یحییٰ نے اسکی عادت کا زکر کیا تو بہرام مدھم سا مسکرایا۔

"آج عادت کے برخلاف جا کر دیکھتے ہیں۔" بہرام نے استہزاء انداز میں کہا اور توجہ پھر سے موبائل پر مرکوز کی۔

Posted On Kitab Nagri

غیر ارادی طور پر اسکا انگوٹھا ڈالکر کے اس نمبر پر گیا جو سب سے زیادہ ملایا گیا تھا۔

نمبر ہر بار کی طرح اس بار بھی بند تھا۔

بہرام کے چہرے کے تاثر تن گئے۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ پیر سکون سادو باراشیثے کی دیوار کے آگے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"بھائی کی طرح ہم بھی اس امید پر ہیں بابا سرکار ہمیں معاف کر دیں گے مگر ہم ڈرتے ہیں انکا سامنا کرنے سے

- ان سے بغاوت کر کے گھر سے نکلے تھے۔ بابا سرکار کو بہت یاد کرتے ہیں ہم۔ کیا وہ ہمیں بھی یاد کرتے ہوں گے

۔ انکی لاڈلی اولاد تھے ہم وہ یقیناً یاد کرتے ہوں گے۔ دل کرتا ہے ہم اڑ کر انکے پاس چلے جائیں مگر سالوں پہلے کی

طرح اولاد کی محبت پر روایات اور اصول غالب آگئے تو۔ "بہرام کے تخیل میں مسلسل وہ زنانہ نرم ضعف اور

حسرت کی رقمق لیے ہوئے لہجا گونج رہا تھا۔

وہ شیشے کی دیوار سے پلٹ آیا۔ ٹبیل پر رکھے ایش ٹرے میں سگریٹ کی راکھ جھاڑی۔

پھر وہ فائل دوبار اٹھائی جس میں ماہم مالک کی تفصیل تھی۔

"تو ملتے ہیں آج شام کو ڈیر کزن۔" فائل کے پہلے صفحے پر لگی ماہم کی تصویر کو بغور دیکھتے ہوئے بہرام نے معنی

خیز لہجے میں کہا اور خود بھی پاؤں سیٹ سے کوٹ اچکتے ہوئے باہر نکل گیا)

"تو مس ماہم این جی او چلاتیں ہیں۔" الفت کے ساتھ دانیال کے کمرے سے باہر آتے ہوئے عالیان نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"اسکی این جی او بہت اچھا کام کرتی ہے۔ میں بھی ہر ماہ ایک بڑی رقم این جی او کو ڈونیٹ کرتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں ان بچوں کے لیے کچھ کر سکوں جو سپیشل ہیں یا ٹرانس جینڈر ہیں۔" الفت رک کر اسکی طرف مڑی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بتانے لگی۔

"یہ اچھی بات ہے۔ میں سوچ رہا ہوں میں بھی مس ماہم کو جو اُن کر لوں۔" عالیان نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو الفت محض مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

عالمیان نے مٹر کر دانیال کے کمرے کا دروازہ دیکھا۔

وہ آج تک نہیں سمجھا تھا وہاں لڑکیوں کی مناسبت سے کپڑے یا کھلونے کیوں موجود تھے۔

بہت سے سوال تھے جو علیان جبار کے زہن میں ڈیرا ڈالے ہوئے تھے

اگلے لمحے وہ اپنی سوچیں ترک کر کے جھر جھری لیتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اس دوپہر کو موسم بہت عجیب سا ہو رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہونے والی ہو۔

ہوائیں پھڑ پھڑاتی ہوئی کسی بری گھڑی کی ناوید سنار ہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

آسمان بھی بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

اتوار کی وجہ سے ماہم مالک آج گھر پر موجود تھی۔

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی

ہاتھ میں کافی کا کپ تھام رکھا تھا جسکی گاہے بگاہے چسکی لے لیتی۔

گرم کڑوا مانع حلق کو تر کرتا آگے جاتا تو وہ سکون سا محسوس کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر پھرتی ہوا کے دوش پر اسکی سوچیں بھی محور قس تھیں اور ماہم مالک آج ایک فیصلہ کر چکی تھی۔
کافی ختم ہوئی تو وہ پلٹ آئی۔

کچھ دیر بعد وہ چودھری مالک سرمد کے کمرے میں داخل ہوئی۔
وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔

فالج کے زیر اثر حرکت سے قاصر وہ بیڈ پر ہی لیٹے رہتے تھے جب تک کوئی اٹھائے نہیں۔

"آئیں باہر چلیں۔ بہت دیر سے یہاں تنہا لیٹے ہوئے ہیں۔" وہ یاس آئی اور انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی

ملک سرمد نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

"آپ کی پوتی ماہم ملک۔ آئیں چلیں۔" ماہم نے روز کی طرح آج بھی اپنا تعارف کروایا۔

کچھ دیر بعد وہ انہیں زکیہ کی مدد سے باہر لے آئی۔

"زیبا نہیں آئی۔" ملک سرمد کی نگاہیں دروازے پر ٹکی تھی۔

"وہ بہت جلد آئیں گی۔" ماہم تسلی دیتے ہوئے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

وہ نہیں جانتی تھی زیبا کون تھی۔

بس ملک سرمد اکثر اسکے بارے میں پوچھتے تھے اور وہ انہیں تسلی دلا دیتی تھی۔

"وہ بنا بتائے چلی گئی تھی۔" ملک سرمد نے اس کی طرف دیکھا اور یاسمیست سے بولے۔

"وہ میرے پوتے کو بھی لے گئی تھی۔" ملک سرمد کی خالی حسرت بھری نگاہوں میں یک دم ماضی لہرانے لگا تھا

وہ ایسے ہی اکثر خود ہی ماضی کی باتیں بے دھیانی میں بول جاتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

انکی بات سن کر ماہم کو مزید جاننے کا اشتیاق ہوا۔

"وہ کیوں گئی تھیں۔ کیا ہوا تھا؟۔" وہ آگے ہو کر بیٹھی اور بے تاب سے سوال کیا۔

"کون؟" ملک سرمد کے چہرے پر الجھن لہرائی تو ماہم گہرا سانس لیکر پیچھے کو ہوئی۔

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی ہی کہی بات بھول چکے تھے۔

"اس روز آپ نے مجھ سے پوچھا تھا میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔" چند لمحوں بعد وہ اصل مدعے پر آتے ہوئے

بوی

"ہاں میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔ بلکہ محبت کرتی ہوں۔ اور آج شام ہی اس شخص سے اپنی محبت کا اظہار کرنے

والی ہوں۔ کیا آپ اس سے ملنا چاہیں گے۔ "ماہم اپنے مخصوص ٹھہر اودار لہجے میں ملک سرمد کو بتا رہی تھی۔

محبت کے نام پر اسکے تصور میں بہرام تابش کا عکس سما یا تھا اور آنکھیں چمک چکی تھیں۔

"کون ہے وہ؟" ملک سرمد نے سوالیہ کہا۔

"جلد ہی ملو اوں گی آپ سے۔ میری محبت یک طرفہ ہے۔ امید ہے یہ دوطرفہ بھی ہو جائے گی۔ آپ میرے

فصلے پر راضی تو ہیں نا۔" آخر میں اس نے امید بھری نگاہوں سے ملک سرمد کو دیکھا۔

"وہ بھی چاہتا تھا اسکے فیصلے پر راضی ہو جاؤں۔" ملک سرمد ایک بار پھر ماضی کے گرداب میں کھو چکے تھے۔

"وہ میرے پاؤں پکڑ کر گر گڑائی تھی۔ اپنے لیے نہیں اپنے بچے کے لیے۔" وہ اپنا رخ گھاس کے اس مخصوص

خطے پر مرکوز کر چکے تھے جس کی گھاس سالوں ہو گئی نہیں کاٹی گئی تھی۔

ماہم نے بھی اس طرف دیکھا۔

تجسس کی ایک لہر ہمیشہ کی طرح اسکے دل میں بہتی چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ملک سرمد اب خاموش تھے۔

ماہم نے مزید ان سے کچھ نہیں پوچھا۔

اسے اندازہ تھا ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ بھول چکے ہونگے کہ کیا کہہ رہے تھے۔

ہو اچھ زیادہ ہی تیز چلنے لگی تو وہ زکیہ کی مدد سے انہیں انکے کمرے میں واپس لے آئی۔

"تم شادی کر لو۔" بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاتے وہ یک دم بولے۔

"ضرور ملک صاحب۔ جب قسمت میں ہو گا ضرور" وہ انکا ضعف فاج زدہ ہاتھ اپنے ملائم ہاتھوں میں لے کر بولی۔

"وہ کہاں ہے؟" اچانک وہ اضطراری کیفیت میں کسی کے متعلق پوچھنے لگے۔

"کون" ماہم کو لگا وہ زیبا کی بابت پوچھ رہے ہیں۔

"میرا پوتا۔ حویلی کا وارث۔" وہ بامشکل لفظوں پر زور دے کر بولے۔

"وو۔۔۔ وہ۔۔" ماہم گڑبڑائی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا کہے۔

پہلے زیبا اور اب ایک وارث بھی آگیا تھا۔

www.kitabnagri.com

پیدا ہونے سے لیکر اب تک وہ اپنے خاندان میں صرف تین لوگوں کو جانتی تھی۔

دادا ملک سرمد

باپ عارش سرمد

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com

ماں خدیجہ عارش

ہوش سنبھالنے سے لیکر اب تک وہ ملک سرمد کو اسی حالت میں دیکھتی آئی تھی۔ پہلے اسکے ماں باپ دادا کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

وہ بیس سال کی تھی جب ایکسیڈنٹ میں ماں باپ دونوں گزر گئے۔

پھر اسنے دادا کی زمہ داری سنبھال لی۔

Posted On Kitab Nagri

ان تین نفوس کے علاوہ اسکے خاندان میں کوئی اور بھی تھا نا کبھی اسنے پوچھنا ماں باپ نے کبھی بتایا۔
مگر ملک سرمد کی اکثر بے خیالی میں بولی باتیں اسے تجسس میں ڈال دیتی تھیں۔
وہ اب تک اس بات میں الجھی ہوئی تھی زیبا کون تھی مگر آج زہن کے تانے بانے حویلی کے وارث کی شناخت
کے تجسس میں ہل رہے تھے۔

ملک سرمد کے کچھ کہنے پر وہ سوچوں سے باہر نکلی۔

انکی بات کا پھیکا سا مسکرا کر جواب دیا۔

پھر انہیں دو اکھلائی اور بستر پر ٹھیک سے لٹا کر باہر آگئی۔

یہ بات تو طے تھی یہ حویلی اپنے اندر بہت سے راز پوشیدہ رکھے تھی۔

ماہم ملک کو ان رازوں کی کھوج تھی اور جلد ہی خود حویلی کا وارث ان رازوں سے پردہ ہٹانے والا تھا۔

وہ کمرے میں آئی اور موبائل اٹھا کر زر عون کو کال کی۔

"جی ماہم۔" دوسری طرف سے زر عون کی نرم آواز گونجی۔

"کہاں ہو تم۔؟"

"میں لاہور میں آیا ہوا ہوں۔ آپ سے کہا تھا نا آپکو پڑھنے کے لیے کتابیں دوں گا۔" زر عون کا لہجہ مصروف سا
لگتا تھا۔

"کتابیں بعد میں لینا۔ شام کی پارٹی کی تیاری نہیں کرنی۔" ماہم نے اسے باور کروایا تو زر عون کی آہ بھری آواز
سپیکر میں گونجی۔

"آپ جانتی ہیں مجھے مکمل لوگوں والی تقریبات پسند نہیں ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"کون سے مکمل لوگ۔ کوئی بھی دنیا میں مکمل نہیں ہوتا۔ کیا تمھاری کتابوں نے تمھیں یہ نہیں بتایا۔" ماہم نے مکمل طور پر اسکی بات کی تردید کی تھی۔

"ان کے نامکمل ہونے اور میرے نامکمل ہونے میں فرق ہے۔ اور کتابیں میں پڑھتا ہوں۔ لوگ نہیں۔ سب آپ جیسا نہیں سوچتے ماہم "زرعون کی سرد سی آواز ماہم کے وجود میں سرد لہر ڈور اگئی۔ وہ اندازہ کر سکتی تھی اس وقت وہ کیسی احساس کمتری کی کیفیت میں ہوگا۔

"اگر ہم کوشش کریں تو سب ایسا سوچ سکتے ہیں" ماہم کے الفاظ پر امید تھی۔

"اگر ایسا ہوتا تو میں ان لوگوں میں سب سے آگے اپنے بابا کو دیکھنا چاہوں گا۔" زرعون نے دل میں دبی خواہش کا اظہار کیا۔

"ضرور۔ بہت جلد وہ تمہیں قبول کریں گے۔ انکو تمہاری قیمت کا احساس ہو گا۔ وہ اپنے رویے اور نفرت کے لیے پچھتائیں گے"

"نہیں ماہم۔ میں بابا کو پچھتا رہا ہوں۔ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں بس انہیں ایک بار گلے لگانا چاہتا ہوں۔ میں کوئی گلہ شکوہ کیے بنا انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان سے کتنی محبت کرتا ہوں۔" وہ ماہم کی بات کاٹتے ہوئے اپنا دل اس کے سامنے کھولتے ہوئے بولا۔

"صرف تم نہیں۔ تمہارے بابا بھی گلے لگا کر تم سے محبت اور شفقت کا اظہار کریں گے۔ بہت جلد۔" ماہم دعائیہ انداز میں بولی۔

"آج کی پارٹی میں، میں بہرام تابش سے بات کرنے والی ہوں۔" مزید ایک دو باتوں کے بعد وہ اطلاعا بولی "واو۔ دیٹس گریٹ۔ امید ہے آپ کو اچھا جواب ملے۔" زرعون کی پر جوش سی آواز سپیکر میں سنائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

"زر عون مجھے اچھے جواب کا نہیں اس جواب کا انتظار ہے جو میرے لیے بہتر ہو" وہ اطمینان بھرے لہجے میں بولی۔

"بیسٹ آف لک۔" زر عون نے کہا اور کال کٹ ہو گئی۔

موبائل کان سے نیچے کرتے وہ آہ بھر کر رہ گیا۔

نا عمر

نازات پات

نارنگ نسل

اس بار یہ اسکا وجود تھا جو آڑے آگیا تھا۔

ماہم ایک مکمل وجود تھی۔

اور وہ ادھورا وجود

بلکہ یوں کہیں کہ زائد وجود۔

دو وجودوں پر مشتمل ایک وجود۔

ایسا وجود جسے عام زبان میں خواجہ سرا، ہجرا یا کھسرا کہا جاتا ہے۔

زرِ عون خود کو واپس کتابوں میں مشغول کر چکا تھا۔ کتابیں اسے کبھی یہ نہیں کہتی تھیں تم ہمیں پڑھنے کے قابل

نہیں ہو۔ وہ ہمیشہ اپنی جلد کے دروازوں کی وسیع دنیا میں اسکا خوشی سے استقبال کرتی تھیں۔

وہ ہمیشہ زرعون کے وجود کی کمی یا زیادتی کے احساس سے بالاتر ہو کر اسے سیکھاتی تھیں۔

یہ کتابیں ہی تھیں جو زر عون احسن کو جنسی لحاظ سے نہیں بلکہ انسان ہونے کے لحاظ سے جج کرتی تھیں

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"کہاں جا رہی ہے۔" مہرین نے پلوشہ کو سچ سنور کے شیشے میں اپنی بلائیں لیتے دیکھا تو سوال کیا۔

"اماں ثنا کی طرف جارہی ہوں۔" کٹر وڑ کٹر وڑ کر کالج لگاتے پلوشہ نے جواب دیا۔

"تو اتنا تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ شادی وادی ہے کیا۔"

"اماں باہر جاتے وقت انسان کو تیار تو ہونا پڑھتا ہے نا۔" وہ مہرین کے قریب آئی اور اسکے گال پر چٹکی کاٹتے

ہوئے بولی۔

"تیار ہونے کا مطلب منہ پر سرخی پاؤں تھوپنا نہیں ہوتا۔" مہرین نے اسکا ہاتھ نیچے جھٹکا۔

"تو سرخی پاؤڈر کی جگہ مٹی تھوپ کر چلی جاؤں" اونہو

"چادر کہاں ہے تیری۔" مہرین نے نگاہ اسکے سر اُپے پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

وہی ایک ہی واحد پسندیدہ گلانی جوڑا۔

اور بال پرند اڈال کر چوٹی میں گوندھے ہوئے۔

"اب چادر بھی لے کر جاؤں۔" پلو شہ نے منہ بسورا

"تو اگر چادر کے بغیر نکلی تو تیری مٹائیں توڑ دوں گی۔" مہرین نے دھمکی لگائی تو پولوشہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتی

کمرے سے چادر کھینچ لائی۔۔

سیاہ رنگ کی پرانی سی جگہ جگہ سے ادھری ہوئی چادر۔

"اسکا فائدہ کیا ہے آخر۔" پلوشہ نے چادر کھول کر سامنے کی اور مہرین سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تجھے جلد پتا لگ جائے گا اسکا فائدہ کیا ہے" مہرین نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو پلویشہ نے بد دل ہو کر چادر لپیٹ لی۔

"اچھا اماں جا رہی ہوں۔" دروازے سے قدم باہر نکالتے پلوشہ نے بلند آواز کہا۔
وہ ثنا کے گھر نہیں گئی تھی۔

وہ اپنے بچوں کے لیے امیر ابا تلاش کرنے کے مشن پر نکلی تھی۔

کچھ دیر بعد پلو شہ نے علاقے سے نکل کر مین روڈ پر آتے ہوئے چادر اپنے بدن سے اتار دی۔۔

"اماں بھی نا۔ یہ میک اپ اور کپڑے چادر میں ڈھانپنے کو کیا تھا کیا۔ خوبصورتی بھی کوئی چھپانے کی چیز ہے۔"

اونہو! اب کون سمجھائے اماں کو امیر لوگوں کو جو بصورت لڑکیاں بہت پسند آتی ہیں۔ اور میری تو ایک ادا پر کئی

امیر کبیر مرد فدا ہو جائیں۔ "وہ ادا سے شوخ چنچل لہجے میں خود سے ہی باتیں کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔

چادر لپیٹ کر بازو پر ڈال رکھی تھی۔

اب ڈوبتا بھی گلے میں تھا۔

اسکی کمیز بھی ٹائٹ تھی کہ دیکھنے پر جسم کے تمام پیچ و خم ظاہر ہوتے تھے۔۔۔

وہ بایک پر جا رہا تھا۔ دفعتاً اسکی نگاہ پلو شہ پر پڑی۔

چادر میں لپٹی ڈھکی چھپی لڑکی یک دم چادر اتار کر اپنے جسم کی نمائش کرنے لگی تھی۔

لڑکے کے چہرے شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔

اسنے موبائل نکال کر پلوشہ کی دو تین تصاویر اتاریں اور کسی کو سینڈ کیں۔

"کیا کمال کا مال ہاتھ لگا ہے" ساتھ ہی پیغام بھی بھیجھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہاتھ سے نہیں نکلی چاہیے۔" دوسری طرف سے جواب آیا۔

لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا اور بانیک پر بیٹھ کر اسے پلوشہ کے پاس سے گزارتا ہوا نکل گیا۔ جبکہ پلوشہ کچھ آگے واقع امیر طبقے والے علاقے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"اللہ جی۔ آج تو کوئی امیر کبیر بند امیری جھولی میں ڈال ہی دو۔" آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دیکھتے ہوئے پلوشہ نے فریادی انداز میں کہا۔

ہوائیں پھڑپھڑاتی ہوئیں بار بار اسکے چہرے کے اطراف میں پڑی لٹوں کو اڑا رہی تھی۔
اسکا ڈوبنا بھی پیچھے کی جانب لہرا رہا تھا۔

وہ خود بھی ہوا کے دوش پر اڑتی خود کو ہلکا پھلکا محسوس کیے آگے بڑھ رہی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

پلو شہ اپنی دھن میں چلتی غریب طبقے سے امیر طبقے والے علاقے میں آچکی تھی۔

"کوئی تو گیٹ کھلا ملے تاکہ اندر گھس جاؤں۔" وہ خود کلامی کرتی ڈوبتے کاسر انگلیوں میں گھماتی سوسائٹی کی سڑک پر چل رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

دونوں اطراف شاندار بنگلے تھے۔

جب چھوٹی تھی تو ابا کے ساتھ سائیکل پر ایک دفعہ اس سڑک سے گزری تھی۔

ان شاندار بنگلوں کو دیکھ کر پلویشہ کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں

Posted On Kitab Nagri

اس روزِ پلوشہ نے پہلی بار ایک شاندار بنگلے میں رہنے کا خواب دیکھا تھا۔ اور پلوشہ کی منتک سے یہ خواب ایک امیر بندے سے شادی کر کے ہی پورا ہو سکتا ہے کیونکہ خود ایسا گھر حاصل کرنے کے لیے نا اس کے پاس پیسے تھے نا ہی وہ پڑھی لکھی تھی کہ پیسے کما کر حاصل کر لے۔

پلوشہ اس بات سے انجان تھی کہ بایک پر بیٹھا کوئی لڑکا اسے گھور رہا تھا۔
اچانک پلوشہ دونوں پیروں پر اچھلی اور دونوں ہاتھوں سے خوشی سے ٹالی پٹی۔
اسے مین گیٹ ساتھ چھوٹا گیٹ کھلا مل گیا۔

پلو شہ نے ادھر ادھر دیکھا
کوئی نہیں تھا۔

پلوشتہ ڈھرتے دل کے ساتھ پر جوش سی اندر چلی گئی۔

بائیک پر بیٹھے لڑکے نے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی پھر مسکرا دیا۔
 "چڑیا تو خود چل کر جال میں آگئی تھی۔" اسنے دل میں سوچا اور بائیک پر بیٹھ کر اسے اڑالے گیا۔
 پلو شہ بنگلے کے اندر داخل ہوئی تو سامنے لان نظر آیا۔

خوبصورت ہر ابھر اچھولوں سے سجالان

وہ ڈرتے ہوئے جانچتی نظروں سے لان کا نظارہ کرتے آگے بڑھ رہی تھی۔

تیز ہوا پھولوں کو ہچکولے دینے لگی تو پلوشہ کا دل اس خوبصورت منظر پر موہ گیا۔

اپنے گھر میں تیز ہو اچلنا مطلب کمرے کے آگے لگی بوسیدہ اور پھٹی ہوئی تریال گرنے کا ڈر۔

پلوشتہ نے سانس اندر کھینچ کر تازہ ہوا کو محسوس کیا۔

Posted On Kitab Nagri

سر سبز لان۔ پھولوں کی مہک۔ اور لہلہاتی ہوا

پلوشتہ کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔

اسکی کانچ آنکھیں اس منظر کو خود میں سمائے چمک دمک رہی تھیں۔

وہ دونوں ہاتھ آپس میں پیوست کر کے گردن کے نیچے رکھ کر خوشی سے جھرجھرائی۔

دفعۃً ایک تتلی اسکے سامنے سے گزری تو پلوشہ بچوں کی طرح اسے پکڑنے کو بھاگی۔

تتلی ایک پھول پر بیٹھ گئی تو پلو شہ دے قد موں پاس پہنچی پھر دونوں طرف سے بازوؤں کا گھیر اڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی۔

"کون ہو تم۔ اندر کیسے آئی۔" پیچھے سے آتی وہ بھاری مردانہ آواز پلوشہ کو بری طرح سے ڈرا گئی۔

وہ چونک کر پٹی اور اسی لمحے گھاس پر اسکایاؤں پھسلا اور پلوشہ ڈھرام سے لان بوس ہوئی

"اف لڑکی۔ یہ کیا کیا۔ گھر کے مالک کے سامنے اپنا پہلا تاثر خراب کر دیا" دل ہی دل میں خود کو کوستی وہ کپڑے

جھاڑتی ہنسی پھر سامنے کھڑے آدی کو دیکھ کر ندامت بھری بتیسی نکالی

سامنے کھڑا آدمی اسے گھور رہا تھا

وہ درمیانے قد کا تھا

سنوالی رنگت کے ساتھ قبول سی شکل و صورت

بڑھا ہوا پیٹ

اور سر کے اطراف میں پیالہ صورت بال

"ہیں ہیں! یہ مالک ہے اس گھر کا یا نو کر ہے؟" پلو شہ کی بتیسی غائب ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"اندر کیسے آگئی تم۔؟" وہ آدمی پھر غصے سے مخاطب ہوا

توپلوشہ تیزی سے بہانہ تراشنے لگی۔

"ووو۔ وہ میرے پیچھے کتا لگ گیا تھا۔" اسنے ثنا کے گھر ایک بار فلم دیکھی تھی جس میں ہیر وین ہیر و کے گھر بنا پوچھے گھس جانے پر یہ ہی بہانہ لگاتی ہے۔ جلدی جلدی میں پلوشہ کو یہ ہی بہانہ سو جاتا تھا۔

"تو میرا ہی گھر ملا تھا آنے کو" اپنے بڑھے ہوئے پیٹ کو سنبھالتے آدمی نے پوچھا

"جب کتا پیچھے لگا ہو تو انسان کو کیا پتا کون سی کھائی میں جا رہا ہے۔ اور اس گھر کا ہی دروازہ کھلا تھا بس۔" ڈوبتا انگلیوں میں موڑتی پلوشہ معصومیت سے بولی۔

"کتا جاچکا ہو گا۔ اب نکلویہاں سے" وہ نہایت بے مروت انداز میں پلوشہ کو دفعتاً ہونے کا کہہ رہا تھا
پلوشہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

کوئی خوبصورت لڑکی سے ایسے بات کرتا ہے۔ اسنے دل میں سوچا۔

"اچھا جا رہی ہوں۔ یہیں ڈیرا نہیں ڈالنے بیٹھی" ہاتھ جھلا کر اونہو کرتی پلو شہ باہر نکل گئی۔

سڑک پر آگے قدم بڑھاتے اسکا موڈ بری طرح سے آف ہو چکا تھا۔

"یہاں تو دال نہیں گلی پلو شہ۔ پر اچھا ہی ہوا۔ اس آدمی کا تجھ پر دل آجاتا اور تیری اس سے شادی ہو جاتی تو

-----"پلوشتہ گردن تر چھی کر کے آسمان کی طرف دیکھتے دور کی سوچ پر نکل گئی

اسکے سامنے اب دو تین سنو اے کالے کلوٹے سے موٹے موٹے بونے قد کے آدھ گنچے بچے گھومے۔

پلو شہ نے یک دم جھر جھری لیکر کرنٹ کھایا۔

"ہائے میرے بچے ایسے کوچے ہونگے تو کیا ہوگا۔" اسنے خوف سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا پتا پلوشہ تیرے بچے امیری میں باپ پر اور خبصورتی میں تجھ پر چلیں جائیں۔ اور خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے۔ تو فحش امیری پر فوکس کر۔ پیسے ہونگے تو خود ہی تیرے بچے خوبصورت ہو جائیں گے۔ بھلا کسی امیر کا بچہ بھی بد صورت ہوا ہے" پھر خود ہی خود کو تسلی دیتی وہ آگے بڑھ گئی۔

اسکے وہاں سے جاتے ہی بایک والا لڑکا واپس آیا اور تیزی سے اس بنگلے میں گھس گیا جہاں سے پلوشہ نکلی تھی۔ اسے جلدی گھر پہنچنا تھا اس سے پہلے اماں کو کچھ معلوم ہو۔

"چڑیا کو پھانسے کے لیے کوئی پلین سوچنا ہو گا۔ اچھی قیمت لگے گی اسکی"

کچھ دیر بعد وہ لڑکا بنگلے کے لان میں اسی آدمی کے ساتھ کھڑا پلوشہ کی تصویر دکھاتے ہوئے بولا۔ تو آدمی بھی سر اثبات میں ہلا کر لڑکے کی تائید کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اپنے امی ابو سے کہو اپنا بندوبست کہیں اور کر لیں۔ میں انکے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی۔" لائِبہ زوہیب کے سر پر کھڑی دو ٹوک انداز میں بولی

"مگر وہ کہاں جائیں گے" زوہیب نے سوال کیا

"جہاں مرضی جائیں۔ اتنی ہی فکر ہے تو اولڈ ہاوس چھوڑ آؤ۔ مگر میں مزید یہاں برداشت نہیں کروں گی انکو۔ میری نیند حرام کر رکھی ہے تمہارا باپ ساری رات کھانستارہتا ہے۔" لائبرے پہلوؤں پر بازو جما کر شکایتی انداز میں گویا ہوئی تو زوہیب نے اثبات میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہتی تو تم تھیک ہو۔ ابو کی وجہ سے میری بھی نیند خراب ہوتی ہے۔ اور میرے پاس اتنا فالٹو پیسہ نہیں ہے انکی دواؤں پر خرچ کرنے کو۔ میں شام کو بات کرتا ہوں وہ اپنا انتظام کہیں اور کر لیں۔" زوہیب نے مکمل طرح سے بیوی کی تائید کرتے نافرمان اولاد ہونے کا ثبوت دیا تھا۔

"بات نہیں کرنی صرف۔ انکا سامان باندھ کر گھر سے باہر نکالو۔ اگر وہ نہیں جائیں گے تو میں چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے امی کی طرف" لائیبہ پر زور دھمکی لگا کر کمرے سے نکل گئی

جبکہ زوہیب یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ مزید اپنے ماں باپ کو برداشت نہیں کر سکتا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

شام زر امنرید ڈھلی تو فارم ہاوس میں چیرٹی یارٹی کا آغاز ہوا۔

ماہم ملک کی این جو او کی جانب سے دی گئی چیڑیٹی پارٹی میں شہر کے بڑے بڑے نامور انسان موجود تھے
ماہم مالک میزبان کے فرائض انجام دے رہی تھی۔

بلیک کلر کی ساڑھی میں ملبوس

گردن تک آتے بالوں میں ڈھیلے کرل ڈالے

سمو کی طرز کامیک اپ کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

وہ آج مکمل طور پر بہرام تابش سے اپنے دل کی بات کہنے کو تیار تھی۔

ادھر ادھر جاتے لوگوں سے ملتے چیرٹی کی سرگرمیاں بھگتاتے اسکا دیھان مین گیٹ کی طرف لگا ہوا تھا۔

بہرام ابھی تک نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دیری سے آنے کا عادی تھا یہ بات ماہم کو معلوم تھی سو وہ زیادہ پریشان نہیں ہو رہی تھی۔
وہ الفت جبار اور اسکی فیملی سے مل کر علیحدہ ہوئی تھی جب مین گیٹ سے بہرام تابش اندر داخل ہوا۔
ایش گرے کلر کے سوٹ میں ملبوس۔ نک سک سے تیار ہوا۔ ورزشی جسامت کا حامل وہ شخص مردانہ وجاہت کا
منہ بولتا ثبوت تھا۔

چہرے پر سچی ہلکی گھنی ڈارھی اسے بینڈ سم اور رعب دار بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھی۔
اٹھی مغرور ناک اور چہرے پر چھائی مخصوص سنجیدگی۔

بال ہمیشہ کی طرح آگے سے چھوٹے جو کہ پیچھے کو سیٹ کیے ہوئے جبکہ گردن کے پاس سے دوا نیچ کی پونی میں بندھے ہوئے تھے۔

وہ جاندار قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور ماہم ملک کی طرف ایک سرسری سی نگاہ ڈال کر ایک آدمی کی طرف بڑھ گیا

ماہم کا دل اسکی اس ایک نگاہ پر ہی فدا ہوا۔
چاہے اسکا ایک ہلکا سا لمس ہو یا ایلا تعلق سی نگاہ ماہم مالک کو بہرام تابش کی ہر ادا سے محبت تھی۔

بہرام پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کھڑاسا منے کھڑے آدمی سے بات کر رہا تھا۔

جبکہ ماہم ملک اپنے فرائض ادا کرتی نگاہوں کا حصار بہرام پر باندھے ہوئے تھی۔

ایک دلفریب مسکراہٹ خود باخود اسکے چہرے پر سج چکی تھی۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ بہرام کا دیہان اس طرف نہیں ہے تو رک کر جی بھر کر پلکیں جھپکایے بنا اسے دیکھنے لگی جب کہ بہرام خود کو لا تعلق سا ظاہر کرتا ماہم کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم کی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا گہرا از پہلی بار بہرام تابش نے محسوس کیا تھا۔ اگر یہ محبت تھی تو بہرام تابش کو اس احساس اور اسکے نام سے بھی نفرت تھی۔ مزید کچھ دیر گزری تو ماہم کو کچھ فرصت ملی

اب موقع ہے بہرام سے دل کی بات کہنے کا۔ وہ سوچتے ہوئے اپنے قدم اس طرف بڑھانے لگی۔ جبکہ بہرام نے بھی بابا سرکار سے ملاقات کرنے کی غرض سے ماہم ملک کی طرف رخ کیا۔ چند قدموں کا فاصلہ تھا جب انکے وسعت میں سے سارا داور کی ویل چیئر چلاتی مس بختیار گزری۔ مس بختیار نے یو نہی چہرہ موڑا اور نظر بہرام پر پڑی۔

بہرام بھی اسے دیکھ چکا تھا۔

دونوں کے چہروں پر یک دم سائے لہرائے

آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے شناسائی کی رفق پیدا ہوئی

مگر اگلے ہی لمحے تصور خیال کر کے سر جھٹکنا چاہا

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو اتنی بار تصور میں دیکھ چکے تھے کہ حقیقت بھی تصور ہی لگ رہی تھی۔

میری آنکھوں کو رہائی دے

مجھے ہر جگہ نادکھائی دے

مس بختیار نے بہرام کو تصور سمجھ کر چہرے پر محبت اور ندامت کے آثار سجائے جبکہ بہرام کے چہرے پر نفرت تھی۔

ماہم کے قدم آگے بڑھتے ہوئے رک گئے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے بہرام تک پہنچنے سے پہلے دونوں کے درمیان ایک اور عورت آگئی تھی۔ ماہم کا دل بری طرح سے ڈوب کر ابھرا۔

نگاہوں کے آگے سے آدھ توٹا میٹل کالا کٹ گزرا۔

وہ پہلے ہی اس ممکنات کے بارے میں سوچ چکی تھی کہ بہرام کی زندگی میں کبھی کوئی تھا مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کوئی آج ہی سامنے آجائے گی۔

کئی لمحے گزر جانے کے بعد بھی جب بہرام اور مس بختیار کی آنکھوں کے آگے سے ایک دوسرے کا تصور نہیں ہٹا تو لا شعور نے حقیقت کا احساس دلایا۔

ایک پل کو دونوں کے لیے وقت تھم گیا۔

وہ اسکے سامنے تھا۔ تقریباً انیس برس کے بعد وہ اسکے سامنے تھا۔

وہ بالکل بدل چکا تھا۔

ناچہرے کی معصومیت ناہی مسکان

ناہی کھلتے ہوئے لاج کے رنگ

نا آنکھوں میں سادگی کی چمک

وہ انیس سال پہلے والا سونو نہیں تھا۔

وہ بالکل بدل چکا تھا۔

مسکان کی جگہ سنجیدگی تھی

سادگی کی جگہ رعب تھی

Posted On Kitab Nagri

انیس سال بعد وہ پھر سے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

سرخ سپید خوبصورت چہرہ اوقت کی چکی میں پیس کر مدھم پڑھ چکا تھا۔

لمبے بال جن پر وہ فدا تھا اب چھوٹے تھے

بڑی بڑی غزال آنکھیں صدیوں کی روئی معلوم ہوتی تھیں۔

وہ وہی تھی۔ وہ سلوہ ہی تھی جو تقریباً انیس سال پہلے ایک روز اپنے سونو کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

وقت کی رفتار آگے بڑھی تو دونوں کا سکتا توڑا۔

سلوہ بے اختیار آگے بڑھی مگر بہرام کی نظروں کی تپش اور نفرت نے اسکے قدم روک دیے۔

اور یہی بات تو سلوہ کا سب سے بڑا خوف تھی۔

وہ اسکا سامنا ہونے پر اسکی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت کیسے دیکھی گی۔

سلوہ بختیار کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچا۔

"سونو۔" سلوہ نے جزباتی انداز میں اسے پکارا مگر بہرام نے ہاتھ اٹھا کر تنبیہ کی

"خبردار" سرخ چہرا۔ تنی ہوئی چہرے اور گردن کی رگیں۔ تیز سانسیں اس بات کی گواہ تھی کہ وہ سخت کرب

میں مبتلا ہے۔

سلوہ کی آنکھیں بھگنے لگی

یعنی وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔

وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com

وہ اسکے منہ سے اپنا نام پکارے جانے کا بھی روادار نہیں تھا۔

وہ دوبارہ اسے نہیں ریکارڈ سکی۔ زبان نے ساتھ نادیا وہ شل ہو چکی تھی۔

بے گناہ ہو کر بھی وہ سامنے کھڑے شخص کی نظروں میں گناہ گار اور بے وفا تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ناپنی زندگی کے ابتدائی سوتیلی ماں کے ظلم ڈھاتے دن۔ نابھائیوں کی لالچ کی بھینٹ چڑھے قید کے چار سال۔ اور ناپنے سونو کی یاد اور انتظار میں کٹے انیس سال۔ کوئی لمحہ کوئی دن اس لمحے سے زیادہ دردناک نہیں تھے جس لمحے وہ سونو کی آنکھوں میں خود کے لیے نفرت دیکھ رہی تھی

سلوہ کو لگا اسکا دل کوئی چیر رہا ہے۔

اور ایسی ہی حالت بہرام کی تھی۔

وہ مزید سلوہ بختیار کو اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

بہرام نے تیزی سے پاؤں باہر کی طرف بڑھائے۔

گیٹ پر وہ کسی لڑکے سے ٹکرایا۔ لڑکا کچھ کہہ رہا تھا مگر بہرام کی سماعت سننے کے قابل نہیں تھی۔

سلوہ نے اسے نظروں سے دور جاتے دیکھا۔

سلوہ نے اپنی سانسوں کو غائب ہوتے دیکھا۔

یہی تو خواہش کی تھی مرنے سے پہلے ایک بار اسکا چہرہ دیکھ لے تاکہ سکون سے مر سکے

خواہش پوری ہو چکی تھی۔

اب اسے مر جانا چاہیے تھا۔

وہ مرہی تو رہی تھی۔

۱۱۱

اس وقت سلوہ کی حالت ایک زندہ لاش کے جیسے ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم سب کچھ دیکھ چکی تھی۔

اسکا دل توٹ سا گیا تھا۔

شروع ہونے سے پہلے ہی سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔

بہرام کی زندگی میں اگر اس کا کوئی مقام ہو گا تو دوسری عورت کے طور پر ہو گا۔

پہلی تو کوئی اور ہی تھی۔

چاہے اسکی زندگی سے نکل چکی ہو مگر تھی تو سلوہ ہی بہرام تابش کی پہلی محبت۔۔۔۔

سلوہ خالی خالی نگاہوں سے لوگوں کو ٹکتی مریل قدم آگے بڑھا رہی تھی۔ کہاں جا رہی ہے اسے کچھ خبر نہیں تھی

لوگوں کی آوازیں اسکی سماعت تک تو آرہیں تھیں مگر سمجھ نہیں آرہی تھیں۔ دماغ معاوف اور شل سا ہو چکا تھا

اسکے قدم فارم ہاوس کے اندرونی جانب بڑھے۔

"میں کیسے تمہیں یقین دلاؤں کہ میں نے نے وفائی نہیں کی تھی۔" دفتاواہ گھٹنوں کے بل پر بیٹھی اور ہاتھوں کا

پیالہ منہ پر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ماہم کو اسکی حالت پر ترس آیا۔

بے اختیار ماہم کے قدم سلوہ کی جانب اٹھے۔

جب اسکا فون بجا۔

زر عون کی کال تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہم۔ یہاں سڑک پر ایک لڑکا بے ہوش پڑا ہے۔ اسے گولیاں ماری گئیں ہیں۔ بہت خون بہہ رہا ہے۔"

دوسری جانب سے زرعون کی گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔

"ایمبولنس کو کال کرو۔" اسے ہدایت کرتی ماہم تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

جبکہ زمین پر بیٹھی سلوہ کا دل عجیب طریقے سے ڈھڑک رہا تھا۔ ایک احساس کے کچھ انہونی ہوئی ہے اسے اپنی گرفت میں لے رہا تھا۔

یہ احساس بہرام کی خفگی اور نفرت سہنے کے احساس سے الگ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہرام وہاں سے نکلتے ہی سیدھا گھر پہنچا تھا۔

وہ کچھ دیر تنہا رہنا چاہتا تھا۔

گھر پہنچتے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ ڈھار سے بند کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

دماغ کی شریانیں پھٹ رہیں تھیں۔

وہ ڈریسنگ تک آیا اور دیوانہ وار ہاتھ مار کر سب کچھ گرا دیا۔

پھر وسعت میں کھڑا ہو کر تکلیف سے ڈھارا۔

ایک اذیت کا طوفان تھا جو لمحہ بالمحہ اسکو لپیٹ میں لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج تک یہ اذیت اندر ہی اندر اسے کھا رہی تھی مگر آج وہ وحشت بن کر باہر آئی تھی۔

سالوں سے خود کو پھتر کی ماند بے حس بنا کر رکھنے والا وہ شخص آج بہت جزباتی معلوم ہو رہا تھا۔



بہرام نے کوٹ اتار کر سائڈ پر پھینکا
 بازو بھی فولڈ کر کے اوپر کیے
 شرٹ کے بٹن ڈھیلے کیے

مگر پھر بھی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ بے چین

بے حال

بدحواس

اور اذیت میں ڈوبا کرے کے چکر کاٹنے لگا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ رکا اور خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

خود پر پھر سے بے حسی والا نقاب چڑھایا۔
چہرے کے تاثرات سیاٹ کر تا وہ کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا۔

وہ ایک دوسرے کمرے میں آگیا تھا۔
کمرہ جہاں اذیت بھری یادیں تھیں۔
کمرہ جہاں کچھ دیر خود کو اذیت اور راحت کی جنگ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا تھا۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

مدھم موسیقی اور ہلکی زرد روشنی نے اس کمرے کو سحر انگیز بنا رکھا تھا۔
سگریٹ کا دھواں اور خوشبو ماحول میں رچی بسی تھی۔
کھڑکھی پر ڈالے پردے تیز ہوا کے باعث پھڑپھڑا رہے تھے۔ ایک آدھ جھونکا کمرے کا دورہ کر کے جاتا تو فضا
کھنکنے لگتی۔

ہر چیز سے بیگانہ کا وچ پر بیٹھا سوٹ بوٹ میں ملبوس بہرام تابش سگریٹ کے کش لگانے اور اپنی اذیت کو دھواں کرنے میں مشغول تھا۔ مگر وہ اذیت کمرے میں ہی موجود رہ کر دوبارہ اسکے گرد لپٹ جاتی۔ رہائی ناممکن تھی۔ ایک بار تو وہ کامیاب ہونے والا تھا مگر کامیابی سے عین زرا وقت پہلے اسکی ریاضت رائیگا ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چند لمحے یوں ہی مزید بسر ہوئے پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ آدھ بچا ہوا سگریٹ ایش ٹرے میں جھاڑا اور کھڑکھی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ ہو ابد ستور بے چین ہوئی پھر رہی تھی۔ ایسے جیسے وہ بے چین تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے شریک غم لگتے تھے۔

اچانک اسنے ایک ہاتھ کوٹ کی اندروالی جیب میں ڈالا اور میٹل کا آدھا دل نکالا جس پر انگریزی کا حرف " S " لکھا تھا ٹو ٹا دل جو اسکے دل کی ہی عکاسی کر رہا تھا۔ وہ بھی ایسا ہی تھا آدھا ٹو تا ہوا۔ اڈھر اہوا۔ اور دوسرا آدھا وہ لے گئی تھی۔

بہت بے دردی سے نوچ کر۔

مگر اب جبکہ وہ اسے دل سے نکال پھینکنے کی کوشش میں تھا وہ پھر سے سامنے آگئی تھی۔

www.kitabnagri.com

سامنے آو کہ بہت یاد آتے ہو تم

بھولنے کو بھی ہے درکار ایک دیدار

وہ جو چھوڑ گئی تھی۔ وہ جو اسکی زندگی بے رحم کر گئی تھی۔ وہ اچانک سے سامنے آئی تھی تو سب زخم تازہ ہو گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

وہ لمحہ جہاں سب اذیت ناک لمحے ایک ساتھ اسے اپنی گرفت میں لے چکے تھے۔ وہ لمحہ جہاں سب کچھ بھولنا تھا مگر وہ سب اپنی آب و تاب کے ساتھ یادوں میں زندہ تھا۔ ویسے کا ویسا۔ تقریباً انیس سال گزر جانے کے بعد بھی۔

آدھ تو ٹادل آج واپس جیب میں نہیں گیا تھا بلکہ نفرت سے سائڈ ٹیبل پر اچھال دیا گیا تھا۔

محبت وہ تو کب کی ختم ہو گئی تھی۔

اس وقت بہرام تابش کی آنکھوں میں سلوہ بختیار کے لیے محض نفرت تھی۔

اسکے وجود سے

اسکے نام سے

اسکی یادوں سے

ہر اس لمحے سے جو سلوہ کے ساتھ گزرا تھا۔

گنہ گزرا تھا۔ Kitab Nagra

www.kitabnagri.com

وہ بس ایک ظالم یاد کے سوا کچھ بھی نہ تھی۔ کچھ بھی نہ تھی۔

بہرام کھڑکھی سے پلٹ آیا۔

الماری تک آیا اور وہاں سے ایک ڈائری نکالی اور اسے کھولا۔

ہر صفحے پر گنتی جو ایک سے شروع ہو کر بڑے ہندسے تک جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر ہند سہ تکلیف اور

بے وفائی کی کہانی بیان کرتا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ بیڈ کے آگے گھٹنے اوپر کر کے بیٹھا تھا۔

ڈائری سامنے کھلی پڑی تھی۔

آج اس نے ہند سے نہیں لکھے تھے۔

اب وقت آگیا تھا خود کو اذیت سے باہر نکالنے کا۔

وہ جلد ہی سلوہ اور خود کو دھوکے اور فریب کے اس رشتے سے آزاد کر لے گا۔

جو کام پہلے ادھورا رہ گیا تھا وہ اب پورا ہونے کا وقت تھا آخر وہ ایک دھوکے باز لڑکی کے لیے خود کو اذیت کیوں دے رہا تھا۔

اسے اب آگے بڑھ جانا چاہیے تھا

کیا ایک وہ ہی تو نہیں ہے پورے جہان میں۔

اور اتنا غم تو کوئی مرنے والے کا بھی نہیں کرتا

وہ اس کا کیوں کر رہا تھا جس نے محبت کے نام پر فقط دھوکہ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے آنکھیں موندھ کے بیڈ کی پٹی سے سر ٹکالیا۔

بہت دیر وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔

ہوا اب تیز ہونے لگی تھی۔ کھڑکھی سے آتی ہوا ڈائری کے پنے پھڑپھڑا رہی تھی۔

بہرام نے سگریٹ دوبارہ منہ سی لگائی اور ایک کش کھینچا۔

کمرے میں سگریٹ کا دھواں بھرتا جا رہا تھا مگر بہرام آنکھیں موندھے وہیں بیٹھا رہا۔

کھڑکھی سے بہہ کر آتی ہوا اب سکون آور ہو چکی تھی۔

ڈائری کے پنے بھی ٹھہر چکے تھے۔

ایچانک سے اسکے سر میں درد اٹھا تو دو انگلیوں سے کنپٹیاں سہلائیں۔

کئی دن ہو گئے تھے اسے ڈاکٹر کو وزٹ کیے ہوئے۔

آج اسے مل لینا چاہیے تھا۔

اب تو مسلسل سردرد کی شکایت ہونے لگی تھی۔

سوچتے ہوئے بہرام اٹھ کھڑا ہوا۔

اسنے بازو سامنے کر کے گھڑی میں وقت دیکھا۔

نوں بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی کے پاس آیا تو دل میں عجیب سا دھچکا لگا۔

اسکا ہاتھ گاڑی کے دروازے پر ہی ٹک گیا۔

ایک لمحے کو دل کی ڈھرکن بہت تیز ہو گئی۔

بہرام کا ہاتھ بے اختیار سینے پر گیا۔

اسے احساس ہوا جیسے کسی نے پکارا ہو۔

وہ دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی آگے بڑھالی مگر تمام راستے اسکے دل میں چھبھن ہوتی رہی

جیسے کوئی انہونی گھٹی ہوئی۔

کچھ دیر بعد وہ ہسپتال میں ڈاکٹر ظفر حیات کے کمرے میں سامنے بیٹھا تھا۔

یوں تو ظفر حیات کا پرائیویٹ کلینک بھی تھا مگر مصروفیات کے باعث بہرام نے ہسپتال جانے کو ترجیح دی تھی

یا پھر کوئی اور چیز یہاں کھینچ لائی تھی۔

تھی۔ Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔" ظفر حیات کے پوچھنے پر بہرام نے گہری سانس لی اور بتانا شروع کیا۔ ساتھ ساتھ وہ پین

کو انگلیوں میں گھما بھی رہا تھا۔۔۔۔

بہرام ظفر حیات کے کمرے سے باہر نکلا تو سامنے سے یچی چلتا ہوا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ تھیک تو ہیں۔" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

"ہوں۔" بہرام نے بے تاثر سا سر ہلایا۔

تبھی ایک نرس تیزی سے وہاں سے گزری۔ وہ ڈاکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے بولی

"ڈاکٹر جو ادخون کا انتظام نہیں ہو رہا۔ کچھ دیر پہلے جس لڑکے کو ہسپتال لائے تھے جسے گولیاں لگیں تھیں اس کا بہت سا خون بہہ چکا ہے اگر جلدی کچھ نہ کیا تو وہ مر جائے گا۔"

"کونسا بلڈ گروپ ہے" ڈاکٹر جو اد نے استفار کیا۔

"اونیگیٹیو۔" نرس کے بتانے پر وہ پریشان ہوئے کیونکہ یہ بلڈ گروپ ملنا بہت مشکل تھا۔

"کچھ کریں۔ لڑکے کی حالت بہت نازک ہے۔ اسکی ماں بھی نڈھال ہوئی گڑ گڑا رہی ہے"

نرس کے اگلے الفاظ بہرام تابش کے دل پر جا کر لگے تھے۔ وہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بابا سرکار کے سامنے نڈھال سی اپنے بچے کے لیے گڑ گڑائی تھی۔" بہرام کے شعور لا شعور دونوں میں ایک درد بھرا جملہ گونجا۔

اگلے ہی لمحے اسنے یچی کو پکارا۔

"ڈاکٹر سے کہو اس لڑکے کو خون میں دوں گا۔"

حکمیہ انداز میں کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا اس بات کی پروا کیے بغیر کہ اسکا یہ عطیہ کس کی جان بچانے والا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو ماہ بعد۔

وہ ایک مصروف دن تھا۔

مگر بہرام تابش کے آفس کے باہر زیادہ ہی چہل پہل لگی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

تمام ملازمین بھی کام کی بجائے مجمع کی صورت کھڑے چے مگوئیاں کر رہے تھے

ہر کوئی بہرام تابش پر لگے الزام کے سچے یا جھوٹے ہونے کی بابت بات کر رہا تھا۔

کئی ٹی وی چینلز کے رپورٹرز آفس کے مین دروازے پر کھڑے اندر جانے کی تگ و دو میں لگے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیمرہ میں بھی مسلسل کویر تچ کر رہے تھے۔

دفعتا اندر کی جانب سے دو پولیس والے باہر آئے۔

انکے درمیان میں بہرام تابش تھا جسکے ہاتھوں میں ہٹھکڑی لگی تھی۔
سپاٹ سرخ چہرے کے ساتھ وہ پولیس کے آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔

"سر کیا آپ نے واقعی مس الفت جبار کے بیٹے کو مارنے کی کوشش کی تھی؟" ایک لیڈی رپورٹر نے سوال بلند کیا۔

"سر ہمیں بتائیں کیا یہ بات حقیقت ہے۔ سر پلیز جواب دیں۔" ایک دوسری بے صبری آواز ابھری۔
مگر وہ ہر سوال کو نظر انداز کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

"آپ پر الزام ہے آپ پہلے بھی الفت جبار کے بیٹے کو مارنے کی کوشش کر چکے ہیں۔" وہ پتلا دبلا سار پیورٹر با مشکل بھیڑ میں جگہ بناتا آگے نکل کر بالکل بہرام کے سامنے کھڑا ہوا۔

بہرام نے رک کر کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اس نیوز کیوریج میں تمہیں سب سے آگے دیکھنا چاہوں گا جس میں مجھ پر لگے سب الزام جھوٹے ثابت ہونگے۔" بہرام زر اس اسکی طرف جھکا اور گہری طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجا کر گویا ہوا۔

ایک پولیس والے نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا تو بہرام نے تیز تیکھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ساتھ ہی اپنا بازو بھی جھٹکے سے چھڑایا۔

اسکی شخصیت کا رعب دبدبا اور وحشت پولیس والے کو پھر سے آگے بڑھنے سے روک رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"سر کیا آپ نے الفت جبار سے کسی ذاتی دشمنی کا بدلہ لینے کو ایسا کیا۔" وہ پولیس جیب کے پاس پہنچا تو پیچھے ایک سوال اٹھا۔

بہرام مڑا اور ایک ناپسندیدہ نگاہ ان ریپورٹرز پر ڈالی۔
کیمرہ مین مسلسل ویڈیو اور تصاویر بنانے میں مشغول تھے

"میرا ایک نفسیاتی عورت سے ذاتیات کی بنا پر نا کوئی تعلق ہے نا ہی کوئی دشمنی۔" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتے بہرام نے الفت جبار کو نفسیاتی قرار دیا۔

مزید کسی سوال سے پہلے وہ پولیس جیب میں بیٹھ چکا تھا۔

جیب کے اطراف میں رپورٹرز جمع ہو گئے۔

وہ کوئی نا کوئی سوال کرتے جا رہے تھے۔

بامشکل جیب کورس میں سے نکال کر ڈرائیور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم ملک آفس میں بیٹھی بے یقین نگاہوں سے موبائل سکرین پر چلتے مناظر دیکھ رہی تھی۔

"کیا لگتا ہے آپ کو۔ یہ الزام درست ہیں۔" آفس چیئر پر بیٹھے زر عون نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے سوال کیا

ماہم کے چہرے پر سائے لہرائے۔

"یقیناً یہ الزام غلط ہیں۔ بہرام کبھی بھی کسی کی جان نہیں لے سکتا" وہ پر یقین انداز میں نفی میں سر ہلاتی

موبائل والا ہاتھ نیچے گراتی تیزی سے آفس سے نکل گئی۔۔۔۔۔

الفت جبار ٹی وی لائسنج کے صوفے پر مطمئن سی بیٹھی تھی۔

"تم نے کیا سوچا میں آسان حدف ہوں۔ اونہو" وہ ٹی وہ میں نظر آتے ہٹھکڑیوں میں قید بہرام کو دیکھتے ہوئے فاتحانہ انداز سے مسکرائی۔

عین اسی وقت جبار تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔

اسکے ہاتھ میں ایک فائل تھی

اور چہرے پر بے تحاشہ حیرت بھری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبار نے ایک غصیلی افسوس بھری نگاہ الفت پر ڈالی اور باہر کی جانب قدم بڑھائے۔
اسکے جاتے ہی الفت نے رخ موڑ کر مین گیٹ کی طرف دیکھا۔ اسکی مسکراہٹ یک دم سمٹی تھی

زہن میں کچھ سوچتے ہوئے الفت نے کچھ دیر اس طرف ہی رخ موڑے رکھا پھر واپس ٹی وی کی طرف رخ موڑ
لیا۔

سکرین پر چلتے مناظر میں بہرام تابش اب پولیس جیپ میں بیٹھ کر جا چکا تھا۔

جبار کی گاڑی پولیس اسٹیشن رکی تھی۔
وہ اتر کر تیزی سے اندر بڑھ گیا۔ ہاتھ میں پکڑی فائل پر گرفت مضبوط کر رکھی تھی۔۔۔

وہ لاک اپ تھا جہاں آدھے گھنٹے پہلے بہرام تابش کو بند کیا گیا تھا۔

وہ غصے اور بے چینی کی کیفیت میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔

ناب تک یچی آیا تھا نا ہی اسکا وکیل

Posted On Kitab Nagri

بہرام کو ان دونوں پر سخت غصہ آ رہا تھا۔
 دفعتاً ایک کانسٹیبل نے آکر لاک اپ کا دروازہ کھولا تو جبار اندر داخل ہوا۔
 جبار نے اشارہ کیا تو کانسٹیبل وہاں سے غائب ہو گیا۔

اگلے ہی میل جبار تیزی سے آگے بڑھا اور بہرام کو گردن سے دبوچ کر عقب دیوار سے لگایا۔

"تمھاری دشمنی مجھ سے اور میری بیوی سے ہے عالیاں کو درمیان میں کیوں لا رہے ہو۔" بہرام کی گردن پر انگلیاں پیوست کیے جبار ڈھارا تھا۔

وہ حملہ اچانک ہوا تھا جس کی وجہ سے بہرام کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

بہرام کی آبروتن گئیں۔ اس نے کھا جانے والی نظروں سے جبار کو دیکھا پھر بایاں ہاتھ پوری قوت سے جبار کے بازو پر مارا۔

جبار کرہا کر پیچھے ہٹا۔
اسے لگا جیسے ہڈی توٹ گئی ہو۔

"آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔" ایک انگلی اٹھا کر بہرام ڈھار اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمھاری بیوی نفسیاتی ہے اور تم سبکی" اپنی گردن سہلاتے ہوئے بہرام نے نخوت سے کہہ کر سر جھٹکا۔

"میری دشمنی تم سے اور تمھاری بیوی سے ہے۔ رائٹ۔ ایک کاروباری دشمنی۔ میرے بہت سے کاروباری دشمن ہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ کاروباری دشمنی کی پداک میں معصوم بچوں کی جان لیتا پھروں۔ میرا ضمیر اور ظرف ابھی اتنا نہیں گرا۔" وہ ایک ایک قدم آگے چلتے آیا اور ایک ایک لفظ چبا چبا کرتے ہوئے بولا۔

اسنے قدم بڑھائے رکھے یہاں تک کہ جبار نے دو تین اٹے قدم لیے اور اسکی پشت لاک اپ کی سلاخوں سے جا ٹکرائی۔

جبار کا غصہ یک دم ڈھیلا پڑا۔

www.kitabnagri.com

"تمہارے خلاف ثبوت موجود ہیں۔" جبار کا لہجہ اب زرا مدہم مگر مشقوق تھا

بہرام فقہیہ لگا کر اسکے آگے سے ہٹا اور کونے کی طرف جا کر کھڑا ہوا اور سلاخ ہاتھ میں تھامی۔

Posted On Kitab Nagri

"ثبوت۔ یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں ابھی یہاں کھڑے تمہارے خلاف سبگٹنگ، منی لانڈرنگ۔ کرپشن اور ماڈر کے ثبوت پیدا کرو سکتا ہوں گواہوں سمیت" سلاخ کو ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے بہرام نے گہری شاطر مسکراہٹ سے جبار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جبار نے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"جانتے ہو۔ اس وقت مجھے کون سی چیز ورطہ حیرت میں مبتلا کر رہی ہے۔" ایک پل بعد جبار نے فائل پر گرفت زرا ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اور نا ہی مجھے جانے میں انٹرسٹ ہے" بہرام بیزاریت سے گویا ہوا۔

"میری اگلی بات سن کر ضرور ہوگا" بہرام زور دے کر بولا تو بہرام نے اسکی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھا۔

"جلدی بولو اور دفعہ ہو یہاں سے۔" اپنا دایاں ہاتھ بالوں میں سرایت کرتا وہ سرد مہری سے بولا تھا۔

"عالیان میرا بیٹا نہیں ہے۔" جبار کے لفظ لاک اپ میں گونجے تو بہرام نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔ پھر رخ سلاخوں کی طرف موڑ لیا جیسے اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عالیان جبار کا بیٹا ہے یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تمہارا بیٹا ہے" جبار کے اگلے حقیقت کو فاش کرتے الفاظ بہرام تابش کی سماعت پر بے یقین سے اترے

بہرام کو لگا اسکی سماعت اسے دھوکا دے رہی ہے۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے یقین کرنا پڑا

سلاخ پر رکھا ہاتھ وہیں جم گیا

آنکھیں ساکت ہو گئیں

خون جمتا ہوا محسوس ہوا

دل کی ڈھرکن مدھم سی ہوتی گئی

"وہ تمہارا بیٹا ہے" جبار کے الفاظ کہیں دور سے سرگوشی کی مانند سنائی دیے۔

www.kitabnagri.com

بہرام کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

سلوہ بختیار و اصف اور فریحہ بختیار کی اکلوٹی بیٹی تھی۔ اکلوٹی ہونے کے باعث بہت لاڈلی بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بختیار ایک سرکاری ملازم تھا۔ اپنی معقول تنخواہ میں وہ ہمیشہ سلوہ کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

زندگی خوبصورت گزر رہی تھی۔ ایک چھوٹا سا خاندان جو ہنسی خوشی رہ رہے تھے مگر قسمت کو شاید یہ ہنستا بستا گھر پسند نہیں آتا تھا۔

وقت کی مار تھی یا نظر کا قہر سلوہ کی شہزادیوں جیسی زندگی چھ سال کی عمر میں مکمل بدل چکی تھی۔
فریحہ بختیار کی اچانک طبی موت سلوہ اور بختیار کے لیے بہت گہرا دھچکا تھا۔

کئی دونوں تک دونوں سوگ میں رہے مگر بختیار نے خود کو جلد ہی سنبھال لیا۔ سلوہ چھوتی تھی۔ دن رات ماں کو یاد کر کر اسکی چیزوں سے لپٹ کر روتی رہتی تھی۔ بختیار اب باپ اور ماں دونوں کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ وہ کام کے ساتھ ساتھ سلوہ کا بھی خیال رکھ رہا تھا مگر اسے یہ احساس ہونے لگا کہ سلوہ کو ایک ماں کی ضرورت ہے۔ کام کے بوجھ کی وجہ سے وہ سلوہ کا تھیک سے دھیان بھی نہیں رکھ پاتا تھا۔

اور چھوٹی سلوہ کو گھر میں اکیلا چھوڑنے کو جی بھی نہیں چاہتا تھا۔

محله کی ایک عورت نے ایک بیوہ کے بارے میں بتایا۔
بختیار نے کافی غور و فکر کر کے سلوہ کے لیے اس عورت سے نکاح کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاجرہ جو اپنے ساتھ دولٹر کے بھی لائی تھی۔
محسن اور احسن۔ وہ دونوں سلوہ سے آٹھ نو سال بڑے تھے۔

سلوہ کو اپنی سوتیلی ماں اور سوتیلے بھائی پسند نہیں آئے تھے مگر چونکہ ابا انہیں گھرا لائے تھے وہ کچھ نابولی تھی۔

وقت آگے بڑھتا گیا اور سلوہ پر ہاجرہ کے ظلم شروع ہونے لگے۔ وہ ایک خالص سوتیلی ماں کی طرح برتاؤ کرنے لگی۔

محسن اور احسن کا رویہ بھی اسکے ساتھ برابری رہا

ہاجرہ چھوٹی سی سلوہ سے مار مار کے گھر کے کام لیتی تھی۔ کوئی کام تھیک نہیں ہوتا تھا تو سزا کے طور پر اور مارتی تھی۔

اسے بھوکا رکھتی تھی۔

چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے ترساتی تھی۔

ہنستی کھیاتی چہکتی سی سلوہ خاموشی کی مورت بننے لگی تھی۔

ہاجرہ اسے دھمکاتی کہ اگر باپ کو کچھ بتایا تو وہ اسکے باپ کو زہر دے دی گی۔

چھوٹی سلوہ ڈر جاتی اور اپنے آنسو اور زخم بختیار کے سامنے چھپا لیتی۔

Posted On Kitab Nagri

بختیار کے سامنے تینوں ماں بیٹوں کا سلوہ سے رویہ بدل جاتا۔ ہاجرہ تو اسکے صدقے واری جاتی اور احسن اور محسن پیاری بہن کہتے نہیں تھکتے۔

سلوہ نے کئی بار بختیار کو بتانے کی کوشش کی مگر ہاجرہ کی تیز کھا جانے والی نظریں اسے ہر بار باز رکھتی تھیں۔

ہاجرہ کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔

وہ زہر دے بھی سکتی تھی۔

اور ہاجرہ نے زہر دیا بھی تھا۔

جب ایک روز بختیار نے ہاجرہ پر اعتماد کر کے اسے بتایا کہ سلوہ کے مستقبل کے لیے اسے رقم جمع کر کے رکھی

۷۷

ہاجرہ کے من میں اسی روز سے لالچ پیدا ہوئی۔

وہ اسی روز سے دونوں باپ بیٹی کو مارنے کی سازش رہنے لگی۔

ہاجرہ نے یہ بات بیٹوں کو بتائی۔ بیٹوں نے بھی اسکا ساتھ دینے میں حامی بھری۔

محسن کہیں سے زہر کی شیشی لے کر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاجرہ نے ایک بار نہیں مگر روز بختیار کو کھانے میں زہر کی تھوڑی تھوڑی مقدار دینے لگی۔

سلوہ ساڑھے سات سال کی تھی۔

جب ہاجرہ نے بختیار کو زہر کی پہلی خوراک دی تھی۔

اس روز سلوہ نے باپ کے ساتھ سونے کی ضد کی تھی۔

ہاجرہ کے منع کرنے کے باوجود بختیار نے اسے اپنے ساتھ لٹالیا۔

وہ بہت دیر تک باپ کے ساتھ لپٹی روتی رہی تھی۔ بختیار نے سمجھا کہ وہ ماں کو یاد کر رہی ہے مگر اسے معلوم نہ تھا

کہ سلوہ کے رونے کے پیچھے کوئی اور ہی وجہ تھی۔

www.kitabnagri.com

بختیار اسکے سر پر مسلسل شفقت سے ہاتھ پھیرتا گیا یہاں تک کہ سلوہ نیند میں جا چکی تھی۔

ہاجرہ کے بختیار کو زہر دیتے ہوئے چند ہفتے ہو چکے تھے۔

اس روز ہاجرہ اپنے بیٹوں کے ساتھ کسی رشتے دار کی طرف گئی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سلوہ کو اکیلا گھر چھوڑ گئی تھی۔

بچن کو تالا لگا دیا تھا۔

سلوہ بھو کی تھی۔

وہ تنہا گھر کی دیواریں ٹکٹی کونے میں بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے روئے جا رہی تھی۔

بہت دیر بعد جب اسکے آنسو چہرے پر سوکھ گئے اور سلوہ بھوک سے ہلکتی سسکیاں لیتی نیند کی آغوش میں جا چکی تھی۔

اس وقت بختیار کسی ضروری فائل کی وجہ گھر آیا تھا۔

گھر کو باہر سے تالا لگا تھا۔

بختیار چابی کھول کر اندر آیا اور سلوہ کو ایسے دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔

www.kitabnagri.com

"سلوہ" بختیار فکر مندی سے اس تک آیا۔

سلوہ کے بازو پر جلے کا نشان نمایاں تھا۔

جو ہاجرہ نے آج صبح ہی کسی غلطی پر گرم چھری سے دیا تھا۔

بختیار نے پریشان ہو کر سلوہ کو پکارا تو وہ جھٹکے سے نیند سے اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

بو جھل نگاہیں باپ پر پڑیں تو دل بھر آیا۔

سلوہ فور اباب سے لیٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اسکے رونے پر بختیار کا دل بھی بیٹھا جاتا تھا۔

وہ گھر میں اکیلی تھی۔

اور اس طرح رو رہی تھی بختیار کو ہاجرہ پر حیرت ہوئی تھی کہ وہ اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی۔

"تمھاری ماں اور بھائی کہاں ہیں۔ تم ایسے رو کیوں رہی ہوں۔" بختیار نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اس کے بکھرے بال درست کرتے پوچھا۔

سلوہ نے کچھ لمحے اپنی اٹھل پٹھل سانس بحال کی پھر ہمت کر کے باپ کو سب کچھ بتا دیا۔

ہاجرہ کی ہر زیادتی کے بارے میں۔

www.kitabnagri.com

اسکی بات سن کر بختیار حیرت بھری تیش میں مبتلہ ہونے لگا۔

"مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا" اس نے پریشانی سے گلہ کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر آپ کو کچھ بتایا تو وہ آپ کو زہر دے دیں گی" آنکھوں سے تو اتر بہتے آنسوؤں کے ساتھ سلوہ نے خوف سے کہا۔

بختیار کا چہرہ سرخ ہوا۔

"میں آج ہی اس مکار عورت اور اسکے لڑکوں کو دھکے مار کر باہر نکالتا ہوں۔" بختیار نے اگلے ہی لمحے فیصلہ کیا اور سلوہ کو خود کے ساتھ لگایا۔

"تمہیں پہلے بتانا چاہیے تھا مجھے۔ پھر میں دیکھتا کیسے وہ عورت تمہیں یا مجھے کچھ کہتی۔" بختیار نے سلوہ کے کاندھے پر تسلی آمیز انداز میں تھپکتے ہوئے کہا

"ابا آپ مجھے چھوڑ کر مت جانا کبھی۔" سلوہ نے سر اٹھا کر معصومیت سے فریاد کی تو بختیار نے اسکا ماتھا چوما۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے ہاتھ سے سلوہ کو کھانا کھلا رہا تھا۔

دل وہ دماغ میں ہاجرہ کے گھناؤنے چہرے کی حقیقت آشکار ہونے کے بعد طوفان مچا ہوا تھا۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا آج ہی ہاجرہ کو طلاق دے دیگا۔ مگر وقت کے فیصلے کچھ اور ہی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"پانی" منہ سے لرزتی سی آواز نکلی۔ سامنے کھڑی ہاجرہ اور اسکے بیٹے مزے سے اسے ٹرپتا دیکھتے رہے۔

بلا آخر انکے اور پیسوں کے درمیان اٹکا ایک کانٹا تو ہٹنے جا رہا تھا
اب بس ایک کامتا باقی رہ گیا تھا۔

سلوہ جو دروازے کے ساتھ ٹکی سب کچھ دیکھ رہی تھی باپ کو نڈھال ہوتا دیکھ کر بھاگی ہوئی آئی اور اپنے ہاتھ میں باپ کا ہاتھ تھاما۔

بختیار کی سانس بار بار اکھڑ رہی تھی۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اور حواس باختہ سی سلوہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے۔

اگلے ہی لمحے بختیار کا ہاتھ ڈھیلا پڑا۔
 سلوہ کچھ دیر سکتے کی کیفیت میں بیٹھی رہی پھر بلکتے ہوئے اپنا سر بختیار کے سینے پر رکھا تو بختیار کے دل کی مدھم سی
 ڈھرکن سنائی دی۔

وہ یک دم پیچھے ہو کر باپ کو جھنجھوڑنے لگی تو بختیار نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

صرف چند لمحوں میں ہی وہ بہت کمزور اور لاغر نظر آنے لگا تھا۔

جسم میں جان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

بختیار سمجھ چکا تھا کہ اسکی اس حالت کے پیچھے ہاجرہ کا ہاتھ تھا مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں موندھ کر بامشکل ایک تکلیف دہ سانس کھینچی اور سلوہ سے مخاطب ہوا۔

"تمھاری سوتیلی ماں اور بھائی لالچی لوگ ہیں سلوہ۔ وہ تمھارا جینا محال کر دیں گے۔ میں اپنی زندگی بھر کی کمائی ان لالچی لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا۔ میرے بعد یہ تمہیں گھر سے نکال دیں گے۔ تمھاری حفاظت کی ضمانت صرف ایک چیز ہے اور وہ میری وصیت ہے۔ میں اپنی تمام دولت تمھارے نام کرتا ہوں۔ جو ٹھکانا میں نے تمہے بتایا ہے جہاں میں نے اپنی جمع پونجی جوڑ کر رکھی ہے وہ کسی صورت بھی اپنی ماں اور بھائیوں کو مت بتانا۔" بختیار نے پھولتی سانسوں کے ساتھ سامنے کھڑی آٹھ سالہ سلوہ کو نصیحت کی جو زور زور سے ہچکیاں لے رہی تھی۔

"ابا۔ آپ مجھے چھوڑ کر ناجائیں۔ میرا کوئی نہیں ہے آپکے علاوہ۔ مجھے کوئی پیسہ نہیں چاہیے۔" ہچکیوں زدہ لہجے میں وہ منت کر رہی تھی جب ابا کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ڈھیلا پڑ گیا۔

ماں کے بعد اب باپ کا سایا بھی سر سے اٹھ چکا تھا۔
بختیار کے بے جان وجود کو دیکھ کر ہاجرہ نخوت سے سر جھٹک گئی

پھر سلوہ کو کھینچتی ہوئی کمرے سے لے گئی۔

سلوہ نے خود کو ہاجرہ سے چھڑوانے کی کوشش کی مگر وہ سلوہ کے بختیار کو اسکی حقیقت بتانے کی وجہ سے بپھرے ہوئے مارنے بیٹنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت بڑی طرح سے سلوہ کو مار رہی تھی۔

کبھی اسکے بال کھینچ کر سر زمین پر پٹختی تو کبھی ٹھڈے مارتی

"تیری ہمت کیسے ہوئی اپنے باپ سے میری شکایت کرنے کی۔ بول منحوس ماری۔ تو نے زبان کیسے کھول لی۔ کہا تھا نامیں نے زبان کھولی تو تیرے باپ کو مار دوں گی۔ دیکھ تیرا باپ تیری وجہ سے مر گیا۔ تو زبان ناکھولتی تو تیرا باپ آج زندہ ہوتا۔" ہاجرہ نے دانت پیس کر زہر اگلتے ہوئے سلوہ کا سر زمین پر دے مارا۔ سلوہ کا سر پٹھ گیا اور تیزی سے خون بہنے لگا۔

تکلیف کی شدت سے وہ ہل بھی نہ پائی

ادھ موئی سلوہ کی آنکھوں سے تو اتر آنسو بہہ رہے تھے



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

ہاجرہ اس پر جھکی اور اسکا گلا دبانے لگی

"آج تو میں تجھے مار دوں گی۔ میں نے سوچا تھا کہ تجھے نہیں ماروں گی مگر غلط سوچا تھا۔ تو آج نہیں بچے گی۔" وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کی گرفت سلوہ کی گردن پر تنگ کرتی جا رہی تھی۔

سلوہ کو اپنی آنکھیں ابلتی ہوئیں محسوس ہوئیں۔

گردن کہ رگیں کچلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہ اپنی ایڑھیاں زمین پر رگڑنے لگی۔ اسنے زور سے ایڑھی رگڑی تو وہ چھل گئی۔ ایک ساتھ خون کے کئی قطرے اسکی ایڑھی پر نمایاں ہوئے۔

ہاجرہ منہ سے گالیاں بکتے اسکا گلا دبائے جا رہی تھی۔

ہاتھ یاوں مارنے کے باوجود بھی سلوہ خود کو ہاجرہ کے چنگل سے چھڑانا یائی تو ہاتھ نیچے گرا لیے

Posted On Kitab Nagri

ناماں تھی نابا پ تھا۔ وہ تنہا زندہ رہ کر کیا کرے گی۔ اور زندہ رہی تو ہاجرہ جینا محال کر کے رکھے گی۔ یہ سوچ کر سلوہ نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا

ساری مزاحمت ترک کر دی۔

وہ رفتہ رفتہ اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس کر رہی تھی۔
اونچے اونچے پھولتے سانس کے ساتھ اسکی آنکھوں کے آگے فریج اور بختیار کا چہرہ اہرا نے لگا۔

سلوہ کے ہونٹوں پر مسکان آئی۔ گہری یاسیست بھری مسکان۔

"امی چھوڑیں اسے۔ کیا کر رہی ہیں۔" محسن اور احسن بختیار کو مٹی میں چھوڑ کر واپس لوٹے تھے۔ محسن تیزی سے آگے بڑھا اور ہاجرہ کو پیچھے کیا۔

www.kitabnagri.com

سلوہ کی گردن آزاد ہوئی تو اسنے ہچکی زدہ سانس لی۔

"تو پیچھے ہٹ جا۔ آج یہ لڑکی نہیں بچے گی۔" ہاجرہ نے محسن کو دھکیلا تو اس نے زبدستی ماں کو روکا۔ احسن کو اشارہ کیا تو وہ بھی اسکے ساتھ مل کر ہاجرہ کو روکنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی یہ مر گئی تو ہمارا نقصان ہو جائے گا۔ اسکے باپ نے پیسا اور کاغذات کہاں چھپا کر رکھے ہیں بس یہ جانتی ہے۔ ان کا پتا لگوانے کے لیے اسکا زندہ رہنے ضروری ہے" محسن نے تیز بول کر ہاجرہ کو سمجھانے کی کوشش کی تو ہاجرہ زرا ڈھیلی پڑی۔

اسنے سلوہ کو دیکھا جو ابھی تک زمین پر لیٹی لمبے لمبے سانس لیتی جا رہی تھی۔

"بول۔ کہاں ہیں وہ سب پیسا۔ کہاں ہیں گھر کے کاغذات" ہاجرہ ایک بار پھر اس پر جھپٹی مگر سلوہ کچھ نابولی۔

ہاجرہ نے اسکے منہ پر طماچے مارے مگر وہ خاموش رہی۔

سلوہ بالکل سہولت سے ہو گئی تھی۔

اسکی آنکھیں چھت پر ٹکی تھی۔

سانس چل رہی تھی مگر جیسے زندہ نہیں تھی۔

محسن اور احسن نے ہاجرہ کو پیچھے ہٹایا۔

ہاجرہ نے نفرت سے سلوہ کی طرف تھوکا اور اندر بڑھ گئی۔

اور سلوہ چھت کو یک تک دیکھتے ہوئے ساری رات ایسے ہی زمین پر پڑی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھیں خشک تھیں۔

انکی چمک دمک سب مدھم پڑ چکا تھا

چہرے کی معصومیت اور رونک کچھ عرصے میں ہی ماند ہو چکی تھی۔

ہنستی ہوئی زندگی اب مردہ بے جان زندگی بن چکی تھی۔ اور وقت گزرنے کے ساتھ سلوہ پتھر بے جان اور مردہ ہو گئی تھی۔

اسنے خود پر خاموشی کا خول چڑھا لیا تھا۔

وہ ایک بے حس وجود بن چکی تھی جسکو کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ ناخوشی ناغی۔

اسکی آنکھیں اس روز کے بعد روئی نہیں تھی۔

وہ خشک ہو چکیں تھیں۔ اس روز کے بعد وہ مسکرائی یا ہنسی نہیں نہیں تھی یہاں تک کہ چہرہ کسی بھی جزبات یا

تاثر سے عاری ہو چک تھا۔

www.kitabnagri.com

ہاجرہ کی مار پیٹ سہتے ہوئے وہ اسکی عادی ہو چکی تھی۔ اسنے فیصلہ کر لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو وہ ان لوگوں کے ہاتھ

ابا کا پیسہ نہیں آنے دے گی۔

اب وہ انیس سال کی تھی۔

جوان ہو چکی تھی۔

جوانی کا رنگ روپ چڑھ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور جوانی کی تباہ کاریاں یہ ہوئیں کہ ایک رات اپنے ہی سوتیلے بھائی نے عزت پر حملہ کر دیا جب وہ کچن میں کھڑی پانی پی کر اپنا پیٹ بھر رہی تھی۔

سلوہ نے خود کو چھڑوانے کے لیے تگ و دو کی۔ وہ سلوہ کو دبوچ کر اسے بے بس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ سلوہ نے ادھر ادھر ہاتھ مارا تو ہاتھ میں چھڑی آئی

اسلوا نے دیکھے بنا ہی چھڑی اس کی گردن کے پاس ماری۔ وہ چیختا پیچھے ہوا تو اسلوا چھڑی سمیت ہی باہر کو بھاگی۔

اسکے قدم اندھیرے میں آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کہاں جا رہی ہے مگر اپنی عزت کے حفاظت کے لیے اسے کہیں بھاگنا تھا۔

یہ زندگی نہیں عزت کا معاملہ تھا اور سلوہ بختیار کسی کو اسے پامال کرنے کا حق نہیں دے سکتی تھی۔

ہاجرہ اور دوسرا بیٹا نیند سے جاگ چکے تھے

ہاجرہ نے دونوں کو باہر بھگایا۔ سلوہ ہاتھ سے نکلنی نہیں چاہیے تھی۔

سلوہ گھر کے پچھلے طرف ایک کھنڈر میں جا کر چھپ گئی۔

زمین پر اکڑ بیٹھے ہاتھ میں چھڑی پکڑے وہ پھتر نگاہوں سے سامنے سیاہ زمین کو دیکھے جا رہی تھی

— ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اسنے محسن کی طرف دیکھا جس نے گردن کے پاس ہاتھ رکھا ہوا تھا اور لب بھینچے ہوئے تھے۔

احسن اسکے قریب آیا اور مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم آخر کچن میں کر کیا رہے تھے۔؟" اندھیرے میں بھی احسن کو محسن کے چہرے پر تکلیف کے آثار نظر آ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مم۔ میں پانی پینے گیا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر ڈر گئی۔ شاید بھاگنے کا سوچ رہی تھی مگر میں سر پر پہنچ گیا۔" محسن اٹکے ہوئے بولا۔ وہ بار بار بے چینی سے پہلو بھی بدل رہا تھا۔

"اس بد بخت لڑکی نے مجھ پر حملہ کیا اور بھاگ گئی" محسن اپنی کی ہوئی بیچ حرکت چھپا گیا تھا۔

"چلو گھر چلتے ہیں صبح ڈھونڈے گے اسے۔ زیادہ دور نہیں جاپائے گی" احسن محسن کا کندھا تھپکتا ہوا گھر کی طرف بڑھ گیا جبکہ محسن کچھ دیر اندھیری سڑک کو تکتا رہا۔

جب سے سلوہ اٹھارہ سال کی ہوئی تھی تب سے ہی محسن کی نیت اس پر خراب ہونے لگی تھی۔
اسے آج موقع ملا تھا مگر اسکی حرکت نے سلوہ کو بھگا دیا تھا۔

سونے کی مرغی ہاتھ سے نکل گئی تھی۔

بختیار کی جمع شدہ رقم تک پہنچنے کا واحد ذریعہ سلوہ تھی اور چونکہ اگر وہ سچ بول دیتا کہ سلوہ اسکی وجہ سے بھاگی ہے باجرہ اور احسن اسے زندہ نہیں چھوڑتے۔

یہ سب سوچتے ہوئے محسن نے بھی اپنے قدم گھر کی طرف بڑھالیے۔

Posted On Kitab Nagri

سلوہ نے ادھر ادھر دیکھا پھر قدم آگے بڑھائے مگر چند قدم پر وہ ٹھٹک کر رکی۔
اسکے سماعت میں کسی کی سرگوشی کی آواز گونجی۔

"میں نے دیکھا تھا ڈرامے میں۔ چوروں کی گینگ پہلے دھوکے سے اپنی ساتھی لڑکی کی شادی ایک امیر آدمی سے کروادیتی ہے۔ پھر وہ لڑکی کچھ دنوں میں چوری کر کے بھاگ جاتی ہے۔" پہلا لڑکا رازداری سے پلین سمجھا رہا تھا۔

"کیا وہ پکڑے نہیں گئے تھے۔؟" دوسرے لڑکے نے خدشے کا اظہار کیا۔

"ارے وہ تو ڈرامہ تھا۔ اس میں تو سب پکڑے جاتے ہیں۔ تو فکر نا کر۔ تجھے پتا نہیں یہاں کی پولیس کیسی ہے۔ پولیس جب تک کچھ کرے گی ہم بہت دور جا چکے ہونگے۔" پہلا لڑکا غالباً ہاتھ جھلاتا ہوا بولا تھا۔

"ارے تھیک ہے مگر ہمارے پاس لڑکی نہیں ہے۔ تو بنے گا کیا لڑکی۔" وہ تیسری کراہی سی آواز طنزیہ تھی۔

"بس یار کوئی لڑکی مل جائے پھر اپنا کام ہو جائے گا۔ میں نے تو اس طرح کے کئی ڈرامے دیکھ کر سارا پلین بھی بنا لیا۔ بس لڑکی مل جائیں پھر پہلے تو اس شہر سے نکلیں گے۔" پہلا لڑکا ٹینشن سے بول رہا تھا جبکہ سلوہ انکی باتیں بغور سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور کچھ لمحے میں ہی سلوہ نے فیصلہ کیا تھا۔

وہ واپس آئی چھری اٹھائی اور ان لڑکوں کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی

"میں تمھاری باتیں سن چکی ہوں۔" وہ بازوؤں سینے پر لیٹے بولی تھی۔

تینوں لڑکے ایک دم گڑبڑا گئے مگر پہلے والے لڑکے نے غصے سے اسکی طرف دیکھا

"سن لی تو کیا ہوا۔ کسی کو بتا تو نہیں یا ئے گی۔ چل نکل جا یہاں سے۔ ورنہ!" وہ دھمکاتے ہوئے آگے بڑھا مگر

سلوہ نے پہلے ہی بازو کھول کر چھڑی اسکی طرف بڑھادی
لڑکے نے بامشکل خود کو روکا وگرنہ چھڑی اسکے دل کے آریار چلی جاتی۔

"میں نے کہا کہ تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی کو بتادوں گی۔" سلوہ نے چھری والا ہاتھ نیچے گرایا اور چبا چبا کر بولی۔

"کیا چاہیے تجھے پھر۔" دوسرا لڑکا سوالیہ تاثر لیکر سامنے کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں تمہیں چاہیے تھی۔ ایک لڑکی۔ جو سامنے کھڑی ہے۔" سلوہ نے اس لڑکے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جتاتے ہوئے کہا

"مطلب تم ہمارے ساتھ مل کر چوریاں کرو گی" تیسرا لڑکا پھدک کر آگے آیا۔

"مجھے یہاں سے کہیں دور جانا ہے۔ اسکے لیے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ بدلے میں مجھے بھی کچھ کرنا ہوگا ظاہر ہے۔ تو ایک چوری ہی سہی۔" سلوہ نے ایک چوری پر زور دیتے ہوئے کہا تو لڑکے نے قہقہہ لگایا۔

کچھ دیر بعد اپنا قہقہہ تھامتے ہوئے وہ سلوہ سے گویا ہوا۔

"اوہی بی۔ ایک چوری نہیں۔ اگر پلین کامیاب رہا تو ہم آگے بھی کریں گے۔ ساتھ چلنا ہے تو ہمارے ساتھ مل کر آگے بھی چوریاں کرنی ہوں گی۔ منظور ہے تو بولو۔ نہیں تو راستہ ناپوں" ساتھ ہی لڑکے نے باہر کی طرف اشارہ کیا

سلوہ نے اس طرف دیکھا اور لب کچکپائے۔
ایک طرف ہاجرہ اور اسکے بیٹے اور ظالم زندگی تھی
دوسری طرف یہ تین لڑکے اور چوری کا جرم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگ یہیں روکوں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ ہمارے نکلنے کا راستہ بھی دیکھ لوں گا۔" وہ تیزی سے کہتا ہوا نکل گیا۔

سلوہ وہیں ایک کونے میں بیٹھ گئی اور چھری سے زمین کی مٹی کھرچنے لگی۔

باقی دونوں لڑکے سامنے بیٹھ گئے اور سلوہ کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگے۔
وہ نیلی شلوار کمیز میں ملبوس تھی
ڈوپتہ محسن کی زبردستی کی وجہ سے پھٹا ہوا تھا

چہرا اتر اٹھا ہوا بے رونق تھا
آنکھیں بنجر تھیں

وہ زمین پر مسلسل چھری سے آڑھے ترچھے کٹ مار رہی تھی۔ اسکی کیفیت سے معلوم ناہوتا تھا کہ گہری سوچ میں ہے یا کسی بھی سوچ سے عاری ہے۔

"تمہیں ڈر نہیں لگتا اگر ہم نے تمہارے ساتھ کچھ کر دیا تو" ایک لڑکے نے خاموشی کو توڑا۔

Posted On Kitab Nagri

سلوہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر نیچے گرا لی۔

"میرے سارے ڈر مر چکے ہیں۔ اور میرے ساتھ کچھ کر کے تم خود کا ہی نقصان کرو گے۔" وہ بے تاثر لہجے کے ساتھ بولی تھی

"تمہارا نام کیا ہے؟" دوسرے لڑکے نے پوچھا

"مس بختیار" سلوہ نے ایک لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"اپنا نام بتاؤ۔ باپ کا نہیں۔" لڑکے نے کلس کر کہا

"یہی میرا نام ہے۔ اس سے گزرا ہوتا ہے تو تھیک نہیں تو خود ہی کچھ رکھ لو۔" سلوہ کھڑی ہوئی اور اس جگہ کے سرے پر جا کر کھڑی ہو گئی

"میں کہتا ہوں اسے ساتھ نہیں لے کر چلتے۔ اگر پھنس گئے تو۔ مجھے تھیک نہیں لگتی یہ "دوسرے لڑکے نے پہلے لڑکے کے کان میں سرگوشی کر کے خدشہ ظاہر کیا۔

مگر سلوہ کے کانوں تک اسکی آواز پہنچ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب وہ پہن چکی تو سب باہر نکلے مگر سلوہ نکلتے ہوئے چھری اٹھانا نہیں بھولی تھی۔

لا شعور میں ایک خدشہ ابھی بھی پینا تھا کہ کب کون کیا کر دے۔ اسے خود کی حفاظت خود ہی کرنی تھی۔

وہ لوگ بس کے ذریعے شہر سے باہر نکلے تھے۔

اسنے بس سٹینڈ کے راستے میں محسن کو دیکھا تو دل ڈھڑک سا گیا

وہ اسے دیکھ یا پہچان نالے یہی ڈھر کا لگا رہا مگر وہ تینوں لڑکوں کے ساتھ وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔

بس کی سیٹ پر بیٹھی وہ اپنی نظریں غیر مراقبائی نکتے پر رکھے ہوئے تھی۔

دماغ بالکل خالی تھی۔

وہ کہاں جا رہی تھی۔

کہاں جائے گی

کیا کرنے والی تھی

وہ کچھ نہیں جانتی تھی

وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی اور اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک عزاب سے آزاد ہو کر سلوہ کو اپنا آپ دوسرے عزاب میں پھنستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

بس اپنی مخصوص رفتار سے چلتی ان لوگوں کو دور لے جا رہی تھی

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

محسن اور احسن سورج چڑھنے سے پہلے ہی سلوہ کی تلاش میں نکل گئے تھے مگر وہ ہاتھ نا آئی تھی۔
وہ پریشان ہوتے ہوئے واپس گھر پہنچے تھے۔
سورج اب مکمل نکل چکا تھا۔

ہاجرہ دروازے میں ہی کھڑی انکا انتظار کر رہی تھی۔

"اماں ناجانے زمین نکل گئی یا ہوا میں غائب ہو گئی۔ کچھ پتا نہیں چلا" احسن ایک تھکن زدہ سانس لیتے ہوئے زمین پر بیٹھا۔ جبکہ محسن ان سے نظریں ملائے بنا اندر چلا گیا۔

"ہائے ہائے۔ میری توبہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ کم بخت کہیں منہ دکھانے کے قابل نا چھوڑا ہمیں" ہاجرہ ایک دم سینہ پیٹ کر بین کرنے لگی تو احسن نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بدبخت منحوس کرم جلی ناجانے کس کے ساتھ بھاگ گئی۔ ہائے ناک کٹوا گئی ہماری۔ کیا کچھ ناکیا اسکے لیے۔
ہائے کیا منہ دکھاؤں گی میں محلے میں۔ بے شرم لڑکی۔ ہائے ہائے ہمارا منہ کالا کر گئی" ہاجرہ دروازے میں کھڑی
اونچا اونچا دہائیاں دینے لگی جبکہ احسن ماں کی ایکٹنگ پر دل ہی دل میں داد دیے بغیر رہ نہیں پایا تھا۔

آس پاس کے لوگ باہر نکل آئے تھے۔

ہر کوئی ہاجرہ کی دہائیاں سن کر سلوہ کے کردار پر کیچڑ اچھالنے لگا یہ جانے بنا کے حقیقت اسکے برعکس ہے۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہاج



اور عارض

یہ ان تینوں لڑکوں کے نام تھے۔

عمر اور عارض سگے بھائی تھے جب کہ وہاج انکا دوست تھا۔
تینوں کا بچپن یتیم خانے میں گزرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یتیم خانے کے سخت ماحول سے تنگ آ کر تینوں رات کے وقت دیوار پھلانگ کر وہاں سے بھاگ گئے۔

چھوٹی موٹی چوریاں کر کے اپنا پیٹ بھرنے لگے۔

وہاں تو ایک بار پکڑا بھی گیا تھا۔ اسے اٹھارہ سال سے کم عمر ہونے کی وجہ سے زیادہ سزا نہیں ملی تھی۔

جب اٹھارہ سال سے بڑے ہوئے تو تینوں نے مل کر گھروں میں چوریاں اور ڈکیٹیاں ڈالنا شروع کیں۔
راہ چلتے مسافروں کو لوٹنے لگے۔

مگر اس بار وہ کچھ الگ کرنا چاہتے تھے جس کا منصوبہ وہاج انہیں کھنڈر میں بیٹھ کر سمجھا رہا تھا۔
اپنی پہلی واردات ان لوگوں نے اعظم نامی شخص کے گھر کی تھی۔

یہ شادی آن لائن رشتہ کمپنی کے توصف سے ہوئی تھی۔

وہاج تیز دماغ کا تھا وہ پلیننگ کرتا تھا۔

عارض کمپیوٹر میں اچھا تھا سوائے نیٹ سے سیکھ کر ایک نکلی ویب سائٹ بنائی اور ان سب کی نکلی شناختوں بھی تیار کیں۔

عمر کا کام سلوہ کے چوری کر لینے کے بعد ان لوگوں کے بھاگنے کا انتظام کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور سلوہ اسے ایک دوشیزہ کا کردار ادا کرنا تھا

جیسے جیسے وہ تینوں اسے بتاتے جا رہے تھے وہ ویسے ویسے کرتی جا رہی تھی۔

"تم آج سے عشاء ہو" وہاں نے کچھ کاغزات اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ ایک عام سے ہوٹل کے عام سے کمرے میں موجود تھے۔

سلوہ نے کاغذ پکڑے اور سرسری نگاہ ڈالی۔ ان پر تصویر تو اسکی تھی مگر نام اور باقی تفصیل غلط لکھی ہوئی تھی۔

"اوائے سن۔ ویب سائٹ پر ڈھراڈھرا لوگوں کی ریکویسٹ آرہیں۔" کمپیوٹر میں لگا عارض یک دم جوش سے بولا تھا

"ہمیں اس انسان کو شکار بنانا ہے جو سیدھا سادہ عام نوکری کرنے والا ہو۔ ایسے لوگوں کے گھر میں اماں دادیوں کا زیور رکھا ہوتا ہے۔ اور انکے کوئی بڑے تعلقات ناہو خاص کر پولیس سے دور دور تک کوئی واسطہ ناہو۔" وہاج اٹھ کر عارض کے پاس گیا اور گردن جھکا کر کمپیوٹر سکرین پر نظر آتی لوگوں کی پروفائلز دیکھتے ہوئے ہدایا تا کہنے لگا۔

اسکی نظریں ایک ایک پروفائل کو کھنگال رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"شام تک ساری پروفائل چیک کر کے اس میں سے پہلا شکار نکالے گیس۔" وہاں نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور گھڑی دیکھی جو چھ بج رہی تھی۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور عمر اندر آیا۔ اسکے ہاتھ میں کھانا تھا۔

عمر نے سب سے پہلے سلوہ کو پیشکش کی مگر وہ انکار کر گئی۔

وہ کھوئی کھوئی سی مخمضے کا شکار لگتی تھی۔

وہ ہر وقت ایسی ہی رہتی تھی۔

کم بولتی تھی۔ خود سے کوئی سوال نہیں

کسی نے کچھ پوچھا تو سرسری سا جواب دے دیا۔

کچھ کرنے کو کہا تو اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.kitabnagri.com

وہ تینوں کھانے میں مگن ہو گئے جب کہ سلوہ وہاج کے دیے کا غریڑھنے لگی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

آٹھ سال کی تھی جب بختیار کی موت ہوئی تھی۔ تب وہ دوسری جماعت میں تھی۔ اسکی بعد ہاجرہ نے اسے سکول سے اٹھالیا تھا۔ تب کہ بعد سے اسنے سکول کی شکل نہیں دیکھی تھی ہاں البتہ چوری چپکے وہ احسن اور محسن کی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔ جب پکڑی جاتی تو ہاجرہ کے ہاتھوں خوب تھکائی ہوتی مگر وہ کتابیں پڑھنے سے باز نہیں آتی تھی۔ نتیجہ وہ سکول کالج نا جانے کے باوجود بھی اردو انگلش لکھنا اور پڑھنا جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سلوہ نے نظر اٹھا کر ان تینوں کو دیکھا جو کھانا تقریباً کھا چکے تھے۔
اسے نہیں یاد تھا اس نے آخری بار مس پسند کھانا پیٹ بھر کر کب کھایا تھا۔

شاید ابا کی موت والے دن جو بختیار نے اپنے ہاتھوں سے کھلایا تھا۔

اسکی سوچ اب ماضی کے سفر پر نکل گئی۔ اس مقام پر جہان زندگی حسین اور خوبصورت تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کی لاڈلی تھی۔

محلوں میں تو نہیں رہتی تھی مگر زندگی شہزادیوں جیسی تھی۔



دو سال بعد۔

وہ لڑکوں کا ہاسٹل تھا۔

تین ماہ پہلے ہی وہاں نئے اکیڈمک سیشن کانچ آیا تھا۔

ہر رنگ نسل سے تعلق رکھنے والے لڑکے موجود تھے۔

پڑھائی تو کہیں کونے میں منہ تکتی رہتی تھی جبکہ موجِ مستی۔ ٹانگ کھپائی اور لڑائی جھگڑے وسعت میں کھڑے
منہ جڑھاتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رات کا وقت تھا۔ سب لڑکے کمروں میں جا چکے تھے۔

ایسے میں کوڑیدور میں عارض اور عمر کھڑے تھے۔

وہ تین مہینے پہلے یہاں اپنا شکار ڈھونڈنے آئے تھے۔

آن لائن رشتہ کمپنی سے ان لوگوں نے تین چوریاں کی تھیں۔ ایک اعظم نامی شخص کے گھر دوسری رفیق نامی

ایک بڈھے کے گھر جسے تیسری شادی کا جنون چڑھاتا تھا۔ اس کا جنون ایک ہفتے میں ہی اتر گیا تھا۔

تیسری حیدر نامی ایک لڑکے کے گھر جو گاؤں سے شہر بسنے آیا تھا مگر ان لوگوں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ گنوا بیٹھا

"میرے ساتھ آ۔ اس ہاسٹل میں سب سے شریف انسان ایک ہی ملا اب تک۔" عمر آہستہ سے بولتے آگے

بڑھا۔

www.kitabnagri.com

"کون؟" عارض نے بیتابی سے پوچھا۔

"ارے چل تو سہی۔ فرسٹ ایئر کا ہے۔ ایک دم شریفہ بیگم ہے" عمر نے بتاتے ہوئے آخر میں دانت نکالے

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ چھوٹا سا کمرہ جہاں لڑکے پر لڑکا چڑھا ہوا تھا۔

مگر ایک لڑکا بالکل کونے میں گھسالیٹا تھا۔ وہ ستر سال کا دہلا پتلا ہلکی شیف کا حامل سرخ سپید رنگت اور خوبصورت شکل و صورت کا تھا۔ معصومیت کی رملق اسکے چہرے پر عیاں تھی۔

عمر نے اس طرف اشارہ کیا۔

عارض نے تیکھی نظروں سے اس طرف دیکھا۔

"یہ کیسے راضی ہو گا شادی کرنے کو۔ تو بھی نا۔ کوئی دوسرا چوزا نہیں ملا۔" وہ دبا دبا سا چلا یا۔

"یہاں اس سے زیادہ شریف اور کوئی نہیں۔ اور شادی تو اس کا باپ بھی کرے گا۔ وہاں کے پاس پلین ہے۔" عمر کہتے ہوئے آگے آیا اور اس لڑکے کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

www.kitabnaghi.com

سانس رکنے پر وہ یک دم ہڑبڑا کر اٹھا۔ اور پچھی نگاہوں سے عمر کو دیکھا۔

اندھیرے میں بس ہیولہ سا ہی نظر آرہا تھا۔

"ششش۔ کوئی آواز نہیں" آہستہ مگر سخت آواز میں عمر نے ہدایت کی اور لڑکے کے چہرے سے ہاتھ ہٹالیا۔
لڑکا حیرت سے دونوں کا منہ تکتے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو۔" عمر نے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے کہا تو وہ بنا چوچرا کیے انکے پیچھے چلنے لگا۔

وہ تینوں ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔

وہاں وہاں ایک دوسرا لڑکا اور بیڈیر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

سترہ سال لڑکے نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

"اللہ نے عورت کو پردہ کرنے سے پہلے مرد کو نظر جھکانے کا حکم دیا ہے۔ اگر عورت پردہ نہیں کرتی یہ اس کا فعل ہے۔ کوشش کرو کہ تم اپنا فعل پورا کرو۔ تم سے تمہارے افعال کا حساب ہو گا۔" پھپھوں کی میٹھی آواز اس لڑکے کے کانوں میں گونجی تھی

"یہاں سائن کر دو" وہاں نے اس لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک کاغذ پین سامنے کیا۔ لڑکے نے نظریں اٹھائیں تو اسکی گھنی پلکوں سے لبریز آنکھیں واضح ہوئیں جن میں سوال تھا۔

"مگر یہ کیا ہے" کاغز کو دیکھتے ہوئے اس نے معصومیت اور زراڈرتے ڈرتے سوال کیا۔

"یہ نکاح نامہ ہے۔ ہم دونوں شادی کر رہے ہیں (لڑکی کی طرف اشارہ کیا) تم گواہ بن رہے ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"آپ دونوں چھپ کر شادی کر رہے ہیں۔ یہ غلط ہے" اسکے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب وہاج کے زوردار مکے نے اسکے منہ کا نشانہ لیا۔

حملہ اچانک اور شدید تھا کہ وہ لڑکا کافی دیر تک اپنا جبرُ اسہلاتا رہا۔ اسکی آنکھیں یک دم پانیوں سے بھر گئیں۔

بیڈ پر بیٹھی سلوہ کا ناجانے کیون دل زور سے ڈھرکا تھا

اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"چپ چاپ سائن کرو۔ زیادہ پٹر پٹر نا کرو" وہاں نے دوبار اسکا کندھا زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔

موٹے موٹے آنسوؤں کی لڑی کے درمیان دھندلاتے منظر کے درمیان لڑکے نے بائیں ہاتھ سے ایک جگہ
 سائن گھسیٹے۔
 Kitah Nagri

"میں جاؤں اب" کا غزوہ اُج کی طرف بڑھایا تو وہ معنی خیز سا مسکرایا۔

"اتنی جلدی کیا ہے۔ یہاں بھی سائن کرنے ہیں" دو تین دوسری جگہوں پر سائن لیکر وہاں نے اسے کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔ وہ وہاں بیٹھ گیا اور بے چینی سے اپنا پاؤں ہلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی بیڈ پر سلوہ بیٹھی تھی مگر اس لڑکے نے ایک بار بھی سلوہ کو نہیں دیکھا تھا مگر سلوہ نے نظر پھیر کر ضرور دیکھا تھا

یعنی بڑا شکار ہاتھ آیا تھا

باقی لڑکے بھی سائن کر چکے تو وہاج نے نکاح نامہ لپیٹتے ہوئے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھا۔ باقی لڑکے بھی اٹھ کھڑے ہوئے

وہاج کرسی پر بیٹھے لڑکے کی طرف مڑا اور پراسرار شاطرسا مسکرایا۔

"شادی مبارک ہو۔" اسنے دانت نکال کر شادی پر زور دیتے ہوئے کہا جبکہ کرسی پر بیٹھا لڑکا جھٹکے سے کھڑا ہوا۔
- اسے وہاں کی بات سن کر دھچکا لگا تھا۔

"کک۔کی۔کیا۔مطلب" وہ گھبراہٹ سے ہکلا یا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پڑھنا نہیں آتا کیا؟۔ تم نے گواہ کی جگہ نہیں دلہے کی جگہ سائن کیے ہیں۔ یہ لڑکی اب تمہاری بیوی ہے۔ شادی مبارک ہو" وہاج قریب آیا۔ اس لڑکے کے سر پر پہاڑ توڑتے ہوئے اسے گلے لگایا اور آخری فقرے پر آنکھ مارتا ہوا کمر اسے نکل گیا۔

باقی تینوں بھی پیچھے نکل دیے۔

جبکہ لڑکا وہیں کھڑا پھتر ہوا ایک تک سامنے دیکھتا رہا۔ سلوہ بغور اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"شادی مبارک ہو۔ یہ لڑکی اب تمہاری بیوی ہے۔ شادیاں مبارک ہو ووو۔ تم نے دلہے کی جگہ سائن کیے ہیں۔ ہا ہا ہا" وہانج کی آواز اس کے کانوں میں ابھی تک مسلسل گونج رہی تھی۔

اور وہ شاکڈ سی کیفیت میں کھڑے کا کھڑا ہی رہا۔

وہ سترہ سالہ تین مہینے پہلے فرسٹ ایئر میں ایڈمیشن لینے والا ہاسٹل میں پڑھائی کی غرض سے رہنے والا بہرام تابش تھا جس کی زندگی چند زبردستی اور دھوکے سے لیے گئے سائن سے بالکل بدلنے والی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ رات جب عالیان کو گولیاں ماری گئیں

Posted On Kitab Nagri

حملے کی خبر جب فارم ہاؤس تک پہنچی تو وہاں موجود سب لوگوں میں ہلچل سے مچ گئی۔

افت کی سماعت میں جب یہ بات پڑی تو وہ گرتے گرتے پچی۔

جبار نے بامشکل اسے تھاما۔ الفت کا چہرہ ایک دم سفید پڑ چکا تھا۔

آنکھوں سے آنسو تیزی سے گرنے لگے تھے۔

"دیکھا تم نے جبار۔ ان لوگوں نے پھر اس پر حملہ کر دیا۔" وہ جبار کا گریبان پکڑ کر چلائی۔ آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔

جبار نے اسے تھامتے ہوئے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

www.kitabnagri.com

"افت۔ وہ تھیک ہو جائے گا۔ اسے ہاسپٹل لیکر گئے ہیں۔ وہ بچ جائے گا۔" جبار اسکے کاندھوں کو تسلی آمیز

انداز میں پکڑتے ہوئے بولا

"مجھے اسکے پاس جانا ہے۔ وو۔ہ۔ وہ دانیال کی طرح مجھے چھوڑ تو نہیں جائے گا۔" الفت کی آنکھوں میں

دردناک خدشہ ابھرا تھا جسکے جواب میں جبار نے محض نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں شکوہ اور ندامت دونوں کے آثار نظر آتے تھے۔
جبکہ الفت باہر کی طرف بڑھ چکی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

فارم ہاؤس کے اس طرف آجہاں سلوہ گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔
اسنے اپنے ہاتھ سامنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ بالکل خالی تھے

اور ایسی ہی اسکی کیفیت تھی خالی ہاتھ۔

وہ ہمیشہ سے خالی ہاتھ ہی رہتی آئی تھی۔

زندگی ایک ایک کر کے اسکے سب پیارے اس سے چھینتی جا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

دفعتا اسکا دل گھبرانے لگا۔

اسے سانس لینے میں دشواری سی محسوس ہوئی تو کھینچ کر سانس لینے کی کوشش کی۔

ایک عجیب سی گھبراہٹ تھی

جیسے جان سے پیارا کوئی تکلیف میں ہو

Posted On Kitab Nagri

اسے پہلا خیال بہرام کا آیا۔

وہ غصے میں نکلا تھا

کہیں اسنے خود کو کچھ کرتو نہیں لیا۔۔۔۔

وہ اس سے آگے سوچنا سکی تھی جب اسکی سماعت میں عالیاں پر حملے کی خبر پڑی۔

سلوہ کا دل دھک سے رکا۔

بے اختیار ہاتھ سنے پر گیا۔

وہ کھڑی ہوئی اور اضطرابی کیفیت میں باہر کی سمت بھاگی۔

عالیان آٹھ سال کا تھا جب سے اسکے ساتھ لندن میں تھا۔ وہ سارا کے ساتھ عالیان کا بھی خیال کرتی تھی

عالیان سے ایک عجیب سا ممتا بھر اگا و ہو گیا تھا۔

وہ اسکے رازوں کا شریک بھی تھا۔

وہ ہمیشہ اسے دیکھ کر سوچتی تھی کہ اگر اسکا بیٹا ہوتا تو اس جیسا ہی ہوتا مگر سلوہ اس بات سے انجان تھی کہ

عالیان ہی اسکا بیٹا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عالیان جبار نہیں عالیان تابش تھا۔

قسمت بھی عجیب کھیل کھیلتی ہے۔ عالیاں اور سلوہ دس سال سے ایک دوسرے کے ساتھ ایک چھت کے نیچے تھے مگر اپنے آپس میں رشتے سے ناواقف تھے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ڈاکٹر بلڈ کارنچ ہو گیا ہے۔" وہ نرس ہسپتال کے کاریڈور میں تیزی سے بڑھتی آپریشن ٹھیسٹر کے اندر چلی گئی

باہر دیوار کے ساتھ لگی کرسیوں پر الفت بیٹھی تھی بے حال سی۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

سارا کی حالت کی وجہ سے سلوہ اسکے ساتھ گھر چلی گئی تھی۔

کچھ فاصلے پر جبار اور زر عون آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"بہت شکریہ بیٹا۔ تم وقت پر عالیان کو ہسپتال لے آئے۔" جبار نے لہجے میں احسان مندی لاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"انکل یہ تو میرا فرض تھا۔ آپ پلیز مجھے شرمندہ نا کریں۔ آپ اپنے بیٹے کے لیے دعا کریں۔" زرعون نے جبار کے ہاتھ تھام کر نرمی سے دلا سہ دیا۔

کچھ دیر بعد وہ جبار سے رخصت لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا تو جبار نے محسوس طور پر اسکی چال میں ایک عجیب لچک سی محسوس کی تھی۔

جب وہ بول رہا تھا تب بھی لہجے میں زنانہ نرمی کی رمت تھی۔

"میرا دانیال۔۔۔۔۔" جبار اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں زرعون بڑھ گیا تھا جب الفت کی بے جان سے آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

وہ چونک کر مڑا تو دیکھا الفت کے ہونٹ مدھم مدھم مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

www.kitabnagri.com

"میرا دانیال۔ میرا پیارا دانیال!" وہ آہستہ آواز میں بے تاثر چہرے مگر ہلکی سی مسکان کے ساتھ پکارتی جاتی تھی

-

جبار اسکی حالت دیکھ کر خوفزدہ سا ہوا۔ اسے یک دم ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔
یوں محسوس ہوتا کوئی اسکی گردن کے گرد آہستہ

Posted On Kitab Nagri

آہستہ پھندہ کس رہا ہے۔

جبار نے ٹائی ڈھیلی کی اور کوٹ کی جیب سے رومال کھینچ کر ماتھے پر آئے پسینے کو تھپتھپایا۔
وہ عالیان کے بجائے دانیال کو کیوں پکار رہی تھی اسے اندازہ تھا۔

سامنے سے داور چلتا ہوا آیا۔

"گولیاں چلانے والا ضرور کوئی شارپ شوٹر تھا۔ گولیاں دور سے مگر نشانہ لیکر ماری گئیں تھیں۔" وہ قریب آتے ہوئے اطلاع بتانے لگا جب الفت اٹھی اور تیزی سے اس تک آئی۔

"داور کیسے بھی کر کے حملہ آور کو ڈھونڈو۔ چاہے وہ جہنم میں بھی ہو اسے تلاش کرو۔ سنا تم نے۔ میرے بیٹے کے حملہ آور کو میرے سامنے لاو۔ میں خود اسکی جان لوں گی۔" الفت نے داور کی شرٹ کا کالر کھینچا اور سرخ آنکھوں کے ساتھ افیت بھرے لہجے میں ڈھاری تھی۔

"آپا۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔ اس بار میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔ آپ عالیاں کی فکر کریں۔ مجرم کو مجھ پر چھوڑ دیں۔" داور نے سنجیدگی بھری تسلی سے بہن کو سمجھایا تو وہ اسکے گلے لگ کر رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر جبار۔ آپ کے بیٹے کی جان بچ گئی۔ اگر وقت پر وہ آدمی خون نادیتا تو شاید یہ ناممکن ہوتا" ایک ڈاکٹر آپریشن روم سے نکل کر باہر آیا اور جبار کو بتایا۔

جبار نے اسکی بات سن کر سکھ کا سانس لیا۔

داور کے سینے سے لگی الفت بھی سیدھی ہوئی اور ایک شکر بھری سانس لی

"وہ آدمی کون ہے جس نے خون دے کر میرے بیٹے کی جان بچائی ہے۔ میں اس سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔"

- "جبار بے تابی سے بولا تو ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔"

"وہ آدمی تو چلا گیا۔ اور اسنے کہا کہ اسکی شناخت مت بتائی جائے۔ معزرت مگر میں آپکو اسکا نام نہیں بتا سکتا۔"

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا جبکہ جبار گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"مجھے کیسے معلوم ہوگا اس بارے میں۔" چند سالوں پہلے وہ اپنے بہترین دوست ڈاکٹر ساحر بیگ کے آفس میں انکے سامنے بیٹھا الجھن سے پوچھ رہا تھا۔

"ڈی این آے۔ تمہارا سوال ڈی این اے دے سکتا ہے۔ ایک فیکٹ تو میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ دوسرا جاننا اتنا ضروری نہیں ہے۔" ڈاکٹر ساحر بیگ اپنی کرسی پر آگے ہو کر بیٹھا اور سنجیدگی سے سمجھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"الف آخر ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ وہ اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتی ہے۔" جبار نے پریشانی سے پہلو بدلا۔ وہ الف کی کسی بات پر سخت نالاں تھا جو اس نے چھپائی تھی۔

"شاید اسے ڈر ہو کے تم اسکے فیصلے کو رد کر دو گے۔ اسنے تم سے چھپایا ہے مگر کوئی غلط کام تو نہیں کیا نا۔ تم خوا مخوا پریشان ہو رہے ہو۔" اب کے ساحر بیگ نے زرا نرمی سے بات سمجائی۔

جس پر جبار نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مگر مجھے کیسے بھی کر کے اس شخص کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے زور دے کر بولا۔

"سوری۔ مگر تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اس سلسلے میں۔" ساحریگ نے صاف ہاتھ اٹھا دیے تو جبار پریشان کن سوچ میں پڑ گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

کسی نے اسکا کاندھا چھوا تو وہ ماضی سے واپس آیا۔ سامنے الفت کھڑی تھی۔

جبار سمجھ ناپایا سکی آنکھوں میں کیا تھا۔

شکوه

نفرت

یا پچھتاوا

"ہمارا عالیان زندہ ہے۔ تم نے سنا وہ زندہ ہے۔" وہ گلوگیر لہجے میں کہتی اسکے ساتھ لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں وہ زندہ ہے۔ سنائیں نے۔" جبار چاہ کر بھی ہمارا عالیان نہیں بول پایا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"امی ابو۔ معاف کیجیے گا مگر آپ دونوں اپنا بندوبست کہیں اور کر لیں۔" لائبہ کی ضد کرنے پر زوہیب اسی روز شام کو ان سے بات کرنے لگا تھا۔

اسکی بات سن کر دونوں میاں بیوی شاکڈ سے رہ گئے تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو بیٹا۔" زوہیب کی ماں پاس آئی اور ہاتھ پکڑ کر بے یقینی سے بولی

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں مزید آپ دونوں کا خرچہ نہیں چلا سکتا۔ آپ لوگ اپنا سامان باندھ لیں"

www.kitabnagari.com

زوہیب حد درجے کی بے مروتی دکھاتے ہوئے بولا تو اسکی ماں نے حیرت اور بے یقینی کی کیفیت میں اسکے ہاتھ

چھوڑے۔

چند ثانیے وہ بیٹے کا چہرہ دیکھتی رہی پھر اگلے ہی لمحوں میں ہاتھ آپس میں جوڑے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا یہ ظلم مت کرو۔ ہم کہاں جائیں گے۔ تمہارے ابو بیمار ہیں۔ انہیں کینسر ہے۔ تم دیکھ نہیں رہے انکی حالت" وہ ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے فریاد کرنے لگی۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ دونوں جہاں مرضی جائیں۔ تایا ابو کی طرف جائیں یا زویا کی طرف مگر یہاں سے چلیں جائیں۔ میں اور میری بیوی اب آپکو مزید برداشت نہیں کر سکتے۔" ماں کے واسطے اور فریادیں نظر انداز کرتا وہ بے رخی سے کہتا نکل گیا۔

اسکے جاتی ہی اسکی ماں بے جان سی زمین پر بیٹھی۔

پھر بیڈ پر لیٹے اپنے شوہر کو دیکھا جو کینسر کی بیماری کے سبب بہت بیمار اور نحیف زدہ لگ رہا تھا۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔
کیا یہ سب جو ہورہا تھا وہ آزمائش تھی

www.kitabnagri.com

نہیں بلکل نہیں یہ تو مکافات عمل تھا۔
یہ تو ہونا ہی تھا۔

شکوہ تو بنتا ہی نہیں تھا۔

محض خاموشی سے سزا کا ٹپنی تھی

Posted On Kitab Nagri

سزا جو مقافات عمل کے طور پر مل رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ ہمت کر کے اٹھی اور سامان باندھے لگی۔

"اٹھیے۔ ہم جارہے ہیں یہاں سے" سامان باندھ کر وہ شوہر کو جگانے لگی

"کک۔ کہاں" بیڈ پر لیٹے اسکے شوہر نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا

"جہاں قسمت لے جائے۔" وہ تر آنکھوں کے ساتھ افسردگی سے گویا ہوئی تو شوہر اسکی بات سمجھ گیا۔

رات مزید گہری ہوئی تو دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکلے تھے۔

زوہیب نے تو رخصت کرنے کی بھی زحمت ناکی تھی اور لائے دروازے میں کھڑے مزے سے ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

دونوں بیوی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ یہ وہ اولاد تھی جس پر اس شخص نے اپنا سب کچھ لٹا دیا تھا اور آج اس نے یہ صلہ دیا تھا مگر وہ شکایت کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔
یہ تو ہونا ہی تھا۔ یہ تو مکافات عمل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ آگے چل کر اسکی سانس پھولنے لگی تو وہ کھانستا ہوا زمین ہر بیٹھا۔ بیوی بھی پریشانی کے عالم میں ساتھ بیٹھی اور پیٹھ سہلانے لگی۔

کوئی مدد بھی نظر نہ آتی تھی۔

اور کھانسی بھی عام نہیں تھی۔

بلڈ کینسر کی کھانسی تھی۔

وہ اب کے کھانسا تو منہ سے کافی خون بھی اگلاتا تھا جسے دیکھ کر اسکی بیوی مزید خوفزدہ ہو گئی تھی۔

وہ اٹھی اور دیوانہ وار مدد کو سڑک پر بھاگنے لگی۔

ساتھ ساتھ نظر شوہر پر بھی ڈالتی جو بے جان سافٹ یاتھر پر پڑا تھا۔

حالت دیکھ کر لگتا تھا ابھی مر جائے گا مگر اسکی قسمت میں مزید تکلیف ابھی باقی تھی۔

ابھی مقافات عمل باقی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

اس صبح کا سورج روشنی اور امید لے کر طلوع ہوا تھا۔

عالیان کو پرائیوٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ وہ دوائیوں کے زیر اثر ابھی تک بے ہوش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبار ڈاکٹر سے بات کرنے گیا تھا جبکہ الفت گھر پر تھی۔ اسکا کہنا تھا کہ وہ عالیان کو ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔ وہ برداشت نہیں کر پائے گی۔

اس لیے سلوہ کو ہسپتال ہیجھ دیا عالیان کا دیہان رکھنے کو۔

سلوہ روم میں رکھے ایک بیچ پر بیٹھی تھی۔ نظریں کسی غیر مر قائی نکتے پر ٹکی تھیں۔ اسکے زہن میں کل کا منظر گھوم رہا تھا۔

وہ تکلیف دہ اذیت ناک منظر جب بہرام نے نفرت سے اسے دیکھا تھا اور غصے سے چلا گیا تھا۔

اذیت کا ایک طوفان تھا جو وہ خاموشی سے اپنے اندر سمائے بیٹھی تھی۔

خشک آنکھیں جن کے پیچھے کتنے ہی سمندر قید تھے

وہ زندگی میں بہت دفعہ توٹی تھی مگر اس بار وہ مکمل ریزہ ریزہ ہو چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ما۔ ما" عالیان کو ہوش آنے لگا تو اس نے مدھم تکلیف دہ آواز میں پکارا

سلوہ اٹھ کر فوراً اسکے یائی گئی اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ۔ مام کہاں ہیں" عالیان نے سلوہ کو دیکھ کر پوچھا۔ اسکی آنکھیں مکمل نہیں کھل رہیں تھیں۔ لہجے میں تکلیف تھی۔ اسے جسم کی تین جگہوں پر درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہیں تھیں۔

"ماما ابھی آ جاتی ہیں۔ تم خود کو پریشان مت کرو۔" سلوہ نے اسے تسلی دی تو عالیان نے دوبارہ آنکھیں موندھ لی۔

سلوہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ اٹھارہ سال کا تھا۔

آخر ایک اٹھارہ سال کے لڑکے سے کسی کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔

اور ایسی دشمنی کہ اتنی بے دردی سے اس پر گولیاں چلائیں گئیں۔

www.kitabnagri.com

"مس بختیار" عالیان کی آواز نے اسے سوچوں سے نکالا۔

"کیا میری زندگی اتنی بے مول ہے۔" وہ چھت کو گھورتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

سلوہ کے دل کو کسی نے جکڑ میں لیا۔۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کون ہے۔ کیوں میری جان لینا چاہتا ہے۔ میں نے آخر کسی کے ساتھ کیا برا کیا ہے" ابکے اسنے نظریں پھیر کر سوالیہ نظروں اور تکلیف دہ لہجے میں سلوہ سے پوچھا تو اسکا دل ڈوب کر ابھرا۔

"تم بہت اچھے ہو۔ تم کسی کا برا نہیں کر سکتے۔ حملہ آور جلد پکڑا جائے گا۔ وہ اپنے کیے کی سزا ضرور بھگتے گا۔"

سلوہ نے ممتا بھری ہمدردی سے کہتے ہوئے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا جبکہ عالیان ایک انوکھے سکون کو محسوس کرتا واپس آنکھیں موندھ گیا۔

"میں نے تمہیں ہمیشہ اپنے بیٹے کی طرح دیکھا ہے۔ اور آج میرا دل تمہیں دیکھ کر ایسے ہی ٹرپ رہا ہے جیسے میرے اپنے بیٹے کی تکلیف پر ٹرپنا چاہیے۔" سلوہ نے جھک کر عالیان کے ماتھے کا بوسہ لیا اور اسکا ہاتھ کی پشت کو

وہ پلٹنے لگی تو محسوس ہوا اعلیٰ ان کے ہاتھ کہ گرفت اسکے ہاتھ پر مضبوط ہوئی تھی جیسے وہ چاہتا ہو سلوہ اس سے دور نہ جائے۔

سلوہ وہیں بیڈ کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔
اسنے نہیں بلکہ عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

اور ایک عجیب سا سکون اور ممتا بھرا احساس سلوہ کو اپنی لیپٹ میں لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی لگتا جینے کی امید ختم ہو گئی ہے مگر پھر محسوس ہوتا ابھی امید باقی ہے۔
ہاں ابھی امید باقی تھی۔

باہر چمکتا سورج روشنی اور امید کی کرنوں سے توڑے ہوئے دل منور کر رہا تھا۔

— ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"شکریہ بیٹا" طیبہ چہرے پر تشکر کے تاثرات لیے زرعون سے بولی تھی۔ وہ بھی اسے پہچان ناپائی تھی۔

زر عون ساکت کھڑا ان دونوں کو دیکھتا رہا۔
اسکے ماں باپ یہ کس حالت میں آگئے تھے اور کیوں؟ اسکا دماغ سوچوں کے بخور میں پھنس چکا تھا۔

اسنے آخری مرتبہ جب باپ کو دیکھا تھا وہ اسے خواجہ سراؤں کے اڈے پر چھوڑ گیا تھا۔
ہٹا کٹا اور تندرست مگر آج وہ اسکے سامنے لاغر اور مریل سا کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی ماں تب جوان تھی مگر اب چہرہ جھڑیوں زدہ تھا۔ طیبہ کی اتنی عمر نہیں تھی مگر حالات اور وقت کی گردش نے چہرے پر جھریاں چھوڑ دیں تھیں۔

"بیٹا تمہارا نام کیا ہے۔" طیبہ کا سوال اسے حیرتوں سے کھینچ لیا۔

"ع۔ع۔ علی" زرعون نے جان بوجھ کر غلط نام لیا۔ اسے خدشہ تھا کہ اسکی اصل شناخت جان کر احسن غصہ ہوگا۔

قدرت نے اسے اپنے ماں باپ سے دوبارہ ملوایا تھا اور زر عون اسے گنوا نا نہیں چاہتا تھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں ماں جی۔" زرعون نے خود کو بامشکل رونے اور طیبہ کے گلے لگنے سے روکا تھا۔

"بیٹا اگر تکلیف نہ ہو تو اولڈ ہوم چھوڑ دو ہمیں۔" طیبہ کے الفاظوں نے زر عون کے سر پر بمب پھوڑا تھا۔

"ممم۔۔ مگر کیوں۔؟" وہ چاہ کر بھی اپنی الجھن اور حیرت ظاہر کرنے سے نہیں رہ پایا۔

"کیونکہ اب وہ ہی ہمارا ٹھکانہ ہے۔" طیبہ کے لہجے میں دکھ نے ڈیرا ڈالا تو زرعون کے دل کو کچھ ہوا مگر وہ کمال ضبط سے اپنے آنسو روک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کا گھر کہاں ہے۔ گھر والے کہاں ہیں۔" گھر والوں کے ذکر پر اسکے سامنے زوہیب اور زویا کے چہرے لہرائے۔

اسکے بڑے بہن بھائی جن پر اسکا باپ اپنی جان نچھاوڑ کرنا تھا۔

"اب کوئی نہیں ہمارا۔" طیبہ تکلیف سے کہتی فٹ یا تھ پر بیٹھ گئی جہاں نڈھال سا احسن پہلے ہی بیٹھا ہوا تھا۔

زرعون کے مزید کچھ پوچھنے سے پہلے احسن نے کھینچ کھینچ کر سانس لینے شروع کر دیے۔
اسکی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔

طیبہ پریشان سی احسن کی کمر سہلانے لگی۔

"ماں جی اٹھیں۔ ہم انکو ہسپتال لیکر چلتے ہیں۔" زرعون نے تیزی سے کہتے احسن کو سہارا دے کر اٹھانے کی کوشش کی۔

اس بار اسکا ہاتھ نہیں جھٹکا گیا تھا۔

چار سال کی عمر میں خواجہ سراؤں کے اڈے پر چھوڑتے ہوئے جیسے روتے بلبلا تے زرعون کا ہاتھ چھوڑا تھا

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ دونوں احسن کو لیکر ہسپتال پہنچ چکے تھے۔

احسن کو ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔

اسکی حالت بہت خراب تھی۔

"تم فرشتہ بن کر آئے ہو بیٹا۔ ہمارے سگے بچوں نے گھر سے نکال دیا اور تم غیر ہو کر اتنا کچھ کر رہے ہو۔" طیبہ ایک دم جزباتی ہو کر رونے لگی تو زرعون نے اسے کندھوں سے تھاما۔

"ماں جی میں بھی تو آپ کا بیٹا۔۔۔ آپکے بیٹے جیسا ہوں۔" وہ بھرپور کوشش کر رہا تھا خود کو کمزور نا پڑنے دے۔

طیبہ نے تر آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھا پھر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

www.kitabnagri.com

"ماں جی آپ دونوں اولڈ ہوم میں نہیں رہیں گے۔ آپ لوگ میرے ساتھ رہیں گے۔ اور آج سے آپ دونوں کی تمام ذمہ داری میری۔ علاج وغیرہ ہر چیز "زر عون نے طیبہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر مودب سا کہا

"شکریہ بیٹا مگر ہم۔۔۔" طیبہ نے منع کرنا چاہا تو زرعون نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ماں جی آپ چاہتی ہیں میں بد قسمت ہی اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔ اللہ نے مجھے موقع دیا ہے کسی کی خدمت کرنے کا مجھ سے یہ موقع مت چھینے "زرعون کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اور لہجہ بھی تر ہو چکا تھا۔

"مگر بیٹا تمہارے گھر والے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ تم پہلے ہی بہت کچھ کر چکے ہو۔" طیبہ نے ایک بار پھر سے اسے منع کرنا چاہا۔

یہ حالات تو ان پر مقافات عمل کے طور پر اترے تھے۔

"میں اکیلا رہتا ہوں۔ آپ دونوں کی شکل میں مجھے ماں باپ مل گئے ہیں۔ میں تو خوش ہوں کہ اللہ نے مجھے میری آخرت سنوارنے کا موقع دیا ہے۔ آپ بالکل پریشان مت ہوں۔ مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھیے" وہ کہنا چاہتا تھا کہ میں آپ کا بیٹا ہی ہوں مگر بہت سے خدشے اور خوف لاحق تھے جس کی وجہ سے کہہ نہ پایا۔

اتنے میں ایک ڈاکٹر یاس آیا اور بتانے لگا کہ احسن کی طبیعت بہت خراب ہے۔

اسے بلڈ کیفینر ہے جو لاسٹ سیٹیج پر پہنچ چکا ہے۔

بروقت اور مناسب علاج نہ ملنے کی وجہ سے اسکی بیماری بری طرح اثر انداز ہو چکی ہے

اب احسن کے پاس بہت کم وقت رہ چکا ہے۔

ڈاکٹر کی بات سن کر جہاں طیبہ نے اپنا دل تھاما وہاں زرعون کا بھی دل دہل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

طیبہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی تو زرعون نے اسے اپنے ساتھ لگا کر دلاسہ دینے کی کوشش کی مگر تسلی اور دلاسے کی ضرورت تو اسے بھی تھی۔

اسنے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ ماں باپ کو اس حالت میں دیکھے گا
احسن کا سلوک اسکے ساتھ چاہے کتنا بھی برا تھا اسنے کبھی باپ سے نفرت نہیں کی تھی۔
وہ تو باپ کو گلے لگانا چاہتا تھا۔

اگر وہ باپ کو گلے نا لگا پاتا تو۔۔۔۔۔
اسکے وجود میں سنسنی سے ڈوڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد طیبہ احسن کے پاس اندروارڈ میں جا چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

زرِ عون کی ہمت نہیں ہوئی۔

وہ تو ہر چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا
طیبہ نے کہا تھا اب کوئی نہیں ہمارا۔
اس بات سے آخر اسکا کیا مطلب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وارڈ کی بیرونی دیوار کے ساتھ کھڑے زرعمون احسن گہری سوچوں میں جا چکا تھا۔

اور اسکے ساتھ ساتھ زر عون کے وجود کا انگ انگ اپنی باپ کی زندگی اور صحت کے لیے دعا گو بھی تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اس روز دھوپ کڑی پڑ رہی تھی۔ بادل چھپ کر سورج کو مکمل آتش پھیلانے اور روح زمین کو جھلسانے میں لگے تھے۔

ایسے میں پلوشہ کے غریب محلے میں ایک سفید رنگ کی شاندار چمکتی گاڑی آکر رکی تو سب حیرت سے دیکھنے لگے

www.kitabnagri.com

ایسی گاڑیاں یہاں کم ہی آتی تھیں۔

دفعۃً گاڑی کے گرد محلے کے بچوں کا رش سالگ گیا۔

محله میں ایک تماشہ سالک گیا۔۔

گاڑی میں سے ڈرائیور باہر نکلا اور بچوں کو پڑے ہٹایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اے سنو۔ سجاد کا گھر کون سا ہے" پھر ایک آدمی کو آواز دے کر پوچھا۔

"سجاد" آدمی اپنا سر کھجانے لگا۔

اتنی بڑی گاڑی میں آکر کوئی اس محلے کے کسی سجاد کا کیوں پوچھے گا۔

"وہ سجاد جس کی دس سال پہلے مزدوری کرتے موت ہو گئی تھی۔" اس بار ڈرائیور نے حوالہ دیا تو آدمی فوراً بولا

"اچھا اوسجاد۔ اے اندروں چوٹھی گلی وچ کاراے اودا۔ پراوتے مر گیا۔ تسی کی لینا اے ہن؟ وہ آدمی نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

ڈرائیور نے جواب نہیں دیا بلکہ واپس گاڑی میں بیٹھ کر سٹارٹ کر لی۔

www.kitabnagri.com

"اوپائُن۔ رکو تو سہی۔" آدمی یک دم گاڑی کے سامنے آیا۔

"اے ٹوڈی وڈی گاڑی اس گلی وچ نئی ورے گی۔ تو انوں پیدل ای جانا پاوے گا" وہ آدمی دانت نکال کر بولا تو ڈرائیور نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے شخص کی طرف نگاہ کی۔

Posted On Kitab Nagri

اس شخص نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اگلے ہی پل گاڑی سے دو لوگ باہر نکلے

ایک درمیانی عمر کا تھا۔
درمیانہ قد اور قبول صورت

دوسرا نوجوان مرد تھا
وہ اچھی شکل کا تھا۔

دونوں سوٹ بوٹ میں ملبوس امیر کبیر خاندان کے لگ رہے تھے۔
نوجوان کے چہرے پر تمکنت سجی ہوئی تھی۔

آس پاس کھڑے لوگ انہیں دیدے پھاڑ کر دیکھ رہے تھے
محلے میں کبھی اس قدر امیر بندہ نہیں دیکھا گیا تھا۔

"آجی میں تو انوں سجاد دے کار لے چلنا" محلے واسی کی پیشکش پر وہ لوگ اسکے پیچھے چلنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں جہاں سے گزرتے لوگ رک کر دیکھتے جیسے کوئی خلائی مخلوق ہو۔
درمیانی عمر کا آدمی ناپسندگی اور نخوت سے بڑبڑاتا آگے بڑھ رہا تھا۔

"لو جی۔ اے آگیا سجاد داکار" ایک چھوٹے سے دروازے پر پہنچ کر محلے واسی نے اطلاع دی تو ڈرائیور نے اسے کچھ پیسے دے کر شکر یہ کہا۔

گھر کا دروازہ بجایا گیا۔

کوئی جواب نہیں

محلے والے چھتوں سے لٹکے۔ دیواروں پر چڑھوں۔ کھڑکیوں سے ٹنگے اس گھر کے دروازے اور وہاں موجود نفوس کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے لکی رانی سرکس یہاں شفٹ ہو گیا۔

درمیانی عمر کا آدمی غیر آرام دہ بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھ رہا تھا۔

تماش بینوں کے مختلف تبصرے بھی شروع ہو چکے تھے۔

دوسری دستک پر دروازہ کھل گیا۔

مہرین نے چہرہ اچادر میں ڈھانپ کر پوچھا

"کون"

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ صاحب آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں" ڈرائیور نے آگے ہو کر بتایا۔

"امی کون ہے؟" عقب سے پلوشہ کی آواز آئی۔

اسکی آواز سنتے ہی نوجوان مرد کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی

"اگر اجازت ہو تو اندر بیٹھ کر بات کر لیں" ڈرائیور نے پوچھا تو مہرین منہ میں پڑ گئی۔

اسکے گھر میں کہاں جگہ تھی دو افراد کو بھی بٹھانے کی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"جی گھر میں کوئی مرد نہیں ہے۔ میں آپ کو اندر نہیں بلا سکتی۔" بروقت یہ ہی بہانہ سو جھا مہرین کو۔

اتنے میں پیچھے سے پلوشہ آئی اور پورا کوڑا کھول دیا۔

وہ ہمیشہ کی طرح سچی سنواری نکھری سی شوخ اور چنچل سی لگ رہی تھی۔

"جی بتائیں کون ہیں آپ۔ کیا چاہیے آپکو۔" دروازے کے وسعت میں کھڑے ہو کر پہلو پر ہاتھ سجائے وہ بہت بردباری سے گویا ہوئی۔

"آپ چاہیے" نوجوان نے زیر لب دہرایا مگر اسکی آواز پلوشہ تک پہنچ گئی۔ پلوشہ کے دل میں لڑو پھوٹا۔

ہائے امیر بندہ

Posted On Kitab Nagri

اسکے بچوں کا امیر ابا۔

یعنی ہن موجای موجا۔

بے بے شوا و اشوا۔

"آپ محلے سے کسی مرد کو بلاوالیں۔ جس کی موجودگی میں آپ سے بات کی جاسکے" ڈرائیور نے سہولت رکھی تو مہرین کے کہنے سے پہلے ہی پلوشہ منہ پر ہاتھ رکھ کر چلائی۔

"چچا فروقے۔ ادھر کھڑکی تک آواز نہیں آئے گی۔ ادھر ہی آکر سن لے" پلوشہ کے ہانک لگانے پر کھڑکی پر بیٹھے فروق کو تاو چڑھا۔

اب سب لوگ پلوشہ کے چھوٹے اور بوسیدہ گھر کے صحن میں کھڑے تھے۔

بیمٹھنے کو ناصوفی تھے نا کرسیاں۔

دو موڑھے تھے وہ بھی نازک حالت میں۔

"دیکھئے بہن جی۔ ایسے یوں اچانک آپ کے گھر آنا اور یہ بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ مگر میں بیٹے کی ضد کے آگے مجبور ہو کر آپ کے ایک عرضی لے کر آیا ہوں" درمیانی عمر کے آدمی نے سنجیدگی سے بات کا آغاز

کیا

Posted On Kitab Nagri

"میں کیا کر سکتی ہوں آپ کے لیے" مہرین نے نا سمجھی سے دریافت کیا۔

"در اصل آٹھ دس دن پہلے میرے بیٹے نے آپکی بیٹی کو دیکھا تھا۔ میرے بیٹے کو آپکی بیٹی بہت پسند آئی ہے۔ اس روز سے دن رات ایک کر دیے آپ کا پتا معلوم کرنے کے لیے۔ آج ہی معلوم ہوا تو مجھے یہاں لے آیا۔" وہ آدمی اصل مدعا بیان کر کے چپ ہوا تو مہرین نے حیرت سے اسکی شکل تکی پھر پلوشہ کو گھورا جس کے دل میں من دو من لڈو پھوٹ رہے تھے۔

ہائے بڑا سا محل جس میں وہ شہزادیوں کی طرح گھومے گی

بڑی سی گاڑی۔

مہنگے کپڑے۔

شاندار ز پور۔

وہ تو تصور کی دنیا میں بہت آگے نکل چکی تھی۔

"لُل۔ لیکن بھائی صاحب ہمارا اور آپ کا کوئی جوڑ نہیں" مہرین نے کچھ جھجھکتے ہوئے جواز پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہن جی محبت میں جوڑ نہیں دیکھے جاتے۔ اور ایسا رشتہ قسمت والوں کو ملتا ہے۔ آپ کی بیٹی راج کرے گی راج راج۔ آپ کو یہ موقع گنونا نہیں چاہیے" وہ آدمی اپنی پیشکش پر زور دے کر بولا تو مہرین سوچ میں پڑ گئی۔

جبکہ چچا فاروق تمام حالت حاضر کو دیکھتے عجیب شکلیں بنا رہے تھے۔

"بہن جی اتنا وقت نہیں ہے سوچنے کو۔ ہمیں آپ سے کچھ نہیں چاہیے سوائے آپ کی بیٹی کے۔ نکاح پڑھوا کر اسے آج ہی رخصت کریں ہمارے ساتھ۔" اس آدمی نے ایک دم سے نکاح کا ذکر کیا تو وہاں موجود تمام نفوس ورطہ حیرت میں ڈوب گئیں۔

"تسی وی نواب بندے او۔ نکاح اینج ٹھوڑی ہوندا اے۔ ناجان نا پہچان۔" چچا فاروق نے اب گفتگو میں اپنا حصہ ڈالنا شروع کیا تھا اور پلو شہ کو اس وقت وہ ہر کسی کی خوشی میں پھٹا اڑانے والی پھوپھو لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بھائی صاحب میں منزل ہاشمی ہوں۔ یہ میرا بیٹا فرہاد منزل ہے۔ ہمارا یہاں سے کچھ فاصلے پر آگے سوسائٹی میں بنگلہ ہے۔ پاکستان اور باہر ہمارا کرو بار پھیلا ہوا ہے۔ اور رہی بات آج نکاح کی تو وہ دراصل کل میرا بیٹا ملک سے باہر شفٹ ہو رہا ہے۔ وہ چاہتا ہے اپنی بیوی کو لیکر ساتھ جائے۔ اگر نکاح ہو جائے تو کل تک آپکی بیٹی کے بھی کاغذات تیار ہو جائیں گے۔" منزل ہاشمی نے تفصیل سے معاملہ آگاہ کیا تو پلویشہ نے مٹھیاں چہرے کے نیچے رکھ کر خوشی سے ججر جھری لی

Posted On Kitab Nagri

یوں تو کاغذات ایک دن میں تیار نہیں ہوتے مگر اس محلے کے ان پڑھ واسیوں کو اس بارے میں کہاں معلوم تھا۔

اس آدمی نے کہا تو سب نے یقین کر لیا۔

واہ کیا بات ہے پلوشہ

کیا قسمت یابی ہے

امیر بندے کا رشتہ آیا اور وہ بھی ہینڈ سم امیر کا۔

تیری تو موجیں لگ گئیں۔

وہ دل ہی دل میں خود کو داد دیے جا رہی تھی جبکہ مہرین سوچ میں پڑی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

یوں اچانک سے یہ سب کوئی خواب سا معلوم ہو رہا تھا

"آئی۔ آپ بالکل پریشان ناہو۔ اگر کل جانا نہیں ہوتا تو ہم تسلی سے منگنی اور شادی کرتے۔ مگر مجبوری ہے ہماری۔ آپ بے فکر ہو کر اپنی بیٹی کو رخصت کریں رانیوں کی طرح رکھوں گا اسے۔" اب کی بار فرہاد منزل نے مہرین کے آگے عرض رکھی تھی۔

پلوشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ قبول ہے قبول بول دے۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں ہاں کر دونا۔ اتنا کیوں سوچ رہی ہو" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"بتائیں آپکو منظور ہے یہ رشتہ۔ دیکھیں بہن جی میں نے آج تک کسی کی اتنی منت نہیں کی۔ آپکی طرف سے دیری اس رشتے کو گنوانے کا سبب ہو سکتی ہے۔" منزل ہاشمی نے لہجے میں ڈراوے کی رمق لیکر کہا تو مہرین نے یلوشہ کی طرف دیکھا۔

پلوشتہ نے فوراً ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تھیک ہے مجھے منظور ہے۔" بالآخر مہرین راضی ہو گئی۔ سادی سی مہرین نے اس رشتے کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا۔

"آپکا بہت بہت شکریہ آنٹی۔ ڈیڈ مولوی کو بلاوالیں" فرہاد نے شکریہ ادا کر کے کن اکھیوں سے مسکراتے ہوئے پلوشہ کو دیکھا تو وہ زرا اسی شرمائی۔

کچھ دیر بعد مولوی آیا۔

چچا فاروق نے مہرین کو بہت روکا۔

وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ خیر خواہ تھا

Posted On Kitab Nagri

سبب یہ تھا کہ اس سے پلوشہ کا اتنی اچھی جگہ رشتہ قبول نہیں ہو رہا تھا۔

محلے داروں کی بے چینی عروج پر تھی۔ کب چچا فاروق باہر نکلے اور بی بی سی کا کام انجام دے۔

نکاح ہو چکا تھا۔

چچا فاروق کو گواہ بننا پڑا۔

"اگر اجازت دیں تو چلتے ہیں۔ بہت سی تیاریاں بھی کرنی ہیں۔" فارغ ہو کر منزل ہاشمی نے اجازت چاہی اور باہر نکل گیا۔

مہرین نے بھرائی آنکھوں سے پلو شہ کو پیار کرتے اسے سیاہ بوسیدہ چادر اوڑھنا چاہی تو پلو شہ نے اتار چھینکی۔

"اماں اب تو میں مہنگے مہنگے کپڑے پہنوں گی۔ پیچھے کرو اس پھٹی چادر کو" وہ ایک مغرور سی ادا سے کہتی مہرین کے گلے لگی اور اپنا ڈوبٹہ سریر لیتی فرہاد کے ساتھ باہر نکل گئی۔

اسکا دل بلیوں اچھل رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

چچا فاروق کی طرف سے بات پھیل چکی تھی۔

ہر زبان الگ الگ تبصرے کر رہی تھی مگر پلوشتہ کو کہاں فکر تھی۔

وہ تو خود پر رشک کرنے میں مصروف تھی۔

آس یاس کی خواتین مہرین کے سر پر مکمل تفصیل جانے پہنچ چکی تھیں۔

سفید گاڑی غریب محلے سے نکل کر پلوشہ کی خواہوں کی دنیا کی طرف رواں تھی۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھی پلو شہ باہر گزرتے درختوں اور عمارتوں کا نظارہ کرتے بلکل بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی

اور اسکی حرکتیں دیکھ کر فرہاد مسکرائے جا رہا تھا۔

باہر سورج مکمل آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

کیا پلو شہ کی قسمت کا ستارا بھی چمک اٹھا تھا یا اسے گرہین لگ چکا تھا۔

یہ راز جلد سامنے آنے والا تھا۔

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ایک ماہ بعد۔

Posted On Kitab Nagri

اگست کی بارویں تاریخ۔

آج عالیان پر حملہ ہوئے پورا ایک ماہ ہو چکا تھا۔ وہ گولیوں کے زخموں کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکا تھا۔۔۔
اب وہ سٹیک کے ساتھ چل لیتا تھا۔

اس تمام وقت عالیاں اپنی فکر چھوڑ کر سلوہ کی فکر کرتا رہا تھا
اسکا تو جیسے یہ مقصد بن گیا تھا۔
مس سلوہ کو انکے سونو سے ملوانے کا مقصد۔

"میں ریڈی ہوں۔" سٹیک کے سہارے چلتا وہ سلوہ کے کمرے میں آیا اور اطلاع دی۔

سلوہ کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔
پھر وہ رکی اور گہرے سانس لیکر خود کو کمپوز کیا۔

آج وہ بہرام سے ملنے جا رہی تھی۔
اپنی محنت اپنی بے گناہی کا تذکرہ کرنے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج اسے بتانے والی تھی کہ سلوہ بختیار نے اس کے ساتھ دھوکہ نہیں کیا تھا۔
وہ آج اسے ہر سچائی بتانے والی تھی۔

مگر ایک ڈر تھا ایک خدشہ لاحق تھا کہ بہرام نے اسکی بات ناسنی تو۔۔۔۔۔

"آپ پریشان ہیں۔" عالیان اسکے قریب آیا اور اسکا کندھا تھاما۔

سلوہ نے اسکی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلا دیا۔

"جب تم ساتھ ہو تو بالکل بھی نہیں۔ ابا اماں اور سونو کے بعد میں سب سے زیادہ تمہیں اپنے ساتھ مخلص پایا ہے۔ اس کے علاوہ ہر کوئی مطلبی اور خود غرض ملا ہے۔" سلوہ نے عالیان کے چہرے کو چھوتے ہوئے پیار بھرے بھرم سے کہا۔

گزرے دنوں کے کئی کرب زدہ لمحے یاد آئے تو اسکی آنکھوں میں سائے لہرانے لگے۔

"اب چلیں۔" عالیان کے کہنے پر اس نے خود کو ماضی سے باہر نکالا اور دونوں باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام تابش ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار ہو اسیاہ رنگ کے سوٹ میں ملبوس جاہ وہ جلال کی شبیہ کی صورت آفس سے باہر نکلا تھا۔

اسنے باہر آتے ہی سن گلاسز آنکھوں پر چڑھائے
دوپہر کا وقت تھا اور سورج سریر چڑھا ہوا تھا۔

بہرام نے موبائل نکالا۔
فون بک کھولتے ہی سلوہ کا بے نام نمبر سامنے آیا۔

وہ نمبر لاتعداد بار ملایا ہوا تھا۔

بہرام نے ڈیلیٹ کے بٹن پر انگوٹھا رکھا مگر پھر کینسل کر دیا۔
وہ بہت بار پہلے بھی اس نمبر کو ڈیلیٹ کرنے کی کوشش کر چکا تھا مگر ہر مرتبہ کوئی چیز اسے روک دیتی تھی

وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا آخر یہ کیا ہے۔

وہ تو ارادہ کر چکا تھا سلوہ سے اپنے دھوکے سے قائم ہوئے رشتے کو ختم کرنے کا۔

Posted On Kitab Nagri

رشتہ کیا وہ تو نمبر بھی ڈیلیٹ نہیں کر پارہا تھا۔

مگر ایک حقیقت تو یہ بھی تھی کہ سلوہ اسے دھوکہ دے گی تھی۔
اسکا دماغ انہیں سوچوں کے بھنور میں گھوم رہا تھا جب ایک مانوس سی آواز سماعت سے ٹکڑائی۔

"بہرام۔۔!" وہ سلوہ تھی جو عقب میں کھڑے پکار رہی تھی۔

بہرام کے تاثرات سخت ہوئے اور اسکی مٹھیاں بھیجنے لگی۔

وہ پلٹا اور سن گلاسز اتار کر سلوہ کو دیکھا۔

آج آنکھوں میں نفرت نہیں تھی مگر لا تعلقی کے تاثر تھے۔

www.kitabnagri.com

"بہرام میری ایک بار بات سن لو۔ میں سب کچھ وضاحت کر دوں گی۔" سلوہ نے ایک قدم آگے بڑھتے بے
تابی سے کہا۔

اسکا بازو آگے بڑھا اور بہرام کے کوٹ کو چھوا تو وہ فوراً پیچھے کھسک گیا۔

"کیا اب بھی کچھ رہتا ہے کہنے کو۔" اسنے واپس گلاسز لگائے اور سپاٹ لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ پلیز میری بات۔۔۔!" سلوہ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہنا چاہا مگر بہرام نے درمیان میں اسے روک دیا۔

"غلط فہمی مجھے تب ہوئی تھی جب مجھے لگا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔ مگر میں اب حقیقت جان چکا ہوں۔ تم ایک چورنی تھی جو دھوکہ سے شادی کر کے لوگوں کو لوٹتی ہے فقط۔" وہ ایک لمحہ کور کا آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔

جبکہ سلوہ سانس روکے اسے سن رہی تھی۔

"یہ سچ ہے مگر میں۔۔۔"

"مگر تم نے مجھے بھی بے وقوف بنا لیا۔" چبا چبا کر بولتے بہرام نے ایک قہقہہ لگایا۔

"میں وہ سترہ اٹھارہ سال کا لڑکا نہیں ہوں جسے تم بے وقوف بنا سکو۔ میں تمہاری کسی بات میں نہیں آنے والا۔" اب کے بہرام نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں معلوم تم دوبارہ میرے سامنے کیوں آئی ہو مگر میرے دل میں اب سوائے نفرت کے تمہارے لیے کچھ نہیں ہے" وہ شدید قسم کے نفرت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا اور سلوہ کا دل کوئی مٹھی میں لے رہا تھا۔
ایسے تو اسکے سونو نے کبھی اس سے بات نہیں کی تھی۔

"بہرام میں بے گناہ۔۔" اعلیٰ سانسوں کے ساتھ سلوہ نے کہنا چاہا مگر پہلے ہی بہرام نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے روک دیا۔

"میں بتاؤں تم نے کیا گناہ کیا تھا۔ تم نے ناصر ف مجھے دھوکہ دیا تھا بلکہ قتل کا جرم بھی کیا تھا۔ اس روز گھر سے جاتے تم پھوپھو کو مار گئی تھی۔ انہوں نے کیا باگڑا تھا تمہارا۔ شاید وہ تمہاری حقیقت جان گئی تھیں یا اس روز تمہیں روکنے کی کوشش کی تھی۔ میری نظر میں تم آج صرف اور صرف ایک قاتلہ ہو اور کچھ نہیں۔" بہرام نے پھوپھو کی موت کا ذکر کیا تو سلوہ کا دل دہل گیا۔

یہ بات اسکے لیے شاکد کرنے والی تھی۔

وہ تو اس بات سے بھی انجان تھی کہ اس روز ان لوگوں نے پھوپھو کو قتل کر دیا تھا مزاحمت کرنے کی وجہ سے۔

کچھ فاصلے پر گاڑی میں بیٹھے عالیان نے چونک کر سراسر طرف موڑا۔ اسکے کان میں لگی بلیو ٹوٹھ میں بہرام کی آواز گونج رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مس سلوہ نے اپنی کہانی میں بہرام تابش کی پھوپھو کا ذکر کیا تھا مگر انکی موت کا نہیں۔۔
جبکہ یہ بات سلوہ کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی۔

اسکا دماغ معاف ہونے لگا تھا۔

ان ظالموں نے پھوپھو کو مار ڈالا۔

یہ سوچ اسکے وجود پر لرزہ طاری کرتی اور سماعت بالکل ساکت ہو چکی تھی۔

"میرا تم سے یا تم سے جڑی کسی شے سے اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے تمہارے پکارنے اور چھونے سے بھی نفرت ہے۔" بہرام نے درشتی سے کہتے اپنا کوٹ اتارا اور زمین پر پٹخ دیا جسے سلوہ کا ہاتھ لگا تھا۔

سلوہ نے جھنجھلا کر اسے دیکھا۔

آنکھیں تھی کہ خشک قحط جیسی

مگر دل کی حالت طوفان میں غوطے کھاتی ناو جیسا تھا۔

بہرام نے لائٹر جلا کر کوٹ پر پھینکا تو وہ آہستہ آہستہ آگ پکڑنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آج تم سے اپنا ہر تعلق ہر رشتہ ختم کر رہا ہوں" بہرام کے اگلے الفاظ اس پر قہر بن کر ٹوتے تو سلوہ نے حقیقتاً ہاتھ جوڑ لیے۔

"میں بے گناہ تھی بہرام۔ مجھے زبردستی لے جایا گیا تھا۔ میرا یقین کرو۔۔۔" سلوہ کی آنکھیں لبالب بھر چکی تھیں اور وہ روندھے ہوئے لہجے میں اپنی بے گناہی پیش کر رہی تھی۔

"تم چاہے جو بھی کہانی بناؤ مجھے تم پر یقین نہیں ہے اور نا ہی تمہاری کسی بات کا اعتبار ہے۔" بہرام نے ہاتھ جھلا کر سر جھٹک کر کہا تو سلوہ بے جان سی زمین پر بیٹھی

"تمہیں اپنی سلوہ جی پر بھی یقین نہیں ہے۔ سونو تو اپنی سلوہ جی کی ہر بات کا یقین کرتا تھا۔" وہ آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ محبت بھرا مان لیکر بولی تھی مگر یہ نہیں جانتی تھی کہ سامنے کھڑا شخص اب پتھر بن چکا تھا۔ وہ جگھلنے والا نہیں تھا۔

"وہ سونو تھا جسے اعتبار تھا۔ تمہارے جانے کے ساتھ وہ بھی مر گیا۔ میں بہرام تابش ہوں۔ بہرام تابش (انگلی سے سینے پر دستک دی) اور بہرام تابش آسانی سے کسی پر یقین نہیں کرتا" وہ ایک ایک لفظ کاٹ دار اور جتاتے انداز میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ انیس سال میں نے بہت تکلیف میں گزارے ہیں۔ میرے کرب کو مزید مت بڑھاؤ۔ اور اگر تم نہیں کر سکتی تو میں ہم دونوں کو اس دھوکے فریب کے رشتے سے آزاد کر دیتا ہوں۔" وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ لہجے میں ڈھیروں کرب لیکر بولا تو سلوہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں ایسا مت کرو" سلوہ نے بے بسی اور بے تابی سے روکنا چاہا مگر بہرام کے منہ سے الفاظ ادا ہو چکے تھے۔ جسے سن کر سلوہ کی سماعت سائیں سائیں کر رہی تھی اور دل بری طرح کچلا گیا تھا۔ وجود سے جان کھینچتی محسوس ہوئی تھی اور روح کانپ کر رہ گئی تھی۔ زبان کو جیسے زنگ لگ چکا تھا ورنہ اسے روک ہی لیتی۔

"میں تمہیں ہمارے دھوکے سے بنے کاغزی رشتے سے آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں طلاق۔۔۔"

"رک جائیں مسٹر بہرام۔" بہرام کو درمیان میں ٹوکنے والی وہ بلند آواز عالیاں کی تھی جو سٹیک کے سہارے چلتا دونوں کے قریب آ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

بہرام کو اس مداخلت پر جہاں تیش چڑھا تھا وہیں سلوہ کی سانس بحال ہوئی تھی۔ اسنے آنکھوں میں امید اور یقین کے چراغ لیکر عالیاں کو دیکھا جو اسکا اور بہرام کا رشتہ بچائے گا۔

کیا عالیاں ایسا کر پائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

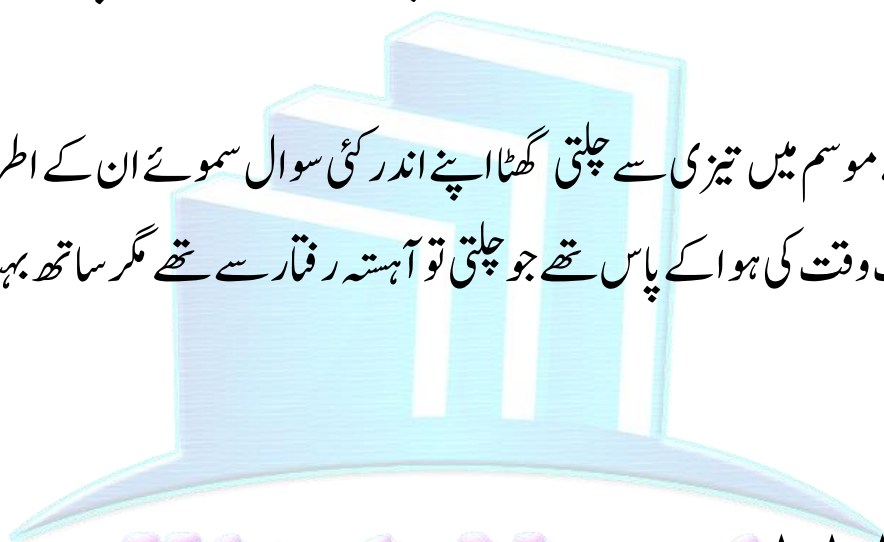
کیا وہ اپنی ماں کی بے گناہی اپنے باپ کے سامنے رکھ پائے گا۔

کیا وہ ان دونوں کا تعلق توٹنے سے بچایاے گا۔

کیا غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

کیا بہرہ اور سلوہ عالیان سے اور عالیان ان دونوں سے اپنے تعلق کی حقیقت جان پائے گا۔

اچانک سے تیور بدلے موسم میں تیزی سے چلتی گھٹا اپنے اندر کئی سوال سموئے ان کے اطراف پھرنے لگی اور ان سوالوں کے جواب وقت کی ہوا کے پاس تھے جو چلتی تو آہستہ رفتار سے تھے مگر ساتھ بہت کچھ بہا لے جاتی تھی۔



Kitab Nagri ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.kitabnagri.com

عالیان سلوہ اور بہرام کے قریب پہنچ چکا تھا۔
 بہرام اسے آنکھیں چھوٹی کر کے الجھن سے دیکھ رہا تھا
 جبکہ سلوہ کے دل کی ڈھرکن کبھی تیز ہوتی کبھی مدھم
 ہوا میں بھی عجیب طرح سے پھڑپھرا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر بہرام کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے ایک بار مس سلوہ کی بات سن لیں۔" وہ اب بالکل بہرام کے سامنے کھڑا تھا۔

بہرام نے استہزائیہ قہقہہ لگایا

"تم ہو کون لڑکے۔ کیا جانتے ہو ہمارے بارے میں"

"عالیان جبار۔۔! اور میں آپ دونوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ اور وہ بھی جو آپ نہیں جانتے۔ وہ سب جسے جان کر آپ کی تمام غلط فہمی دور ہو جائے گی۔" عالیان نے ترقی با ترقی کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہرام اسکی بات سن کر طنزیہ مسکرایا

"الفت جبار کے بیٹے ہو تم۔ ہو نہو" پھر نخوت سے سر جھٹکا

بہرام ایک قدم آگے بڑھا اور بالکل اسکے سامنے آیا ایسے کہ دونوں کے چہرے آمنے سامنے تھے۔
عالیان کا قد بہرام سے ایک انچ چھوٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلی بات میں اپنی کاروباری حریف کے بیٹے کا اعتبار کیوں کروں گا۔ دوسری بات میں ایسے انسان کا اعتبار کیوں کروں گا جسے اس عورت نے پٹیاں پڑھائیں ہیں۔ لڑکے مجھے کوئی ایک جواز دو میں تمہاری بات کا یقین کروں" بہرام نے چبا چبا کر جتاتے ہوئے کہتے اپنی نظریں عالیان کے چہرے پر گاڑھی۔

"کیا آپ اپنی دشمنی اور میری مس سلوہ کے لیے طرفداری کو سائدرکھ کر میری بات سنیں گے" عالیاں اپنی بات پر زور دے کر بولا۔

"تم چھوٹے ہوا بھی لڑکے۔ تم اس عورت کو نہیں جانتے۔ تم وہی بولو گے جو یہ چاہتی ہے۔ اسنے تمہیں بھی وہ کہانیاں سنائی ہونگی جو مجھے بتا رہی ہے۔" بہرام نے آخری فقرے پر تیز نگاہوں سے سلوہ کی طرف دیکھا جس کا سر نامحسوس طریقے سے نفی میں ہلاتھا۔

"اگر تمہیں اتنا ہی یقین ہے اس عورت کی بے گناہی کا تو میرے سامنے ثبوت لاو ثبوت لاویا پھر کوئی شخص جو اسکی بے گناہی کا اعتراف کرے۔ جو ثابت کرے کہ سلوہ نے قتل نہیں کیا تھا۔ اگر ایسا کر سکتے ہو تو میں تمہاری بات سننے کے لیے تیار ہوں ورنہ دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔" بہرام نے اسکے سینے پر انگلی رکھ کر تنبیہ کی اور نخوت سے اسے کا ندھے سے ایک طرف کرتا آگے بڑھنے لگا تو عالیان کی سٹیک پھسلی اور وہ لڑکھڑایا۔

سلوہ اسے گرتا دیکھ کر آگے بڑھی اور اسی وقت بہرام بھی پلٹ کر اسے پکڑ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سلوہ اور بہرام کے ایک ساتھ اسے تھامنے کی وجہ سے دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔
دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ سلوہ کا دل بے ڈھرک ہوا تو بہرام کے وجود میں بھی
سنسنی پیدا ہوئی۔ بہرام نے کوفت سے ہاتھ پیچھے کرنا چاہا مگر عالیان کی وجہ سے نہیں کر سکا۔
عالیان تھیک سے کھڑا ہوا تو بہرام نے اس کا بازو چھوڑا اور کندھا تھپکا

"دیپھان سے"

پھر وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

وہ ڈرائیور کو پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔

اسے ماہم کی طرف جانا تھا مگر سلوہ کے سامنے آنے سے وہ بری طرح ڈسٹرب ہو چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

میں روڈ پر گاڑی لاتے ہوئے اس نے فیصلہ کیا وہ آج ہی ماہم ملک سے ملے گا۔ وہ اب سلوہ کی وجہ سے اپنا کام ادھورا نہیں چھوڑے گا۔

پچھلی بار بھی وہ فارم ہاؤس میں ماہم سے بات کرنے اسکی طرف بڑھ رہا تھا جب درمیان میں سلوہ آگئی تھی۔
آج بھی وہ ماہم کی طرف جا رہا تھا اور سلوہ نے اسے روک لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یوں تو سلوہ درمیان میں آتے محسوس ہوتی تھی مگر کیا درحقیقت ماہم ملک درمیان میں آنے والی تھی۔
وقت نے کیا سوچ رکھا تھا۔

اس تعلق کا آخر کیا انجام ہونے والا تھا۔

کیا عالیاں سلوہ کی بے گناہی ثابت کر سکے گا
 پاوہ دونوں ہمیشہ کے لیے دور ہو جائیں گے۔

بہرام نے موبائل اٹھا کر ماہم ملک کا نمبر نکالا۔
سکرین پر "ڈیزیز کزن" لکھا آیا۔

بہرام نے سنجیدہ چہرے کے ساتھ نمبر ڈائل کیا۔
دوسری طرف سے مصروف سی آواز آئی۔

"ہیلو"

"بہرام سپیکنگ۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔ کیا ہم مل سکتے ہیں" وہ سپاٹ سے انداز میں بولا تو اپنے آفس میں بیٹھی ماہم ملک چونک کر سیدھی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی جی۔ بالکل۔ میں فری ہوں۔ کہاں ملنا ہے" ماہم یک دم بے تابي سے بولی۔

بہرام کے لیے تو وہ اپنی تمام مصروفیات بالائے طاق رکھ سکتی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ہوں۔۔۔ گڈ۔ آدھے گھنٹے میں مالک حویلی میں" اور اسنے ماہم کی اگلی بات سنے بنا ہی کال کٹ کر کے موبائل سیٹ پر اچھال دیا۔

ماہم تیزی سے اٹھی اور باہر کی طرف بڑھی۔
راستے میں زر عون ملا مگر وہ اسکی بات سنے بنا ہی آگے بڑھ گئی۔

"ماہم میری بس ایک ہی دعا ہے جس چیز کے پیچھے آپ بھاگ رہی ہیں اسکی وجہ سے آپ کا دل ناتوٹے۔" اسنے لفٹ میں غائب ہوتی ماہم کو دیکھتے زیر لب کہا اور پلٹا ہی تھا تو سامنے حماد کھڑا تھا۔

حماد اسے افسوس سے دیکھ رہا تھا۔

"تم باز نہیں آو گے نا۔ کتنی بار سمجھایا ہے کہ تم اور ماہم میڈم کبھی ایک۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"شٹ اپ۔ جسٹ شٹ اپ۔ کبھی اس سے آگے بھی سوچ لیا کرو" زرعون نے اسکی بات درمیان میں کاٹ کر چباچبا کر کہا اور اسے دھکیل کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

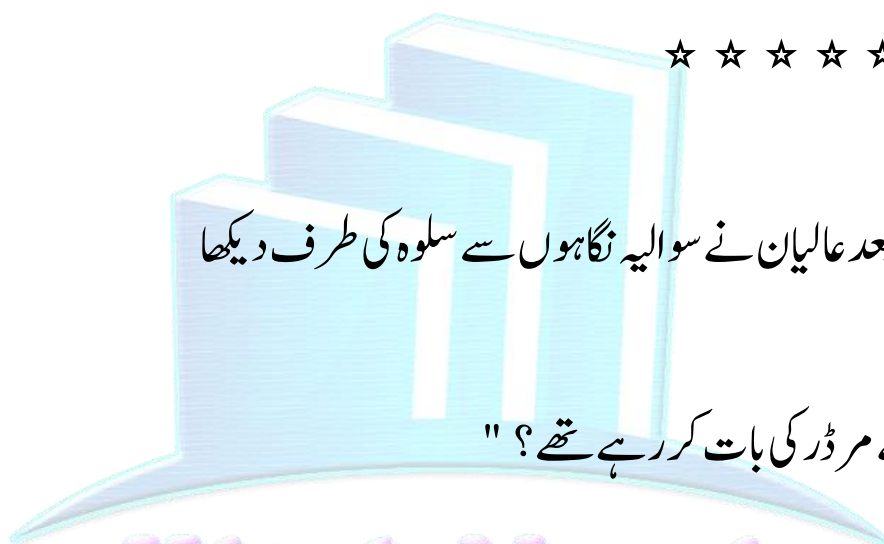
اسکی آواز اونچی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ دونوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

حماد کو زرعون کا ایسا بولنا اپنی ہتک محسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا گلا کھنکھار تا سب کو نظر انداز کرتا باہر نکل گیا۔
تو اب ایک آدھا ادھور انسان اسے شٹ اپ بولے گا۔

باہر نکلتے ہی حماد کے تیور بگڑے اور غصے میں پھنکتے سڑک پر چلنے لگا۔



"وہ بہرام کی پھوپھو تھیں۔ وہ انکے ساتھ ہی رہتا تھا۔ میں خود آج بہرام کے منہ سے سن رہی ہوں کہ اس روز اسکی پھوپھو کا قتل ہوا تھا۔ انہیں میرے بھائیوں نے ہی مارا ہو گا۔" سلوہ نے پریشانی سے کہا تو عالیان نے سوچتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کیا آپ کسی ایسے انسان کو جانتی ہیں جو آپ کی بے گناہی ثابت کر سکے۔؟" عالیا اب بہرام کی شرط کی طرف آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے بھائی اور بھابھی۔۔۔ وہی لوگ میری بے گناہی کے گواہ ہیں۔"

"یعنی ہمیں انہیں ڈھونڈنا ہے تاکہ مسٹر بہرام کو سچ معلوم ہو سکے" عالیان سلوہ کا کندھا تھامتے بولا تو سلوہ نے اسکی طرف دیکھا۔

وہ کچھ نابولی۔ محض اثبات میں سر ہلایا۔

عالمیان کا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یقین دلانا سلوہ کو اندر تک پر یقین کر گیا۔ ایک بھرم تھا ایک مان تھا کہ وہ ساتھ ہے تو سب تھیک ہو گا۔

تو یعنی وہ کئی سالوں بعد ان لوگوں کا سامنا کرنے والی تھی جن سے سخت نفرت کرتی تھی۔
وقت پھر سے سلوہ اور اسکے بھائیوں کو آمنے سامنے لانے والا تھا۔

وہ جو ہمیشہ خود سے وعدہ کرتی آئی تھی کہ اپنے سوتیلے بھائیوں کو کبھی معاف نہیں کرے گی کیا اپنے اور بہرام کے رشتے کو بچانے کے لیے اسے یہ کرنا پڑے گا۔

تمام راستے وہ یہ ہی سوچتی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالمیان اس سے وقتاً فوقتاً کچھ نا کچھ پوچھتا رہتا اور وہ جواب دیتی رہتی۔

"آپکی سٹوری سن کر محبت کے بارے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ بہت درد دیتی ہے یہ۔" وہ باتوں کے درمیان کہنے لگا تو سلوہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔ صرف درد نہیں راحت بھی دیتی ہے۔ راحت اور درد دونوں ہی محبت کا حصہ ہیں۔" وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی سمجھانے والے انداز میں بولی

عالمیان اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو بالکل ویسے ہی چمک رہا تھا جیسے بہرام کے زکر پر چمکتا تھا۔

Kitab Nagri

کوئی تعلق ناہو کر بھی مس سلوہ سے بہت گہرا تعلق قائم ہو چکا تھا۔
ایسا وہ سوچتا تھا مگر قدرت نے تو بہت پہلے ہی دونوں کا رشتہ قائم کر دیا تھا۔

ضرورت تھی تو محض سچائی جاننے کی۔

ضرورت تھی تو محض تعلقات کو پہچاننے کی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

ماہم گھر پہنچی تو دل تیز ڈھرک رہا تھا۔

سلوہ کو دیکھ کر وہ سوچ چکی تھی کہ اپنی محبت سے دستبردار ہو جائے گی مگر یہ کہاں اس قدر آسان تھا۔
اور پھر چاہے وہ دستبردار ہو بھی جائے بہرام کے سامنے آنے پر اپنے دل کو قابور کھنا ماہم ملک کے لیے دشوار
ہی ہوتا تھا

وہ اندر داخل ہوئی تو بہرام لان میں کھڑا تھا

لان کے اس خاص خطے کے پاس جہاں مالی رخ نہیں کرتا تھا اور ملک سرمد اس طرف دیکھتے رہتے تھے۔

بہرام ہمیشہ کی طرح بہت وجیہ لگ رہا تھا۔ ماہم کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔

وہ چہرے کی سرخی کو ہاتھ سے تھپتھپا کر کم کرتی آگے بڑھی۔

بہرام نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا اور ہلکی سی مسکان چہرے پر لایا جس پر فدا ہونا مہم ملک نے اپنا حق سمجھا۔

"آئیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" ماہم اسکے قریب آئی اور آفر کی

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم جانتی ہو یہ جگہ باقی کے لان سے الگ کیوں ہے" بہرام اسکی بات نظر انداز کر تاعام سے لہجے میں بولا

"نن۔۔ نہیں۔ کیا آپ کچھ جانتے ہیں۔" وہ الجھن سے اسکا چہرہ دیکھنی لگی۔
پھر نظر جھکا کر لان کو دیکھا جہاں بہرام کی نظریں گاڑھیں تھیں۔

وہ مسلسل اس جگہ کو دیکھ رہا تھا۔
دفعۃً وہ نیچھے بیٹھا اور گھاس کو ہاتھ میں جکڑا۔

ماہم نے دیکھا اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔
گردن کی تنی رگیں اس بات کا ثبوت تھیں وہ اپنے اندر کچھ ضبط کر کے بیٹھا ہے۔
دومنٹ بعد وہ خود کو کمپوز کرتا اور چہرے کو سیاٹ بنا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا میں ملک سرمد سے مل سکتا ہوں۔" اس نے سوال کیا تو ماہم گڑبرائی

"آپ ضرور مل سکتے ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔" ماہم نے تاسف سے کہا۔

بہرام نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ ملک سرمد کے بارے میں بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس عورت کے ہاتھ میں ایک بچہ بھی تھا۔ جس کی زندگی کے لیے وہ ملک سرمد کے آگے گڑ گڑائی تھی۔ وہ ملازم اسے مار چکا ہوتا اگر ملک سرمد کی اکلوتی بیٹی زیبا ملک اسے لیکر حویلی سے بھاگی ناہوتی "

ماہم ملک کے دماغ میں یک دم جھماکا ہوا۔

تو یعنی زبیرا نام کی جس عورت کے بارے میں وہ بار بار پوچھتے تھے وہ انکی بیٹی تھی۔

"آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں۔؟" وہ اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

جس پر بہرام طنزیہ مگر زرا سے دکھ کی آمیزش لیکر بولا

"اس طرح کے اس روز زیہ ملک جس بچے کو لیکر گئی تھی وہ میں تھا" انگلی سے سینے پر دستک دی۔

پھر پیٹ کی جیب سے سگریٹ نکال کر لائٹر سلاگیا اور ایک کش بھرا

یہ شاید اندر موجود کرب کو باہر نکالنے کی کاوش تھی۔

ماہم کی حیرتوں میں ایک اور اضافہ ہوا

ایک اور انکشاف

Posted On Kitab Nagri

یعنی ملک سرمد جوڑ کر کرتے تھے کہ زیبا حویلی کے وارث کو لے گئی تھی وہ وارث اور کوئی نہیں بہرام تابش ہی تھا۔

"آج یہاں آنے کا میرا مقصد یہ سب بتانا نہیں تھا۔ میں اپنا حق لینے آیا تھا۔ اپنے ماں باپ کے قتل کا بدلہ لینے آیا تھا۔ ملک سرمد سے انکے جرم کے بارے سوال کرنے آیا تھا مگر معلوم پڑتا ہے وہ پہلے سے ہی اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں تو۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

تو ماہم ملک کی گردن میں گلی اُبھر کر معدوم ہوئی

"تو کیا چاہتے ہو" وہ مدھم سا بولی

"وہی جو میرا ہے۔ زیادہ گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا۔ فلحال کے لیے مجھے اس پڑا پڑتی میں سے اپنا حصہ چاہیے۔ جتنا جلدی ممکن ہو میرے آفس میں سپر ز پہنچا دینا۔ ڈیر کزن۔" وہ سنجیدگی بھرے حاکمانہ انداز میں کہتا ماہم کے کاندھے کو زرا سا تھپک کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ ماہم اپنی جگہ کھڑی رہی
وہ شخص اسے ہر بار معاف کر دیتا تھا
آج بھی وہ اسے سوچنے سمجھنے سے عاری کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جن سوالوں کے جواب وہ کئی سالوں سے جاننا چاہ رہی تھی آج بہرام ان پر سے پردہ ہٹا گیا تھا۔

وہ بہرام تھا

بہرام تابش

ملک سرمد کے بڑے بیٹے تابش ملک کا بیٹا

ماہم ملک کا چچا زاد بھائی

اس حویلی کا وارث

وہ کیا کیا سوچ کر آئی تھی۔

بہرام کا اسے خود کال کرنا اور ملنے کے لیے بلانا، ہم کو خوشی حیرت تجس ایک ساتھ محسوس ہو رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بہرام یہ سب انکشاف کرنے والا تھا۔

وہ سوچتی اندر کی جانب بڑھی۔

اسکے قدم خود بخود ملک سرمد کے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ تھا نے کا منظر تھا۔

دو حوالدار بڑی طرح سے چار آدمیوں کو پیٹ رہے تھے۔

حوالات کے باہر داور کھڑا تھا۔

وہ پچھلے ایک ماہ سے شہر کے تمام شارپ شوٹرز سے تفتیش کر چکا تھا مگر کوئی ثبوت ہاتھ نہیں لگا تھا۔

داور نے الفت سے پوچھا تھا اسے کسی پر شک ہے تو اس نے بے ڈھرک بہرام تابش کا نام لیا تھا۔

"اس پر سب گنگ میں ان لوہو نے کا کیس تھا جس کی وجہ سے وہ کئی دن جیل میں رہا تھا۔ اسے لگتا ہے کہ کیس میں

نے کیا تھا جس کا بدلہ وہ مجھ سے عالیان کو مار کر لینا چاہ رہا ہے " الفت نے پریشانی سے کہتے مزید بتایا تھا۔۔

الفت کے بیان کے بعد داور نے بہرام پر بھی نظر رکھنا شروع کر دی تھی۔

اسکی ایک ایک حرکت پر

ایک ایک قدم ایک ایک ملاقات پر

"سر آج بہرام تابش اپنے آفس کے باہر مس سارا کی کیئر ٹیکر اور عالیان سے ملا تھا۔ میں سن تو نہیں پایا انکی

باتیں مگر بہرام کے انداز سے لگتا تھا وہ غصے میں ہے۔ "داور کے سامنے کھرا خبری اسے اطلاع دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔ تھیک ہے۔ اور کچھ معلوم ہو خبر کرنا" حکم دیتے ہوئے وہ سلاخ دار دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا جہاں چار ملزمان کو بری طرح پیٹ کر ان سے سچ نکلوانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

دور الجھن کا شکار تھا۔

آخر سلوہ اور عالیان بہرام سے کیوں ملے تھے۔
عالیان اس شخص سے کیوں ملے گا جس پر اسکی ماں کو شک ہے۔ اور بہرام اپنی کاروباری حریف کے بیٹے سے کیوں ملے گا۔

اور اس سب کے درمیان سلوہ وہاں کیوں موجود تھی۔
کیا سلوہ بہرام سے ملی ہوئی تھی۔

اتنے سالوں بعد دور کو پھر سے سلوہ کے ماضی کے متعلق شک ہونے لگا تھا

www.kitabnagri.com

"مممم۔۔۔ میں بتاتا ہوں۔ سب بتاتا ہوں۔" بلاخر ایک ملزم مار پیٹ سے دوہرا ہوتا بڑبڑانے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



داور قریب آیا اور اسکا چہرہ اٹھایا

"بول۔" درشتی سے کہتے اپنے ہاتھ سے اسکا منہ نوچا

"مجھے جس نے گولی مارنے کا کہا اس آدمی کا نام یچی ہے۔"

داور نے اسکا منہ ایک طرف جھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

یچی بہرام کا خاص آدمی تھا۔

بہرام نے یحییٰ سے کہا ہو گا اور یحییٰ نے شارب شوٹر ہائر کیا ہو گا۔

سب کچھ صاف تھا

مگر کیا اتنا صاف تھا جتنا نظر آتا تھا۔

کچھ گڑبڑ تھی

کچھ اٹ پٹا تھا۔

کچھ ایسا جوا بھی آنکھوں سے او جھل تھا مگر جلد اسکا خلاصہ ہونے والا تھا۔

"اور جو کچھ بھی جانتا ہے سب اگلو اس سے" داور سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا

کچھ دیر بعد اسٹیشن سے باہر نکلتے اس نے موبائل کان سے لگایا ہوا تھا۔

"مجھے دو لوگوں کی مکمل ہسٹری چاہیے۔ وہ بھی پتا کرو جو وہ خود بھی نا جانتے ہوں" اپنی گاڑی میں بیٹھتے داور نے سنجیدگی سے کہا اور گاڑی آگے بڑھالی۔

Posted On Kitab Nagri

کال بند ہوتے ہی داور نے بہرام اور سلوہ کی تصویر اپنے آدمی کو بھیج دیں۔

اسکا زہن تمام راستے سوچ کا شکار رہا تھا۔

سب کچھ صاف ظاہر ہو کر بھی بہت پیچیدہ تھا۔

سامنے ہو کر بھی غلط فہمی کے پردے میں ڈھکا ہوا



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ہسپتال کا کارڈور نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

رات کے دوسرے پہر وہاں خاموشی سی چھائی تھی۔

www.kitabnagri.com

ایسے میں کاریڈور سے زرعون سیاہ رنگ کی ہوڈی پہنے آگے بڑھ رہا تھا

وہ ایک کمرے کے باہر رکا۔

ایک لمحے کو شیشے سے نظر آتے بیڈ پر لیٹے احسن کے چہرے کو دیکھا۔

اس یاد تھا وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باپ کو دیکھتا رہتا تھا مگر وہ اسکو نہیں دیکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج بھی وہ ہی دیکھ رہا تھا مگر باپ نہیں دیکھ رہا تھا یا وہ دیکھ نہیں سکتا تھا۔

زر عون دروازه کھول کر اندر بڑھ گیا۔

دو ہفتے ہو گئے تھے احسن کا علاج ہوتے ہوئے۔

کیمو ٹھڑاپی کے باعث سر پر ایک بال باقی نہیں تھا۔

جسم میں سے خون گویا کسی نے نچوڑ کر رکھ دیا۔

اسکی حالت بہت لاغر تھی۔

وہ خود سے اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔

زرعون بیڈ کے قریب آیا اور اپنے ہاتھ احسن کی ٹانگ پر رکھے۔

www.kitabnagri.com

"میں نے یہ تو نہیں چاہا تھا آپ اس حالت میں ملے مجھے۔" وہ گیلی سانس اندر کھینچتا بولا تھا۔

دوائیوں کے زیر اثر سویا ہوا احسن زر عون کی باتوں سے بے خبر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کچھ سالوں تک یہ سوچتا رہا کہ آپ سے سوال کروں گا۔ آپ سے پوچھوں گا کہ آخر آپ نے اور ماما نے اپنے پیار کو کیوں بانٹ لیا تھا۔ کیا ماں باپ سب بچوں کو ایک جیسا پیار نہیں کرتے؟۔ میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا کہ باپ دو بچوں کو پیار کرے اور ماں دوسرے دو یا ایک کو۔ دونوں ہی اپنے تمام بچوں سے برابر محبت کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر کیوں میرے بہن بھائیوں کی طرح آپ مجھے اپنے ساتھ نہیں بیٹھاتے تھے۔ کیا میں اتنا برا تھا۔ میں جو بھی تھا۔ یا جیسا بھی تھا آپ کی اولاد تھا۔" وہ ایک لحضے کو خاموش ہوا تو بائیں آنکھ سے چند بے آواز آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑکھ گئے۔

اسکی آواز مدہم تھی مگر خاموشی کے باعث گونج رہی تھی۔

"میں آپ سے شکایت کرنا چاہتا تھا کہ کیوں اس روز آپ مجھے خواجہ سراؤں کے اڈے پر چھوڑ آئے تھے۔ کیا ضروری ہے کہ میں یا مجھ جیسے دوسرے لوگوں کی جگہ وہاں ہی ہے۔ کیا میں اپنے گھر نہیں ہو سکتا۔ اپنے گھر والوں کے پاس۔ کتنا رویا تھا میں۔ کیا آپ کو یاد ہے جب آپ مجھے اس جگہ چھوڑ رہے تھے میں کتنا رویا تھا۔ آپ کی کتنی منتیں کی تھیں۔ مگر آپ مجھے دھتکار کر چلے گئے تھے۔ کیا کوئی اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔ شاید کوئی انسان اپنے دشمن کے ساتھ بھی ایسا نہ کرتا۔ مجھے لگا کہ آپ مجھے قبول کر رہیں ہیں مگر آپ تو مجھے چھوٹی جیل سے نکال کر بڑے قید خانے میں چھوڑ آئے تھے جہاں ماما بھی نہیں تھیں میرے ساتھ "اسکے حلق میں پھانس سی اٹکی تو بولتے بولتے رکا۔

وہ جانتا تھا کہ احسن اسکی کوئی بات نہیں سن یا رہا ہے مگر پھر بھی دل ہلکا کرنے کو کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ لحضے خاموش رہا۔

عجیب کرب تھا جو بولنے سے روک رہا تھا۔

شکایت کرنے سے روک رہا تھا۔

افیت تھی جو باپ کو ایسی حالت میں دیکھ کر ہورہی تھی۔

زرعون نے کبھی اپنے خوابوں میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔

"ایک عرصہ آپ سے نفرت کرنے میں گزاری ہے میں نے۔" وہ کہتے ہوئے احسن کی ٹانگ پر ہلکا سا دباو دے گیا۔

"مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے بس ایک ہی چیز چاہیے تھی۔ نا کوئی نفرت۔ نا کوئی شکایت۔ نا کسی بات کا بدلہ۔ مجھے تو فقط آپ کو ایک بار گلے لگانا تھا۔ بالکل اس طرح جیسے آپ اپنی دوسری اولاد کو لگاتے۔ بس یہ ہی خواہش تھی میری کہ آپ مجھے صرف اپنی اولاد سمجھ کر گلے لگائیں میرے ادھورے وجود کو ایک طرف رکھ کر۔" وہ گہری سانس لیتا یا سیمست سے بول رہا تھا۔

"مگر لگتا ہے یہ خواہش بھی حسرت بن جائے گی" وہ بہت توڑے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی چیئر کی پشت پر گردن ٹکا کر سوئی طیبہ کے ماتھے پر بل پڑے۔
وہ جاگ رہی تھی
زر عون نے تیزی سے آنسو رگڑے اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"زر عون"

عقب سے آتی اس آواز نے اسے ایک پل کے لیے بالکل ساکت کر دیا۔
دروازے کے ہینڈل پر رکھا ہاتھ وہیں مقید ہو گیا۔
دفعۃً ایک نرم ہاتھ اسکے کاندھے پر آیا تو یوں لگا گویا جیسے دھوپ کی کرن پڑھنے پر برف پھگلی ہو۔
وہ پلٹا نہیں بلکہ طیبہ نے خود اس کا رخ اپنی طرف کیا۔
طیبہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

زر عون کی آنکھیں بھی بھیگ رہی تھیں۔
کہنے کو بہت کچھ تھا
سننے کو بہت کچھ تھا

مگر اس وقت سب سے اہم اور پر اثر گفتگو خاموشی تھی۔
طیبہ نے اگلے لمحے اسے والہانہ گلے لگایا۔
دل کو تسکین سی ملی تو آنسو خود بخود توٹ کر گرتے گئے۔
زر عون نے اپنے بازوؤں کے گرد مکمل جمائل کر دیے۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی اس وقت اگر زرعون سے پوچھتا سکون کسے کہتے ہیں تو وہ بے جھجک اس لمحے کو سکون کا نام دے دیتا۔

طیبہ کے رونے کی آواز میں شدت آگئی۔

زرِ عیون کا دل اسکے رونے سے کھج رہا تھا۔

وہ ماں سے الگ ہوا اور اپنے ہاتھوں میں طیبہ کا چہرہ لیا۔

طیبہ بھگی پلوں اور رخساروں پر لڑکتے آنسوؤں کے درمیان اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔

ملک نا جھپکتی کہ کہیں غائب نا ہو جائے۔

دفعاتِ طیبہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی پشت پر بوسہ دیا۔

"کہاں تھے تم اتنا عرصہ۔ کیا ماں کی یاد نہیں آئی۔" وہ روندھی ہوئی آواز میں گلہ آمیز لہجے میں بولی

"کیا ایسا ہو سکتا ہے" وہ ماں کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے تردید کرتے ہوئے بولا۔

"آخر تم نے اپنی پہچان کیوں چھپائی" طیبہ اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

"مجھے ڈر تھا کہ بابا کو تکلیف ہوگی۔ مجھے لگا کہ شاید اس طرح میں انکی محبت حاصل کر سکوں مگر۔۔۔۔۔" وہ نظر

جھکا کر کہتا تکلیف سے خاموش ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم چاہے پوری دنیا سے اپنی پہچان چھپالو مگر اپنی ماں سے نہیں چھپا پاؤ گے۔ میں نے تمہیں اس روز ہی پہچان لیا تھا جب پہلی بار دیکھا تھا۔ میں اب تک حیرت میں تھی کہ تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔ مگر مجھ سے اور صبر ناہوسکا۔ میری ممتا تمہیں گلے لگانے کو تڑپ رہی تھی۔ تمہارا چہرہ اچومنے کو کسک رہی تھی۔" طیبہ نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

زر عون نے آنکھیں بند کر کے ماں کا محبت اور ممتا بھرا لمس محسوس کیا۔

"اب مجھ سے کہیں دور مت جانا" وہ اسے پھر خود سے لگاتے فریاد کرتے ہوئے بولی تھی۔

"میں پہلے بھی نہیں گیا تھا" وہ جیسے جتاتے ہوئے بولا تھا

www.kitabnagri.com ہے

وہ تمام رات طیبہ اور زرعون باتیں کرتے رہے تھے
گزرے دنوں کی

ان راتوں کی جو ایک دوسرے کی یاد میں جاگتے ہوئے گزاری تھیں

وہ بار بار احسن کی طرف دیکھتی جس نے اپنی تمام توجہ اور محبت اپنے دوسروں بچوں پر لگادی اور انہوں نے ہی انہیں گھر سے نکال پھینکا تھا۔

جس اولاد کو سوائے نفرت اور دھتکار کو کچھ نادیا تھا وہی سہارا بن گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بنا کوئی احسان جتائے۔

کاش کہ احسن اس بات کو سمجھنے کے لیے ہوش میں ہوتا۔

کاش وہ اس بات کا ادراک کر پاتا کہ وہ غلط تھا اور قدرت اسے کیسے آئینہ دکھا رہی تھی۔

طیبہ خوش تھی کہ اسے اسکا بیٹا مل گیا تھا۔

اور رات کی نا جانے کون کون سی ساعت میں اسکی دل سے ایک ہی دعا نکلی تھی کہ سلوہ کو بھی اسکا بیٹا مل جائے

وہاں تھی اور دوسرا وہ سلوہ کا دکھ اچھی طرح سمجھتی تھی جسے اپنی اولاد کو ایک نظر دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا تھا

صبح ہوئی تو زرعون ہسپتال سے نکل آیا۔

وہ کچھ آگے بڑھا تو اس کے پیچھے حماد چلنے لگا۔

حماد کچھ دنوں سے اسکا پیچھا کر رہا تھا۔

حماد کسی ایسی چیز کی تلاش میں تھا جو زرعون کو تکلیف پہنچا سکے۔

وہ زرعون کا سب کے سامنے اسکی بے عزتی کرنے کا بدلہ لینا چاہتا تھا

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ ایک درمیانے سائز کا کمر تھا۔

کمرے کی دائیں جانب دیوار پر بہت سی تصاویر چسپا تھیں۔ تصویر میں نظر آتے چہروں کے گرد لال رنگ کے دائرے بنے تھے۔

وسعت میں ایک میز رکھی تھی جس کے ایک طرف داور کھڑا تھا۔

وہ میز پر زرا سا جھکا سامنے کھلے لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا۔
دفعۃً اسکے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی۔

لیپ ٹاپ پر بینک ٹرانزیکشن کی لسٹ کھلی تھی۔
وہ بہرام تابش کے اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز تھیں۔

وہ صاف صاف ظاہر کر رہیں تھیں کہ عالیاں پر حملے سے پندرہ دل پہلے بہرام کے اکاونٹ سے اس شخص کے نام پیسے ٹرانسفر ہوئے تھے جس نے عالیاں پر گولیاں چلائیں تھیں۔

یہ ثبوت بھی بہرام تابش کی طرف گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کا دروازہ کھول کر ایک آدمی اندر آیا اور اسکے سامنے رکا۔

"کیا خبر ہے؟" داور سر جھکائے ہی پوچھنے لگا۔

"سریہ کچھ کال ریکارڈز ہیں جن میں صاف صاف بہرام تابلش اور شارپ شوٹر کی باتیں سنی جاسکتی ہیں۔" اس آدمی نے ایک یو ایس بی اسکے سامنے رکھی۔

"ہوں۔" داور نے اثبات میں سر ہلا کر یو ایس نی پکڑی۔

"کیا بہرام پہلے سے جانتا تھا کہ عالیان اس روز واپس آ رہا ہے" وہ پر سوچ انداز میں بولا تو سامنے کھڑے آدمی نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

"یقیناً وہ جانتا تھا۔ تبھی تو وہ فارم ہاؤس میں موجود تھا تا کہ اس پر کسی کو شک نہ ہو۔ اس پارٹی میں جہاں میڈم الفٹ بھی موجود تھیں۔ مگر وہ عالیان پر حملہ ہونے سے پہلے ہی نکل گیا تھا۔" اس آدمی نے تفصیل سے بتایا تو داور نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکے بعد کچھ دیر تک اسکا موبائل آف رہا تھا۔ بعد میں اسے ہسپتال میں بھی دیکھا گیا تھا۔" وہ آدمی مزید تفصیل بتاتے ہوئے بولا

"کیا وہ ہسپتال میں یہ دیکھنے آیا تھا کہ عالیاں زندہ ہے یا مر گیا" داور دیوار تک آیا اور وہاں لگی تصاویر پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی

"ہو سکتا ہے وہ اسے ہسپتال میں مارنے آیا ہو" اس آدمی نے اندازہ لگایا تو داور نے اسکی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"وہ اتنا بے وقوف نہیں ہے کہ ٹائٹ سیکیورٹی کے بعد بھی ہسپتال میں اسے مارنے کی کوشش کرے۔"

"مگر سر جس دن عالیاں واپس آیا اس دن بھی میڈم الفت نے سیکیوریٹی کا انتظام کر رکھا تھا اسکے باوجود بھی عالیاں پر گولیاں چلائیں گئیں تھیں۔"

"وہ اس دن کامیاب نہ ہو پایا تھا۔ شاید وہ دوبارہ کوشش کرے۔ اور ہمیں بس اس وقت کا انتظار کرنا ہے۔" داور نے پین سے ایک تصویر پر نشان لگایا

Posted On Kitab Nagri

"سر مجھے یقین ہے وہ ضرور کوشش کرے گا دوبارہ عالیاں کو مارنے کی۔"

"ہوں۔ میں نے تمہیں ایک عورت کے پاسٹ کے بارے میں معلومات نکالنے کو کہا تھا۔" داوڑاب سلوہ والے مدعے پر آیا۔

"جی سر میں آپ کو ایک فائل بھجواتا ہوں ابھی۔ اس میں وہ تمام انفو ہے جو میں اب تک اس کے بارے میں پتا لگا سکا ہوں۔" وہ آدمی کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد داور اپنے سامنے ایک فائل کھولے کھڑا تھا

فائل میں لکھی باتیں پڑھ کر وہ حیرت میں ڈوبتا جا رہا تھا۔۔

شام کے وقت وہ کمرے سے باہر نکلا تو اسکے ذہن میں ایک ہی بات گردش کر رہی تھی

اسنے پچھلے دس سال سے چوری کی تین واردات میں ملوث عورت کو اپنے گھر میں پناہ دے رکھی تھی۔

آخر وہ پہلے یہ کیوں نہیں جان سکا تھا۔

وہ گھر پہنچا اور سلوہ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا وہ عالیشان کے ساتھ باہر گئی ہوئی تھی۔
داور کی فکر میں ایک اور اضافہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کسی بھی طرح بہرام اور سلوہ کا کوئی تعلق تھا اور دونوں آپس میں ملے ہوئے تھے تو سلوہ بھی عالیان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتی تھی۔

یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھاتا تھا۔

اسنے موبائل میں جی پی ایس آن کیا تو عالیاں کی لوکیشن سامنے آئی۔

یہ وہی علاقہ تھا جہاں سلوہ کا گھر تھا۔

وہ گھر جہاں سے کئی سالوں پہلے وہ اپنے سوتیلے بھائی محسن کی اسکے ساتھ زبردستی کرنے پر چھری کا وار کر کے بھاگی تھی۔

داور کی گاڑی کا رخ اس طرف تھا۔

سڑک پر اسکی گاڑی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔

وہ عالیان کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچنے سے پہلے اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ ایک حال کمرہ تھا۔

اس کمرے کے وسعت میں صوفے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مرکزی صوفے پر ایک 45 سال کی عورت بیٹھی تھی۔
اس عورت نے فروزی رنگ کی ریشمی ساڑھی پہن رکھی تھی۔
منہ پر اچھا خاصہ میک آپ تھوپ رکھا تھا۔

گلے میں بھاری سیٹ تھا
کانوں میں لٹکتے وزنی کانٹے

ہاتھ اور بازو انگھوٹیوں اور چوریوں سے بھرے ہوئے تھے۔
 بالوں کو اونچے جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔

وہ عورت منہ میں پان چباتے ہوئے دوسرے صوفوں پر بیٹھے مردوں کے ساتھ ٹھائے مار کربات کر رہی تھی۔

ساتھ ساتھ وہ اکڑا کڑ کر ادائیں دکھانے میں بھی مصروف تھی

www.kitabnagri.com

"رانی بیگم اور کتنا صبر آزمائیں گیں۔ اب پیش بھی کر دیجئے" ایک مرد عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا تو رانی بیگم نے تالی بجائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تجمل صاحب!! رکیے تو سہی۔۔۔ پھل جتنا میٹھا ہو اسکا صبر بھی اتنا شدید ہوتا ہے۔ بس ابھی آتی ہی ہوں گی لڑکیاں۔ ہم تب تک سودہ پکا کر لیتے ہیں۔" رانی بیگم نخوت بھرے انداز میں بولیں تو آدمی نے بے چینی سے پہلو بدلے۔

"ارے رانی بیگم رقم بھی ہو جائے گی آپ پہلے مال تو دیکھائیے۔ کیوں جان سولی پر ٹانگ رکھی ہے۔"

رانی بیگم نے زرا سامنہ بنایا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی دروازہ کھلا اور دو لڑکیاں ایک لڑکی کو پکڑتے ہوئے اندر لائیں۔

اُطراف والی لڑکیاں عام ساتیاں تھیں مگر درمیان والی لڑکی کو خاص طور پر ایسے کپڑے پہنائے گئے تھے جسے دیکھ کر مرد مچلنے لگے۔ وہ لڑکی تھی بھی بلا کی حسین۔ جو بھی دیکھے دیوانہ ہو جائے۔
وہ لڑکی دھنگ سے کھڑی نہیں ہو پار ہی تھی۔

وہ دوا کے زیر اثر بامشکل آنکھیں پھاڑتی نا سمجھی سے رانی بیگم کی طرف دیکھ رہی تھی۔

جبکہ رانی بیگم سے مخاطب آدمی دیدے پھاڑ پھاڑ کر اس لڑکی کو تاڑنے میں مصروف تھا۔
اسکی گھٹیا اور غلیظ نیت آنکھوں سے ٹپک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"واہ واہ! رانی بیگم۔ کیا پیس ہے۔" وہ آدمی داد دیتے ہوئے بولا تو رانی بیگم اتر آئیں۔

"میں نے تو پہلے کہا تھا۔ ایسا مال کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔ اب بولے کیار قم لگائیں گے اسکی"

"رانی بیگم اس حسن کے لیے تو میری تمام جائیداد لے لیں۔" وہ آدمی تیزی سے لڑکی تک پہنچا اور اس کے چہرے پر بدنیتی سے ہاتھ پھیرا۔

لڑکی نے منہ جھٹک کر ہاتھ ہٹایا تو آدمی کے چہرے پر غلیظ مسکراہٹ آئی۔

"بہت گرمی ہے اس میں اور اکڑ بھی"

"تو لیجائیے اسے اور نکال دیجئے ساری گرمی۔ آج کی رات یہ خوبصورت پھول آپ کا ہوا تجمل صاحب "رانی بیگم صوفی سے اٹھ کر قریب آئیں اور لڑکی کا منہ انگلیوں میں دبوچا۔

"اے کان کھول کر سن میری بات۔ جو سمجھایا تھا وہی کرنا۔ زیادہ نخرے دکھائے تو براحشر کروں گی۔" وہ دانت چپاچپا کر بولی اور لڑکی کا چہرہ جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تجمل شیخ کے کمرے میں اس وقت زرد روشیاں جگمگا رہی تھیں۔
کمرہ روم سپرے اور سیگریٹ کی ملی جلی بو سے رچا بسا تھا۔

وہ بیڈ پر اپنی ٹانگیں سمیٹ کر سہمی سے بیٹھی تھی۔
سامنے بڑی عمر کا تجمل کھڑا سگریٹ کے دھوائیں ہوا میں چھوڑ رہا تھا۔
اسکے چہرے سے کراہیت ٹپکتی تھی

تجمل نے آدھی سگریٹ کارپیٹ پر ہی پھینک دی اور گھٹنوں کے بل بیڈ پر بیٹھتا لڑکی کی طرف بڑھنے لگا۔

"منم۔ مجھے جانے دو۔ مجھے چھو نامت" ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ لڑکی گڑ گڑائی تھی
اب وہ مکمل ہوش میں تھی۔

www.kitabnagri.com

"ایسے کیسے جانے دوں۔ ارے اتنا انتظار کیا ہے تیرا۔ آجا میرے قریب آجا۔ آجا ساتھ مل کر رات رنگین کریں" تجمل شیخ ہونٹوں کو بار بار کاٹتا معنی خیزی سے بولتا لڑکی تک پہنچا اور اس کا بازو پکڑا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

لڑکی بری طرح تڑپ کر رہ گئی۔ آنکھوں سے آنسو جھرنے کی طرح بہہ رہے تھے۔

"کیا کہا تھا رانی بیگم نے۔ زیادہ نخرے نہیں۔ چل شاباش!۔" تجمل نے لاڈ بھرے انداز میں کہتے لڑکی کو قریب

کھینچ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس رات تجمل شیخ کے کمرے میں ایک لڑکی کی عزت کو اسکے رونے چیخنے چلانے، منتیں کرنے اور دہائیں دینے کے باوجود بھی تار تار کر کے رکھ دیا گیا تھا۔

اس رات اس کمرے میں پلوشہ سجاد کی اندرونی موت واقع ہوئی تھی۔
اسکے خواب تو بہت بڑے بڑے تھے۔

ایک امیر شوہر کی خواہش جو اسے غلامت کے اس ڈھیر میں لے آئی تھی۔

تختل اپنا کام کر کے چلا گیا جبکہ پلوشہ نازیبا حالت میں بیڈ کے ساتھ بیٹھی تھی۔
آنسوؤں میں شدت تھی مگر وہ بے آواز بہہ رہے تھے۔
اسنے یہ تو ناگماں کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ اپنے محلے سے کتنا اتر کر نکلی تھی۔

وہ محلے والوں کے جلن اور حسد کے مارے چہرے دیکھ کر کتنا خوش ہوئی تھی

مگر وہ کہاں جانتی تھی کہ جو دیکھ رہی تھی وہ محض سیراب تھا

اسکا جسم ہلکے ہلکے کانپتا اور وہ سسکتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج جو ہوا تھا اسکے ساتھ یہ اسکے مغرور پن کی سزا تھی یا اپنی حیثیت سے بڑے خواب دیکھنے کی سزا

وہ کس چیز کی سزا تھی

اندر سی توٹی اور باہر سے بکھری پلوشہ کے یاس کوئی جواب نہیں تھا۔



دوپہر کا سورج ڈھاک بٹھائے آسمان پر سجا تھا۔

آج موسم بہت خشک اور گرم تھا۔

سلوہ عالیان کے ساتھ اس محلے میں داخل ہوئی جہاں اسنے کبھی مڑ کرنا آنے کی قسم لے رکھی تھی مگر حالات کے آگے اسے مجبوراً یہاں قدم رکھنا پڑا تھا۔

وہ جیسے جیسے قدم آگے بڑھاتی ماضی نظروں کے سامنے ہوا میں رقس کرتا نظر آتا۔

ماضی جس میں تکلیف کے سوا کچھ نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابا کی موت

ہاجرہ کے ظلم و زیادتیاں

محسن کی زور زبردستی

چار سال کی افیت ناک قید

اور یہاں تک کہ اسکا بچہ بھی چھین لیا گیا تھا۔

جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جاتی اسکے قدم ہلکے ہو رہے تھے۔

عالیان کا ہاتھ سلوہ نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

عالیان باخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتا تھا کہ سلوہ اندر سے خود پر ضبط کیے ہوئے ہے۔

وہ اسکی تکلیف کو سمجھ رہا تھا یا ایسا اسے لگتا تھا کہ وہ سمجھ سکتا ہے۔

عالمیان نے اپنا دوسرا ہاتھ سلوہ کے ہاتھ پر رکھا اور سستی دی۔

"ہم دونوں مل کر سب تھیک کر لیں گے مس سلوہ۔ مسٹر بہرام کی غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی۔ آپ کی بے

گناہی بھی ثابت ہوگی اور آپ کا بیٹا بھی آپ کو مل جائے گا۔ آپ بس یقین رکھیں اور ہمت مت ہاریں "عالیان

کے بھروسہ دلانے پر سلوہ کو اطمینان سا محسوس ہوا تھا۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار دوبار تین بار یہاں تک کے کئی بار سلوہ نے اس دروازے پر دستک دینے کی کوشش کی مگر ہر بار وہ ہاتھ اٹھا کر گرا دیتی۔

"مس سلوہ یہ مجھے کرنے دیں" عالیان نے اسکی الجھن سمجھتے ہوئے اسے کندھوں سے پکڑ کر ایک طرف کیا۔

وہ اب سٹیک استعمال نہیں کر رہا تھا۔

البتہ چلنے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

کندھے کا زخم زیادہ تکلیف دیتا تھا جس کی وجہ سے وہ بازو کو سیدھا اٹھایا گھما نہیں پاتا تھا۔

زخموں میں تکلیف تھی اور بعض اوقات شدید ہو جاتی مگر سلوہ کی مدد کرنے کا ایسا جنون اسکے سر پر چڑھا تھا کہ وہ

اپنی تکلیف یک سر بھلا دیتا تھا۔

یادرہتی تھی تو فقط سلوہ کی تکلیف۔۔۔۔۔

"وہ لڑکا میرے سامنے ہے۔ اگر حکم ہو تو ختم کر دوں" گلی کے دوسرے کنارے پر کھڑا اپنے چہرے کو رومال سے ڈھانپنے وہ شخص عالیان پر نظریں جمائے فون پر کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔ اسے کچھ مت کرنا۔ صحیح وقت آنے پر میں خود اسکی جان لوں گی اپنے ہاتھوں سے" دوسری طرف سے سنجیدہ زنانہ آواز گونجی تو آدمی نے فون رکھ دیا۔

وہ عالیان کو نظروں کے حصار میں لیے کھڑا رہا جو کسی گھر کا دروازہ بجا رہا تھا۔
اسکے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ آدمی بغور ان دونوں کی حرکات کا جائزہ لینے لگ گیا)

عالمیان نے دوسری مرتبہ دروازے پر دستک دی۔ سلوہ کا دل تیز ڈھرک رہا تھا۔

دروازہ کھلا اور ایک آدمی باہر نکلا۔
وہ ستائیس اٹھائیس سال کا مرد تھا۔

عالیان نے سلوہ کی طرف دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلادیا۔

"مجھے محسن صاحب سے ملنا ہے۔" عالیان نے اپنی بات رکھی۔

"وہ یہاں نہیں رہتے۔" مرد نے دو ٹوک کہا۔

"پھر احسن صاحب کو ہی بلوادیں یا انکی بیگم طیبہ جی کو" کچھ سوچتے ہوئے عالیاں نے پھر مطالبہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم آخر ہو کون اور کیوں ملنا چاہتے ہو ان سے" وہ مرد جو بازار اکھڑے انداز میں بولا۔

"دیکھئے ہمارا ان سے ملنا بہت ضروری ہے۔ آپ پلیز ایک بار ہمیں ملنے دیں" عالیان نے اس بار گزارش کی تھی

ساتھ ساتھ وہ کن اکیوں سے سلوہ کو بھی دیکھتا جو پریشانی سے ہاتھ مسل رہی تھی۔

"یہاں ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں رہتا اور مجھے نہیں علم وہ کہاں گئے ہیں۔ اگر ضروری ہے تو اولڈ ہاوس میں جا کر ڈھونڈ لو۔" زوہیب نے سنجیدہ اکھڑے لہجے میں کہا اور دروازہ عالیان کے منہ پر بند کیا۔

یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ سلوہ کو امید تو تھی محسوس ہوئی مگر عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر امید بندھائی تھی۔

"کون تھا زوہیب" وہ پلٹنے ہی لگے تھے جب اندر سے اونچی زنانہ آواز آئی تھی۔

"ارے کوئی نہیں۔ امی ابو کا پوچھ رہے تھے۔ میں نے کہہ دیا جا کر اولڈ ہوم میں ڈھونڈ لو۔" زوہیب کی بھی بیگم کو اطلاع دیتی اونچی آواز گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تو وہ مرد کوئی اور نہیں احسن اور طیبہ کا بڑا بیٹا زوہیب تھا۔
سلوہ کے زہن میں سات سال زوہیب کا چہرہ الہرایا۔

"ایک تو یہ بڑھا بڑھیا۔ گھر سے جا کر بھی ہمیں سکون نہیں لینے دیں گے۔ اگلی بار کوئی آئے تو کہہ دینا مر گئے۔
ویسے بھی تمہارے باپ کی جو حالت تھی اب تک بڑھا مر گیا ہو گیا۔" لائبرے کے زہرا گلتے الفاظ سلوہ کے کانوں
میں پڑے تو بے اختیار اسکا ہاتھ منہ پر گیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں جلد از جلد انہیں ڈھونڈنا ہو گا۔" وہ ایک خدشے کے تحت کہتی وہاں سے پلٹ گئی جبکہ عالیان نے افسوس سے دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہسپتال کے کمرے میں کینسر سے لڑتا اپنی زندگی کے آخری آیام گزارتا احسن کیا وقت رہتے سلوہ اور عالیاں اسکا پتا معلوم کر سکیں گے۔
کیا سلوہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔
ہر سوال کا جواب وقت کے پاس تھا اور وقت سے بڑا ازدان کوئی نہیں تھا۔

ان کے وہاں سے نکلتے ہی داور کی گاڑی اس محلے میں آر کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ الجھن سے نیچے اتر اٹھا۔

جہاں تک وہ جانتا تھا اے لیاں یا اس سے جڑے کسی شخص کا بھی اس محلے سے کوئی تعلق نہیں تھا

تو پھر عالیان یہاں کیا کرنے آیا تھا یا پھر اسے زبردستی لایا گیا۔

داور نے جی بی ایس پر عالیشان کی لوکیشن چیک کی تو وہ گھر کی طرف جاتی ہوئی نظر آئی۔

داور بھی واپس گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی جبار ہاوس کی طرف موڑ دی۔

وہ گھر پہنچا تو عالیاں لانج میں سلوہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

وہ بالکل تھیک تھا مگر چہرے پر پریشانی تھی اور آہستہ آواز میں سلوہ سے کچھ کہہ رہا تھا۔

داور بغور انہیں دیکھتا رہا۔

دفعۂ عالیان نے چہرہ اٹھا کر اسے داور کو دیکھا۔

اسکے چہرے پر امید کی رملق آئی تھی۔

عالیان نے چہرہ واپس سلوہ کی طرف کیا

Posted On Kitab Nagri

"فکر مت کریں۔ داور ماموں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔" سلوہ کو تسلی دلا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

دو دنوں کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے کا انداز سے معلوم ہوتا تھا دونوں میں بہت گہری جان پہچان ہے۔

داور نے لندن میں بھی کئی بار سلوہ اور عالیان کو ایک ساتھ دیکھا تھا یا یوں کہیں کہ عالیان اپنا زیادہ وقت سلوہ کے ساتھ ہی گزارتا تھا۔

اس وقت یہ عام لگتا تھا مگر آج داور کسی اور ہی پنج پر سوچ رہا تھا

"ماموں! عالیشان کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے آزاد ہوا۔"

www.kitabnagri.com

"مجھے آپکی مدد چاہیے۔ آئی مین مس سلوہ کو آپ کی مدد چاہیے۔" وہ چند قدم چلتا ہوا اور کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب کیسی مدد" داور نے سولیہ نظروں ست پہلے عالیاں پھر پیچھے کھڑی سلوہ کو دیکھا جو بہت امید سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپکو سب بتا دوں گا مگر مس سلوہ کے پاس ابھی وقت نہیں ہے۔ انہیں ایک شخص کی تلاش ہے۔ آپ انکی مدد کر سکتے ہیں۔ پلیز ماموں یہ انکی زندگی کا سوال ہے۔" عالیان نے بے تابی سے کہا تو داوڑ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"میرے کمرے میں آؤ" وہ سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھ گیا جبکہ عالیان سلوہ کو ایک نظر دیکھتا داوڑ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

سلوہ واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

بہت سے وہمات اور خدشات تھے جو اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے تھے۔

مگر ساتھ ہی ساتھ دل میں ایک امید بھی تھی کہ سب تھیک ہو جائے گا

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

بہرام تابش ماہم مالک کے سامنے جو بھی انکشاف کر کے گیا تھا وہ انکے بارے میں سوچتی جا رہی تھی۔

وہ چودھری ملک سرمد سے بات کرنا چاہتی تھی مگر کام کی زیادتی کے باعث اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ان دنوں زرِ عون بھی آفس کم آتا تھا۔

وہ ناجانے کن کاموں میں لگا ہوا تھا۔

کبھی کبھی اسے بالکل بہرام کی باتوں جھوٹ لگتی کہ اسکی باتوں کا اور کوئی گواہ بھی نہیں تھا مگر زہن پھر اس سوچ پر الجھ جاتا کہ بہرام آخر اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولے۔ آخر بہرام تابش کو ملک سرمد پر اتنا بڑا الزام لگا کر کیا فائدہ ہوگا۔

وہ کوئی چوٹھاروز تھا جب زر عون آفس آیا تھا۔
ماہم سامنے ایک فائل رکھے ہوئے تھی۔

"لڑکیوں کی ٹریفیکنگ کرنے والے گینگ کچھ زیادہ ہی سرگرم ہیں آج کل۔ پچھلے دو ہفتے میں بہت سی لڑکیوں کی گمشدگی کی رپورٹ درج ہوئی ہیں مگر کسی کا پتا نہیں چلا۔" وہ فائل پر ہی نظریں جمائے خود کلامی کے سے انداز میں زراسا اونچا بولی تھی۔

"تو آج کل آپ اس محلے میں اپنا سر دھن کر بیٹھیں ہیں۔" وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر جھکا تو ماہم نے چونک کر سر اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم کو اسکی آمد کا بلکل اندازہ نہیں ہوا تھا۔

اسنے گہرا سانس لیکر خود کو کمپوز کیا اور واپس زر عون کو دیکھا۔

"مجھے چھوڑوا اپنی بتاؤ۔ کن کاموں میں سردھن کر بیٹھے ہو۔؟" ماہم نے پین ہونٹوں پر رکھتے جو ابازرعون سے ہی سوال کیا۔

زر عون چند لمحے خاموش رہا پھر ماہم کو سب تفصیل سے بتا دیا۔

احسن اور طیبہ کے متعلق

اپنے باپ کی بیماری اور ماں کی بے بسی کے بارے میں۔

"ماہم پلیز مجھے ایک فیور دیں گی۔ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے بابا کے علاج کے لیے۔ میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب لگا دیا۔ میں وعدہ کرتا ہوں آپ کو سارے پیسے واپس کر دوں گا۔" وہ بہت امید سے گزارش کر رہا تھا جبکہ ماہم جو افسوس ست اسکی تمام باتیں سن رہی تھی آخری جملے پر ماہم نے خفا سا منہ بنایا تھا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو زرعون۔ تمہارے بابا کے علاج کے لیے جتنے بھی پیسے چاہیے میں دوں گی مگر یہ واپس کرنے والی بات۔ آج تم مجھے اجنبی لگے ہو۔ کیا دوست ایسی بات کہتے ہیں۔" ماہم کے لہجے میں افسوس تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری ماہم مگر میں اپنے بابا کا علاج اپنے پیسوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میرے پاس نہیں ہیں اور بابا کے پاس وقت نہیں ہے۔ پلیز برا بابا نے گا مگر مجھے ہر حال میں آپکو پیسے واپس دینے ہوں گے۔ پلیز ماہم۔ اگر میں نے ایسا نا کیا تو میرا ضمیر مجھے معاف نہیں کر پائے گا۔ مجھے زندگی بھر یہ پچھتاوا رہے گا کہ اپنے ماں باپ کے لیے خود کچھ نہیں کر پایا۔"

ماہم نے بغور اسکی باتیں سن کر سر اثبات میں ہلایا اور ہلکا سا مسکرائی۔

"تھیک ہے۔ جب تمہارے پاس پیسے ہوں مجھے واپس کر دینا" ماہم نے موبائل اٹھا کر اس پر چند انگلیاں پھیریں اور موبائل اسکی طرف بڑھایا۔

"جتنے پیسے چاہیے۔ یہاں ڈال دو۔ تمہارے اکاؤنٹ میں آجائیں گے۔"

زرعون نے موبائل پکڑا اور مطلوبہ جگہ پر ر قم لکھ دی۔

"ماہم میں ہمیشہ آپکی یہ فیور یاد رکھوں گا۔" وہ تشکر زدہ لہجے میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں دعا کروں گی تمہارے بابا جلد تھیک ہو جائیں" وہ اطمینان زدہ لہجے میں بولی تو زرعون نے دل ہی دل میں آمین کہا تھا۔

کچھ دیر زر عون خاموش رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے ماہم کو مخاطب کیا۔

"ماہم مس الفت کے بیٹے پر کس نے گولیاں چلوائیں تھیں۔ کیا اس بارے میں کچھ معلوم ہوا۔؟"

"پولیس سراغ لگا رہی ہے۔ میری معلومات کے مطابق شارپ شوٹر پکڑا گیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس نے بیان کیا دیا ہے۔" وہ فائل پر پھر سے نظریں جھکائے سرسری انداز میں اطلاع دیتے بولی تھی۔

"ماہم وہ لڑکا میرے جتنا ہی ہو گا۔ وہ انیس سال کا بھی نہیں ہو گا۔ آخر ایک تین ایجر سے کسی کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے" وہ ادا سی سے سوچتے بولا تو ماہم نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"دشمنی کے معیار میں عمر نہیں دیکھی جاتی۔ جب انسان بدلہ لینے پر آتا ہے تو اکثر بھول جاتا ہے سامنے کون ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے اصول اور رواج کو اتنا عزیز کر لیتا ہے کہ خون کے رشتے بے معنی ہو جاتے ہیں۔ وہ انکی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔" وہ دیوار پر لگی گھڑی کو یک تک دیکھے گہری سوچ میں ڈوبی بول رہی تھی جبکہ زر عون اسے نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔

"کون سے رواج۔ کون سے اصول۔ کس نے کس کو مارا ہے۔ آپ کیا باتیں کر رہی ہیں" وہ الجھن دے اسکو دیکھ رہا تھا۔

ماہم نے یاسمین سے سر جھٹکا۔

"زرعون اگر کوئی تم سے کہے کہ تمہارے خاندان میں ایک فرد قاتل ہے تو کیا کرو گے تم۔ کیا تم اسکا یقین کرو گے۔ کیا کہتی ہیں تمہاری کتابیں۔" وہ دونوں ہاتھ آپس میں باندھ کر آگے ہوئے اور سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"کتا میں تو یہ کہتی ہیں اگر کوئی انسان کسی بات کا دعوہ کرتا ہے یا کسی حقیقت کا انکشاف کرتا ہے تو اسکی بات کی سچائی کی گواہی اس انسان کے کردار پر ہوتی ہے۔ اسکی کریڈیبلٹی پر ہوتی ہے۔ مگر آپ یہ باتیں کیوں پوچھ رہی ہیں۔ کیا کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے "زرعون نے اسکے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

"نہیں ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔" ماہم نے سرسری انداز میں کہا اور سامنے رکھی فائل بند کی اور سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بہرام تابش کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔" پیچھے سے آتی زر عون کی آواز پر وہ ٹھہرنے پر مجبور ہوئی تھی۔

"نہیں تو۔" ماہم نے مڑے بنا ہی تردید کی تھی۔

"ماہم آپ مجھ سے چھپا کیوں رہی ہیں۔ میں نے آپکو منع تو نہیں کیا بہرام تابش کے بارے میں سوچنے سے۔" وہ اٹھ کر اس تک آیا اور کاندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔

"جس شخص سے انسان کو محبت ہو اسے ایک دم سے بھولا نہیں جاتا۔ اگر ایسا ہے تو یا تو آپکو محبت نہیں ہے یا پھر آپ بہت اچھے اداکار ہیں۔ خود پر اس سوچ کو حاوی کر کے کہ آپ بہرام تابش کے بارے میں نہیں سوچ رہی دراصل آپ اس کے بارے میں مزید سوچتی جا رہی ہیں۔ خود کو پر سکون رکھیں۔ خود کو وقت دیں۔ زبردستی کوشش مت کریں۔ خود کو ہلکان مت کریں۔ وقت کو کرنے دیں۔ وقت نے آپکے لیے جو رکھا ہوا وہ آپ تک پہنچ کر ہی رہے گا۔ اسکے بارے میں سوچ کر پریشان ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔" زر عون نے غیر محسوس طریقے سے اسکا ہاتھ تھاما اور بہت اچھے انداز میں سمجھاتے ہوئے بولا۔

ماہم اسکی تمام باتیں سن کر مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"یعنی میں اچھی اداکارہ ہوں۔ ایک ایسی اداکارہ جو خود سے ہی اداکاری کر رہی ہے۔" وہ اپنی بات پر استیلائیہ ہنسی تھی

"کسی کو بھولنے کے لیے اداکاری کرنی پڑے تو بھولنے کی کوشش ترک کر دینی چاہیے۔" وہ زرا سہ کندھے اچکا کر بولا تو ماہم نے اس کے گال پر ہلکی سی چٹکی کاٹی۔

"میں گھر جا رہی ہوں۔ ٹیبل پر رکھی فائل میں کچھ ڈیٹا مسنگ ہے۔ کل تک اسے مکمل کر دینا۔" ماہم کہتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ زر عون ٹیبل تک آیا اور فائل کھولی

اسکی نظر فائل کے گتے پر پڑی تو وہ افسوس سے مسکرا دیا۔

وہاں بہرام تابش کا نام لکھا ہوا تھا۔

ایک ہی جگہ بار بار پین پھیرا گیا تھا۔

ٹیڑھا لکھا وہ نام غیر ارادی طور پر لکھا معلوم ہوتا تھا۔

زرعمون نے فائل بند کی اور اسے لیکر اوپر والی منزل پر آگیا۔

وہ منزل جو صرف اسکی تھی

Posted On Kitab Nagri

اسکی کتابیں۔

اسکی تنہائی۔

اسکا سکون۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"عالیان تمہارا بیٹا ہے" جبار کا جیل کے اس چھوٹے سے سلاخوں میں کیا جانے والا انکشاف بہرام کو ایک پل میں کسی صحرا میں لے گیا تھا۔

سماعت میں کوئی دوسری آواز نہیں پڑ رہی تھی یہاں تک دل ڈھڑکنے کی بھی آواز نہیں آتی تھی

سلاح کو مٹھی میں لیا ہوا اسکا ہاتھ پسینے سے بھیگ چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

جبار نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو جیسے برف کی مورت ٹوٹی تھی۔

بہرام نے اپنا ہاتھ سلاخ سے اٹھایا تو وہ اکڑا ہوا معلوم ہوا تھا۔

اسنے جبار کی طرف نا سمجھی اور الجھن سے دیکھا تھا۔

قوت سماعت کے ساتھ قوت گویائی بھی مفلوج ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام کے سیکنڈ ایئر کے امتحانات چل رہے تھے۔ دو ہفتے میں اس سے فارغ ہو کر وہ گھر جانے والا تھا مگر اب تو گھر جانے کی بے تابی اور بڑھ گئی تھی۔ سلوہ جی آخر اسے کیا سر پر اندر دینے والی تھی وہ سوچتا ہوا ہاسٹل کی بلڈنگ کی طرف صبر بڑھ گیا تھا۔

یہ آخری بار تھا جب اس نے سلوہ سے بات کی تھی۔
وہ دو ہفتے انیس سال پر مشتمل ہوئے تھے۔

اسکے بعد اسکی ملاقات فارم ہاوس میں ہوئی تھی۔

جب وقت بدل چکا تھا

جزبات بدل چکے تھے

شاید سب کچھ ہی بدل چکا تھا۔

"اس بات کو قبول کرنا آسان نہیں ہے مگر حقیقت یہ ہی ہے بہرام۔" جبار کی سنجیدہ آواز اسے ماضی سے کھینچ لائی تھی۔

وہ جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھتا چلا گیا۔

ایک گہری سانس لیکر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی ورنہ وجود میں تو سوالوں اور الجھنوں کی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس بات کا ثبوت اس ریپارٹ میں ہے۔ یہ ڈی این اے ٹیسٹ کی ریپارٹ ہے جو صاف صاف بتاتی ہے
عالیان تمہارا ہی بیٹا ہے۔" بہرام نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکی طرف بڑھائی تو بہرام نے بامشکل اپنا ہاتھ فائل
کی طرف بڑھا ہاتھ۔

فائل کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے تھے۔

"جس دن عالیان کو گولیاں ماری گئیں اس دن تم نے خون دیکر اسکی جان بچائی تھی۔ یہ تمہارے اور اسکے خون کی ڈمی این اے ریپارٹ ہے۔" جبار نے اطلاعاتی انداز میں کہا تو بہرام نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

وہ تو بھول بھی چکا تھا کہ اس نے ہاسپٹل میں بلڈ ڈینیٹ کیا تھا۔ وہ اکثر بلڈ ڈونیشن کرتا رہتا تھا مگر یہ بلڈ ڈونیشن اس پر یہ حقیقت آشکار کرنے والی تھی اسے گمان تک بھی نہیں تھا۔

بہرام نے یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کی تھی کہ اسکا ڈونیٹ کیا خون کسے لگایا گیا تھا۔

بہرام نے فائل بند کر کے سائنڈ پر رکھی۔

اسنے سرسلاخوں ست ڑکایا اور آنکھیں موندھ لیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت وی کچھ بھی کہنے یا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم تھا۔

وہ بار بار خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرتا۔

زہن میں چلتے بہت سے سوالوں کے ساتھ یہ بات سرفہرست غالب تھی کہ سلوہ نے اس سے اتنے عرصے تک اس بات کو چھپا کر رکھا تھا مگر کیوں۔

کیا وہ اس روز اس کے گھر آنے پر یہی بات بتانے والی تھی۔ پھر وہ گھر سے سب کچھ لیکر پھپھو کو مار کر کیوں گئی تھی۔

وہ خود گئی تھی یا کچھ دن پہلے سلوہ کے کہنے کے مطابق اسے زبردستی لے جایا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

بہرام مکمل طور پر الجھن میں گھر چکا تھا اور پھر عالیان اور اسکے تعلق کا انکشاف مزید الجھاؤ کا شکار کر رہا تھا۔

اگر عالیان واقعی اسکا بیٹا تھا تو وہ الفت اور جبار کے گھر میں کیوں پلا بڑھا تھا۔

الفت اسے اپنا بیٹا کیوں کہتی تھی۔

کیا سلوہ کا الفت سے کوئی تعلق تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور سب سے بڑی الجھن یہ تھی کہ آخر وہ کون تھا جو عالیان کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بہت سے سوال تھے جن کا جواب جاننا ضروری ہو گیا تھا۔

"صاحب ملاقات کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔" ایک کانسٹیبل نے آکر اطلاع دی تو جبار نے سر اثبات میں ہلایا۔

پھر بہرام کو دیکھا جو ابھی تک زمین پر بیٹھا تھا۔ وہ بالکل بھی کچھ دیر پہلا والا بہرام نہیں تھا جس نے جبار کی گردن دبوچی تھی۔

"میں دوبارہ آؤں گا تو تفصیل سے اس بارے میں بات کریں گے۔ میری باتوں سے یقیناً تمہارے کچھ سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ تب تک کے لیے یہ بات زہن نشین رکھو کہ مجھے تمہارے بے گناہ ہونے کا مکمل یقین ہے چاہے ہر ثبوت تمہارے خلاف جارہا ہے۔" جبار نے بہرام پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا جو بہرام کے لیے اُپٹا تھا۔ اس شخص کی بیوی اسکی کاروباری حریف تھی اور وہ اپنی بیوی کا نہیں بلکہ اس پر اعتماد کر رہا تھا۔

جبار جیل سے باہر نکل کر جا چکا تھا جبکہ بہرام نے واپس آنکھیں موندھ کر سر سلاخ سے ٹکا دیا۔

وہ مکمل طور پر بھول چکا تھا کہ یہاں کیوں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یاد تھی تو صرف عالیان کے بارے میں کہی ہوئیں جبار کی باتیں۔

اسے لگتا تھا وہ حقیقت جانتا تھا۔

وہ سلوہ کے گھر سے جانے کے متعلق تمام حقیقت جانتا تھا مگر وہ غلط تھا۔

وہ صرف ایک طرف کی حقیقت جانتا تھا جبکہ دوسری طرف کے حقائق جاننا باقی تھے جو سلسلہ کو معلوم تھے۔

مگر دقت تو یہ تھی کہ سلوہ کی کسی بات پر یقین کرنے کو دل راضی نہ تھا۔

وہ عجیب محسنے شکار ہو چکا تھا۔

کیا سلوہ کی بات سنے کے حقیقت معلوم ہو سکے یا پھر اسکی بات کا یقین ناکرے کہ کہیں وہ اصل حقیقت تو نہیں چھپا رہی۔

شام ہو چکی تھی وہ ایسے ہی بیٹھا رہا۔

نایچی آیا تھانا ہی اسکا وکیل۔

جب ار کے آنے سے پہلے تک اسے ان دونوں کا ہی انتظار تھا

Posted On Kitab Nagri

اسکے تمام سوالوں کا جواب جیل سے نکل کر ملنا تھا اور اسکے لیے سب سے ضروری تھا وہ اپنے پر لگے الزمات ختم کروائے۔

بہرام نے آنکھیں کھول کر گہری سانس لی اور سر جھٹک کر کھڑا ہو گیا۔
ابھی اسے عالیاں اور سلوہ کے بارے میں نہیں بلکہ کورٹ میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے بارے میں سوچنا تھا۔

وہ ابھی یہ سب سوچ ہی رہا تھا جب سیاہ کوٹ پیٹ میں ایک آدمی جیل میں داخل ہوا۔

"سوری سر میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ جیسے ہی آپ کی گرفتاری کے بارے میں معلوم ہوا فوراً سب کام چھوڑ کر چلا آیا۔" وہ وکیل تھا جو پھولے لہجے میں معزرتی انداز میں بولا تھا۔

"یہی کہاں ہے بلال؟" بہرام نے تیکھی نظروں سے دیکھتے سوال کیا تو بلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"سر میں نہیں جانتا۔ میں تو خود ابھی آیا ہوں۔"

"یعنی وہ غائب ہے۔" بہرام نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"سر آپکو لگتا ہے یچی نے آپکے خلاف جھوٹا بیان دیا ہے۔" بلال نے پین انگلیوں پر گھماتے ہوئے پوچھا تو بہرام نے سر اثبات میں ہلایا۔

www.kitabnagri.com

"یقیناً۔ بلال یہ پتا کرنے کی کوشش کرو کہ بچی نے ایسا کیوں کیا اور وہ کہاں غائب ہے۔ بچی مل گیا تو کیس ہماری فیور میں جاسکتا ہے" بہرام کے دعوہ کرنے پر بلال نے کچھ لکھا اور اٹھ کھڑا ہوا

"سر آپ فکرنا کریں۔ یہ کیس ہم ہی جیتے گے۔" بلال نے تسلی زدہ لہجے میں کہا اور باہر نکل گیا جبکہ بہرام وہیں کرسی پر بیٹھا ایک مرتبہ پھر عالیان کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انجانے میں ہی سہی مگر وہ اپنے ہی بیٹے پر قاتلانہ حملے کروانے کے جرم میں گرفتار ہوا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماضی---

"شادی مبارک ہو۔ یہ لڑکی اب تمہاری بیوی ہے۔ شادیاں مبارک ہو۔ تم نے دلہے کی جگہ سائن کئے ہیں۔ ہا ہا ہا"

وہاج کی جتنی شوخ آواز بہرام کی سماعت پر گھیر اڑا لے ہوئی تھی۔
چند لمحوں بعد وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ضرور ان لڑکوں کا کوئی مزاق ہو گا۔ شادی اس طرح ٹھوڑی ہوتی ہے

اسنے خود کو تسلی دی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا میں یہاں ہی رہوں گی؟" سلوہ کے سوال کرنے پر وہ چونکا اور اسکی طرف دیکھا جو اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ پیاری تھی
اسے پیاری ہی لگی تھی۔

"آپ اپنے گھر جائیں۔ یہاں کیوں رہنا ہے" بہرام نے نظریں جھکاتے ہوئے جھجھکتے ہوئے کہا۔

سلوہ کو وہ بے حد شرمیلا لگا تھا۔

"میری طرف دیکھ کر بات کرو۔" سلوہ نے حکمیہ انداز میں کہا تو بہرام نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔ پھوپھو نے کہا تھا لڑکیوں کی طرف دیکھ کر بات نہیں کرنی۔ ورنہ گناہ ملے گا۔" اپنی نظریں زمین پر

گاڑھے دونوں انگوٹھوں کے ناخن کھرچتے ہوئے اس نے پھوپھو کی ہدایت دہرائی

"ابھی ہمارا نکاح ہوا ہے۔ تم میری طرف دیکھ سکتے ہو۔ گناہ نہیں ہو گا۔" سلوہ اٹھ کر اسکے پاس آئی اور اسکا چہرا

اوپر اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کی نظریں ملی تھیں۔

ایک لمحے کو وقت تھا تھا

مگر اگلے ہی پل بہرام نے لاج سے نگاہیں جھکا لی تھیں۔

وہ حد درجہ سپیدھا اور شریف تھا۔

سلوہ کو ایسا ہی لگا تھا۔

"تو ہم گھر کب جا رہے ہیں؟" وہ کوفت سے کہتی واپس آ کر کرسی پر بیٹھی۔

"وہ تو آپ کو جانا ہے۔ میں کیسے بتا سکتا ہوں۔" دونوں بازوؤں سیدھ میں پیٹ کر قریب مٹھیوں میں جکڑ کر

کاندھے اچکا کر بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں تب جاؤں گی نا جب تم مجھے لے کر جاو گے اپنے گھر" سلوہ کے منہ سے اپنے گھر سن کر اسنے اچھنبے سے سر

اٹھایا۔

"مم۔ مگر آپ میرے گھر کیوں جائیں گی۔" بہرام نے نا سمجھی کا مظاہرہ کیا

تو سلوہ نے ماتھے پر ہاتھ میرا

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں یہ کیسا بے وقوف مرغا پھنسا لیا تھا لڑکوں نے

"میری اور تمہاری شادی ہوئی ہے تو شادی کے بعد لڑکی لڑکے کے گھر رہتی ہے۔ اس لیے میں تمہارے ساتھ تمہارے گھر جاؤں گی۔" سلوہ نے خود پر ضبط کرتے ہوئے اسے سمجھایا

"نہیں۔ آپ میرے ساتھ نہیں جاسکتیں۔ پھوپھو میری جان نکال دیں گی۔" اس نے تصور میں ہی خود کو پھوپھو کے ہاتھوں مرتا ہوا دیکھ کر جھرجھری لی۔

"تو میں یہاں بھی تو نہیں رہ سکتی۔" سلوہ نے کہا

وہ مسلسل بہرام کو دیکھ رہی تھی

سترہ سالہ اس لڑکے کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی اور ہر تاثر کے ساتھ نئے رنگ کھلتے تھے

کچھ تھا اس میں ایسا کہ سلوہ چند لمحوں تک اسے بنایکے جھپکائے دیکھی گئی

آج سے پہلے اس نے کسی مرد اور وہ بھی اس سے عمر میں چھوٹے مرد کو اس طرح دیکھا تھا۔

اگلے ہی میل اس نے سریر ہلکا سا ہاتھ مار کر خود کو ہوش دلوایا تھا

Posted On Kitab Nagri

اسے کام پر فوکس کرنا تھا۔

اپنے کاردار میں رہنا تھا۔

"آپ اپنے گھر جائیں نا پھر" بہرام نے سوا آنے کا مشورہ دیا تھا۔

وہ بار بار اضطراری انداز میں دروازے کی طرف دیکھتا کہ کوئی آنا جائے اور اسے ایک لڑکی کے ساتھ نادیکھ لے

اسکی تو بدنامی ہو جائے گی

وہ پھوپھو کو کیا منہ دکھائے گا

"میں گھر سے بھاگ کر آئی ہوں۔ واپس نہیں جاسکتی۔" سلوہ نے اطلاع دیتے ہوئے کہا تو بہرام کی آنکھیں پھٹی۔

"آپ واقعی گھر سے بھاگ کر آئی ہیں۔" وہ حیرت زدہ سا پوچھ رہا تھا جب کہ سلوہ کو کوفت ہونے لگی تھی

"نہیں رینگ کر آئی ہوں۔" وہ تنک کر بولی تو بہرام نے برا سامنہ بنایا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ اپنے گھر واپس جائیں۔" پھر بہرام نے اس سے گزارش کی تو سلوہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں واپس نہیں جاؤں گی۔" بظاہر اس نے یہ کہا مگر دل میں اس نے یاسیست سے سوچا کہ گھر ہو گا تو جائے گی نا۔ اسکا تو کوئی گھر ہی نہیں تھا

"تو پھر آپ کہاں جائیں گی؟"

"میں تمہارے ساتھ تمہارے گھر جاؤں گی۔ بس بات ختم۔ اب اور بحث نہیں" وہ تنگ آ کر ڈپٹے ہوئے انداز میں بولی تو بہرام کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آٹھہرے۔

"آپ مجھے ایسے مت ڈانٹے۔ میں پھوپھو سے شکایت کر دوں گا۔" بائیں ہاتھ کی پشت سے آنکھوں کو رگڑتا وہ گیلی سانس اندر کھینچتے ہوئے بولا تو سلوہ کو بے اختیار اس پر پیار آیا تھا

"تم رونے کیوں لگ گئے" اسنے فکر اور کوفت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ پوچھا

"رووں ناتوا اور کیا کروں۔" وہ کہتے ہوئے نیچے بیٹھا اور سر گھٹنوں میں دے لیا

Posted On Kitab Nagri

سلوہ اسے کچھ دیر تک یوں ہی دیکھتی رہی

"اگر تمہارا رونا پورا ہو گیا ہو تو ہم لوگ کو یہاں سے نکلنا چاہیے اس سے پہلے کوئی دیکھ لے" سلوہ نے کچھ دیر بعد اسکا کاندھا ہلا کر کہا تو بہرام نے روتی ہوئی آنکھیں اٹھائیں۔

"پلیز اگر یہ کوئی مذاق ہے تو بتادیں۔" اسنے بہت پر امید ہو کر سلوہ کی طرف دیکھا تھا

سرخ آنکھیں جن میں بلا کی معصومیت اور امید رچی ہوئی تھی سلوہ کو ایک پل کے لیے ساکت کر گئی۔

"یہ سچ ہے اور اسے قبول کر لو۔" سلوہ نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

www.kitabnagri.com

اسے یک دم سب برا لگنے لگا تھا۔

بہرام جیسے شریف لڑکے کو دھوکہ دینا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"میں آپ سے ایک سوال پوچھوں؟" بہرام نے پوچھنے سے پہلے اجازت لینا مناسب سمجھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو پوچھنا ہے بعد میں پوچھ لینا۔ ابھی یہاں سے نکلو۔ کوئی دیکھ لے گا۔" سلوہ اسے انکار کرتی ہوئی کھڑی ہوئی اور خدشے کے تحت بولی

"ہم باہر کیسے جائیں گے۔ گیٹ پر گارڈ ہو گا۔" بہرام بھی اٹھ کر کھڑا ہوا اور پریشانی سے بولا

"وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ چلو نکلو۔" سلوہ نے تیزی سے کہا اور باہر نکل گئی

بہرام اسکے پیچھے باہر نکلا۔

کارپڈور خالی تھا۔

وہ بے قدم آگے بڑھنے لگی

www.kitabnagri.com

دل میں کچھ عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔

وہ پیچھے بھی مڑ کر دیکھتی جاتی

بہرام جینز کی جیب میں ہاتھ ار سے کا ندھوں پر بیگ ڈالے زمین کو دیکھتے ہوئے اسکے پیچھے آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں گیٹ کے پاس پہنچے تو وہاں وہاں پہلے سے ہی کھڑا تھا

گارڈ کرسی پر بیٹھا سو رہا تھا

لگ تو ایسا ہی رہا تھا

"جلدی نکلو۔ اس سے پہلے گارڈ کو ہوش آجائے" وہاج نے آہستہ آواز میں کہا تو بہرام نے چونک کر گارڈ کو دیکھا۔

"یہ بے ہوش ہے۔" وہ آنکھیں پھاڑ کر بولا تو وہاں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

"کیا کر رہا ہے۔ اونچا بول کر سب کو اٹھائے گا کیا۔ صرف بے ہوش ہے وہ۔ مرا نہیں ہے" وہاں نے دہلی دہلی سرگوشی کے سے انداز میں اسے تنبیہ کی پھر اپنا ہاتھ اٹھالیا

ساتھ ساتھ وہ عمارت کی طرف بھی دیکھتا جاتا تھا

سلوہ پہلو بدلتی عجلت کا شکار ہو رہی تھی۔

"یہ اچھا کام نہیں کر رہے آپ لوگ۔ آپ کو۔۔۔" وہ غالباً صحیح غلط پر وعظ دینے والا تھا مگر وہاں نے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنا بھاشن پیس رکھ۔ اور باہر نکل۔" وہاں نے تقریباً اسے باہر کی طرف دھکا دیا تھا۔

بہرام کا پاؤں اڑا اور وہ زمین پر پیٹ کے بل گرا تھا۔

وہاج سلوہ کی طرف آیا اور رازداری سے بولا

"دو ہفتے میں گھر کا صفایا کر کے نکل آنا۔ اس سے زیادہ مت لگانا۔"

بہرام اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ وہ اپنا سر سہلارہا تھا جو زمین پر لگا تھا

اسے وہاں پر غصہ آیا تھا

اسکی زبردستی نکاح والی حرکت پر دل تو کیا تھا کہ اسکا منہ توڑ دے مگر پتلا دبلا بہرام محض یہ سوچ یا تصور ہی کر سکتا تھا

اور عمل بھی کیسے کرتا۔ پھوپھو نے سختی سے منع کر رکھا تھا مار پیٹ کرنے سے۔

"اگر اسکے گھر کچھ ناملا تو۔" سلوہ نے تشویش بھرے انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"کچھ تو ضرور ہوگا۔ اب کنگلے ٹھوڑی ناہوں گے۔ اب جاو۔" وہاں نے ہاتھ جھلا کر کوفت سے کہا اور باہر کی طرف اشارہ کیا۔

سلوہ ایک لمحے کو کچھ سوچنے کے لیے رکی پھر باہر قدم رکھ دیا

اسکا دل

اسکا دماغ

اسکا ضمیر

چینچ چینچ کر کہہ رہا تھا کہ وہ غلط کر رہی ہے
اپنی سوتیلی ماں اور بھائیوں کے ظالم چنگل سے نکلنے کے لیے اس نے ایک چوری کے لیے حامی بھری تھی۔
صرف ایک گناہ کے لیے راضی ہوئی تھی

پھر کس چیز نے اسے ان کے ساتھ رکھا تھا
کس چیز نے اسے مجبور کیا تھا کہ وہ دوسری اور تیسری چوری کرے

پھر جو تھی کے لیے بھی تیار ہو جائے

Posted On Kitab Nagri

بعض چیزوں پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا

ناچاہتے ہوئے بھی انسان وہ کام کر جاتا ہے جس کا ارادہ ناہو۔

کچھ کام

کچھ باتیں

ہو کر ہی رہتی ہیں

ان کو ہونا ہی ہوتا ہے

ہر حال میں

ہر صورت میں۔۔۔

سلوہ باہر آئی تو بہرام اپنا ماتھا سہلارہا تھا

چاروں طرف نیلگوں اندھیرا تھا

دو گھنٹے بعد یو پھوٹنے والی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ کہے بنا چلنا شروع ہو گئی تھی

اسکے اندر ہی اندر ضمیر اور نصیب کی جنگ چل رہی تھی

ضمیر کہتا تھا غلط کر رہی ہے

نصیب کہتا تھا جو ہو رہا ہے ہونے دو

وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں چلتی جا رہی تھی

وہ ایک پل کو یہ بات فراموش کر چکی تھی کہ اسکے ساتھ بہرام بھی ہے

اور تبھی اسکا اداکاری کا نقاب اتر اٹھا

چہرے پر سائے سے لہرائے تھے

ماضی ہواؤں میں رقص کرنے لگا اور آنکھیں آنسوؤں کی صورت داد دینے لگیں

نیلگوں اندھیرے میں دھندلاتی آنکھیں منظر کو غیر واضح کر رہی تھیں اور تبھی اس غیر واضح منظر میں اس نے

واضح طور پر بہرام کا چہرہ دیکھتا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور سلوہ کو بہت دن بعد یہ جزبے محسوس کر کے اچھا لگ رہا تھا

ایک عجیب سے احساس کے ساتھ اس نے آنکھیں ہاتھ کی پشت سے صاف کیں اور بھرپور انداز میں مسکرائی

ایک لمحہ

اور وہ فیصلہ کر چکی تھی

بہرام اسکے سامنے کھڑا اپنی مخصوص ہلکی مسکراہٹ (جو خود باخود اسکے ہونٹوں کا طواف کرتی رہتی تھی) کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا

اندھیرے میں بھی اسے سلوہ کے آنسو نظر آئے تھے۔ وہ آنسو جو بہرام کو بالکل اچھے نہیں لگے تھے
پھر وہ کھل کر مسکرائی تھی

وہ مسکراہٹ جو بہرام کو اچھی لگی تھی

"جلدی چلو۔" سلوہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور عجلت سے کہتی اسے لیکر آگے کی طرف بڑھی۔ بہرام اس کے ساتھ کھینچتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

یہ یک دم اسے کیا ہو گیا تھا

وہ سمجھ نہیں پایا تھا

مگر جو بھی ہو رہا تھا دل کو اچھا لگ رہا تھا

سلوہ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ بھلا لگ رہا تھا

نیلگوں اندھیرے میں ڈوبا منظر رنگین اور حسین لگ رہا تھا

قسمت کا لکھنا تھا

۱

وقت دہرایا جارہا تھا



جو بھی ہو رہا تھا

ایسے ہی ہونا تھا

ان دونوں کو ایسے ہی ملنا تھا

Posted On Kitab Nagri

بہرام اور سلوہ کو ایسے ہی ملنا تھا
مگر

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ دونوں بس اسٹینڈ پر پہنچے تو بس نکلنے ہی والی تھی

دونوں بھاگ کر بس پر چڑھے تھے
بھاگنے کی وجہ سے سانس پھولنی لگی تھی

بس میں چند ایک مسافر تھے جو ان کی طرف شک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے

اس وقت جوان لڑکا لڑکی ایسے بھاگ کر آرہے تھے تو دیکھنے والا ہر شخص ایک ہی بات سوچتا ہے

سلوہ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی۔

وہ اب آزاد ہو جائے گی

Posted On Kitab Nagri

بہرام کے گھر پہنچ کر وہ اس سے طلاق لے لے گی

پھر وہ اپنے راستے پر نکل جائے گی
جہاں ناسکے بھائی اس تک پہنچ سکے گے اور نا ہی تینوں لڑکے

پچھلی سیٹ پر بیٹھے اپنا سانس درست کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

جبکہ بہرام اسکے برعکس لوگوں کی نظروں سے محج زده ہوتا پہلو بدل رہا تھا۔

اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ سلوہ کو طلاق دے دے گا

www.kitabnagri.com

بس تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی
دونوں کی سوچیں بھی ایک نہج پر چل رہیں تھیں

چاروں طرف نیلگوں اندھیرا صبح کی روشنی سے ملنے کے لیے بے تاب بڑھتا جا رہا ہے تھے

سلوہ نے چہرہ باہر کی طرف پھیر لیا اور شیشے سے نظر آتا نیلگوں منظر دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

اسے احساس تک نہ ہو کہ بہرام کا ہاتھ ابھی تک اسکے ہاتھ میں تھا
دفعۃً بہرام نے ہاتھ کھینچا تو وہ چونک کر اسکی طرف پلٹی۔

بہرام اپنا بیگ کھول رہا تھا
وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

سلوہ بے اختیار اسے دیکھے گئی

سادہ سا

معصوم سا

بے ضرر رسا

"آپ کا نام کیا ہے؟" بہرام نے سراٹھا کر اسے مخاطب کیا تو وہ سکتے سے چونکی

"مم۔۔ مس بختیار" سلوہ کے منہ سے ہڑ بڑاہت میں یہی نکلا

"مس بختیار آپ گھر سے کیوں بھاگ کر آئیں تھیں" بہرام نے اسے اسی نام سے مخاطب کرتے ہوئے اگلا

سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

وقت اور جگہ کی مناسبت سے وہ آہستہ آواز میں بول رہے تھے

سلوہ کچھ دیر خاموش رہی
دل کیا سچ بتا دے

بتائے کہ اسکا سوتیلا بھائی اسکی عزت لوٹنے والا تھا یوں بھاگ کر آئی

بتائے کہ ہاجرہ نے مظالم کی کسر نہیں چھوڑ رکھی تھی یوں بھاگ کر آئی

یہ سب سوچتے ہوئے سلوہ کی گھگی بندھی

حلق میں کانٹے اٹکے

"میں نہیں بتا سکتی۔" بامشکل آواز میں ہلکی سی نمی لیکر اس نے کہا اور پھر رخ باہر کی طرف موڑ لیا۔

بہرام نے ہلکے سے کاندھے اچکائے

Posted On Kitab Nagri

اور سیٹ پر سر ٹکا دیا

وہ نہیں بتانا چاہتی تو وہ کون ہوتا ہے زبردستی پوچھنے والا

تعلق ہی کیا تھا ان کا
محض ایک کاغزی رشتہ

جو کچھ ہی وقت میں ختم ہونے والا تھا

مگر کیا واقعی

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

www.kitabnagri.com

ان دونوں کے نکلنے کے بعد وہاں واپس ہاسٹل کی اندرونی عمارت میں آ گیا تھا

گارڈ ہنوز کرسی پر بے ہوش پڑا تھا جسے وہاج نے رومال کے ذریعے کورولوفوم سنگھا کر بے ہوش کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اندر اپنے عمر اور عارض کے مشترکہ کمرے میں آگیا۔

عمر بیڈ پر لیٹا تھا ایسے کے ٹانگے دیوار کے ساتھ لگا کر اوپر کو اٹھائیں ہوئی تھیں جبکہ عارض ساتھ ہی زمین پر اوندھے منہ پھیل کر لیٹا ہوا تھا

دونوں وہاں کے آنے پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

"تو کیا برائی ہے اس میں۔ یہ تو اپنے پلین کا حصہ ہے۔" عارض نے اسے یاد دہانی کروائی۔
ساتھ ہی وہ اپنا لپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا جو کہ اس نے یہ چوریاں شروع کرنے سے کچھ عرصے پہلے چرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یار۔ تو نہیں سمجھے گا میری بات" وہاں کوفت سے جھنجھلا کر کہتا کھڑا ہوا اور اپنے بستر پر آکر لیٹ گیا۔

"تو کچھ پھوٹے گامنہ سے تو پیتا لگے گا نا" عمر نے دہائی دی مگر وہاں خاموش رہا

"وجہ یہ ہے کہ اسے مس بختیار سے محبت ہو گئی ہے۔" لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے عارض نے عام سے لہجے میں انکشاف کیا

عمر نے چونک کر وہاں کو دیکھا جس نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا
وہاں کا تردیدنا کرنا اس بات کا ثبوت تھا کہ عارض کی بات صحیح ہے

"اور یہ سب کب سے چل رہا ہے۔ کیا وہ بھی۔۔؟ عمر نے مشکوک انداز میں اسے دیکھتے سوال کیا جسے وہاں جانے درمیان میں کاٹا

"نہیں وہ نہیں۔ مگر میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اب وہ واپس آئے گی تو سب سے پہلے اسے محبت کا اظہار کر دوں گا۔" چھت کو گھورتے ہوئے وہاں ج کھوئے سے انداز میں سب کچھ تصور کرتے ہوئے بولا تھا

"اور وہ تیرے منہ پر تھپھر لگائے گی ایک۔" عمر نے اس کے تخیل پر برباد کیے تھے

Posted On Kitab Nagri

"میں اس سے شادی کروں گا تم دیکھ لینا۔ اگر نامانی تو زبردستی کروں گا مگر اس سے ہی شادی کروں گا" وہاج نے چہرہ عمر کی طرف موڑا اور چیلنج دیتے ہوئے بولا

"یہ دیکھو اس لڑکے کی یروفا ئل۔" ان دونوں کی باتوں میں عارض نے خلل ڈالا تھا

وہ ہاسٹل کی آفیشل سائنڈ سے بہرام کی پروفائل نکالے ہوئے تھا

"تو نے پہلے نہیں دیکھی تھی کیا جواب دیکھ رہا ہے۔" عمر نے استفسار کیا

"ہاں دیکھی تھی مگر مجھے لگتا ہے یہ لڑکا بڑی اسامی ہے۔ جتنا اس کی پروفائل میں لکھا ہے اس سے زیادہ" عارض نے نظریں اٹھا کر عمر کو دیکھا اور اپنا اندازہ پیش کیا

"اگر ایسا ہے تو اس بار ہمارے ہاتھ اچھا مال لگے گا۔" عمر بھی اپنے بیڈ پر آکر لیٹتے ہوئے محظوظ ہوتا ہوا بولا

جبکہ عارض دوبارہ لیپ ٹاپ میں سر دھن کر بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں صبح چڑھنے والی تھی
صبح جو اندھیرے نگل لیتی تھی

زندگی کے اندھیروں کو نکلنے کے لیے بھی ایک صبح نکلتی ہے مگر یہ صبح زرا دیر سے نکلتی ہے
اپنے وقت پر نکلتی ہے

وہ دونوں بہرام کے گھر پہنچ چکے تھے۔

ابھی اندھیرا باقی تھا

مکمل صبح کچھ دیر بعد ہونی تھی

www.kitabnagri.com

سلوی نے اندھیرے میں ہی گھر کے بیرونی نقشے کا جائزہ لینا چاہا۔

گھر چھوٹا سا ہی تھا۔

مگر اچھا تھا

Posted On Kitab Nagri

بہرام دروازے کے آگے الجھن زدہ انداز میں کھڑا تھا
پھوپھو کا ممکنہ رد عمل سوچ کر ہی اسے جھرجھری آرہی تھی

سلوی چند لمحے کھڑی رہی پھر گہرے سانس لیتی اپنے کردار میں واپس آئی

"کیا ساری رات باہر ہی رہنا ہے۔" خاموشی کی وجہ سے اسکی آہستہ آواز بھی گونجی تھی

بہرام نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا پھر حلق میں ابھرتی گلی معدوم کی

"کیا تمہاری پھوپھو جلا دیں۔" سلوی نے کوفت سے پوچھا

بہرام نے نفی میں سر ہلایا اور بیل بجا دی

اسی وقت فظا میں اذانیں بھی شروع ہونے لگی تھیں

پھوپھو نماز پڑھنے کے لیے اٹھ گئیں ہونگی
بہرام نے سوچتے ہوئے دوسری بار بیل بجائی

Posted On Kitab Nagri

چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا

سرخ و سپید بیضوی چہرا ڈوپٹے کے ہالے میں مقید کیے زیبا ملک دروازہ کھول کر حیرت سے بہرام کو دیکھ رہی تھی

زیبا بائیس سال کی تھی جب ملک سرمد کی حویلی سے بہرام کو لیکر نکل گئی تھی

اب اسکی عمر انتالیس تھی

وہ اب بھی اتنی ہی خوبصورت لگتی تھی

یایوں کہیں کہ چہر ایراب زیادہ نکھار آگیا تھا

www.kitabnagri.com

"بہرام آپ اس وقت یہاں کیسے" زیبہ نے حیرت سے سوال کیا۔ سترہ سال گزر جانے کے بعد بھی زیبہ کے لہجے اور انداز سے حویلی کی چھوٹی صاحبہ والا بدبہ اور خاندانی پن چھلکتا تھا

"وو۔۔ وہ پھوپھو۔۔ دراصل۔۔۔" بہرام خشک ہوتے حلق کے ساتھ اٹکتے ہوئے بولنے کی کوشش کرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

سلوہ جوزا ایک طرف کو کھڑی تھی اور اندھیرے کے باعث نظر نہیں آئی تھی بہرام کے اٹکنے پر زیبا کے سامنے آگئی

زیبا نے لڑکی کو دیکھا تو حیرت اور اچھنے سے آنکھیں کھل گئیں

"بہرام یہ کون ہیں۔ اور اس وقت آپ کے ساتھ کیا کر رہی ہیں۔" زیبا نے پریشانی سے بہرام کی طرف دیکھتے سوال کیا

"اندر چل کر بات کریں۔" بہرام کی گزارش پر وہ تینوں اندر آگئے
فضائیں گونجتی اذانیں اپنے آخری مراحل پر تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ جواب کیوں نہیں دیتے بہرام۔ کون ہے یہ لڑکی۔" اندر آتے ہی زیبا نے بے صبری سے پوچھا

"یہ مس بختیار ہے اور۔۔۔" بہرام نے جھجکتے ہوئے کہنا شروع کیا جب سلوی نے اسکی بات کاٹ دی

Posted On Kitab Nagri

"سلوی بہرام۔ کچھ دیر پہلے ہم نے نکاح کیا ہے" سر سری اور عام سے انداز میں سلوی نے اطلاع دی تو زیبا نے بے اختیار اپنا دل تھاما

جبکہ بہرام نے بھی چونک کر اسے دیکھا

تو اسکا نام سلوی تھا
سلوی کا مطلب کیا تھا۔
اس نے زیر زہن سوچا

اور پھریوں بے اختیار سلوی کا اپنے نام کے ساتھ اسکا نام لگانا بہرام کے وجود میں سنسنی دہرا گیا تھا

کچھ وقت پہلے تک اسکی زندگی میں دور دور تک کوئی لڑکی نہیں تھی
اور اب ایک لڑکی کا نام اسکے نام کے ساتھ جڑ چکا تھا

وہ غیر محسوس انداز میں سلوی کو دیکھتے پھوپھو سے نظریں چرا رہا تھا جب زیبا ملک اسکے سامنے آئی

وہ اپنی حیرت پر قابو پانے کی تگو و دو کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا یہ سچ ہے بہرام؟" زبیا نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے مکمل پر امید سے پوچھا گو کہ وہ تردید کر دے

بہرام نے اثبات میں سر ہلادیا

اگلے ہی پل زینا ملک کا ہاتھ اٹھا اور بہرام کے منہ پر زور دار طماچہ رسید ہوا

وہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور سرخ پڑتے گال پر ابھرتے پھوپھو کی انگلیوں کے نشان اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے سہلانے لگا

آنکھیں یک دم ڈمگائیں تھیں



www.kitabnagri.com

طماچہ اسے پڑھا تھا

درد سلوی کو ہوا تھا

اسے بہرام کی حالت پر ترس آرہا تھا

اس سے پہلے کی گئی تین واردات میں ہر بار مرد کی مرضی سے شادیاں ہوئی تھیں۔

اس بار مرضی نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

زبردستی مسلط کی گئی تھی

اسنے دل میں پکا ارادہ کیا
مزید بہرام کی پریشانی کا باعث نہیں بنے گی
وہ صبح ہی چلی جائے گی۔

"آخر آپ نے ایسا قدم اٹھایا کیوں۔؟" زیبا نے تفتیشی انداز میں سوال کیا

"پھوپھو مجبوری تھی۔" بہرام نے پلکیں جھپک کر نمی اندر اتاری اور ہلکی سی بھگتی آواز میں کہا۔

"کیا مجبوری تھی ایسی کہ نکاح ہی کر لیا آپ نے" زبیانے پہلے اسے پھر سلوی کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے استفہار کیا۔

"پھوپھو سلوی جی کا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ انہیں کسی نے دھوکہ دے دیا تھا۔ انکے پاس جانے کو کوئی تکھانہ نہیں تھا۔ میں نے بس انکی مدد کرنے کے لیے ایسا کیا۔ وہ میرے ساتھ آنے کو راضی نہیں تھیں اس لیے نکاح کر لیا تاکہ غیر آرام دہ ناہوں۔" چند لمحے سوچنے کے بعد بہرام نے معاملہ اپنے سر لیتے ہوئے جھوٹ بولا

Posted On Kitab Nagri

اپنی زندگی کا پہلا جھوٹ

زیبا کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں

جبکہ بہرام کا سب کچھ اپنے زمے لینے کی وجہ سے سلوی کے دل میں اس کے لیے ایک مقام پیدا ہوا تھا

عزت کا مقام

احسان کا مقام

"جانتے ہیں ہمارے بڑے بھائی اور آپکے بابا نے بھی ایسے ہی ایک مجبور لڑکی سے نکاح کیا تھا۔" زیبا صوفی پر بیٹھی اور ماضی کی دردناک یادوں میں کھوتی ہوئی خود کلامی کے انداز میں گویا ہوئی

وہ دردناک یاد جو تابش ملک اور مہروز کے قتل پر قائم تھی

www.kitabnagri.com

زیبائی نے سترہ سال میں پہلی بار بہرام کے باپ کا ذکر کیا تھا

وہ حیرت اور جزبات کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسکے سامنے زمین پر بیٹھا

"پھر کیا ہوا تھا پھوپھو۔؟" بہرام نے زیبا کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے تجسس سے استفار کیا

Posted On Kitab Nagri

زیبا نے تاسف بھری نظریں اسکی طرف پھیریں پھر سر د آہ بھرتی ہوئے گویا ہونیں

"پھر وہی ہوا جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ محبت پر رواج فوقیت لے گئے۔ اصول و ضوابط کے بوجھ تلے محبت کو دبا دیا گیا۔ تابش ملک اور مہروز کو سنگین خطا کی پاداش میں موت کی ناوید سنا دی گئی۔ بابا سرکار نے اپنی ہی اولاد کو قتل کر دیا۔"



یہ آخری جملہ تھا جس پر بہرام کا سانس رکا تھا
وجود میں سنسنی لہرائی تھی
زیبا کے گھٹنے پر رکھا ہاتھ منجمد ہوا تھا
دل کی ڈھرکن بہت تیز ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

جبکہ سلوہ کو بھی افسوس ہوا تھا

اسے لگتا تھا ہاجرہ بہت ظالم تھی جس نے اسکے باپ کو مارا تھا جبکہ ہاجرہ سے بھی ظالم انسان اس دنیا میں موجود تھے

بہرام کا سکتہ تو مٹا تو آنکھ سے ایک آنسو گال پر لڑکھ گیا

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ نے بابا سرکار کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔" اسنے گلہ آمیز لہجے میں زیبا سے سوال کیا

"ہم نے وہ کیا جس پر اختیار تھا۔ بابا سرکار سے بغاوت کر کے حویلی کی شان و شوکت چھوڑ کر صرف آپ کی جان بچانے کے لیے تنہا حویلی سے بھاگ کھڑی ہوئی یہ سوچے بنا کہ آگے کیا انجام ہو گا۔" زیبا نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بتایا۔

وہ احسان نہیں جتا رہی تھی محض تذکرہ کر رہی تھی

بہرام نے ایک گہری سانس بھری پھر اسکے گھٹنے پر سر رکھ دیا

عورت کے نام پر یا یوں کہیں خونی رشتے یا اپنوں کے نام پر وہ بس زیبا ملک سے ہی واقف تھا

زیبا ہی اسکا سب کچھ تھی

ماں

باب

دوست

سہیلی

اور آج کے اس انکشاف کے بعد اسکے دل میں زیبا کے لیے مزید انسیت بڑھ گئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"سوری پھوپھو۔ میں نے آپکا دل دکھایا۔" وہ ایسے ہی گھٹنے پر سر رکھے مدھم معذرت بھری آواز میں بولا

زیپانے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

"نہیں پھوپھو کی جان ہم آپ سے بالکل ناراض نہیں ہیں۔ ہاں ہمیں دھچکا ضرور لگا تھا مگر اس بات کی خوشی ہے کہ اپنے مدد کی غرض سے یہ کیا۔ کسی فائدے اور لالچ میں نہیں۔ اور سب سے اہم بات آپ نے تنہا لڑکی کی مجبوری کا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اسے سہارا دیا۔" اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے زیبا فخریہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

سلوی ان دونوں کو یاسیت سے دیکھے گئی

ایسے ہوتے تھے خون کے رشتے

احساس کے رشتے

جو ایک دوسرے کو سمجھتے تھے

جو اپنوں کے لیے قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔

اسنے تو آخری خون کا رشتہ بختیار کی صورت میں دیکھا تھا

وہ تو بھول ہی گئی تھی خون کا رشتہ کیا ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

احساس کارشتم کیا ہوتا ہے

اپنے کیا ہوتے ہیں

اپنوں کے ساتھ تعلقات کیسے نبھائے جاتے ہیں

اسے پھر سے یہ سب جاننا تھا

سکھنا تھا

سمجھنا تھا

دل میں خواہش اٹھی تھی

برسوں بعد ایک چاہت کی تمنا ہوئی تھی

چاہت

پھر سے جینے کی

ماضی کو بھلا کر آگے بڑھنے کی

نئے رشتے بنانے کی

زندگی کو ایک موقع اور دینے کی

Posted On Kitab Nagri

سلوی اپنی جگہ کھڑی پھر سے سوچوں کی وادی میں چلی گئی

"سلوہ جی آپ نماز نہیں پڑھیں گی کیا؟" بہرام کی آواز نے پھر سے اسے سوچ سے نکالا۔ وہ نماز پڑھ کر دوبارہ باہر آیا تھا

وضو کی وجہ سے اسکے ماتھے پر پڑے بال ابھی تک ہلکے ہلکے گیلے تھے۔

"ممم۔ میں۔۔۔ نماز۔" وہ گڑبڑاتے ہوئے بولی

مزید بولتے ہوئے اسے شرمندگی سی محسوس ہو رہی تھی

www.kitabnagri.com

"آپ پھوپھو کے کمرے میں نماز ادا کر لیں۔" بہرام نے اسے پیشکش کی تو وہ تذبذب سے انگلیاں رگڑنے لگی
آنکھوں میں مجبوری بھری نمی چمکنے لگی

"کیا بات ہے سلوی جی آپ پریشان کیوں ہو گئیں۔" بہرام فکر مند ہو کر اسکے قریب آیا مگر اپنے اور اسکے درمیان ایک مناسب فاصلہ رکھا

Posted On Kitab Nagri

کسی بھی صنف نازک سے اس حد تک بات چیت زندگی میں پہلی بار کر رہا تھا۔

سلوی کچھ لمحے لب کچکپاتی رہی پھر ہمت کر کے بول پڑی

"مجھے نمازی پڑھنی نہیں آتی۔"

اسکی بات سن کر بہرام نے اسے اچھنبے اور بے یقینی سے دیکھا۔

"کیا مطلب نماز توہر مسلمان کو پڑھنی آتی ہے۔" اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بہرام نے وضاحت طلب کی

"مگر میں وہ بد قسمت ہوں جسے زندگی نے موقع نہیں دیا نماز سیکھنے کا" کہتے ہوئے سلوی کی آواز رندھی تھی۔
آنکھوں کی نمی میں اضافہ ہوا تھا۔

ماضی سائے کی طرح ہوا میں لہرایا تھا

وہ چھوٹی تھی جب فریحہ نے اسے ایک دن بتایا وہ اسے جلد ہی نماز سیکھانا شروع کرے گی مگر نوبت نہیں آئی۔ فریحہ پہلے ہی بستر مرگ پر پڑ گئی۔ بعد ازاں ہاجرہ نے کبھی اس بات کی طرف دھیان ہی نہیں دیا کہ اسے دین کے متعلق کتنا اور کیسا علم ہے۔ نماز آتی ہے یا نہیں۔ قرآن پڑھنا آتا ہے یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کو سیکھا دوں گا" بہرام نے مسکرا کر پیش کش کی تو سلوی آنسوؤں کے درمیان تشکر سے مسکرائی

"آئیں میں پہلے آپ کو وضو کا طریقہ سکھا دوں" بہرام کہتے ہوئے گھر کی پچھلی جانب کی طرف بڑھا تو سلوی بھی اسکے پیچھے آئی۔

پچھلی طرف ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا
عقبی دیوار کے آگے یانی کانل لگا تھا۔

پچھلی شام بارش ہوئی تھی جس کے باعث گھاس بھیگی ہوئی تھی۔

بہرام نے چیل اتار دی اور برہنہ پاؤں گھاس پر چلتے ہوئے نل تک پہنچا

اسے گیلی گھاس پر چلنا اچھا لگتا تھا

www.kitabnagri.com

سلوی نے بھی اپنی جوتی اتاری اور اسکے قدموں کی پیروی کرتی ہوئی نل کے پاس پہنچی۔

اسنے کبھی گیلی گھاس پر چلنے والا جربہ یا راحت محسوس نہیں کی تھی

آج پہلی بار اس تجربے نے اسے فرحت بخشی تھی۔

دن کی روشنی مکمل نکل چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

اوپر ہر سو پھیلا ہوا نیلا آسمان تھا
نیچے قدموں کو گد گداتی ہوئی سبز گھاس تھی
"وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پھر پہلے دایاں اور بائیں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں" بہرام نے جھک کر
نل کھولا اور سلوی کو ہدایت کرنے لگا

سلوی اسکے کہنے کے مطابق وضو بنانے لگی
اسکی زندگی کا پہلا وضو۔

جوں جوں وہ بدن کے اعضاء پر وضو کا پانی ڈالتی جاتی اسے خود پیر سے ان دیکھا وزن اترتا ہوا محسوس ہونے لگا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وضو مکمل ہوا تو سلوی کو اپنا آپ بہت ہلکا اور تروتازہ لگا تھا۔

"وضو مکمل کرنے کے بعد آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اٹھا کر دوسرا کلمہ پڑھیں" تل بند کر کے بہرام نے کہا پھر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کلمہ پڑھنے لگا

سلوی نے بھی انگلی اٹھا کر ہو بہو ویسا ہی دہرایا۔
ہوا بہت مسحور کن ہو گئی تھی

www.kitabnagri.com

صبح کی ہوائیوں بھی دن بھر کی ہوا سے زیادہ فرحت بخش ہوتی ہے۔

پھر وہ دونوں کمرے میں آگئے تو بہرام نے جائے نماز بچھا دی

Posted On Kitab Nagri

"اپنا ڈوبہ تھیک سے اوڑھ لیں۔" بہرام نے ہدایت کی اور چہرہ دوسری طرف پھیر لیا تاکہ ڈوبہ اتار کر تھیک سے اوڑھتے ہوئے وہ غیر آرام دہ نہ ہو۔

وہ چہرے کے گرد تھیک سے ڈوبتہ لپیٹ کر کھڑی ہو گئی

بہرام واپس اسکی طرف مڑا

"سلوی جی (وہ اتنے پیار سے سلوہ جی کہتا تھا کہ بے اختیار سلوہ کا دل موہ جاتا تھا۔ آج سے پہلے اسے کبھی اپنا اتنا خوبصورت نہیں لگا تھا) مرد اور عورت کے نماز پڑھنے کا طریقہ الگ ہوتا ہے۔ میں آپکو پہلے نماز پڑھنے کی جسمانی ہیئت بتاؤں گا پھر میں آپکو نماز میں پڑھنے والی صورتیں یاد کرواؤں گا۔ انہیں یاد کر کے آپ خود نماز ادا کر لیا کریں گی۔" بہرام نے لائحہ عمل پیش کیا اور جائے نماز کے ساتھ نیت باندھے والے انداز میں کھڑا ہو گیا

www.kitabnagri.com

"نماز پڑھنے سے پہلے نیت کریں۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ دل میں نیت کر لی جائے تو کافی ہو گا۔ جب آپ تحریمہ پڑھیں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کاندھے تک اٹھائیں گی" بہرام نے سلوی کو واضح کرتے ہوئے ہاتھوں کو کاندھے تک اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب عورت تکبیر پڑھتی ہے تو اسکے ہاتھ کی انگلیوں بند ہوتی ہیں۔"

سلوی نے بھی ویسا ہی کیا۔

اسکے بعد بہرام اسے ایک ایک کر کے مرد اور عورت کے نماز پڑھنے کی مختلف ہیئت کے فرق بتاتے ہوئے نماز کا طریقہ بتانے لگا

سلوی اسکی ہدایت کے مطابق دہرانے لگی۔

"ہم آج باقی نمازوں کے وقت جسمانی ہیئت کی پریکٹس کریں گے تاکہ آپ کو اچھے سے آجائے
کل سے نماز کے دوران پڑھنے والی صورتیں یاد کرنا شروع کریں گے۔" جائے نماز لپیٹتے ہوئے بہرام نے اس
سے کہا۔

سلوی نے سر اثبات میں ہلایا اور مدھم سا مسکرائی

"اماں بھی اسی طرح سکھاتی مجھے۔" خود بھی کھڑے ہوتے ہوئے وہ بے خیالی میں بول پڑی

Posted On Kitab Nagri

بہرام باہر چلا گیا تھا سو اسکی بات سن نہیں سکا تھا۔

وہ کچن میں آیا تو زیاناشے کی تیاری کر رہی تھیں

"بہرام سلوی کو بھی بلا لیں۔ وہ بھی ناشتا کر لیں۔" زیبا نے اسے تائید کی

وہ جیسے ہی اسے بلانے کے لیے پلٹا تو وہ خود ہی کچن میں آرہی تھی۔

"آئیسیں بیٹا بیٹھیں ناشتہ کر لیں۔" زیبانے کچن کے وسعت میں رکھی میز اور کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

ساتھ ساتھ وہ آٹا بھی گوندھ رہی تھیں
سلوی نے کرسی میز کو دیکھا اور یاسیست ست مسکرائی

ہاجرہ اسے ہمیشہ صحن کے فرش پر بیٹھ کر کھانا کھانے کو دیتی تھی۔

سردیوں کا ٹھنڈا فرش ہو یا گرمیوں کی تپتی زمین اسے وہیں بیٹھ کر کھانا کھانا پڑتا تھا

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی لمحے وہ زیبا کے پاس آئی

"کیا میں آپ کو ناشتہ بنا کر کھلاؤں" کہتے ہوئے سلوی نے زیبا سے دریافت کیا

زیبائے ایک لمحہ سوچا پھر حامی بھری۔

زیبا کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور سلوی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی۔

اسکی رفتار اور کام کرنے کی کیفیت کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ اس کام میں ماہر تھی۔

وہ گھرداری میں واقعی ماہر تھی

اور یہ ہاجرہ کی بدولت تھا۔

www.kitabnagri.com

سلوی نے ناشتہ تیار کر کے میز پر رکھا

زیبا نے اسے متاثر کن نظروں سے دیکھا پھر ناشتے کی طرف ہاتھ بڑھایا

"بہت اچھا ہے۔ اللہ آپکے ہاتھ سلامت رکھے۔" زیبا نے پہلا لقمہ لیکر اسکی تعریف کرتے ہوئے دعا دی۔

Posted On Kitab Nagri

آج بہت عرصے بعد اسے لگا وہ اپنی پسند کا کوئی کھانا کھا رہی ہے۔

نانشے سے فارغ ہو کر زیادہ دنوں کو اسکے کمرے میں آنے کا کہا کرپکن سے چلی گئی۔

سلوی ناشتے کے برتن سمیٹنے لگی

بہرام وہیں موجود رہا۔

جب سلوی نے سنک میں برتن رکھے تو وہ آگے آیا

"لائیں میں دھودوں۔ آپ باقی کام کر لیں۔"

"مگر تم کیوں کرو گے۔" سلوی نے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

www.kitabnagri.com

"کیا میں نہیں کر سکتا" بہرام نے بھی کاندھے اچکا کر پوچھا۔

"مگر یہ تو لڑکیوں کے کرنے کے کام ہوتے ہیں۔" سلوی نے وہ جواز پیش کیا جو وہ ہمیشہ ہاجرہ کے منہ سے سنتی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ لڑکے برتن نہیں دھو سکتے۔" بہرام اسکی بات پر مسکرایا پھر سنک کانل کھول لیا

"پھوپھو کہتی ہیں مرد گھریلو کام کرنے سے گھس نہیں جاتا اور نا ہی اسکی مردانگی میں کوئی فرق پڑتا ہے۔" وہ ایک ایک برتن کو اچھی طرح صابن لگا لگا کر دھورہا تھا۔

"اور پھر گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تو سنت ہے۔" اسنے سلوی کی طرف دیکھا اور سمجھانے والے انداز میں دیکھا۔

"پھوپھو کہتی ہیں مرد کو بھی بوقت ضرورت کے لیے گھریلو کام کاج سیکھنے چاہیے۔ اسکا ہر گزیہ مطلب نہیں کہ وہ گھریلو خاتون بن جائے۔ بس اتنا کام آنا چاہیے کہ گھر کی خواتین کی بہت زیادہ مصروفیت یا تھکاوٹ ہونے کے باعث مدد کر دے۔ اگر شادی شدہ ہے تو چھوٹے موٹے کاموں میں بیوی کی مدد کرے جیسے کھانے کے برتن لگانا اور اٹھانا۔ بچوں کو کپڑے پہنا دینا۔ دھلے ہوئے کپڑے چھت پر پھیلا دینا۔ یقین کریں مرد بیوی کے ساتھ ان کاموں میں ہاتھ بٹا کر صرف سنت رسول کی پیروی کرتا ہے نا کہ وہ زن مرید بن جاتا ہے۔" وہ کہتا جاتا تھا اور برتن پانی سے کنگھال کر سٹینڈ میں لگاتا جاتا تھا

سلوی یک تک اسے دیکھتی سنتی جاتی تھی

Posted On Kitab Nagri

بختیار اور فریحہ کے بعد وہ تیسرا تھا جو اتنے پیار سے اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔

"اسکے برعکس عورت کو چاہیے کہ اگر اسکا شوہر کسی کام میں اسکا ہاتھ بٹاتا ہے تو سارا کام اسکے زمے نالگائے۔ جب سامنے کوئی ہو تو شوہر کو گھریلو کام کہنے سے گریز کرے۔ دوسروں کے سامنے اپنے شوہر کا وقار برقرار رکھے۔ ہاں اگر شوہر اپنی مرضی سے ہاتھ بٹانا چاہے تو وہ اور بات ہے۔" برتن مکمل دھل چکے تھے۔ بہرام نے نل بند کیا اور سنک کی دائیں جانب لگے سٹینڈ پر سے ہینڈ ٹاول اتار کر ہاتھ پونچھنے لگا۔

"اور پھر دیکھنے والے کو بھی چاہیے کہ اگر شوہر کو بیوی کا ہاتھ بٹاتے دیکھے تو اسے زن مرید کا لقب نادے۔ یہ کوئی قابل شرم بات نہیں مگر اکثر لوگ اسے ہوا بنا لیتے ہیں۔" بہرام نے ٹاول واپس سٹینڈ پر ڈالا۔ وہ زیبائی باتیں دہرا رہا تھا۔

سلوی نے سب باتیں سن کر سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ اسکی نظر بہرام کے خوبصورت چہرے پر تک سی گئی تھی۔

"چلیں پھوپھو نے بلایا تھا" بہرام نے یاد دہانی کروائی تو وہ چونکی۔

وہ دونوں زیبا کے کمرے میں پہنچے تو زیبا قرآن مجید پڑھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے اسے کاوچ پر بیٹھنے کا کہا خود ساتھ کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد زیبا نے قرآن مجید بند کرتے ہوئے چوما اور بہرام کی طرف بڑھایا جسے اسنے الماری میں رکھ دیا

پھر واپس آکر کاوچیر سلوی کے ساتھ بیٹھا

"اپنے بارے میں بتاؤ کچھ بیٹا۔ بہرام نے کہا تھا تم مجبور تھی کسی وجہ سے۔ اگر مناسب لگے تو کیا میں وہ وجہ جان سکتی ہوں۔" زیبا اسکی طرف متوجہ ہوئی اور دریافت کرنے لگی

سلوی کا ایک پل کو دل چاہا کہ سب کچھ سچ بتا دے مگر اسے کچھ وقت چاہیے تھا

www.kitabnagri.com

"میرا نام سلوی بختیار ہے۔ میں ایک لڑکے کو پسند کرتی تھی۔ بہرام نے پہلے ہی زکر کیا تھا۔ مگر اس لڑکے نے مجھے دھوکہ دے دیا۔ گھر واپس نہیں لوٹ سکتی تھی۔ بے گھر و بے سہارا تھی جب بہرام نے مدد کری۔" سلوی نے بہرام کی بات اور اس شادی کی فرضی وجہ کو مل کر بتایا۔

اسکی بات سن کر زیبا نے سمجھتے ہوئے سر کو خم دیا۔

"اگر واپس جائیں گی تو کیا وہ دوبارہ قبول کر لیں گے؟"

Kitab Nagri

سلوی کو لگا جیسے فریحہ نے اسکا ہاتھ تھاما ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دم اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"یقیناً ساری صورت حال کو نرم کرنے میں آپکو اور ہمیں وقت درکار ہوگا۔ مجھے امید ہے آنے والا ہمارے لیے بہتری لائے۔" زیبا اسکا ہاتھ تھامے نرمی سے کہہ رہی تھیں جبکہ وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

زندگی نے اسے جو ظالم رشتے دیے تھے ان کی بنیاد پر اب وہ مخلص رشتوں کو اپنانے سے بھی ڈر رہی تھی۔

ایک دل تھا کہ یہاں سے چلی جائے گی طلاق لے کر
ایک دل تھا یہیں رہ لے ہمیشہ بہرام کی سلوی جی بن کر
ان دو باتوں کے درمیان وہ بھول گئی کہ اس شادی کا اصل مقصد تو چوری کر کے فرار ہونا تھا۔

"آپ جا کر اب آرام کریں۔ مزید باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔" زیبا نے اسے رخصت کی اجازت دی تو وہ بنا کچھ کہے پلکیں جھپکتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتی تھی

اسکے کمرے سے جاتے ہی زیبا بہرام کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہماری بات غور سے سنیں۔ سلوی اب آپکی بیوی ہے۔ مدد کرنے کی غرض سے جو آپ نے نکاح کا فیصلہ کیا تھا اب آپکو اس پر قائم رہنا ہے۔ سلوی کو اپنی شریک حیات کی حیثیت دینی ہے۔ دوسری بات یہ کہ سلوی کی غلطی کا ذکر اسکے سامنے مت کریں۔ وہ یقیناً پہلے ہی اپنی غلطی پر نادم ہیں اور پچھتاوے کے زیر اثر ہیں۔" زیبا اسے بہت پیار سے سمجھا رہی تھیں۔

"کیا آپ کو اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں کہ وہ گھر سے بھاگ کر آئی ہیں۔" بہرام نے الجھن زدہ سا سوال کیا

"ہمیں مسئلہ تب ہو تا جب وہ آپ کی وجہ سے بھاگ کر آئی ہوتی۔ ہمیں برا تب لگتا جب آپ دونوں میں نکاح کے بنا کوئی تعلق ہوتا۔ ہمیں برا تب لگتا جب وہ آپ کی وجہ سے پریشان ہوتی۔

دیکھیں بیٹا غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے اور سلوی جس عمر میں ہے ایسی غلطیاں ہونا عام بات ہے۔ اور اسکو اپنی غلطی کی سزا بھی تو مل گئی۔ اور ہمیں نا جانے کیوں ایسا لگ رہا کہ سلوی کے اپنے گھر سے نکلنے کے پیچھے کوئی اور وجہ بھی ہے۔ وہ بتانا نہیں چاہی۔ ہم زور نہیں دینا چاہتی۔ جب بہتر لگے گا خود ہی بتا دے گی "زیبا نے تفصیل سے اسکے سوال کا جواب دیا۔

"اب آپ بھی کمرے میں جائیں۔ کل رات سے جاگ رہیں ہیں۔ کچھ دیر آرام کر لیں۔" زیبا نے گفتگو اختتام کرتے ہوئے اسے بھی جانے کا کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام گہری سانس لیکر اٹھا اور زیبا کے کمرے سے نکل گیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ کمرے میں نہیں آیا تھا۔

پچھلے طرف کے لان میں آگیا تھا

گھاس اب قدرے خشک ہو چکی تھی۔

عقبی دیوار کے ساتھ کچھ پودے رکھے ہوئے تھے جن سے نکلی ہوئی بیللیں دیوار پر اپر کو چڑھ رہیں تھیں۔

وہ سب نیلو فر کی بیلیں تھیں۔ نیلے پھول جا بجا بیل پر اگے ہوئے تھے۔

وہ جب بھی ہاسٹل سے گھر آتا تھا بیلوں کی تراش خراش وہی کرتا تھا۔

www.kitabnagri.com

بہرام نے نظریں اپراٹھا کر دیکھا تو آسمن بادلوں سے گھرتا ہوا محسوس ہوا۔

اگلے چند منٹوں بعد بوند اباندی شروع ہو چکی تھی۔

شہر کا موسم ایسا ہی چل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً روز ہی کسی بھی پہر بادل کچھ دیر کو برس جاتے تھے اور موسم خوشگوار بنا دیتے تھے۔

بہرام اندرونی جانب جانے والے دروازے کی چوکھٹ میں آکر بیٹھ گیا اور سلوی کے بارے میں سوچنے لگا۔
زیبا نے کہا تھا وہ کچھ پوشیدہ رکھ رہی ہے۔

بہرام کے ذہن میں بہت سے سوال اٹھنے لگے تھے
سلوی کا ہاسٹل کے ان تینوں لڑکوں سے کیا تعلق تھا۔
اور پھر دھوکے سے اسکا سلوی کے ساتھ نکاح کیوں کروایا گیا۔
وہ یہ سب سوچتے ہوئے سامنے لان کی بھیگتی ہوئی گھاس دیکھ رہا تھا۔
جب کسی کہ آمد کا احساس ہوا۔

اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر سلوی کھڑی تھی۔
وہ سیاٹ چہرے کے ساتھ خلا میں گھور رہی تھی۔

بہرام کو اسکی آنکھیں روئی روئی سی لگی تھیں۔
وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"سلوی جی کیا ہوا ہے؟"

سلوی نے اپنا سپاٹ ساچرہ اسکی طرف پھیرا پھر مدھم سا بولی

"یہ سب ایک خواب لگ رہا ہے۔ لگتا ہے پلکیں جھپکاوں گی تو سب غائب ہو جائے گا۔" وہ بے خیالی کی سی کیفیت میں بولی تھی

"کیا مطلب۔" بہرام اسکی بات سمجھا نہیں تھا

"کچھ نہیں۔" سلوی نے سر جھٹک کر بات پلٹ دی

بہرام نے بھی زیادہ زور نہیں دیا۔

زیبا نے کہا تھا جب وہ بہتر سمجھے گی خود بتا دے گی

"آپ کا ان تینوں لڑکوں سے کیا تعلق ہے۔" چند لمحوں بعد بہرام نے جھجکتے ہوئے سوال کیا

"- کون۔ کون لڑ کے "سلوی جو پھر سے بے خیالی میں لان کی بھگتی گھاس دیکھنے لگی تھی اسکے سوال پر چونکی

Posted On Kitab Nagri

"ہاسٹل والے تینوں لڑکے۔ وہاج، عمر اور عارض۔" بہرام نے نشاندہی کی

سلوی کچھ لمحے خاموش رہی
پھر بات بناتے ہوئے بولی

"میرے رشتے داروں میں سے ہیں۔ گھر سے بھاگنے میں انہیں نے مدد کی تھی۔"

"سلوی جی برانا مانے گا مگر آپ کے رشتے دار مجھے شریف نہیں لگتے۔"

"ٹھیک کہا۔ شریف ہوتے تو میری بھاگنے میں مدد کیوں کرتے۔" سلوی نے اسکی بات کی تصدیق کرتے ہوئے آبرو اچکا کر کہا

"آپ کو ڈر نہیں لگا گھر سے بھاگتے ہوئے۔؟" بہرام نے اگلا سوال کیا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"نہیں۔" جواب ایک لفظی آیا تھا۔ بے باکی سی

اور واقعی وہ نہیں ڈری تھی

ڈر تو گھر میں رہنے سے تھا۔

بہرام اسکے بے باک انداز پر حیران ہوا تھا۔

وہ برہنہ پاؤں آگے بڑھتی ہوئی لان کے وسعت میں پہنچ گئی تھی۔
بہرام اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

سلوی نے چہرا اوپر کی طرف اٹھایا اور بارش کے قطرے خود پر برسنے دیے وہ جیسے انہیں محسوس کر رہی تھی۔

"(سلوی اب اندر آجاو۔ بارش میں مزید بھیگوگی تو بیمار پڑ جاوگی۔" ماضی کے صندوقوں میں قید بختیار کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔ چار سالہ سلوی اپنے گھر کے صحن میں بارش میں کھیل رہی تھی۔

"نہیں مجھے اور کھیلنا ہے۔" اس نے معصومیت سے ضد کی تو بختیار نے کچھ دیر مزید کھیلنے کی محلت دے دی

منظر بدلا

ماضی کے صندوق پر ہاجرہ اور اسکے بیٹوں کو راج ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

وہ نوسال کی تھی

اس دن بھی بہت تیز بارش تھی

وہ اس روز بھی صحن میں موجود بارش میں بھگی رہی تھی

مگر کھیل نہیں رہی تھی

ہاجرہ کی مار کے باعث رو رہی تھی

اسکے ہونٹ سے خون بہہ رہا تھا۔

وہ روتی جاتی اور حسرت سے اندر کی جانب دیکھتی جاتی

ناختیار کی آواز آنی تھی اسے اندر بلانے کے لیے

ناہی فریحہ نے آنا تھا اسے ڈیٹ کر اندر لے جانے کے لیے۔)

سلوی کی آنکھیں سے نکل کر آنسو رخسار پر بہنے لگے تھے مگر بارش کے قطروں نے خود میں انہیں سمیٹ لیا

اسنے چہرائیچہ کیا اور بے اختیار بہرام کی طرف دیکھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ماضی میں کھویا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

بارش کے باوجود بھی وہ سلوی کی آنکھوں سے نکلے آنسو دیکھ سکتا تھا

بہرام کا دل کسی نے کھینچا تھا

اسی لمحے

اسی وقت

اسی پل

بہرام کو سلوی سے حقیقتاً محبت محسوس ہوئی تھی۔

پہلے وہ اچھی لگی تھی

پھر وہ پسند آنے لگی تھی

اور اب محبت ہونے لگی



www.kitabnagri.com

اسکا دل کیا سلوی کے سارے آنسو اسکی آنکھوں سے چرا لے

بے اختیار وہ آگے بڑھا اور سلوی کے قریب پہنچا

سلوی پلکیں جھپکائے بنا اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے ہاتھ آگے بڑھایا اور انگلیوں کی پوریں سے دائیں گال پر بہتے آنسو صاف کیے

"سلوی جی آپ روتی ہوئی اچھی نہیں لگتی۔" اگلے ہی لمحے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ نظریں چراتے ہوئے حجل زدہ ہوتے ہوئے بولا تھا۔

سلوی نے دیکھا اسکا چہرہ اسرخ ہوا تھا

یہ پہلی دفعہ تھا جب اس نے سلوی کو چھوا تھا

اور سلوی کو اسکا لمس سحر زدہ سا لگا تھا

اسنے اگلے ہی لمحے خود اپنے آنسو گرڈ ڈالے اور پورے دل کے ساتھ مسکرائی

وہ مسکرائی تو بہرام بھی مسکرایا۔

دونوں بارش میں مکمل بھیگ چکے تھے۔

کتنی ہی دیر وہ دونوں بارش میں بھگتے ہوئے باتیں کرتے رہے تھے
بہرام اسے اب اپنے بچپن کی باتیں بتانے لگا تھا جسے وہ دلچسپی سے سننے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی نے اسے دل میں ایک دوست کا درجہ دیا تھا۔
بہت جلد وہ محبوب کا درجہ دینے والی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

سلوی کو گھر سے بھاگے دو سال ہو گئے تھے اور ان دو سالوں میں احسن اور محسن نے اسے کئی جگہ تلاش کر لیا تھا

انہیں اس سے غرض نہیں تھی کہ وہ جیسے یا مرے
انہیں تو پڑا پڑتی کے کاغزات سے غرض تھی جس کا پتا سلوی کو تھا۔

ہاجرہ نے ہر جگہ یہ بات پھیلا دی تھی کہ سلوی کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی۔

www.kitabnagri.com

انہیں دنوں وہ بیٹوں کے لیے رشتے بھی دیکھنے لگی تھیں۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

سلوی کو بہرام کے گھر آئے دو ہفتے ہو چکے تھے
منصوبے کے مطابق اسے دو ہفتے بعد گھر کا صفایا کر کے نکلنا تھا جیسے پچھلی تین مرتبہ کیا تھا
مگر اس بار اسکا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔

وہ اس گھر میں بہرام کی بیوی اور زیبا کی بہو کے روپ میں اپنی زندگی شروع کر چکی تھی
وہ اس حسین زندگی کو قبول کر چکی تھی۔

اپنی پچھلی زندگی کو فراموش کرنے لگی تھی۔

اس روز اتوار کا دن تھا۔

وہ چھت پر کپڑے پھیلا رہی تھی جب بنیرے پر رکھا اسکا فون بجنے لگا۔

سلوی نے سکرمین دیکھی تو وہاں جگمگ رہا تھا

"میں واپس نہیں آرہی۔ میرا انتظار مت کرنا"

سیٹ انداز میں کہہ کر بنا کسی تاثر کے سلوی نے فون کاٹ دیا

اگلے پل اسنے موبائل سے سم نکالی اور ٹوری

اب اسے ان تینوں لڑکوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا

فون واپس رکھ کر وہ پھر سے کپڑے ڈالنے میں مصروف ہو گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

گھر کا تقریباً سا راکام وہی کرتی تھی لیکن یہ تسلی تھی کہ وہ سب اپنی مرضی سے کرتی تھی
اپنی خوشی سے
کسی قسم کی زور زبردستی سے نہیں

بہرام بعض اوقات اسکا ہاتھ بٹا دیا کرتا تھا
بعض دفعہ وہ خود اسے کوئی کام کہہ دیتی تھی۔

دونوں کی دوستی اور بے تکلفی آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔
عصر کی اذانیں گونجنے لگی تو سلوی نیچے اتر آئی
وہ وضو بنا کر کمرے میں آگئی۔

بہرام جو کہ مسجد میں نماز پڑھنے جاتا تھا اسے سیکھانے کی وجہ سے گھر پر ہی نماز پڑھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"سلوی جی آج ہم اتحیات سیکھیں گے۔" اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد وہ سلوی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے
کہنے لگا۔

"مگر پہلے مجھے پچھلا سبق سنائیں۔" اسکی مراد چاروں قل سے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی کی یاد کرنے کی صلاحیت اچھی تھی
وہ دو سے تین دن میں ایک صورت یاد کر لیتی تھی
بہرام اسے ایک دو بار پڑھاتا تھا پھر وہ خود ہی سارا دل دہراتی رہتی تھی۔

سلوی نے ایک ایک کر کے چاروں قل اسے سنائے۔
پچھلا سبق اچھی طرح پکا ہو چکا تھا۔

بہرام اب اسے اتحیات پڑھانے لگا تھا
اور وہ مکمل دل جمائی اور یکسوئی کے ساتھ پڑھنے لگی تھی۔



www.kitabnagri.com

وہاں اس وقت ایک سڑک کے کنارے چائے کے ڈھابے پر کھڑا تھا۔

اسنے سلوی کو کال ملائی تھی تو اسنے واپس آنے سے منع کر کے کال کاٹ دی

وہاج نے غصے اور اچھنبے سے موبائل کو دیکھا۔

جو بھی تھا اسے سلوی تک پہنچنا تھا



حال----

www.kitabnagri.com

اس جگہ وہ یچی کے پولیس کو دیے گئے جھوٹے بیان کی وجہ سے تھا۔

یہاں سے نکل کر یقیناً اسکا پہلا کام یچی کی گردن دبوچنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جیل کی عقبی دیوار کے ساتھ آنکھیں موندھے کھڑا تھا

ماضی کسی فلم کی طرح زہن کے پردے پر محور قس تھا۔

انیس سال پہلے کی یادیں جب ہاسٹل میں گزرتی ہوئی عام سی زندگی ایک رات بدل گئی تھی۔
اور پھر بدلتی ہی گئی تھی۔

"میں تمہیں مس کروں گی۔" وہ گھر سے ہاسٹل کے لیے نکل رہا تھا جب دروازے میں کھڑے سلوی نے کہا تھا۔ سلوی کی آنکھوں میں چبھن تھی۔

وہ ان کے نکاح کے دیڑھ ماہ بعد واپس ہاسٹل جا رہا تھا۔

ہاسٹل سے اچانک گھر آنے کی وجہ زیبا کی طبیعت خرابی بتائی گئی تھی۔ زیبا ان دنوں واقعی بیمار ہو گئی تھی۔

بہرام کا دل نہیں تھا جانے کو مگر سیکنڈ ایئر کے فائنل امتحان تھے جس کی وجہ سے جانا پڑ رہا تھا

"میں بھی آپکو بہت مس کروں گا۔ آپ اپنا خیال رکھنا۔ پھوپھو کا بھی خیال رکھنا۔" وہ جو اباسلوی کو ہدایت کرتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

سلوی نے اثبات میں سر ہلایا
حلق میں کوئی شے اٹکی اور وہ بے اختیار بلک کر رو پڑی۔

اسکے یوں رونے سے بہرام گڑبڑا گیا اور بے اختیار اسے خاموش کروانے کے لیے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

سلوی مزید کچھ دیر ہچکیاں لیتی رہی پھر خود کو بہرام کے بازوؤں کے حصار میں پایا تو اسکے وجود میں سکون سا اتر گیا۔

"سلوی جی۔ کیا ہو گیا کیوں رو رہی ہیں آپ۔" وہ نہایت فکر مندی سے اسکے آنسو اٹکوٹھے کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔

"جب تم نے کہا اپنا خیال رکھنا تو میرا دل بھر آیا۔ ایک مدت سے مجھے کسی نے یہ لفظ نہیں کہے۔" بہرام کے فکر مند چہرے کو چھوتے ہوئے سلوی نے سچ بتایا تھا۔ کچھ مخفی نہیں رکھا تھا

اگر اسے اپنے اور بہرام کے درمیان ایک اچھا تعلق قائم رکھنا تھا تو اپنے بارے میں اسے تمام حقیقت بتانی تھی

سلوی نے اسکا چہرا اچھواتو وہ بے اختیار سرخ ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ ہی اسکے چھونے پر سرخ ہو جاتا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور لاج سے آئے اسکے چہرے پر وہ رنگ سلوی کی آنکھیں چمکاتے تھے۔

"سلوی جی میں نہیں جانتا آپ کے پاسٹ کے بارے میں۔ مگر میں آپکو یقین دلاتا ہوں آپ کافیوچر بہت اچھا ہو گا۔ اور آپ پلیز ایسے رویا نا کریں میرے باتوں پر۔ مجھے اپنا آپ گلٹی فیل ہوتا ہے کہ میری وجہ سے آپ روئی ہیں۔" سلوی کا ہاتھ تھامتے وہ یقین دہانی سے کہتا آخر میں روہانسا ہوا تھا۔

"تم گلی مت ہو۔ اور پریشان بھی مت ہونا۔ میں اب نہیں روؤں گی۔" سلوی نے تیزی سے اپنے آنسو پونچھ ڈالے

بہرام اتنے عرصے میں اس کے لیے اتنا پوزیسیو ہو گیا تھا کہ اسکے رونے کی وجہ سے ہاسٹل میں بھی پریشان رہتا اور ایگزیم صحیح سے دے نہیں پاتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے بہرام کی پڑھائی متاثر ہو

وہ تو رونا بھی نہیں چاہتی تھی مگر بعض اوقات انسان کا خود پر اختیار نہیں رہتا وہ لمحہ بھی ایسا ہی ثابت ہوا تھا۔

بہرام نے اسے الوداع کہا اور نکل گیا۔

سلوی دروازے میں کھڑی اسے نظروں کے سامنے سے ہٹنے تک دیکھتی رہی وہ اوجھل ہوا تو سلوی کا دل بے اختیار بیٹھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور جیل کی اس کوٹھری کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے بہرام کا دل بھی بے اختیار مٹھی میں آیا تھا وہ ماضی میں کھویا ہوا تھا جب عالیاں اسکی نظروں میں جھول گیا۔

دوبارہ عالیان کو مارنے کی کوشش کی جا چکی تھی
یقیناً تیسری بار بھی کوشش ہوگی
اور اس سوچ نے بہرام کا دل بھینچا تھا

اور پھر آخر وہ کون شخص تھا جسے عالیان کی جان لینی تھی
کیا الفت کو کوئی دشمن۔

یا وہ جسے وہ حقیقت معلوم تھی جو بہرام تابش کو نہیں معلوم تھی۔
کچھ دیر پہلے تک جو لڑکا اسکے لیے اپنی حریف کا بیٹا تھا وہ جان سے زیادہ عزیز ہو گیا تھا۔

رات مکمل اتر چکی تھی

وہ ایسے ہی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھا رہا

زہن میں ایک طوفان تھا جو گردش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے شرٹ کے کف پیچھے کو فولڈ کیے اور سامنے کا بٹن کھول کر گہرا سانس لیکر خود کو کمپوز کیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

عالیان اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا تھا۔

سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس پر وہ نظریں گاڑھے ہوئے بیٹھا تھا وہ بار بار ہونٹ بھی کچکپاتا تھا۔

گولیوں کے زخم قدرے بہتر تھے
دو ماہ ہو چکے تھے اس حملے کو

اب وہ سٹیک کے بغیر چل لیتا تھا۔

www.kitabnagri.com

سلوی دروازہ کھول کر اندر آئی تو ہاتھ میں ٹرے تھی۔

دن رات اسکا خیال وہ ہی رکھتی تھی۔

الفت اپنا زیادہ وقت کاروبار کو دیتی تھی۔

عالیان کی خیریت وہ کبھی کبھار معلوم کر لیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالمیان کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی تھی کہ الفت اس سے احتراز کیوں برتنی تھی۔
بعض اوقات اسے لگتا کہ الفت کا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ دانیال تھا

ایک وہ تھا جو زندہ تھا مگر الفت اس پر دیہان نادیتی تھی
ایک دانیال تھا جو مرچکا تھا مگر ہمیشہ الفت کے حواسوں پر چھایا رہتا تھا۔

"تمہیں کتنی بار منع کیا ہے سکرین زیادہ مت دیکھا کرو۔" سلوی ٹرے لیکر اسکے سامنے بیٹھی تو وہ اپنے خیال سے چونکا

ٹرے میں سوپ کا پیالہ رکھا ہوا تھا۔

عالمیان نے ایک نظر سلوی کو دیکھا جس کا چہرہ اترا ہوا لگا رہا تھا وہ اسے آج صبح سے ہی ججھی ججھی لگی تھی۔

"مس سلوی ایک بات پوچھوں آپ سے۔؟" عالیان نے اسکے تاثرات بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا آپ کو لگتا ہے مسٹر بہرام کسی کو مارنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔" سلوی جو سوپ کے پیالے میں چمچ ہلارہی تھی ایک لمحے کو رکی پھر بے اختیار ہتھمہ لگا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس بات کا جواب تم میری ڈائری میں پڑھ چکے ہو۔ یہ میری حسرت ہی رہے گی کہ کبھی وہ ایک مکھی بھی مارے گا۔" وہ قہقہوں کے درمیان ایسے بولی تھی کہ آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

عالیان نے اسکا چہرہ ایڑھنا چاہا تھا۔

وہ چہرے پڑھنے کا ماہر نہیں تھا مگر اس وقت سلوی کا چہرہ اسے سچ ہی لگا تھا۔

"تم ایسا کیوں پوچھ رہے ہو۔" سلوی نے چیخ میں سوپ بھرا اور ہاتھ اسکی طرف اٹھایا۔

"مسٹر بہرام کو آج پولیس نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔" وہ پھیکے سے انداز میں اطلاع دیتا ہوا بولا اور سلوی کا ہاتھ جو ہوا میں تھا سے یک دم چیچ چھوٹ کر ٹرے میں گرا۔

ارتعاش پیدا ہوا اور سوپ ارد گرد چھلکا تھا۔

سلوی نے بے اختیار دل تھاما

تو اسی وجہ سے صبح سے اسکا دل غیر معمولی ڈھڑک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سچ نہیں ہو سکتا۔" وہ نفی میں سر ہلاتی بے یقینی سے بولی

"مجھے بھی یقین ہے کہ مسٹر بہرام ایسا نہیں کر سکتے مگر پولیس اس بات کا کیسے یقین کرے گی۔" وہ اسکی ڈھارس بندھاتے ہوئے پریشانی سے بولا تھا۔

"پولیس یقین کرے گی۔ ہم ثبوت لائیں گے۔ کیا تم میرا ساتھ دو گے۔" سلوی نے اسکا ہاتھ تھاما اور بہت امید سے پوچھا

عالیان نے سر اثبات میں ہلا کر یقین دہانی کروائی۔

"مگر پولیس نے بہرام کو کس ثبوت کی بنا پر گرفتار کیا ہے" چند لمحوں بعد وہ سوچتے ہوئے بولی

"پولیس نے شاڑپ شوٹر کو پکڑ لیا ہے۔ شاڑپ شوٹر نے مسٹر بہرام کے رائٹ ہینڈ کیچی کے بارے میں بتایا اور کیچی نے پولیس کو بیان دیا ہے کہ اسے بہرام نے آڈر دیا تھا۔" عالیان نے اسے تفصیل بتائی۔

"یچی جھوٹ بول رہا ہے۔" وہ یر یقین تھی۔

"مگر کیوں۔ یچی اپنے ہی باس کے خلاف ایسا بیان کیوں دے گا۔" عالیاں الجھن کا شکار ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"اسکے بارے میں تو یچی ہی بتا سکتا ہے۔" سلوی نے کہا۔

"تین دن بعد کیس کی پہلی سنوائی ہے۔" عالیان نے مزید اطلاع دی

سلوی نے محض اثبات میں سر ہلادیا
اس تمام پریشانی میں وہ یہ بات یکسر بھول چکی تھی کہ عالیاں کے لیے سوپ بنا کر لائی تھی۔

وہ اٹھی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔
وہ داور کے کمرے کے باہر سے گزر رہی تھی جب کانوں میں آواز پڑی۔

"بہرام نے شوٹر کو اماونٹ چیک سے کی تھی۔ فرانک ٹیم چیک کر چکی ہے۔ وہ سائن بہرام کے ہی ہیں۔" داور کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

سلوی نے سرسری سنا سنا تھا
اسکے زہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہوں عالیان اسکے ساتھ بہت اٹیچ ہے۔ وہ کسی صورت بھی مس بختیار سے الگ نہیں ہوگا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کس طرح اسکے جرم کا پردہ فاش کروں گا" داور کے اگلے الفاظ سماعت میں پڑے تو بے اختیار منہ پر ہاتھ لگ گیا

داور اسکی بابت بات کر رہا تھا

اسکے جرم کی بابت

ان چوریوں کی بابت بات کر رہا تھا

یعنی داور کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی

سلوی کا دل بیٹھا تھا۔

اسنے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔

ابھی زندگی کے امتحان باقی تھے

مگر کتنے

اور کتنے

مزید کتنے

اور کس حد تک



Posted On Kitab Nagri

وہ مزید ناسوج سکی اور قدم آگے بڑھالیے۔

اسنے خود سے وعدہ کیا تھا کمزور نہیں پڑے گی

کوئی بھی امتحان آئے

کوئی بھی مشکل آئے وہ کمزور نہیں پڑے گی اور اسے ایسا ہی کرنا تھا

اسے بہت کچھ کرنا تھا

اپنے بیٹے کو تلاش کرنا تھا

بہرام پر لگا الزام ہٹانا تھا

بہرام کی نظروں میں خود کو بے گناہ ثابت کرنا تھا

اپنے مجرمہ ماضی سے پیچھا چھڑانا تھا



www.kitabnagri.com

اور اس سب کی تکمیل میں اس کا واحد سہارا

واحد مدد عالیان تھا

اور سلوی بہرام کے لیے یہی کافی تھا

یہی بہت تھا

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ کمر بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا مگر اب اسکی حالت بگڑی ہوئی تھی

بیڈ کی چادر سے لیکر دیواروں پر لگے پھول اور سجاوٹی سامان زمین بوس تھا

بیڈ کی ایک اطراف ڈھیر سا رخنہ پڑا تھا جو ایک مرادانہ وجود کے پہلو سے نکل رہا تھا

اس نعرش کے دوسری طرف سمٹی ہوئی سہمی سی پلوشہ سجاد بیٹھی تھی۔

اسکی آنکھوں سے نکلے آنسو خشک ہو چکے تھے

اسکی حالت ناز بیباک تھی۔

www.kitabnagri.com

اسنے پھیکی سی آنکھیں ہاتھ میں پکڑی کانچ کی ٹوٹی بوتل کو دیکھا جو کچھ دیر پہلے اسنے خود سے دست درازی کرنے والے شخص کو ماری تھی

پہلی بار وہ سنبھل نہیں پائی تھی

دوسری بار وہ کسی طرح خود کا بچا کر گئی تھی مگر اپنے ہاتھ خون سے رنگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp_0335 7500595

پلو شہ سجاد جو ایک غریب کے گھر پیدا ہوئی تھی

مگر اسکے خواب بڑے امیر تھے

Posted On Kitab Nagri

یہی تو خواب تھا اسکا کہ ایک امیر شوہر چاہیے
وہ تو گھر سے اپنے خواب مکمل کرنے نکلی تھی

یا اسکے خواب اسے کہاں لے آئے تھے
کیا یہی اسکے خوابوں کی قیمت تھی۔

پلوشہ نے بے اختیار بوتل ہاتھ سے پھینک دی۔

شراب کی وہ بوتل جس کے نشے نے اس مردِ قحط کو دھت کر دیا تھا اور پلوشہ حملہ کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

اسنے دروازے کی طرف دیکھا جو اندر سے بندھ تھا۔
دروازے کے باہر رانی بیگم موجود تھیں۔

اسکی سماعت میں کچھ آوازیں لہرائیں۔
 باہر موسیقی کا پروگرام چل رہا تھا

یہ کمرہ مرکزی کمرے سے زراہٹ کے تھا جہاں پروگرام جاری تھا

Posted On Kitab Nagri

اسے یاد پڑا اسکے آج کے گاہک نے رانی بیگم کو تاقید کی تھی کہ اس طرف کوئی آکر اسکے مزے میں خلل نا ڈالے

موقع اچھا تھا

اس طرف کسی کا دھیان نہیں ہوگا
وہ بھاگ سکتی تھی

اس خیال نے پلوشہ کے اندر پھرتی بھری تھی۔

وہ اٹھ کر باہر کی طرف قدم بڑھاتی دروازہ ڈھاڑ ڈھاڑ بجنے لگا۔

پلیوشہ کا دل دہل گیا

دروازہ مسلسل بجنے لگا اور وہ ڈری سی کھڑی رہی

اسکا جرم پکڑا جائے گا

رانی بیگم اسے زندہ درگور کر دے گی

دروازہ مسلسل پیٹا جا رہا تھا

وہ اپنی جگہ کھڑی رہی

Posted On Kitab Nagri

دفعۂ کسی وزن دار قوت کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔

پلوشہ نے خوف سے آنکھیں بند کرنا چاہی مگر ٹھٹک کر رکی

سامنے ایک آدمی تھا جس نے دروازہ توڑا تھا

اطراف کی درز سے باہر گہما گہمی محسوس ہو رہی تھی۔

"باہر آؤ۔ اس جگہ پولیس نے ریڈ ڈالی ہے۔" اس آدمی نے کہا تو پلو شہ پر سے کوئی بوجھ اترا۔

وہ بے اختیار سانس لیکر باہر کی طرف بڑھی۔

اسکے نکلتے ہی آدمی جو کہ سپیشل کرائم برانچ کا آفیسر تھا غصہ کی طرف آیا

www.kitabnagri.com

وہ اسی کرائئم برانچ میں کام کرتا تھا جس میں داور کام کرتا تھا۔

ایک جونیئر آفیسر کو باڈی کلیئر کرنے کا کہہ کر وہ خود بھی باہر آ گیا

رانی بیگم جو اس اچانک افتاد پر بوکھلائی ہوئی بھاگنے کی فراق میں تھی اس کا راستہ آفیسر مدثر نے روکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اتنی جلدی کیا ہے رانی بیگم۔ زرا ایک پروگرام ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لیے بھی کروادو۔" وہ دانت کچکچاتا قریب آیا اور رانی بیگم کے ہاتھ میں ہٹھکڑی ڈالی

"مجھے پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے۔ میرے بہت اوپر تک تعلق ہیں۔" وہ دھمکی لگاتے ہوئے ڈھاری تھی جب کہ مدثر اثر لپا بنا اسے کھینچتا ہوا لے گیا تھا

اس جگہ موجود سبھی لڑکیوں کو ٹیم باہر نکال چکی تھی
تمام گاہکوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا

وہ کوئی طوائف ادا نہیں تھا

Kitab Nagri

بلکہ لڑکیوں کو امیر آدمی سے شادی کا جھانسہ دیکر انہیں یوں عیاش مردوں کے سامنے پیش کیا جاتا تھا

www.kitabnagri.com

یہ ریکٹ پچھلے تین سال سے سرگرم تھا اور آج اس پر ریڈ ڈالی جا چکی تھی۔

"ہاں سب کو حراست میں لے لیا۔ میں آفس پہنچ رہا ہوں۔" مدثر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے غالباً داور کو اطلاع دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے پیچھے دو بڑی گاڑیاں تھیں
ایک میں حراست میں لیے ہوئے افراد
ایک میں بازیاب کی گئیں لڑکیاں



وہ اسکی حالت پر افسوس ہی کر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہرام نے مجھ سے پڑاپڑتی میں اپنا حصہ مانگا۔ وہ تو میری جان بھی مانگ سکتا تھا۔" وہ فائل کا کونا کھرچتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بولی

"کیا آپ دے دیتی اپنی جان" زرعون اٹھ کر اسکے سامنے ٹیبل پر جھکا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استغفار کرنے لگا

ماہم نے چونک کر اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلادیا

"اگر وہ مانگے تو لازمی دے دوں گی" وہ پرسکون سی بولی تھی

بنا کسی جھجھک کے

بنا کسی تامل کے



www.kitabnagri.com

"یہ پیپر ز آپ کب بجھوار ہی ہیں بہرام تابش کے آفس۔" زر عون کو فائل کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں کیوں بجھواں گی۔ خود دینے جاؤں گی۔ مجھے ایک اور موقع مل رہا ہے اس سے ملاقات کرنے کو۔ اسے دیکھنے کو تو میں کیوں نہیں ایسا کروں گی" ماہم اسکی بات کی تردید کرتے ہوئے ٹھہرا اور دلچسپی سے مگر بے تاب کی ریت لیے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں سمجھ نہیں پا رہا آپ محبت کے کس درجے پر ہیں۔" زرعون اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے الجھن زدہ بولا تھا۔

"تمھاری کتابیں کیا بتاتی ہیں۔" ماہم نے الٹا اس سے ہی سوال کیا

"میری کتابوں میں محبت کے بہت سے رنگ ہیں۔ بہت سے ذائقے ہیں۔ بہت سی اشکال ہیں۔ بہت سے مفہوم ہیں۔ میری عمر بیت جائے گی سب کو جاننے میں۔ مگر مجھے لگتا ہے آپ کی محبت کا ذائقہ پھیکا ہے۔ بے سود۔ بے فائدہ۔"

اسکارنگ زردی مائل ہے جو خود کو اوڑھنے والے کو فقط شکست ہی دیتی ہے۔ "وہ سیدھا ہوا اور اپنے اندازے کے مطابق اسکی محبت کا درجہ بیان کیا

www.kitabnagri.com

ماہم اسکی بات سن کر مسکراتی رہی

"پتا ہے مجھے کیا لگتا ہے۔ میری محبت کا ذائقہ یا تو میٹھا ہو گا اور مجھے حاصل ہو جائے گی یا پھر کڑوا ہو گا اور اپنی کرواہٹ میں مجھے نکل لے گا۔"

وہ فائل مضبوطی سے پکڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکارنگ سرخ ہو گا یا پھر سفید موت کی طرح سفید" وہ مدھم آواز میں کہتی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

"آپ بار بار موت کا زکر کیوں کر رہی ہیں" زرعون کو فت زدہ سا بولا تھا۔

"کیونکہ مجھے لگتا ہے اگر میں اسے ناپا سکی تو مر جاؤں گی۔ میں بس خود کو ہر امکان کے لیے تیار کر رہی ہوں۔"

وہ پلٹے بنا گہری آواز میں بولی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی

زرعمون نے بند ہوتے دروازے کو افسوس سے دیکھا۔

کتنی آسانی سے کہہ گئی کہ مر جائے گی
کیا ماہم کو اس کا خیال نہیں آیا

www.kitabnagri.com

اسے نہیں آتا تھا

اسے بس بہرام کا خیال آتا تھا

اسے بس اسکا ہی خیال آتا تھا۔

گہرا افسردہ سانس لیکر وہ خود بھی باہر نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پارکنگ میں پہنچا تو ماہم اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔

وہ اسکی گاڑی جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر ایک راستے پر چل پڑا جب کسی نے اسکے منہ پر مکھمارا۔

وہ بھاری جسامت والا آدمی تھا۔

زرعمون کا ایک لمحے کو سرچکر اگیا۔

اس سے قبل وہ سنبھل پاتا تین آدمی اسے بڑی طرح پیٹنے لگے

کچھ دیر بعد وہ زمین پر زخمی حالت میں پڑا تھا اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

کسی نے اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر چہرہ اوپر کیا تھا

وہ حماد تھا

Posted On Kitab Nagri

"یہ اس بات کا بدلہ جو تم نے سب کے سامنے میری تذلیل کی تھی۔" حماد کا اشارہ چند دن پہلے کی طرف تھا جب اسکی باتوں سے تنگ آکر زر عون نے اسے سب کے سامنے جھڑک دیا تھا

جماد اسی دن سے طیش لیے پھر رہا تھا۔

زرِ عون یک دم طنز یہ قہقہہ لگانے لگا۔

"تو یہ ہے تمہاری مردانگی کہ مجھے خود نہیں مار سکتے اور کرائے کے غنڈوں کو لائے ہو۔" زرعون کی بات حماد کو جھلسا گئی

"تم!" اسنے پوری قوت کے ساتھ زرعون کے منہ پر مکا جڑ دیا۔

www.kitabnagri.com

زرعون نے منہ سے ایک طرف تھوک پھینکا۔

حماد نے دوسرا مکا جمایا مگر کسی نے اس کے کانڈھا پکڑ کر روک دیا

وہ مڑا تو پیچھے داور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس حرکت پر ماہم ملک تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔" وہ مصنوعی افسوس کرتے ہوئے بولا تھا پھر حماد کو آگے کود ہکیلا تو ساتھی آدمی اسے لیکر آگے بڑھ گیا۔

حماد کے لائے ہوئے کرائے کے غنڈے بھاگ چکے تھے۔

"شکریہ۔" زرعون کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

ماہم ملک کی این جی او کے کام اور داور کی سپیشل کرائم برانچ کے کاموں کی کافی حد تک مناسبت سے وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے

"تمہیں ہسپتال چھوڑ دوں" داور نے پیش کش کی تو زرعون نے نفی میں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

"ضرورت نہیں۔" زرعون نے کہا اور چال میں زرا لڑکھڑاہٹ لیکر سڑک پر آگے چل دیا۔

تبھی داور کا فون بجاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر مس ماہم ملک نے اپنے وکیل سے کہہ کر ارجنٹ پڑاپڑتی پیپرزنوائے ہیں" دوسری جانب سے خبری نے اطلاع دی۔

"کس کے نام پر" داور نے استفسار کیا۔

"بہرام تابش کے نام پر" دوسری جانب سے نام بتایا گیا تو وہ چونک گیا۔

اب اسکا شک یقین میں بدلنے لگا تھا
بہرام کا نا صرف سلوی سے بلکہ ماہم ملک سے بھی کوئی نا کوئی تعلق تھا

www.kitabnagri.com

کیا

وہ پتا کر لے لے

فلحال وہ اس منہ پر تفتیش جاری رکھے ہوئے تھا کہ کیا واقعی بہرام ہی عالیاں جبار کا قاتل ہے

شارپ شوٹر کا یچی کا نام لینا

اسی بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر جھٹک کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو سڑک پر بگھالے گیا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام تابش اور ماہم ملک کی ملک سرمد کی حویلی میں ملاقات کے دو دن بعد۔۔۔۔۔

ابھی شہر پر دھوپ کا زور باقی تھا جس وقت ماہم ملک کی گاڑی بہرام تابش کے آفس کے باہر کی۔

وہ گاڑی سے سن گلاسز لگاتی ہوئی اتری اور پر اعتماد انداز میں چلتی ہوئی آفس کے اندر بڑھ گئی
اسکی چال میں تمکنت کے ساتھ سادگی بھی جھلکتی تھی۔

وہ اپنی چال ڈھال اور وضع قطع سے ہمیشہ خاندانی معلوم ہوتی تھی۔

چہرے سے زرا نیچے تک کٹے ہوئے بال

کانوں میں سرمائی رنگ کے بیزوی آویزے

چہرے پر معمول کے مطابق ہلکا سا سنگھار

گہرے نیلے رنگ کی ٹائی اینڈ ڈائی کمیز اور سفید ٹراؤزر میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح پیاری تھی۔

ماہم ملک کے قدم جیسے جیسے بہرام کے آفس کی طرف بڑھ رہے تھے اسکے دل کی ڈھرکن تیز ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں پکڑی پڑا پڑتی کے کاغزات کی فائل پر گرفت مضبوط کر رکھی تھی
اسکے ذہن میں بہرام کا دودن پہلے کیا ہوا انکشاف گردش کر رہا تھا جس کے مطابق ملک سرمد بہرام کے ماں باپ
کے قاتل تھے

دودن سے وہ ایک نہج پر سوچ رہی تھی اور اس نے کسی زمانے میں انکا جوعب دبدبہ اور غصہ دیکھ رکھا تھا اسکے بعد ماہم ملک کے لیے یہ بات قبول کرنا مشکل نہیں تھا۔

"میم سرا بھی میٹنگ میں ہیں۔ آپ ویٹ کریں۔" وہ شیشے کے دھندلے دروازے پر دستک دینے لگی تھی جب پیچھے سے نسوانی آواز نے اسے روکا

وہ آفس ریسیڈنٹ تھی۔

ماہم پچھلی طرف مڑی اور لڑکی کی طرف ایک نرم مسکراہٹ اچھال کر دائیں جانب بنے صوفے پر آکر بیٹھ گئی
لڑکی اپنی جگہ واپس چلی گئی

ماہم ملک نے بظاہر سامنے ٹیبل پر رکھا میگزین اٹھالیا مگر زہن بہرام کی باتوں کی طرف تھا وہ بے دیہانی سے میگزین پلٹنے لگی جب ایک صفحے پر رکی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں بہرام کی تصویر تھی

وہ بلیک سوٹ میں ملبوس پرکشش اور پر رعب لگ رہا تھا

وہ واقعی چودھری ملک سرمد کا وارث لگ رہا تھا۔

ماہم کی آنکھیں اسکی تصویر دیکھ کر بھی چمک اٹھی تھیں۔
وہ کئی لمحوں تک پلک تک جھپکے بنا بہرام کی تصویر دیکھتی رہی

"میم سرفری ہو گئے ہیں۔ آپ مل سکتی ہیں۔" لڑکی کی آواز پر وہ چونکی مگر کچھ بھی محسوس کرائے بنا وہ میگزین چھوڑ کر اٹھ گئی۔

جاتے جاتے ایک سرسری نگاہ ٹیبل پر پڑے اخبار کی سطر پر پڑی جہاں عالیاں جبار پر حملہ ہونے کی خبر شائع تھی

وہ آگے بڑھ گئی

جیسے ہی وہ آفس داخل ہوئی بہرام کے پرفیوم کی خوشبو نے اسکے حواسوں کو اپنی قید میں لیا

Posted On Kitab Nagri

وہ پاور سیٹ پر بیٹھا ایک فائل پر جھکا ہوا تھا
ماہم اندر بڑھ آئی۔

ہلکے سے گلا کھنکارا تو بہرام نے سر اوپر اٹھایا
وہ حیرت زدہ ہوا تھا کیونکہ وہ اسکی موجودگی کو متوقع نہیں کر رہا تھا۔

"بیٹھیں" بہرام نے سادہ سے انداز میں پیش کش کر کے واپس نظریں جھکا لیں

وہ ایسا ہی رہتا تھا

لا تعلق سا

خود تک محدود



www.kitabnagri.com

ماہم کر سی کھینچ کر بیٹھی اور بغور بہرام کو دیکھا

سفید شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑ رکھے تھے

ماتھے پر بل تھے

آنکھوں میں گہری سوچ کی جھلکیاں تھیں

Posted On Kitab Nagri

ماہم کو وہ ڈسٹرب لگا تھا
شاید وہ جانتی تھی کیوں

الیش گرے کوٹ پیچھے سیٹ کے کاندھوں پر ڈھکا ہوا تھا

وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھی اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب بہرام نے ہاتھ آگے بڑھایا

ماہم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"پڑا پڑتی پیپرز۔" بہرام نے اسکے سامنے رکھی فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ماہم نے اوہ کر کے فائل اسکی طرف بڑھادی

www.kitabnagri.com

بہرام نے فائل پکڑ کر کھولی اور طائرانہ نگاہ ڈال کر بند کر کے میز کی دراز میں ڈالی اور پھر سے پہلی والی فائل کو دیکھنے لگ گیا۔

ماہم جب سے آئی تھی وہ اسے نظر انداز کر رہا تھا
ماہم سے مزید برداشت ناہو اتو بول پڑی

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ کچھ کہیں گے نہیں۔"

سامنے موجود شخص اسکی محبت تھا جو وہ اس رویے کے باوجود بھی اپنی اناپس پشت ڈال کر بات کر رہی تھی ورنہ کوئی اور ہوتا تو ماہم ملک اس پر لعنت بھیجھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔

"مثال کے طور پر مجھے کیا کہنا چاہیے۔؟" بہرام سیدھا ہو کر بیٹھا۔ ہاتھ باہم جوڑ کر سامنے میز پر رکھے اور ماہم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوالیہ پوچھا۔

"یعنی ٹھینکس وغیرہ۔۔!" ماہم اسکی آنکھوں کی تپش سے گڑ بڑاتے ہوئے بولی تھی۔

"میرا نہیں خیال مجھے ٹھینکس کہنا چاہیے۔ مس ماہم آپ نے یہ پیپر زدے کر مجھ پر احسان نہیں کیا بلکہ میں نے آپ پر احسان کیا ہے یہ پیپر زلے کر۔ آپ کو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے ملک سرمد پر کوئی کیس نہیں کیا۔" وہ پیچھے ہو کر ٹیک لگا کر بیٹھا اور پر مزاج انداز میں جتاتے ہوئے بولا

"تھیک ہے مجھے شکریہ کی ضرورت نہیں مگر۔۔۔" وہ پسپائی اختیار کرتے ہوئے مزید بولنے لگی تھی جب بہرام نے نہایت سرعت سے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا

Posted On Kitab Nagri

"اگر کوئی ضروری بات نہیں ہے تو پلینز۔ مجھے کام ہے۔" اس نے دروازے کی طرف اشارہ کر کے ماہم کو مزہب طریقے سے دفعتاً ہونے کا کہا تھا۔

ماہم نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر ضبط کیا تھا۔

پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور شیشے کی میز کو انگوٹھی سے بجایا۔

"مسٹر بہرام آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ مجھے اس طرح انسٹ کریں۔" وہ انسٹ پر زور دیتے ہوئے بولی

"حیرت ہے آپ کو میرا یہ کہنا انسٹ لگ رہا کہ میں بڑی ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تو میں نے آپ کو یہاں سے دھکے مار کر نہیں نکالا۔" وہ اچھنبے کا اظہار کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور بلا سنڈر تک آتے ہوئے

کاندھے اچکا کر بات مکمل کی

"میں جب سے آئی ہوں مسٹر بہرام آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں۔ اور پھر میری کوئی بات سنے بنا ہی جانے کا کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ انسلٹ کے ضمنے میں نہیں آتا یا شاید آپ کو وزیٹر سے پیش آنے کا ڈھنگ نہیں ہے۔" ماہم نے اپنا رخ اسکی طرف پھیرا اور بہت نالاں انداز میں اسکی غلطی کی نشاندہی کی۔ وہ اسکے رویے سے سخت کبیدہ خاطر ہوئی تھی۔

بہرام نے بلا سنڈرز درست کر کے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

پھر ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی

یقیناً وہ ماہم ملک کے لیے جان لیوا تھی مگر وہ چہرے پر سخت تاثرات جمائے ہوئے کھڑی رہی۔

"فسٹ آف آل مس ماہم آپ نے تھیک کہا مجھے وزیٹرز سے پیش آنے کا ڈھنگ نہیں ہے خاص طور پر جب وہ بن بلائیں ہوں۔" وہ اپنی بات شروع کرتے ہوئے ایک قدم آگے بڑھا۔ نظریں ماہم پر گڑھی ہوئی تھیں۔

"اور آپ بھی ایک ایسی ہی وزیر ہیں۔" اسنے کہتے ساتھ انگلی سے اشارہ بھی کیا تھا جو ماہم کو اندر تک سلگا گیا تھا

"اور چونکہ اگر آپ بن بلائے آئی ہیں تو آپ کو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے آپ کو اپنا یہ ٹائم دیا۔ سیکنڈلی میں نے پیپر ز بچھوانے کو کہا تھا۔ خود آنے کے لیے نہیں۔ اب اس صورت حال میں آپ میرے آفس بنا اپائنٹمنٹ کے آتی ہیں اور وہ بھی اس ٹائم جو میرا ریسٹ ٹائم ہوتا ہے اور جس وقت میں کوئی میٹنگ اٹینڈ نہیں کرتا آپ مجھ سے چاہتی ہیں کہ میں آپ سے گپ شپ کروں۔" وہ ایک ایک قدم اسکی طرف بڑھتا ہوا کہتا جا رہا تھا

اسکے قریب آنے کے باعث ماہم کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
ہو ایک دم تنگ پڑنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پہلے دن سے ہی علم ہے اس بارے میں۔ اگر آپ یہ سوچتی ہیں کہ مجھے اپنے آس پاس ہونے والی چیزیں کے بارے میں علم نہیں ہے تو آپ کی غلط فہمی ہے۔" وہ ٹیبل کے کنارے پر زرا سے ٹککتے ہوئے بولا۔

"اور اگر میری غلط فہمی ہے تو کیا یہ بات ہر دفعہ ایک اتفاق ہی ہے کہ آپ ہمیشہ اس جگہ اس سوشل میٹنگ میں
یائی جاتی ہیں جہاں میں ہوتا ہے۔ عجیب اتفاق ہے ہر بار پیش آتا ہے۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولا تھا

"تو آپ کیا چاہتے ہیں مسٹر بہرام۔" ماہم نے پہلو بدلا اور گہری سانس لیکر پوچھا۔

"بس یہی کہ اگر میری جاسوسی کر رہی ہیں تو اچھے کام کے لیے کریں۔"

بائے داوے آپ میرا بہت ٹائم لے چکی ہیں۔ مجھے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔ "وہ ٹیبل سے ہٹا اور پیاور سیٹ پر

آکر اپنا کوٹ اٹھایا

اور دروازے تک آیا پھر مڑا

www.kitabnagri.com

"جائے ہوئے ریسپشنسٹ سے کہہ دیں میں نے اسے فائر کر دیا ہے۔" وہ سنجیدہ انداز میں بولا اور بنار کے آگے چلتا چلا گیا۔

ماہم ملک کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے

Posted On Kitab Nagri

وہ آسان ہدف نہیں تھا

وہ خود بھی باہر نکل آئی
ایک نظر ریسپشنسٹ کو دیکھا

اسے جوان لڑکی کے لیے افسوس ہوا
وہ قریب آئی اور بہرام کی بات دہرا کر آگے بڑھ گئی جبکہ لڑکی ہکا بکا حیرت سے اسے ٹکٹی ہی رہ گئی۔

بہرام کو سب معلوم تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ وہ اس سے لا تعلق اور بے خبر رہتا ہے مگر شاید اس سے زیادہ بہرام کی نظر اس پر تھی۔

کیوں؟

وہ جواب جانتی تھی



آخر کار دونوں کزنز تھے اور بہرام کو پڑا پڑتی کے لیے بات کرنے کے لیے اسکے بارے میں معلومات ہونا ضروری تھا۔

وہ بلڈنگ سے باہر نکلی تو پھر سن گلاسز آنکھوں پر چڑھا لیے۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی تک وہ سیاٹ تاثرات کے ساتھ آئی اور گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھالی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

کیس کی پہلی سماعت۔۔۔

عدالت کے اس کمرے میں جہاں بڑے بڑے فیصلے کیے جاتے تھے لوگ جمع ہو رہے تھے سماعت شروع ہونے میں ابھی وقت تھا سب سے آگے والی نشستوں پر جبار الفت اور داور بیٹھے تھے

جبار افسوس اور ناراضی بھری نظروں سے ساتھ بیٹھی الفت کو بار بار دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

آخر وہ اس سے اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتی تھی
عالمیان اسکا بیٹا نہیں ہے
یہ بات آخر الفت نے مخفی کیوں رکھی۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ بیٹھی الفت پر سکون تھی مگر اندرونی طور پر وہ ڈھر کے کاشکار تھی
جبار کی کیفیت اس سے پوشیدہ نہیں تھی

کوئی تو بات تھی جو اسکے متعلق جبار کو پتا چل گئی تھی

دو کرسیاں چھوڑ کر داور بیٹھا ہوا تھا
وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

دوسری جانب مدثر تھا جو کرائم برانچ کا ہی ایک آفیسر تھا۔ (وہی آفیسر جس نے رانی بیگم اور اسکے ساتھیوں کو پکڑ کر پلوشتہ اور اسکے ساتھ باقی لڑکیوں کو بازیاب کیا تھا)

وہ دونوں کسی دوسرے کیس کے متعلق بات کر رہے تھے

"داور سر ایک بات پوچھوں؟۔" بات کا اختتام کرتے ہوئے مدثر نے اجازت چاہی۔

"ہاں یو چھو مدثر" داور نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"سر آپکو واقعی لگتا ہے کہ آپکے بھانجے پر بہرام تابش نے حملہ کروایا ہو گا؟" مدثر نے اسکے سامنے سوال رکھا

داور کچھ دیر سوچ میں ڈوب رہا پھر جواب دیا

"نہیں۔ مجھے نہیں لگتا اسکے پیچھے بہرام کا ہاتھ ہے۔ خیر باقی باتیں مل کر ہوں گی۔ ابھی ہیرنگ شروع ہونے والی ہے" داور نے اپنا اندازہ بیان کر کے فون بند کر دیا اور چہرہ موڑ کر الفت کو دیکھا جو ساتھ والی خالی کرسی کی طرف زرا سی جھکی سرگوشی کے انداز میں ہونٹ ہلا رہی تھی۔

وہ یقیناً دانیال سے بات کر رہی تھی

وہ اکثر ایسے دانیال سے بات کرتی تھی

خیالوں کا دانیال جو صرف اسے ہی نظر آتا تھا

www.kitabnagri.com

داور نے افسوس سے سر جھٹکے ہوئے پچھلی جانب دیکھا جہاں عالیان اور سلوی بیٹھے تھے

سلوی بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی

اور عالیان جیسے اسکی ڈھارس بندھا رہا تھا۔

داور بغور سلوی کو دیکھتا رہا

Posted On Kitab Nagri

اس معاملے سے نیٹ کروہ سلوی والے معاملے پر غور کرے گا۔

بنج کے کمرہ عدالت میں آتے ہی سب کھڑے ہو گئے۔

جج نے چوہترے پر اپنی نشست سنبھالی تو ساتھ ہی سب بیٹھ گئے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سلوہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سلوہ کو اسکی آنکھوں میں نفرت نہیں گلہ نظر آیا تھا۔
بہرام کی آنکھوں کا وہ تاثر پچھلی مرتبہ سے مختلف تھا۔

"یار آنر میں ملزم بہرام تابش سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اپنی بے گناہی میں کچھ کہنا چاہیں گے" ایاز افریدی نے سماعت شروع کرتے ہوئے جج سے پہلے اجازت لی پھر بہرام کی طرف مڑا اور سوالیہ دیکھا۔

"میرے پاس اپنی بے گناہی میں کہنے کو فعال کچھ نہیں ہے۔" بہرام سپاٹ سے انداز میں بولا تھا۔ اسکی نظر بار بار بار عالیاں پر اٹھ رہی تھی۔

"ویل تو میں عدالت کے سامنے ملزم بہرام تابش کے کیے گئے جرم کے ثبوت پیش کرنا چاہوں گا یار آنر" ایاز افریدی نے کاندھے اچکاتے ہوئے اگلی اجازت طلب کی

بج کے ہاں کہنے پر وہ اپنی میز تک آیا۔
اور ایک فائل کھولی

"سب سے پہلے میں کھٹکھٹے میں شارپ شوٹر کو بلانا چاہوں گا جس نے عالیان جبار پر گولیاں چلائی تھیں۔"

اسکے کہنے پر ہٹھکڑیوں میں بندھے شارپ شوٹر کو کھٹکھٹے میں لا کر کھڑا کیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

چالیس سالہ مجید نامی اس شارپ شوٹر نے سامنے بہرام کی طرف دیکھا جو بہت گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجید۔ عدالت کو بتاؤ کہ تمہیں عالیان جبار پر گولیاں چلانے کے لیے کس نے کہا تھا۔" ایاز نے اس کے سامنے سوال رکھا۔

مجید کچھ دیر بہرام کو دیکھتا رہا پھر ایاز کی طرف دیکھا۔

"بہرام کے آدمی یحییٰ نے" مجید نے وہی بولا جو اسے بتایا گیا تھا۔

بہرام کی رگیں تنی۔

"یار آنر میں مجید سے سوال کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔" بہرام کا وکیل بلال فوراً اٹھ کھڑا ہوا

اجازت یا کروہ مجید کی طرف آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجید مجھے میرے سوالوں کا جواب سوچ سمجھ کر دینا۔ مجھے وہ تاریخ بتاؤ جب یحییٰ نے تم سے یہ کام کہا تھا؟ بلال نے پہلا سوال رکھا۔

2 "مارچ" جواب فوراً سے آیا تھا۔ اسے اچھی طرح ہر بات سمجھائی گئی تھی۔

"کیا بچی نے تم سے آمنے سامنے ملاقات کی یا فون پر"

"آمنے سامنے"

کام ہونے کی صورت میں رقم کی لین دین کس صورت میں طے پائی تھی۔

www.kitabnagri.com

"چک"

"اینڈیوار آنریہ ہے وہ چیک۔۔۔!" بلال کے مزید کسی سوال سے پہلے ایاز اپنی جگہ سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہے وہ چیک جو یچی نے مجید کو دیا اور اس پر صاف طور پر بہرام تابش کے سائن دیکھے جاسکتے ہیں۔" اس نے چیک جج کی میز پر رکھا۔

جج نے ایک طائرانہ نگاہ چیک پر ڈالی اور بہرام کی طرف دیکھا۔

"سماعت آگے بڑھائی جائے۔"

جج کا اشارہ بلال کی طرف تھا۔

"یار آنر مجید نے ابھی عدالت کے سامنے جتنی بھی باتیں کہیں وہ سب سراسر جھوٹ ہیں اور بے بنیاد ہیں اور میں عدالت میں اسے پروف بھی کر سکتا ہوں۔ مگر میں پہلے پبلک پرو سیکیوٹر ایاز صاحب سے سوال کرنا چاہوں گا۔" بلال نے مجید کے بیان کی تردید کرتے ہوئے ایاز کی طرف دیکھتے ہوئے اجازت طلب کی۔

کھٹکھٹے میں کھڑے بہرام کی رگیں قدرے ڈھیلی پڑیں تھیں۔

وہ جو مجید کو گھورنے والے انداز میں دیکھ رہا تھا کسی گہری سوچ کے تحت سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسا کہ مجید نے بتایا کہ اسکی ملاقات یحییٰ سے 2 مارچ کو ہوئی تھی جو کہ آج سے تقریباً تین ماہ پہلے کی تاریخ ہے۔ میرا یا ز صاحب سے یہ سوال ہے کہ ایک پروفیشنل آدمی کو تین یا چار ماہ پہلے رونما ہوئے واقعات کی تاریخ کو زہن میں لانے میں کتنا ٹائم لگے گا۔ آپ کے شاید ایک سیکنڈ کیونکہ آپ تاریخوں کا حساب اپنی فنگر ٹپس پر رکھتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کی جگہ ایک عام آدمی ہو جسے تاریخوں کی کیلکولیشن اتنی اچھی نا آتی ہو تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مجید نے میرے پوچھتے ہی جھٹ سے بنا سوچے 2 مارچ کی تاریخ بول دی۔ چلیں ایک لمحے کو سوچ مان لیا کہ مجید کی یحییٰ سے ملاقات ہوئی تھی تب بھی مجید جیسے شخص کو تین سے چار سیکنڈ لگنے چاہیے تھے ایکریکٹ ڈیٹ کو زہن میں لانے کے لیے جبکہ مجید نے ایسا نہیں کیا۔ اسنے فوراً سے ڈیٹ ایسے بتائی جیسے کل کی تاریخ ہو یا رٹائی ہوئی ہو۔" بلال نے اپنا پہلا موقف عدالت کے سامنے رکھا۔

"مجید ایک شوٹر ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس نے لازمی طور پر تاریخ کو زہن نشین کر رکھا ہو کیونکہ یہ اسکے کام کا حصہ ہے" ایاز نے بلال کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایگزیکٹولی یار آنر۔ مجید نے خاص طور پر صرف اسی تاریخ کو زہن نشین رکھا تا کہ عدالت میں یہ تھیک سے اپنا جھوٹا بیان دے سکے۔"

"مجید کا بیان بالکل سچا ہے یار آنر۔" بلال کے مزید کچھ بولنے سے پہلے ایاز نے زور دیتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میں ابھی اس وقت عدالت میں یہ بات ثابت کر دیتا ہوں۔" وہ کہتے ہوئے اپنے ڈیسک تک آیا اور ایک کاغذ اٹھا کر جج صاحب کو پیش کیا۔

"یہ 2 مارچ کے یچی کے کال ریکارڈز ہیں جن کے مطابق وہ اس وقت اسی جگہ پر موجود تھا جو ملاقات کی جگہ یچی نے بتائی تھی۔"

ایاز کی بات مکمل ہوئی تو بہرام کے ہونٹوں پر مدہم سی مسکراہٹ رہ گئی۔

جبکہ بلال بھی یر سکون سا کھڑا تھا۔

"ملزم بہرام یا انکا وکیل اس بارے میں عدالت کے سامنے اپنا موقف رکھ سکتے ہیں۔" جج نے بلال کو پھر سے بولنے کی اجازت دی۔

"یار آنرا اگر اجازت ہو تو میں اس بارے میں مزید بولنے سے پہلے آپ سے ایک فیور لینا چاہتا ہوں۔ کیا آپ پلیز میرے نمبر پر اپنے موبائل سے کال کریں گے۔" بلال نے درخواست کی تو جج صاحب نے کچھ لمحے سوچ کر حامی بھری۔

Posted On Kitab Nagri

کھٹکھٹے میں کھڑے بہرام کے تنے ہوئے اعصاب مزید ڈھل گئے۔ بلال کیا کر رہا تھا وہ اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔

نشتوں پر بیٹھی سلوی بدستور بہرام کو دیکھ رہی تھی۔

بہرام نے ایک لمحے کو اس طرف دیکھا تھا جب سلوی کو پہلی مرتبہ یہ احساس ہوا کہ بہرام اسے نہیں بلکہ عالیان کو دیکھ رہا ہے۔

سلوی نے چہرہ عالیان کی طرف پھیرا جو سامنے حج کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جج صاحب بلال کے نمبر پر کال کر چکے تھے۔

بلاں نے کچھ دیر کی مہلت مانگی تھی جس پر کچھ وقت کے لیے عدالت درخواست کر دی گئی تھی۔

اسی دوران عالیان پھر سے بہرام کی طرف دیکھنے لگ گیا۔

بہرام کے تاثرات کچھ دیر پہلے کی مناسبت سے بدل چکے تھے

وہ بہت پر سکون تھا جیسے اسکو یقین ہو کہ کیس وہی جیتے گا۔

وہ سلوی کی طرف مڑا اور سلوی کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مس سلوی فکرنا کریں۔ یہ کیس مسٹر بہرام ہی جیتیں گے۔ ان کا وکیل بہت پر اعتماد ہے۔ یقیناً اس کے پاس مسٹر بہرام کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں" عالیان نے سلوی کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھا اور

سلوی نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

اسکے زہن میں بہت کچھ چل رہا تھا مگر چہرے سے عیاں نہیں ہو رہا تھا۔

دفعۃ الہی کمرے میں ایک شخص داخل ہوا اور بہرام تابش کے وکیل بلال کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھمایا

"یار آئر یہ اس کال کی لوکیشن کار یکارڈ ہے جو ابھی دس منٹ پہلے آپ نے مجھے کی تھی۔ میں چاہوں گا کہ آپ ایک بار اسے دیکھیں" بلال نے لفافے سے کاغز نکالتے ہوئے جج صاحب کی میز پر رکھا۔

"اس پر تو لندن کی لوکیشن ہے" جج نے لوکیشن دیکھتے ہوئے تعجب سے کہا۔

"جی ہاں یور آنر۔ پاکستان میں بیٹھ کر آپکی لوکیشن لندن کی بتائی جا رہی ہے اور یہ ممکن ہوا ہے ایک ایپ کی بدولت۔ فیک لوکیشن ایپ کے ذریعے جس طرح آپ کے موبائل کی لوکیشن بدل لی گئی ہے تھیک اسی طرح 2

Posted On Kitab Nagri

مارچ والے دن بھی یچی کی لوکیشن تبدیل کی گئی تھی۔ "بلال تفصیل سے سمجھاتے ہوئے واپس اپنے ڈیسک پر آیا اور ایک تصویر اٹھا کر جج صاحب کے سامنے رکھی

2 "مارچ والے دن مجید کے بتائے ہوئے وقت پر یحییٰ دراصل اسلام آباد شہر میں تھا ہی نہیں۔ اس وقت وہ لاہور میں تھا اور یہ رہی اسکی تصویر جو کہ پبلک سی سی ٹی وی سے حاصل کی گئی ہے۔" بلال ایک کے بعد ایک بہرام کے حق میں ثبوت پیش کر رہا تھا

جج نے تصویر کو اٹھا کر دیکھا۔

ایاز کا تنفر تیز ہو رہا تھا

نشت پر بیٹھی الفت کے چہرے پر ناپسندیدہ تاثرات آٹھہرے

www.kitabnagri.com

عالمیان اور سلوی کے دلوں کو کچھ سکون حاصل ہوا کہ کیس بہرام کے حق میں جارہا ہے

"یار آنر لیکن ہم اس چیک کو تو نظر انداز نہیں کر سکتے۔" ایاز نے فوراً سے داو کھیلا۔

"وہ چیک نکلی ہے حج صاحب" نسوانی آواز داخلے کی طرف سے آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں کھڑی ماہم مالک کھڑی پر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی تھی

"اصل چیک میرے پاس ہے جو ییچی نے بہرام سے میری این جی او کے فنڈ میں دینے کے لیے لیا تھا۔ دولا کھ کا چیک جو ہر ماہ بہرام تابلش کی طرف سے این جی او کو آتا ہے۔" وہ مزید بولتے ہوئے آگے آئی ہاتھ میں پکڑا چیک بلال کو دیا جب کہ ایک نظر بہرام پر ڈالی جو اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا بہرام کو اس کے آنے کی توقع نہیں تھی۔

"جج صاحب آپ فرانسک سے دونوں چیکس کا معائنہ کروا سکتے ہیں۔" ماہم نے جج صاحب کی طرف منہ کیا اور گزارش کرنے کے انداز میں بولی

نجانے سراثبات میں ہلایا اور اپنے پیچھے بیٹھے آدمی کو دونوں چیک پکڑائے

www.kitabnagri.com

ایک جو ایاز نے دیا تھا

ایک جو ماہم ملک نے دیا تھا

کمر اعدالت میں ایک بار پھر انتظار کی گھڑیاں شروع ہو گئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے سلوی کی طرف دیکھا تو وہ اسے پرسکون لگی تھی۔ جیسے ماہم ملک کی آمد کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی ہو

"کیا آپ اس بارے میں کچھ جانتی ہیں؟" عالیان نے اندازہ لگاتے ہوئے اس سے استفار کیا

"میں ماہم کے آفس گئی تھی۔" سلوہ نے بات کا آغاز کیا۔

"میں نے داور کو کہتے سنا تھا کہ بیجی کا دیا ہوا چیک فرانسک چیک کر چکی ہے جو کہ اصل ہے۔ میں ماہم ملک سے یہ پوچھنے گئی تھی کہ کیا وہ چیک اس تک پہنچ گیا ہے۔ اصل چیک اسکے پاس ہی تھا۔ اسکے آفس سے ہی کسی نے بہرام کے نکلی سائن کر کے وہ چیک مجید تک پہنچایا تھا" سلوی نے تمام تفصیل سے عالیان کو آگاہ کیا تو اسکے زہن میں ایک اور الجھن اٹھی

"اگر داوراموں کے مطابق مجیف کے پاس سے حاصل ہوا چیک فرانسک کے مطابق اصل تھا تو پھر وہ چیک نکلی کیسے کو سکتا ہے "

"تھیک اسی طرح جس طرح لوکیشن نکلی ہو سکتی ہے" سلوی مثال دیتے ہوئے بولی تو علیا نے گہری سانس بھری۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے مزید بولنے سے پہلے چیکس کی فرانسک ریپارٹ پہنچ چکی تھی

نج صاحب ریپارٹس چیک کر رہے تھے۔

بہرام اب کھٹکھٹے میں بہت ہی آرام دہ کھڑا تھا
اسکی نظروں کا محور عالیان پر ہی تھا

"اگر یور آنر آپ کی اجازت ہو تو میں کمرہ عدالت میں موجود تمام لوگوں کو فرانسک ریپارٹ کارزلٹ بتانا چاہوں گا" بلال نے بہرام کی طرف ایک نظر ڈالی جس کی آنکھوں میں اطمینان تھا پھر جج صاحب سے مخاطب ہوا

"اجازت ہے" حج صاحب نے فرانسک ریپارٹ اسے تھمادی۔

"فرانسک ریپارٹ کے مطابق جوچیک عدالت میں الفت جبار کے وکیل کو ماجد کی طرف سے پیش کیا گیا تھا وہ نقلی ہے جبکہ ماہم مالک کا دیا ہوا چیک اصلی ہے کیونکہ ---"

Posted On Kitab Nagri

"بجیکشن یار آنر" بلال ابھی بول رہا تھا جب ایاز نے مخالفت کرنا چاہی۔

"انجینکشن ریجیکٹڈ" حج صاحب نے ایاز کی مخالفت رد کر کے بلال کو بولنے کا موقع دیا۔

"کیونکہ دونوں چیکس پر جس پین سے سائنز کیے گئے ہیں وہ مختلف ہیں۔ دونوں سائنز کی انک میں فرق ہے۔ اصلی والے چیک کو بہرام تابش کے سائن کیے گئے پچھلے کچھ چیکس کے ساتھ ری میچ کیا گیا ہے اور تمام چیکس پر استعمال کیے ہوئی پین کی انک سیم ہے جبکہ نقلی والے چیک کی انک مختلف ہے۔ اسکے علاوہ ماہم ملک کے دیے ہوئے چیک پر بہرام تابش ماہم ملک اور یحییٰ کے فنگر پر نمٹس پائے گئے ہیں۔ جبکہ ماجد کی طرف سے ثبوت میں پیش کیے گئے چیک پر بہرام تابش کے فنگر پر نمٹس نہیں ہیں۔ ناہی ماہم ملک اور یحییٰ کے بلکہ کسی انجان شخص سے فنگر پڑ نمٹس ہیں۔ وہ انجان شخص کون ہے یہ بات یقیناً عدالت اگلی پیشی تک جان جائے گی" بلال نے اپنی بات پختگی سے ختم کی

"یار آنریہ فرانسک ریپارٹ جھوٹی بھی ہو سکتی ہے۔ عدالت سے گزارش ہے اس ریپارٹ کو کراس چیک کروایا جائے" ایاز آگے آتے ہوئے تیزی سے بولا تھا۔

حج صاحب نے عینک کے پیچھے سے ایک نظر اس پر ڈالی

Posted On Kitab Nagri

"کیا اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ یہ ریپارٹس نقلی ہیں۔ یہ اس بات کے لیے عدالت میں کیا صفائی پیش کریں گے کہ آپ کے پیش کیے گئے ثبوت جعلی تھے۔" جج صاحب ایاز سے استفسار کرنے لگے تو وہ اس سے فوراً کوئی جواب نہیں دیا تو وہ پہلو بدلنے لگا جبکہ نشست پر بیٹھی الفت نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

نشتوں پر بیٹھے داور کو جب یہ علم ہوا کہ مجید کا دیا ہوا چیک نقلی تھا جبکہ اسکی فرانسک اصل آئی تھی تو اسکے زہن میں کئی شکوک پیدا ہونے لگے۔

"ریسیکٹڈ آنر اس سے پہلے آپ عدالت اگلی سماعت تک درخواست کریں میں کچھ کہنا چاہوں گا" بہرام جو ساری کروائی خاموشی سے دیکھ رہا تھا بلند آواز میں گویا ہوا تو سب کی نظریں اس پر اٹھ گئی۔

"اجازت ہے"

www.kitabnagri.com

"اب سے کچھ دیر پہلے میں نے کہا تھا کہ اپنی بے گناہی میں بولنے کے لیے فلحال کچھ نہیں ہے کیونکہ اس وقت اگر میں خود کو بے گناہ کہتا تو مجھ میں اور ہر اس ملزم میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا جو خود کو بے گناہ بتاتا ہے" بہرام تابش اٹھی گردن کے ساتھ پر اعتماد اور مخصوص سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا اور تمام لوگ اسے سن رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب جبکہ آپ کے پاس میری بے گناہی کے کچھ ثبوت ہیں تو اب میں یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں نے یعنی بہرام تابش نے (شہادت کی انگلی سے سینے پر دستک دی) کسی کو مارنا ہوتا تو اپنے رائٹ یا لیفٹ ہینڈ وغیرہ سے کہہ کر کسی جھوٹی گواہیاں دینے والے شارپ شوٹر سے نہیں مروا تا بلکہ خود سامنے سے اپنے ہاتھوں سے گولی مارتا نا کہ پیٹھ پیچھے وار کرتا" بہرام نے الفاظ دبا دبا کر ادا کرتے ہوئے آخری جملہ کہتے ہوئے تیکھی نظر سے سلوی کی طرف دیکھا تو وہ اسکی بات کا مفہوم سمجھ گئی

بہرام کا اشارہ اسکی طرف ہی تھا۔

اسکے اس جرم کی طرف جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔

"اور ایک آخری بات حج صاحب۔ بہرام تابلش کا سٹینڈرڈ ابھی اتنا نہیں گرا کہ وہ ایک تین اٹیج لڑکے کو مارنے کی کوشش کرے۔" بہرام نے آخری بات حج صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پرسکون لہجے میں ادا کی تھی۔

www.kitabnagri.com

کمرہ عدالت میں اب مکمل خاموشی تھی

نج صاحب اپنا فیصلہ لکھ رہے تھے

"یہ عدالت بہرام تابش کے ملزم ہونے ہونے کے خاطر خواہ ثبوت ناہونے کی بنا پر اس کیس کو اگلی پیشی تک منتقل کرتی ہے۔ وکیل ایاز افریدی کو عدالت کو جھوٹے ثبوت پیش کر کے گمراہ کرنے کی کوشش کے لیے ایک

Posted On Kitab Nagri

سال تک عہدے سے برخاست کیا جاتا ہے جبکہ گواہ مجید کو جھوٹی گواہی دینے کی صورت میں دو سال قید با مشقت کی سزا سناتی ہے۔ "جج صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا اور نشت سے اٹھ کر کمر عدالت سے نکل گئے جبکہ ایاز بھی پیچ و تاب کھاتا بلال پر ایک آہانت بھری نظر ڈال کر تیزی سے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

اپنی نشت پر کھڑی الفت نے پہلو میں گریں مٹھیاں بھینچی اور نکل کر جانے لگی جب بہرام اسکے سامنے آرکا۔

"افت جبار! اگر مجھ سے کوئی دشمنی ہے تو سامنے سے وار کرو۔ یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے مجھے عدالتوں میں گھسٹنے کا۔" وہ الفت کو سخت نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بیزاریت سے بولا تھا

"شاید تمہیں قدر نہیں مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے جو تمہارے بے بنیاد الزام کی وجہ سے کافی ضائع ہو چکا ہے۔ آئندہ ایسا کوئی الزام لگانا ہو تو کوئی سچا گواہ لے کر آنا۔ مجھے یہ بچوں کے کھیل پسند نہیں۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتا سر جھٹک کر نخوت سے کہتا آگے بڑھ گیا

افت نے ضبط سے اسکی باتیں سنی پھر خود بھی کمرہ عدالت سے نکلتی چلی گئی

"مسٹر بہرام۔ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔" الفت کے پاس سے ہو کر وہ ایک نرم سی نظر عالیان پر ڈالتا باہر نکل رہا تھا جب داور نے اسے عقب سے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مڑا اور آنکھ کے اشارے سے پوچھنے کا کہا۔

"کیا آپ کا عالیاں جبار کی کیٹر ٹیکر سلوی بختیار سے کوئی تعلق ہے۔؟" داور نے اپنا سوال اسکے سامنے رکھا تو بہرام کی نظریں داور کے پیچھے عالیاں کے ساتھ سلوی پر پڑیں۔ وہ جیسے سانس روکے اسے ہی سننے کے لیے بے تاب تھی۔

اسکے برابر دوسری جانب ماہم ملک کھڑی تھی جو خود بھی اسکا جواب سننا چاہتی تھی۔

"بیوی ہے میری۔" وہ بے تاثر لہجے میں تین لفظ ادا کر کے کسی کارڈ عمل دیکھے بنایا اور کی مزید بات سنے بنا باہر نکلتا چلا گیا

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"بیوی ہے میری۔" داور کے سوال پر بہرام تابش بے تاثر لہجے میں تین لفظ ادا کر کے کسی کارڈ عمل دیکھے بنایا داور کی مزید بات سنے بنا باہر نکلتا چلا گیا

داور اسکے جواب میں زہن میں تانے بانے بننے لگا

Posted On Kitab Nagri

بہرام کا سلوی سے تعلق تھا تو کیا وہ اس کے سابقہ جرم میں بھی اسکے ساتھ شریک رہا تھا

سلوی نے بے اختیار عالیان کا ہاتھ تھاما

"تم نے سنا بہرام نے کیا کہا" وہ بے یقینی کی کیفیت میں بولی۔ بہرام کا جواب اس کے لیے غیر متوقع تھا۔
 "سنا میں نے۔" عالیان نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں دبایا۔

برابر میں کھڑی ماہم ملک کے چہرے پر سائے لہرا گئے۔ یہ جواب اسکے لیے تکلیف دہ تھا جس شخص سے وہ محبت کرتی تھی وہ کسی اور کی دسترس میں تھا یہ ماہم ملک کو کہاں گوارا تھا

الفت کے پیچھے نکلتے ہوئے جبار کے کانوں میں بھی بہرام کے الفاظ پڑے تو وہ ٹھٹک کر رہ گیا اور مڑ کر اس طرف دیکھا

بہرام جاچکا تھا جبکہ سلوی اور عالیان پیچھے کھڑے تھے

جبار ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا

عالیان اسکا بیٹا نہیں ہے یہ بات تو وہ جانتا تھا

عالیان کا باپ بہرام تھا یہ بھی جانتا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور جبکہ بہرام نے سلوی کو اپنی بیوی کہہ دیا تھا تو یقیناً سلوی ہی عالیاں کی ماں تھی مگر وہ یہ بات جانتی نہیں تھی

اس سے الفت سے بات کر لینی چاہیے
وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ماہم ملک باہر آکر اپنی گاڑی میں بیٹھی اور زن سے آگے بڑھالے گئی

"بیوی ہے میری" بہرام کے لفظ اسکے زہن میں گونج رہے تھے
اسے اندازہ نہ ہوا وہ ریش ڈرائونگ کر رہی تھی

پرسکون اور ٹھہر ٹھہر کر بولنے والی ماہم ملک کو طیش سا چڑھ رہا تھا
اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بہرام پہلے سے ہی کسی ازدواجی رشتے میں بندھا ہوگا

جب سے وہ بہرام کو جانتی تھی اس نے بہرام کو صنف نازک سے ہمیشہ دور ہی دیکھا تھا یہاں تک کہ وہ اسکے کزن ہونے کا علم ہونے کے باوجود بھی اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا اور پھر یوں بہرام کی ایک بیوی ہونے کا انکشاف ہونا اسکے لیے حیران کن تھا

ماہم نے یک دم بریک لگائی

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے والی گاڑی کو ٹھوکنے والی تھا
وہ بریک لگنے کی وجہ سے زرا سا آگے کو ہوئی پھر سیٹ پر ڈھنکے انداز میں پیچھے کو بیٹھی
چند گہرے سانس لیکر خود کو کمپوز کیا اور پھر سے گاڑی سٹارٹ کر دی

اسکا زہن بھنور میں قید تھا
آیا کہ وہ یہ سچ جان کر محبت سے دستبردار ہو جائے
یا پھر محبت کے حصول کے لیے کوشاں رہے
مگر وہ یہ فیصلہ کرنے سے قاصر تھی کی کیا زیادہ مشکل تھا
اپنی محبت سے دستبردار ہونا
یا
کسی کی محبت کو چھیننا

گاڑی ایجنسی کے آگے رکی تو وہ سن گلاسز چڑھاتی ہوئی تیزی سے بلڈنگ کے اندر بڑھ گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"کیئر ٹیکر"

Posted On Kitab Nagri

چونکہ عدالت اگلی سماعت تک منتقل ہو گئی تھی اور بہرام تابش مکمل طور پر بے گناہ ثابت نہیں ہوا تھا کیونکہ اصل مجرم ابھی بانقاب تھا اسی وجہ سے بہرام کو واپس جیل میں لے جایا گیا تھا

وہ سلاخوں والے کمرے کی عقبی دیوار کے سامنے دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا تھا

دیوار اور اس میں اتنا فاصلہ تھا کہ اگر وہ اپنا بازو دیوار کی طرف بڑھاتا تو ہاتھ دیوار کو چھو جاتا۔

اسکے ذہن میں داور کا سلوی کے لیے بولا گیا لفظ گردش کرنے لگا

داور نے سلوی کو سارا کی دیکھ بھال کے لیے رکھا تھا مگر الفت کے عالیاں کو لندن بھیج دینے کی وجہ سے سلوی اسکی بھی کیئر ٹیکر بن چکی تھی تبھی داور نے یہ الفاظ استعمال کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"تم بہت وقت سے اسکے ساتھ تھی مگر تمہیں علم ہی نہیں کہ وہ کون ہے۔ کیسے؟ آخر کیسے" وہ مدھم آواز میں خود کلامی کے انداز میں بولا

Posted On Kitab Nagri

"آخر کیوں تم اپنے ہی بیٹے کی کیئر ٹیکر بنی ہوئی ہو۔ آخر کیوں میرا بیٹا میری ہی کاروباری حریف کو اپنی ماں سمجھتا ہے۔ آخر کیوں مجھ پر اپنے ہی بیٹے کو مارنے کا الزام لگا ہے۔ کیوں۔۔۔ آخر کیوں" اس نے اپنی الجھنیں زبان پر لاتے ہوئے ایک زوردار مکاسا منے دیوار پر مارا۔

دیوار پر ہلکی سی دڑار پڑی اور اسکی ہاتھ کی پشت پر چند خون کے قطرے نمودار ہو گئے

بہرام اپنا ہاتھ جھٹک کر دوسری طرف مڑا تھا تو اس نے دیکھا سلاخوں کی دوسری طرف کوئی کھڑا تھا

وہ وجود قدرے اندھیرے میں تھا اس لیے واضح نہیں ہو رہا تھا

بہرام نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنا چاہا تو اچانک سے اسکی آنکھوں میں سرد سے تاثرات اُڈ آئے

وہ سلوی تھی جو آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے تھیک اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

سلوی کی نظر اسکے زخمی ہاتھ پر پڑی تو بے اختیار سلاخ کو تھام لیا۔

بہرام اسے دیکھتے ہوئے اب ایک الگ نہج پر سوچ رہا تھا
سامنے کھڑی عورت صرف اسکی بیوی نہیں اسکے بیٹے کی ماں بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تھیک ہو" گفتگو کا آغاز سلوی نے شروع کیا تھا۔ اسکا لہجہ واضح گلوگیر تھا۔

"تم عالیان کو کب سے جانتی ہو؟" جواب بہرام نے الٹا سوال کیا۔ وہ بغور سلوی کا چہرہ دیکھ رہا تھا

"جب دس سال کا تھا تب سے میرے ساتھ ہے لندن میں۔" سلوی نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم جانتی ہو وہ کون ہے؟" بہرام نے اگلا سوال کیا تو سلوی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ الفت جبار کا بیٹا ہے" اسنے وہی کہا جو وہ جانتی تھی۔

بہرام کچھ لمحے خاموش رہا اور یہ اندازہ کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ سچ بول رہی ہے ہا جھوٹ اسکا سلوی پر سے اعتبار بہت پہلے ہٹ چکا تھا

"تم نے بتایا نہیں تم تھیک ہو؟" سلوی نے پھر سے اپنا سوال دہرایا

"تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔" وہ بے تاثر لہجے میں کہتا دوسری طرف رخ کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ جاسکتی ہے
سلوی نے چھلکتی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھی پھر گیلی سانس اندر کھینچتی مدھم سا بولی

"تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں ہاسٹل فون کر کے کہا تھا کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ جب واپس آؤ گے تو بتاؤں گی۔ اس کے بعد ہم مل ہی ناسکے۔ اور جب ملے تو ہمارے درمیان اس قدر فاصلے آ گئے اس قدر بدگمانیاں آ گئی کہ تم میری بات سننا بھی گوارا نہیں کر رہے۔ مجھ پر اعتبار بھی نہیں رہا ایسے میں کچھ بھی کہوں گی تمہیں جھوٹ لگے گا کیونکہ میرے پاس بھی ہر ملزم کی طرح اپنی بے گناہی میں کہنے کو ثبوت نہیں ہے۔" وہ بولتے بولتے یک دم روہان ساسی ہو گئی تھی۔

مگر پھر خود کو مضبوط رہنے کا کہتی وہ ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑ گئی۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"اب میں تم سے تب ہی بات کروں گی جب میرے پاس میری بے گناہی کے ثبوت ہوں گے۔ تب میں بھی ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گی کہ سلوی بختیار نے اپنے سونو کو دھوکا نہیں دیا۔ سلوی بختیار نے زیبا ملک کا قتل نہیں کیا" وہ لہجے کو حد درجہ پختہ بنا کر کہتے ہوئے وہاں سے پلٹ گئی۔

دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے بہرام نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی
اسکی آنکھوں میں کرچیاں سی چھبنے لگی تھیں۔

"مجھے انتظار رہے گا۔ اس پل کا انتظار رہے گا جب تم میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو گی کہ تم بے قصور ہو وہ بھی ثبوت کے ساتھ" بہرام اپنی آنکھیں موندھ کر زیر لب بڑبڑایا پھر جب آنکھیں کھولیں تو ان میں پانیوں کی رمت تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ عقبی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا

اسکی آنکھیں بالکل خشک تھیں

وہ اپنے زخمی ہاتھ کی پشت پر دوسرے ہاتھ کی انگلی پھیر رہا تھا جب ایک کانسٹیبل نے آکر بتایا کہ اسکا وکیل ملاقات کے لیے آیا ہے

بہرام نے محض سر اثبات میں ہلا دیا تو کانسٹیبل نے جیل کا دروازہ کھول دیا۔

وہ باہر نکل کر ایک لمحے کو رکا پھر ملاقاتی کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔

Kitab Nagri ☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

ماہم ملک اپنے آفس میں داخل ہوئی اور سیٹ پر آکر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔

"میری بیوی ہے" بہرام کی آواز پھر اسکی سماعت میں گونجی تو اسنے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

وہ کافی دیر اسی حالت میں بیٹھی رہی۔

پھر سر اوپر اٹھا کر سامنے پڑی ایک فائل کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زرعون نے اسکے لیے یہاں رکھی تھی۔

ماہم نے زہن بھٹکانے کے لیے فائل کھولی

فائل میں کچھ وضاحتیں تھیں

رانی بیگم کے اڈے پر پڑنے والی ریڈ اور وہاں سے برآمد ہوئی لڑکیوں کی فہرست اس فائل کا مواد تھا۔

ماہم سرسری سا ان پر نظر ڈالتی جا رہی تھی جب دروازہ کھلا اور زرعمون اندر آیا۔

پیلے رنگ کی ٹی شرٹ اور بھورے رنگ کی ٹائٹ جینز پہنے بالوں کو ماتھے پر گرا ئے وہ بہت تھکان زدہ انداز میں آکر مرکزی میز کے اس طرف والی کرسی پر بیٹھا۔

"کیسی رہی آج کی ہیسزنگ؟ اسنے ماہم کو فائل میں سر دھنے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"بہرام تابش کے حق میں" وہ سراٹھائے بنا مصروف سے انداز میں بولی۔

"تو آپ کو خوش ہونا چاہیے۔" وہ اس کا رویہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"تمہارے بابا کیسے ہیں۔ ان کی آج کیمو ٹھہرا پی تھی نا" ماہم نے بات کو بدلنے کے لیے اس سے الٹا سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

"تھیک نہیں ہیں۔ بٹ ڈاکٹر زاپنی کوشش کر رہے ہیں۔" وہ ایک افسوس زدہ آہ بھر کے بولا

"اوہ۔ آئی وش وہ جلد تھیک ہو جائیں" ماہم نے ایک لمحے کو سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا پھر سرواپس فائل پر جھکا لیا۔

"آپ یہ سن گلاسز کیوں نہیں اتار رہی۔ پہلے تو کبھی آفس کے اندر گلاسز نہیں لگائی آپ نے۔" اسکی آنکھوں کو مسلسل گلاسز میں قید دیکھ کر زر عون نے الجھن سے سوال کیا۔

"وو۔۔۔ میری آنکھوں میں دسٹ چلی گئی۔ الرجک ہو رہی تھی اس لیے لگا لیے۔" ماہم نے فوراً سے بہانہ بنایا

www.kitabnagri.com

زرعون نے اسکا جواب سن کر استہزائیہ انداز میں منہ ٹیڑھا کیا۔

"ماہم۔ ماہم جی (جی پر زور دیا) آپ کو کتنی بار کہا ہے آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا تو بولتی کیوں ہیں۔" وہ اسکا جھوٹ پکڑتے ہوئے افسوس میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔" ماہم نے الفاظ زور دے کر ادا کیے۔

"اگر آپ کی آنکھوں میں واقعی الرجک ہو رہی ہوتی تو آپ سب سے پہلے مجھے آئی ڈراپس لانے کا کہتی۔ پھر آنکھوں میں ڈال کر کرسی سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ جاتیں یوں اس فائل میں نظریں لگا کر آنکھوں کو مزید مت تھکاتی۔" وہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے ایک لمحے کو رک کا پھر بہت مخلصانہ انداز میں پوچھنے لگا۔

"بتائیں ماہم۔ کیا چھپا رہی ہیں مجھ سے۔ کیا پیشی پر کچھ ہوا ہے۔ کیا بہرام تالیش نے کچھ کہا ہے۔ پلیز بتائیں مجھے۔"

"ہاں بہرام نے ہی کہا ہے۔" ماہم نے بلاخرا کے سامنے ہار مانتے ہوئے گلا سزا تار دیے
اسکی آنکھیں واقعی سرخ ہو رہی تھیں لیکن الرجک کی وجہ سے نہیں۔

www.kitabnagri.com

زرعون کو اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی مگر اظہار نہیں کیا
کیسے کرتا

کس حق سے کرتا

Posted On Kitab Nagri

"جب اس سے سوال کیا گیا کہ سلوی بختیار سے اسکا کیا تعلق ہے تو اسنے بولا کہ وہ۔۔" وہ کہتے ہوئے رکی اور سانس اندر اتاری

"بیوی ہے اسکی" ماہم نے تین لفظ ادا کیے اور اپنی چھلکتی آنکھیں کو پلک جھپکا کر روکنے کی کوشش کرتی تیزی سے اٹھ کر آفس سے نکل گئی۔

زرِ عون نے اسے جاتے دیکھا پھر افسوس بھری آہ بھری۔

"آہ ماہم آہ۔" وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور خود بھی اسکے پیچھے باہر نکل گیا۔

وہ کہاں ہوگی وہ جانتی تھا

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

کورٹ سے واپس آ کر الفت سیدھا اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔

اس کے موبائل پر ایاز افریدی (وکیل) کی کالز آرہی تھیں مگر اسکا مزاج بہت برہم تھا تو اس نے کال نظر انداز کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ پر آکر بیٹھی جب عالیان دروازہ کھول کر اندر آیا

"ماما۔" وہ الفت کو پکارتے ہوئے اسکے پاس آکر بیٹھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ کیا ضرورت تھی میرے پاس آنے کی۔ جاو اس ملازمہ کے ساتھ جا کر بیٹھو" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے شکایتی انداز میں بولی۔

"ماما! کیا ہو گیا ہے آپ کو۔" وہ اسکے روپے اور شکایت پر حیرت زدہ اسے دیکھنے لگا۔

"جب سے میں آیا ہوں۔ آپ خود مجھ سے دور رہتی آئی ہیں اور اب مجھ پر بلیم ڈال رہی ہیں۔" عالیان نے اسکی بے رخی کا زکر کیا تھا۔

الفت نے اسکی بات پر پہلو بدلا

"میں ابھی بہت دسترب ہوں۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو" کچھ لمحوں بعد اس نے عالیان سے کہا تو وہ افسوس سے الفت کو دیکھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ اس لیے پریشان ہیں کہ بہرام تابش پر الزام ثابت نہیں ہو سکا۔" عالیان نے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

الفت کچھ نابولی تو وہ گہری سانس لیتا کمرے سے باہر نکل گیا۔
کچھ دیر وہ دروازے پر کھڑا درز سے نظر آتی الفت کو دیکھتا رہا۔

"ماما۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے آپ کا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ دانیال تھا۔ آخر کیوں آپ مجھ سے ایسا برتاو کرتی ہیں" وہ دل ہی دل میں سوچتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی جبار تیز تیز قدم اٹھاتا گھر میں داخل ہوا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

الفت اب شیشے کے سامنے کھڑی تھی

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے اور میری بات کا بالکل صحیح جواب دینا" وہ اندر داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں گویا ہوا

الفت اسکی طرف پلٹی اور پر سکون انداز میں سر اثبات میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri

اسے یہ تو اندازہ تھا کہ جبار کو کسی بارے میں معلوم ہوا ہے مگر کسی بارے میں یہ نہیں معلوم تھا۔

"عالیان۔ وہ ہمارا بیٹا نہیں ہے" جبار نے سچ جاننے کا انکشاف کیا تو الفت کے چہرے پر سائے سے لہرائے۔ اسکے پہلو میں گری مٹھیاں ڈھیلی پڑیں۔

(ملاقاتی کمرے میں میز کے ایک طرف بہرام تابش بیٹھا تھا جبکہ دوسری طرف بلال۔

"آج کی ہیزنگ اچھی رہی۔ میں کوشش کروں گا کہ اگلی سماعت میں کیس ختم ہو جائے۔ تب تک یچی کو بھی تلاش کر لیا جائے گا۔" بلال اپنے اگلے قدم کی بابت اسے بتا رہا تھا۔

جبکہ بہرام نے کچھ بولے بنا ہی سر غیر محسوس انداز میں اثبات میں ہلایا۔

www.kitabnagri.com

وہ جیسے کسی غیر مرکائی نکتے کو دیکھ رہا تھا یا کسی پرانی سوچ کے حصار میں تھا)

"اتنے سالوں تک تم نے مجھ سے یہ سچ کیوں چھپایا۔؟" جبار نے سخت گیر لہجے میں استفار کیا تو الفت کی آنکھوں میں یانی بھرنے لگا۔

وہ بھیگتی آنکھیں لے کر بیڈ ڈھے سی گئی

Posted On Kitab Nagri

جبکہ جبار اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

(زر عون ایجنسی کی عمارت کی آٹھویں منزل پر آیا تو اسے ماہم ایک سٹول پر بیٹھی نظر آئی وہ منزل عموماً خالی رہتی تھی اور زر عون کی تنہائی کا مسکن بنی ہوتی تھی۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ آپ رویوں رہی ہیں۔ میں جس ماہم کو جانتا ہوں وہ تو بہت سٹر ونگ ہے اور دوسروں کو بھی مضبوط رہنے کا کہتی ہے۔" وہ اکسانے کے سے لحاظ میں کہتا دوسرا سٹول اسکے ساتھ رکھ کر بیٹھا

ماہم نے اسے سراٹھا کر دیکھا پھر تیزی سے آنکھیں رگڑ ڈالی

"تمہاری کتابیں یہ نہیں بتاتی کہ انسان خود پر اختیار کیسے رکھے۔ وہ خود کو مضبوط کیسے رکھے۔" وہ گیلی سانس اندر کھینچتی زر عون سے سوال کرنے لگی۔

"ہاں! عالیاں ہمارا بیٹا نہیں ہے۔ میں نے تمہارے علم میں لائے بنا اسے اڈاپٹ کیا تھا کیونکہ مجھے اولاد چاہیے تھی۔ دانیال کی موت کے بعد میں بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی۔ میری زہنی حالت بگڑ رہی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا میں ماں نہیں بن سکتی اس لیے میں نے عالیاں کو اڈاپٹ کر لیا۔ تم سے اس لیے چھپایا کہ کہیں تم اسے ایکسیپٹ نہ کرو

Posted On Kitab Nagri

۔ میں مجبور تھی یہ سب کرنے کے لیے "الفت نے جبار کو حقیقت سے واضح کرتے ہوئے اپنا چہرہ اہا تھوں میں چھپالیا۔ وہ غالباً رونے لگی تھی۔

جبار پھولے ہوئے تنفر کے ساتھ اسے دیکھتا رہا

"سر! بلال نے اسے پکارا تو وہ خیالوں سے چونکا۔

"کیا سوچ رہے ہیں سر۔ کوئی بات آپ کو پریشان کر رہی ہے۔؟" بلال نے فکر مندی سے استفسار کیا تو بہرام نے گہری سانس اندر اتاری

"مجھے یہ بتاؤ کسی کے خلاف کس حد تک جھوٹے ثبوت پلانٹ کیے جاسکتے ہیں" وہ میز پر دونوں بازو رکھ کر آگے ہوا اور سوال کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

"اس حد تک جو قابل قبول ہوں۔ بے جا ثبوت شک میں ڈال دیتے ہیں" بلال نے بتایا

"اور یہ کیسے پتا چلے گا کہ ثبوت جھوٹا ہے" بہرام نے اگلا سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس ثبوت کا فرانسک ٹیسٹ کر کے۔ کر اس میچ کر کے۔ جیسے آج میں نے کورٹ میں ایاز افریدی والے چیک کو نقلی ثابت کیا" بلال مزید واضح کرتے ہوئے بولا

بہرام نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

اسکی نظروں کے سامنے سلوی کا لکھا ہوا ایک کاغزی پیغام گھوم گیا جس میں اسنے اپنے جرائم کا اعتراف کیا تھا۔

"مگر آپ کس ثبوت کی بات کر رہے ہیں سر کیا اس کیس کے علاوہ بھی کوئی اور بات ہے" بلال نے سوالیہ انداز میں اسکی طرف دیکھا۔

"فحال یچی کو تلاش کرو۔ پہلے یہ معاملہ نمٹ جائے" وہ سنجیدہ لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور ملاقاتی کمرے سے نکل گیا)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(اس اسپیشل ایجنسی آفس کے بیچ پر کئی لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ ان سب نے اپنے منہ دھکے ہوئے تھے۔ سوائے ایک کے۔

وہ پلوشہ تھی

پلوشہ سجاد

Posted On Kitab Nagri

جس نے رانی بیگم کے اڈے سے بازیاب ہونے سے پہلے ایک قتل کیا

"صاحب۔ میں نے قتل کیا ہے۔ مجھے کیا سزا ملے گی۔" یک دم وہ سامنے بیٹھے مدثر سے اونچی آواز میں پوچھنے لگی

مذثر جو کہ ایک فائل کو دیکھ رہا تھا سہرا اٹھا کر اسے دیکھا

وہ اتنا اونچا بولی تھی کہ سب نے اسے دیکھا تھا

"جب تمھاری باری آئے۔ تب بولنا۔" مدثر نے اسے خاموش رہنے کی تنبیہ کی اور واپس اپنے کام میں لگ گیا

پلوشہ نے گٹھنے اوپر چڑھا کر اپنا منہ اس میں چھپا لیا۔

دو آدمی لڑکیوں سے ان کے گھر بار کے متعلق تفصیل پوچھ کر لکھ رہے تھے)

"تم جانتی ہو اسکے ماں باپ کون ہیں" جبار نے خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا

آخری چیز جو وہ نہیں سنا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ الفت کا بہرام تابش کے ساتھ کوئی تعلق تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اسے اور فن ہوم سے اڈاپٹ کیا تھا۔ میں نہیں جانتی اسکے ماں باپ کون تھے۔ ظاہر ہے مر گئے ہونگے تبھی تو وہ اور فن ہوم میں تھا۔" الفت نے لاعلمی کا اظہار کیا تو جبار نے اسکے تاثرات بغور دیکھے کہ وہ سچ بول رہی ہے کہ جھوٹ

وہ فوراً سے اندازہ نالگاسکا

"(کہاں۔ میری کتابیں یہ سب بتاتی ہے۔ پہلے یہ بتائیں آپ کو کس طرح کا اختیار چاہیے خود پر "ماہم کے سوال کرنے پر زرعون نے مثبت انداز میں نرمی سے پوچھا۔

"خود کو بھول جانے کا اختیار۔" ماہم نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

www.kitabnagri.com

"اور ایسا کیوں چاہتی ہیں آپ؟" زرعون نے استفار کیا

" [] مجھے پتا ہے تم کہو گے بہرام مجھے نہیں مل سکتا۔ وہ کسی اور کا ہے۔ میں اسے بھول جاؤں اور ایسا کرنے کے لیے مجھے خود کو بھولنا ہو گا کیونکہ اسکی محبت میری روح و جان میں بس چکی ہے۔ اسی لیے میں چاہتی ہوں خود کو بھول جاؤں۔ بتاؤ کیا ایسا ممکن نہیں۔ " وہ اب مضبوط لہجے میں اس سے پوچھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

زر عون کچھ دیر خاموش رہا۔ وہ جواب سوچ رہا تھا)

"ہاں بتا اپنے بارے میں۔ کہاں سے آئی ہو۔ رانی بیگم کے اڈے پر کیسے پہنچی۔" وہ آدمی پلوشہ کے سامنے آ
رکا اور مصروف سے انداز میں پوچھنے لگا۔

"غریب ماں باپ کی بیٹی ہوں۔ میری جیسی ہر دوسری لڑکی کی طرح بس اتنی خواہش تھی کہ امیر بن جاؤں۔ لگا کہ کوئی امیر کبیر شوہر ملے گا تو زندگی سنور جائے گی۔ دو لوگ آئے تھے گھر۔ نکاح کروا کر لے گئے۔ باہر لے جانے کا جھانسا بھی تھا۔

صاحب میری ماں ان پڑھ ہے۔ وہ ان لوگوں کا فریب سمجھ نہیں پائی۔ میرے گھر مجھے لے گئے۔ اس دن پلوشتہ
ہواؤں میں تھی۔ محلے والوں کے سامنے بڑا اتھڑا کر نکلی تھی۔ مگر مجھے کیا خبر تھی کہ جال میں پھنس چکی ہوں۔
رانی بیگم کے اڈے پر لایا گیا تو بے ہوشی کے ٹیکے لگائے جاتے دن رات۔ مجھے تھیک سے یاد بھی نہیں صاحب
کتنے لوگوں نے میرا بدن نوچا تھا۔ کتنی بار روح چھلنی کی گئی۔ "وہ کہتے کہتے یک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
تھی۔

اسکے رونے پر مدثر بھی اسکی طرف متوجہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"صاحب میری ماں ہمیشہ کہتی تھی چادر اوڑھ کر رکھا کر۔ مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ اب سمجھ آئی کہ کیوں کہتی تھی۔ اب پتا چلا کہ چادر کیوں ضروری ہے۔ اس دن میں چادر اوڑھ رکھی ہوتی اور خود کو دھکا ہوتا تو وہ آدمی کبھی نا جان پاتا میں خوبصورت ہوں۔ میں کبھی اسکے شکار کی فہرست میں نا آتی۔ صاحب مجھے چادر لا دو۔ چاہے وہ پھٹی پرانی سی ہی لا دو مگر چادر لا دو مجھے" پلوشہ اپنی ماں کی تلقینیں اور اپنی لا پرواہیوں کا زکر کرتی ہاتھ جوڑ کر سماجت کرنے لگی۔

اسکے پاس کھڑا آدمی سب لکھ رہا تھا
مدثر نے ایک دوسرے آدمی کو کچھ کہا تو وہ باہر کی طرف چلا گیا)

"(ماہم آپ ایسا کیوں نہیں کرتی اپنے دل کو سمجھالیں۔ اسے یہ سمجھالیں کہ ہر وہ چیز ہر وہ شخص ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جس کی ہم جستجو کرتے ہیں۔ کیا معلوم آہ کے لیے اس سے بھی اچھا کچھ لکھا ہو "زر عون نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

ماہم نے یک تک اسے دیکھا پھر اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

"مجھے کچھ بہتر نہیں چاہیے۔ اگر بہرام تابش میری زندگی کا خسارہ ہے تب بھی مجھے وہ چاہیے۔" وہ بے پناہ خود غرض ہوتے ہوئے بولی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کاش تم میری حالت سمجھ پاتے وہ مجھے یہ سب ناکہتے۔ سمجھتے بھی کیسے۔ تم نے کبھی کسی سے محبت تھوڑی کی ہے" وہ افسوس میں سر ہلاتی طنزیہ انداز میں کہتی نیچے جانے کے لیے لفٹ کی طرف بڑھ گئی جبکہ زر عون کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات آٹھہرے

وہ نہیں سمجھ سکتا تھا
وہی تو سمجھ سکتا تھا

اس سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا اس اذیت کو جو لاحقہ حاصلِ محبت کی وجہ سے ہوتی ہے)

"ماما! عالیاں یک دم دروازہ کھولتے ہوئے اندر آیا تھا۔ اسنے گزرتے ہوئے الفت اور جبار کی گفتگو سن لی تھی

www.kitabnagri.com

اسکے چہرے پر تعجب زدہ تاثرات تھے
وہ بے یقین ہو رہا تھا

"ماما! میں نے جو سنا وہ سب سچ ہے۔ کیا میں واقعی اڈاپٹڈ ہوں" وہ بے یقینی کی کیفیت میں بامشکل بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر میرے ماں باپ کون ہیں۔ میں کون ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں؟ وہ جبار سے مخاطب ہوتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔ وہ اپنے اصل ماں باپ کے بارے میں جاننے کے لیے یک دم بے قرار ہو گیا تھا

(وہ واپس جیل میں آکر دائیں اطراف کی دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔

نظروں میں عالیان کا چہرہ اگھوم گیا تو یک دم چہرے پر مانوس سی مسکراہٹ چھا گئی
 "میرا بیٹا" اس نے مدھم سے کہتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھا)

(سارا کے کاموں سے فارغ ہو کر سلوی ٹیرس پر آگئی تھی

اسکا دل گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا
وہ اسے شدت سے یاد آ رہا تھا جس سے کبھی ملی ہی نہیں تھی
جسے دیکھا ہی نہیں تھا۔

سلوی نے بے اختیار ہاتھ دل پر رکھا تھا

"میرا بیٹا"

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام کے سکیئنڈ ایئر کے سالانہ امتحان مکمل ہو چکے تھے۔

وہ ہاسٹل سے گھر جانے کے لیے نکل پڑا تھا۔

اسکے دل میں عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

سلوی نے کہا تھا وہ واپس آئے گا تو کوئی بات بتانی تھی

بہرام تمام راستہ اس بارے میں سوچتا آیا تھا۔

اوپر سے یہ خوشی بھی تھی کہ اپنی سلوی جی سے ملے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دو گھنٹے کا راستہ اسے سالوں پر محیط لگ رہا تھا مگر وہ کہاں جانتا تھا کہ یہ راستہ واقعی سالوں پر محیط ہونے والا تھا۔

بس نے اسے چونک میں اتارا تھا

وہ کاندھے پر بیگ ڈالے اسکی تنی کو مضبوطی سے تھامے تقریباً بھاگتا ہوا گھر کی طرف بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دروازے کے باہر کھڑا ہو کر نیچے کو جھکا اور سانس درست کیا پھر بیل بجا دی۔
دروازہ نہیں کھلا۔

دوپہر کا وقت ہو رہا تھا

اس وقت پھوپھو (زیبا ملک) ظہر کی نماز ادا کر کے فارغ ہوتی تھیں تو ظاہر تھا وہ سو نہیں رہی ہونگی ویسے بھی اسنے آج آنے کی اطلاع کی تھی۔

بہرام نے فکر مند ہو کر دوبارہ بیل بجاتی۔

اس بار بھی نہیں کھلا

وہ یک دم بہت پریشان ہو گیا

اسنے دروازہ زور سے دھکیلا تو وہ وہ کھلتا چلا گیا

وہ تیزی سے اندر بڑھا

"پھوپھو۔"

سلوی جی۔ کہاں ہیں آپ دونوں "وہ پریشانی اور خدشات کے زیر اثر ان دونوں کو پکار رہا تھا

گھر مکمل خاموش تھا

اسے کسی انہونی کا احساس ہونے لگا۔

وہ تیزی سے پھوپھو کے کمرے کی طرف بھاگا

اسکی نظر پہلے الماری پر پڑی جسکا اندر والا دراز کھلا ہوا تھا اور دراز مکمل خالی تھا

(زیبا نے ایک نجی سکول میں تدریس کا فرض ادا کر کے پیسے جمع کر کے رکھے تھے

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کا خرچہ، بہرام کی پڑھائی کے اخراجات اور اس گھر کا کرایہ بھی زیبا اپنی تنخواہ سے دیتی تھیں۔ وہ اکثر ان سے کہتا تھا کہ وہ کام کرنا چاہتا ہے مگر وہ اسے ہمیشہ پڑھائی پر دیھان دینے کو کہتی تھیں۔ (وہ اچھنبے کا شکار ہوتا آگے آیا تو بیڈ کی دائیں اطراف والا منظر دیکھ کر گویا اسکے پاؤں تلے زمین نکل گئی زمین پر زیبا گری پڑیں تھیں۔ انکے سر سے بے تحاشہ خون بہہ چکا تھا

پاس پڑا گلہ ان بھی خون آلود تھا

"پھوپھو" وہ پھٹی نگاہوں کے ساتھ چسپختا ہوا نیچے بیٹھا اور انہیں جھنجھوڑنے لگا۔ دیوار کے آگے رکھی میز کے پاس زیبا کا موبائل بھی تو ٹا پڑا تھا۔ گویا موبائل سے کال کرنے کی کوشش کی گئی اور اسی اثنا میں حملہ کیا گیا تھا۔

"پھوپھو! اٹھیں۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ کس نے کیا یہ۔۔۔" وہ آنسو بھرتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ہلکا سا جھنجھکاہٹ سے کہنے لگی۔

"مم۔۔۔ میں آپ کو ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں" وہ کہتا ہوا ہڑبڑی میں انہیں اٹھانے لگا مگر زیبا کا سر دہاتھ اسے ایک لمحے کو جما گیا تھا

بہرام نے رکی سانس اور پھتر ہوتی نگاہ کے ساتھ پھوپھو کا سپید پڑتا چہرہ دیکھا
وہ مرچکی تھیں
اسکے آنے سے پہلے

Posted On Kitab Nagri

وہ کافی دیر سکتے کی حالت میں بیٹھا رہا۔

گھر واپس آتے ہوئے وہ کتنا خوش اور پر جوش تھا۔

ایک یل میں اسکی ساری خوشیاں تباہ ہو گئی تھیں

سلوی کہاں تھی۔ اسے یک دم خیال آیا تو وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

وہ مردہ قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرہ خالی تھا

سلوی موجود نہیں تھی

وہ بے سدھ سامزید آگے بڑھا تو بیڈ پر ایک کاغذ رکھا نظر آیا۔

بہرام نے اسے اٹھایا اور نظروں کے سامنے لایا تو آنسو کی دھند لاہٹ کے باعث تحریر مبہم سی نظر آئی

اسنے پلکیں جھپک کر واضح دیکھنے کی کوشش کی۔

"بیوقوف لڑکے۔ میں نے چند آنسو کیا بہائے تم تو میرے جھانسنے میں ہی آگئے۔ ہا ہا ہا ہا۔ یہ تو تم جانتے ہو میں

نے اپنے بارے میں تمہیں زیادہ نہیں بتایا۔ چلو آج بتاتی ہوں۔ دل تھام کر سننا۔ میں ایک چور ہوں اور لوگوں

سے شادیاں کر کے انہیں لوٹنا میرا کام ہے۔ تمہارے گھر بھی اسی مقصد کے لیے آئی تھی۔ اور آج تمہارے

آنے سے پہلے میں اس بڈھی کی الماری صاف کر کے نکل جاؤں گی۔ آہ۔ افسوس اس بڈھی نے مجھے چوری

کرتے ہوئے پکڑ لیا۔ بڈھی کی ہمت تو دیکھو پولیس کو کال کرنے لگی تھی۔ مجھے اسے مارنا پڑا جس کا کوئی دکھ نہیں

Posted On Kitab Nagri

مجھے۔ دکھ تو تمہیں ہونا چاہیے، ساتھ میں پچھتاوا بھی۔ تمہیں مجھے گھر نہیں لانا چاہیے تھا۔ وہ بڑھی تمہاری وجہ سے جان سے گئی ہے۔ خیر اب بیٹھے ہوئے روتے رہو بڑھی کی قبر پر "تحریر ختم ہوئی اسکی حساسیت بھی منجمد ہو گئیں وہ جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھتا چلا گیا

ہاتھ پہلو میں گرا تو کاغذ چھوٹ کر دیوار سے جا لگا۔
دفعۃً اسنے اپنا سر تھام لیا
"یہ کیا کیا تم نے" وہ حلق کے بل چلایا تھا
تو یہ وہ سر پرانز تھا جو تم مجھے دینا چاہتی تھی۔ "وہ کانپتی آواز میں اذیت کے ساتھ دھاڑا تھا۔
اسکا دل شدید تکلیف میں تھا
آنسو لگاتار آنکھوں سے بہہ رہے تھے
www.kitabnagri.com

"تمہیں پیسے چاہیے تھے منہ سے مانگ لیتی۔ پھوپھو کو کیوں مار دیا۔" وہ ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتے نفرت آمیز لہجے میں بڑبڑایا تھا۔

چند لمحوں نے محض چند لمحوں نے سلوی بختیار کا مقام بہرام تابش کے دل میں بدل دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس پھوپھو کے کمرے میں آیا۔
اسکی آنکھیں اب خشک تھیں
زمان بھی سوکھ رہی تھی

وہ زمین پر بیٹھ گیا اور اپنا سر گھٹنوں میں چھپا لیا

اس روز وہ گھٹنوں میں اپنا سر دیے کافی دیر تک روتا رہا تھا
اس روز وہ بے پناہ تنہا ہو چکا تھا۔

پھوپھو کی موت کا غم زیادہ تھا یا سلوی کے دھوکے کا

وہ بس اتنا جانتا تھا کہ وہ اسکی زندگی اب پہلے جیسے نہیں رہنے والی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

انور صاحب شام کو زیبا کے گھر آئے تھے۔
بہرام نے انہیں کال کر کے بلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زیبا جب چودھری ملک سرمد کی حویلی سے بھاگ گئی تھی تو یہ انور صاحب تھے جنہوں نے اسے رہنے کے لیے پناہ دی تھی۔

انور صاحب اپنے علاقے میں رضا کارانہ کام کرتے تھے جس کی وجہ سے کافی مقبول تھے وہ شخصی طور پر بھی نہایت پر خلوص اور خداداد انسان تھے۔

زیبا کے لیے سکول میں پڑھانے کا انتظام بھی انہوں نے کیا تھا تا کہ وہ اپنے اور بہرام کے اخراجات اٹھا سکے۔

انور صاحب نے بہرام سے اظہار تعزیت کیا تھا۔
انہوں نے پولیس کو بلا کر ایف آئی آر لکھوا دی تھی۔

زیبا کا جنازہ اٹھالیا گیا تھا

وہ قبرستان سے واپس آکر برآمدے چکی سیڑھیوں میں بیٹھ گیا تھا
اسکی آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں۔

انور صاحب اسکے پاس آکر کھڑے ہوئے اور اسکے کاندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا تمہاری پھوپھو اب نہیں رہیں۔ اس بات کا افسوس تمام زندگی رہے گا۔ مگر تم خود کو کبھی اکیلا محسوس مت کرنا۔ جب تک میں زندہ ہوں میں تمہارے ساتھ ہوں۔" وہ بڑا پن دکھاتے ہوئے مشفق لہجے میں بولے

بہرام نے سر کو ہلکی سی جنبش دی
وہ کچھ بولا نہیں تھا

انور صاحب اسے مزید کچھ دیر دلا سے دے کر چلے گئے تھے۔

بہرام یونہی بیٹھا رہا یہاں تک کہ رات پڑ گئی

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ عقبی حصے میں بنے چھوٹے لان میں آگیا

اسکے قدم گھاس پر پڑے تو دل ایک یاد کی شدت سے تڑپ گیا۔

اندھیرے میں بھی وہ منظر آنکھوں کے سامنے روشن تھا

وه قضا

سلوی تھی

Posted On Kitab Nagri

بارش تھقی

دونوں آمنے سامنے تھے

بہرام نے سختی سے آنکھیں بھیج کر کھولیں تو منظر غائب ہو گیا۔

"سونو!" اسنے یاسیست سے وہ نام پکارا جس سے سلوی اسے پکارتی تھی
پھر استہزائیہ انداز میں کافی دیر تک ہنستا رہا
ایسی ہنسی جس میں بے پناہ درد سما یا ہوا تھا کہ سننے والے کی سماعت شل ہو جائے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے چار سال میں بہرام نے اپنا بی بی اے مکمل کر لیا تھا۔
www.kitabnagri.com
اسکا ان چار سالوں میں ان تینوں لڑکوں سے کوئی واسطہ نہیں پڑا تھا جنہوں نے زبردستی اس سے نکاح پر دستخط کروائے تھے۔

اسکی بیڑھائی کے اخراجات انور صاحب نے اٹھائے تھے

وہ اس روزانے گھر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا

انور صاحب اس سے بہت آو بھگت سے ملے تھے۔

بہرام کی شخصیت میں پچھلے چار سالوں میں واضح سنجیدگی اور تناؤ آگیا تھا

ظاہری طور پر بھی وہ کافی بدل چکا تھا۔

چہرے پر بڑھی شیونے اسے مزید پرکشش اور جاذب نظر بنا دیا تھا۔

وہ اب بالکل بھی چار سال پہلے والا معصوم سا بہرام نہیں رہا تھا جسے کوئی بھی چورنی دھوکہ دے کر لوٹ سکتی تھی

"کہو کیسے آنا ہوا؟" انور صاحب اسکی آمد کا سبب پوچھتے ہوئے گویا ہوئے۔

www.kitabnagri.com

"آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا۔ اور یہ رقم لٹانے آیا تھا جو آپ نے چار سال میں مجھ پر لگائی تھی۔" وہ لفافہ انکی

طرف بڑھاتے ہوئے شکر گزار لہجے میں بولا تھا۔ لفافے میں غالباً ایسے تھے۔

انور صاحب نے اسکی طرف گلا آمیز نظروں سے دیکھا۔

"تم میرے بیٹے جیسے ہو۔ میں تم سے یہ رقم کیسے لے سکتا ہوں۔ بہرام تم مجھے شرمندہ کر رہے ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہ رکھ لیں۔ میں آپ کے احسان کے بوجھ تلے زندگی نہیں گزار سکتا۔ آپ نے پہلے ہی میرے اور پھوپھو کے لیے بہت کیا ہے۔" وہ انہیں رقم دینے کے لیے بضد ہوا تو انور صاحب نے بادلنخواستہ لفافہ پکڑ لیا

"آگے کا کیا ارادہ ہے؟" وہ اس سے استفسار کرنے لگے۔

"ایک آن لائن کمپنی میں کام کر رہا ہوں۔ ارادہ ہے کسی اچھی کمپنی میں جاب کر لوں۔ انٹرویوز کے لیے اپلائی کیا ہوا ہے" بہرام نے تفصیل سے بتایا تو انور صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اگر میرا مشورہ مانو تو اسلام آباد میں میرا ایک دوست ہے۔ وہ ایک کارپوریشن کمپنی چلاتا ہے۔ تمہیں وہاں اپلائی کرنا چاہیے بلکہ میں کہہ کر تمہاری جاب پکی کروادوں گا۔" انور صاحب نے مزید ایک بار اپنی مدد پیش کرتے ہوئے کہا تو بہرام سرنفی میں ہلاتے ہوئے کھڑا ہوا

"میں آپ کے بہت احسان لے چکا ہوں۔ یہ جاب میرے قابل ہوئی تو مجھے مل جائے گی۔ مجھے آپکی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا حافظ" وہ انداز میں نمایاں قسم کا مزاج لے کر بولتا ان سے مصافحہ کرتا رخصت ہو گیا

انور صاحب پیسوں کا پیکٹ پکڑے ایک گہری سانس لیکر رہ گئے

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

انور صاحب کے گھر سے وہ سیدھا مالک مکان کے گھر گیا تھا۔

اس نے اس ماہ کا کرایہ ادا کیا اور نفل آیا

وہ اپنی پڑھائی کے ساتھ آب لائسن کام کر رہا تھا جس سے آئے پیسے جوڑ کر اسے انور صاحب کو ادا کیے تھے۔

اس نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ گھر آیا اور اپنا بیگ تیار کرنے لگا۔

اس گھر میں پھوپھو اور سلوی کی یادیں بسی ہوئی تھیں جو بعض اوقات اس یر حاوی ہونے لگتیں

کئی بار تو اسے لگا جیسے پھوپھو یہی کہیں ہوں اور اسے پکار رہی ہوں

کئی بار اسے سلوی کی خود کو سونو کہہ کر یکارنے کی آوازیں بھی آتی تھیں

یہ اسکے لاشعور کا ابہام تھا جس سے وہ اکثر ڈر جاتا تھا

تنہارا توں میں تکیے میں منہ دے کر انجانے خوف کے سائے میں رت جگا کاٹنا جیسے اسکی عادت بن چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ لینے کی غرض سے سائڈ ٹیبل تک آیا اور اسے کھولا تو میٹل کا آدھا دل جس پر انگریزی حرف s لکھا تھا پڑا
نظر آیا۔

بہرام کے تاثرات یک دم سخت ہوئے تھے
اسنے وہ دل اٹھالیا اور سختی سے مٹھی میں دبایا۔

زہن کے پردوں پر برے خواب کی مانند ایک یاد تیزی سے لہرانے لگی۔

موسم بہار کی کوئی شام ہوگی
وہ باہر سے آیا۔

پھوپھو سے سلام دعا کر کے اپنے کمرے میں آگیا۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri

سلوی عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر تسبیح پڑھ رہی تھی

جب سے اس نے سلوی کو نماز پڑھنا سیکھا یا تھا وہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتی تھی۔

وہ خاموشی سے آکر بیڈ پر بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگ گیا۔

ڈوپتے کے ہالے میں دھلا ہوا چہرہ بہت پیارا لگ رہا تھا

بہرام نے جینز کی جیب ٹٹولی اور تصدیق کی کہ اسکی لائی ہوئی چیز موجود ہے کہ نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"منہ ہاتھ دھولو۔ میں کھانا لگاتی ہوں" وہ تسبیح سے فارغ ہو کر اسے ہدایتی انداز میں بولتی اسکے بالوں پر اپنی انگلیاں نچاتی انہیں بگاڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

بہرام نے معصومہ انداز میں ناک کو زراسا چڑھایا اور اپنے بال سیدھے کیے پھر خود بھی باہر نکل آیا۔

کھانے سے فارغ ہو کر دونوں عقبی لان میں چہل قدمی کرنے لگے تھے۔ ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی باتیں بھی کرنے لگے۔

وہ باتوں میں اتنا مگن ہوئے کہ وقت گزرنے کا علم نہ ہوا۔

بارا بجنے میں تقریباً پانچ منٹ تھے جب بہرام نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔

www.kitabnagri.com

"سلوی جی آپ سے ایک بات کہنی ہے" وہ اس سے مخاطب ہوتے ہوئے لاج بھرے انداز میں بولا تھا۔

"ہاں کہو" وہ دو گھنٹے سے اسکی باتیں سن رہی تھی مگر اب بھی وہ اتنے ہی اشتیاق سے متوجہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کل آپ نوٹ بک میں اپنے بچپن کے بارے میں لکھ رہیں تھیں وہ میں نے چپکے سے پڑھ لیا تھا۔" وہ ایک کان کی لوح پکڑتا اپنی چوری کا اعتراف کر گیا تو سلوی نے اس کے انداز پر بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"تو پھر" وہ قہقہہ دباتے مزید سسنے کی خواہش مند ہوئی

"اس میں آپ نے اپنی ڈیٹ آف برٹھ لکھی تھی نا" بہرام نے ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

سلوی نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

اگلے ہی پل بہرام اپنی جیب سے ایک چھوٹا جیولری والا ڈبائ نکال چکا تھا۔

"ہیپی برٹھ ڈے سلوی جی" وہ ڈبائے کے سامنے کرتے ہوئے بولا

www.kitabnagri.com

سلوی ایک لمحے کو مبہوت کھڑی رہ گئی۔

وہ کیا لمحہ تھا

کیا احساس تھا

کیا جاز بیت تھی

وہ اس لمحے کے حصار میں قید بے آواز رونے لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

چھ سال تک جب اسکی ماں زندہ تھی اسکی سا لگرہ منائی جاتی تھی۔
اسکے بعد ہاجرہ کے ہاتھوں میں آنے کے بعد وہ تو اس دن کی خوشی
اس دن کا جزو بھول ہی گئی تھی

اسکے رونے پر بہرام کا دل برا ہوا تھا

"دیکھیں آپ ایسے روئیں گی تو میں اسے پھینک دوں گا" وہ دھمکی لگاتے ہوئے بولا تو سلوی نے تیزی سے آنسو پونچھ کر اسکے ہاتھ سے ڈبا پکڑ لیا۔

"زرادکھا واس میں کیا ہے؟" وہ پرجوشی سے بولی پھر ڈبا کھول لیا۔

اندر میٹل کے دو خوبصورت آدھ دل تھے

دونوں پر s لکھا تھا۔

"ایک آپ کا ایک میرا۔" وہ میٹل کے دل باہر نکالتے ہوئے بولا تھا۔

"پہنادو" سلوی نے چاہت بھرے انداز میں کہا تو بہرام نے اس کے گلے میں میٹل کا ایک s پہنا دیا

Posted On Kitab Nagri

"بہت پیارا ہے۔ میری زندگی کا سب سے بہترین تحفہ ہے یہ" وہ لاکٹ کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے چمکتی آنکھوں کے ساتھ بچوں جیسی خوشی لیکر بولی تھی۔

بہرام اسکے چہرے پر چھائی خوشی دیکھتا سحر زدہ ہو رہا تھا۔

"آو تمہیں بھی یہنا دوں" وہ اسکے ہاتھ سے دوسرا لاکٹ پکڑتے ہوئے بولی

بہرام کے گلے میں لاکٹ باندھنے کے لیے اسے پنجوں پر زرا او نچا ہونا پڑا
وہ او نچا ہوئی اور لاکٹ باندھا
پھر بہت آہستگی سے اپنے ہونٹ اسکی گردن پر رکھ دیے
ایک نرم گداز بوسہ جو کہ بہرام تابش کی رگوں میں سنسنی پیدا کر گیا تھا۔

سلوی کے ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے حائل تھے
ہونٹ اگلی دائیں جانب پر ثبت تھے
آنکھیں موندھی تھیں اور وہ بس اس لمحے کے مکمل خمار میں تھی

بہرام کی ڈھرنکیں تیز ہونے لگی
وہ سرخ بھی ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

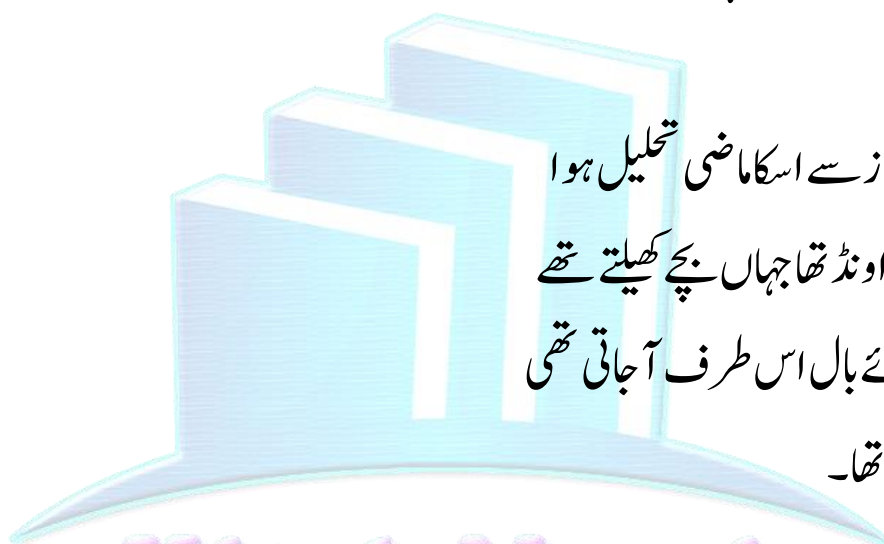
پھر خود بھی اسکے گرد اپنے بازو حائل کر دیے۔

سلوی نے ہونٹ ہٹائے اور اسکے کاندھے پر سر ٹکالیا۔

مزید کچھ بولے

مزید کچھ کہے

کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی کھڑے رہے۔)



چھناکے کی زوردار آواز سے اسکا ماضی تحلیل ہوا
گھر کی پچھلی طرف گراؤنڈ تھا جہاں بچے کھیلتے تھے
اکثر کر کٹ کھیلتے ہوئے بال اس طرف آ جاتی تھی
اب بھی کوئی شیشہ تو ٹاٹھا۔

بہرام نے اپنی مٹھی کھولیں تو چند قطرے خون کے نمودار ہوئے۔ آدھ دل کے درمیانی نوکیلے حصے اسکی ہتھیلی کو زخمی کر چکے تھے

بہرام نے اگلے ہی پل سر جھٹکا اور اپنا سامان سمیٹنا شروع ہو گیا

جتنا زیادہ وہ ماضی کو سوچ رہا تھا اتنا ذیت کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھر سے نکل کر مالک مکان کو چابیاں پکڑائیں اور اسٹیشن کی طرف قدم اٹھالیے

وہ نہیں جانتا تھا کیوں

مگر میٹل کا آدھ دل اپنے ساتھ لے آیا تھا

ایک حصہ اسکے پاس تھا

ایک سلوی لے گئی تھی

یہ ٹکڑے جو جدا ہوئے تھے

ایک روز جڑے گے ضرور

www.kitabnagri.com

اور وقت تو ٹے دلوں کو جوڑ ہی دیتا ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ماما! میں نے جو سنا وہ سب سچ ہے۔ کیا میں واقعی اڈائیڈ ہوں" عالیاں بے یقینی کی کیفیت میں بامشکل بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں" جواب جبار نے دیا تھا

عالیان ایک قدم پیچھے ہٹا

"تو پھر میرے ماں باپ کون ہیں۔ میں کون ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں؟ وہ جبار سے مخاطب ہوتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔ وہ اپنے اصل ماں باپ کے بارے میں جاننے کے لیے یک دم بے قرار ہو گیا تھا

"جبار تم جانتے ہو عالیشان کے اصل ماں باپ کو۔" الفت آگے بڑھی اور جبار کا کالر پکڑا تو جبار نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"نہیں۔۔۔ تم اسے مت بتانا اسکے ماں باپ کون ہیں۔ وہ مجھے چھوڑ کر انکے پاس چلا جائے گا۔ وہ بھی دانیال کی طرح مجھے چھوڑ دے گا۔ تم اسے نہیں بتاؤ گے نا" وہ یک دم گلوگیر لہجے میں جبار کی منتیں کرنے لگی تھی جبار نے اسکا ہاتھ اپنے کالر سے جھٹک دیا۔

"وہ کہیں نہیں جائے گا تمہیں چھوڑ کر۔" وہ زور دیتے ہوئے بولا پھر عالیان کی طرف مڑا۔

Posted On Kitab Nagri

تیزی سے اوپر آتے کسی کے قدموں کی آواز اسکی سماعت میں پڑی تو وہ چونک کر پیچھے ہلٹی۔

وہاں عالیان کھڑا تھا جس کا بھاگ کر آنے کے باعث سانس جیڑھا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے تم اتنی ہڑبڑی میں کیوں ہو" وہ فکر مند ہو کر اسکے قریب آئی۔

عالمیان ایک لمحظے کو سلوی کو دیکھتا رہا پھر آگے ہو اور اسے گلے لگایا۔

"آپ کہتی تھیں نا جب آپ کو آپ کا بیٹا ملے گا تو اسے گلے لگائیں گی۔ اسے جی بھر کر دیکھیں گی۔ بے تحاشہ

پیار کریں گی "وہ لرزتی ہوئی آواز میں جیسے سلوی کو یاد دہانی کروا رہا تھا۔

اور سلوی دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

"آپ نے بتایا تھا نا آپکا بچہ پیدا ہوتے ہی آپ کے بھائیوں نے چھین لیا تھا۔ آپ سے دور کر دیا تھا۔ اور پھر آپ

نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نہیں جانتی وہ کیسا دکھتا تھا یا اب کیسا ہوگا "سلوی کو گلے لگائے وہ بھیگتی ہوئی آواز

میں کہتا جا رہا تھا اور سلوی خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معلوم ہے آپ اسے جانتی ہیں بہت اچھے سے جانتی ہیں۔ آپ اسے روز دیکھتی ہیں۔ آپ اس سے باتیں بھی کرتی ہیں۔ وہ آپ کا راز دان بھی ہے۔ جانتی ہیں وہ کون ہے؟" عالیان کہتے کہتے سوالیہ طرز پر ٹھہرا

سلوی کی سانس رکی ہوئی تھی

اور ڈھر کن کبھی تیز کبھی مدھم ہو رہی تھی

"مس سلوی بختیار وہ لڑکا میں ہوں۔ جس بچے کی آپکو سالوں سے تلاش تھی وہ میں ہوں۔ میں یعنی عالیان جب۔۔۔" وہ جبار کہتے کہتے ٹھٹھکا تھا۔

جبکہ سلوی کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچ رکھا تھا

سلوی نے زور سے آنکھیں موندھ کر کھولیں تو ان سے آنسو قطار کی صورت گرنے لگے

وہ یک دم اس سے علیحدہ ہوئی۔

"کیا یہ سچ ہے۔ مجھے بتاؤ کہ تم میرا دل رکھنے کے لیے جھوٹا دعویٰ تو نہیں کر رہے" عالیان کے چہرہ نظروں کے حصار میں لیتے سلوی نے پڑھنا چاہا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مس سلوی! ماما نے بابا کو بتایا میں اڈاپٹڈ ہوں۔ اور بابا نے خود مجھے بتایا کہ۔۔۔۔۔" وہ سلوی کے ہاتھ تھامتے ہوئے جوش سے بولتے بولتے رکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"کہ تم میری اور بہرام کی اولاد ہو" سلوی نے اسکا جملہ مکمل کیا تھا اور اسکی طرف تصدیق لینے والی نظر سے دیکھا۔

"بابا نے یہ نہیں بتایا کہ میرا اصل باپ کون ہے" وہ گڑبڑاتے ہوئے بولا

"تمہارے ہونٹ کے پاس تل ہو بہو تمہارے باپ جیسا ہے۔ تبھی میں سوچوں کہ تمہیں دیکھ کر مجھے بہرام کیوں یاد آتا تھا۔ تمہارے ساتھ ہونے سے اپنائیت کا احساس کیوں ہوتا تھا جیسے کوئی گہرا تعلق ہو۔" وہ عالیان کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اپنے بیٹے کو بہت چاہت سے دیکھ رہی تھی۔

عالیان کو اسکے لہجے میں واضح ممتا کی رمت محسوس ہوئی تھی۔

"صحیح کہا آپ نے۔ گہرا تعلق ہے ہم دونوں میں۔ خون کا تعلق۔ ماں بیٹے کا تعلق مگر کیا اس تعلق کی حقیقت مسٹر بہرام جانتے ہونگے۔" وہ سلوی کی بات کی تائید کرتے ہوئے الجھن سے بولا۔ وہ عادی مسٹر بہرام بول گیا تھا۔

"اسے نہیں معلوم۔" سلوی نے اپنے تئیں اندازہ لگایا

Posted On Kitab Nagri

"تو آپ بتاتی کیوں نہیں ہیں۔ کیا معلوم یہ بات جان کر وہ آپ کی بات کا یقین کر لیں۔" عالیان نے پر جوش انداز میں کہا۔

"ایسے نہیں۔ بہرام اب وہ لڑکا نہیں رہا جس کی معصومیت کو کوئی بھی دھوکہ دے دے۔ وہ گواہ یا ثبوت کے بنا نہیں یقین کرے گا۔" سلوی نفی میں سر ہلاتی بولی۔

"اور آپکی بے گناہی کے گواہ آپکے بھائی ہیں جو ناجانے کہاں ہیں۔" وہ کاندھے اچکاتے ہوئے مایوس سے انداز میں بولا تھا۔

"میں نے انیس سال انتظار کیا ہے۔ مزید بھی کروں گی۔ جس طرح تم مل گئے ہو مجھے یقین ہے می۔۔۔" وہ پر امید لہجے میں کہہ رہی تھی جب عالیان نے اسکی بات کاٹی۔

"ہم اکٹھے ہونگے۔ سلوی، سلوی کا سونو اور سلوی بہرام کا بیٹا۔ تینوں ایک ساتھ ہونگے۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے ہوئے بولا تو سلوی پورے دل سے مسکرائی۔

"مجھے تمہارا چہرہ جی بھر کر دیکھنے دو۔ میں سوچتی رہی کہ تم اب تک مجھ سے جدا ہو۔ تم تو ہمیشہ میرے ساتھ تھے۔ ہمیشہ میرے پاس تھے۔" عالیان کو ممتا بھرے پیار سے دیکھتے ہوئے وہ بھگتے لہجے میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسکی پشت پر نرم بوسہ دیا

"جب بابا نے یہ انکشاف کیا کہ آپ میری اصل ماں ہیں تو مجھے حیرت سے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔" وہ خوشگوار سے لہجے میں بولا تھا۔

سلوی نے اگلے ہی یل اسے والہانہ انداز میں گلے لگا لیا تھا

"میری زیست کا ایک حصہ مجھے مل گیا۔ میں خوش ہوں۔ بہت خوش۔ الفاظ میرے جذبات بیان نہیں کر سکتے مگر جان لو کہ تمہاری ماں آج بے تحاشہ خوش ہے۔" وہ آنسوؤں کے ساتھ مسکراتے ہوئے بولی تھی اور عالیان نے آنکھیں بند کر کے ممتا کا لمس اپنائیت اور گرم جوشی محسوس کی تھی۔

اسکے اندر تک سکون سا اثر آیا تھا۔

وہ بچپن میں ہی لندن چلا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے بھی الفت کے ساتھ زیادہ اپنا نہیں تھا۔

بظاہر الفت اسکی ماں تھی مگر دونوں کے درمیان ایک فاصلے کی لکیر رہتی تھی۔

شاید اسی وجہ سے کہ وہ لے پالک تھا

سالوں لگے تھے

Posted On Kitab Nagri

یایوں کہیں چند لمحے
سلوی بختیار کو اپنا بیٹا مل گیا تھا
اپنی جان کا آدھا ٹکڑا مل گیا تھا
متاع زیست کا نصف اثاثہ مل گیا تھا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"تمہیں قتل کی سزا نہیں ملے گی کیونکہ تم نے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا بلکہ اپنے دفاع میں کیا تھا۔" پلوشہ کے بار بار قتل کی سزا کے بابت سوال پر مدثر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

"اب یہ بتاؤ۔ اپنے گھر جانا چاہتی ہو" مدثر نے ساتھ ہی اگلا سوال کیا۔

پلو شہ جو کہ مدر کے بھیجے گئے آدمی کی لائی گئی سیاہ چادر میں اپنا وجود ڈھانپے ہوئے تھی نفی میں سر ہلانے لگی۔

"صاحب جی۔ اپنے گھر اور محلے سے بڑے ٹھاٹ سے نکلی تھی۔ اتراتے ہوئے۔ واپس جاؤں گی تو میری بدنامی ہو جائے گی۔ اماں کا سر طعنوں سے جھک جائے گا۔ اب تو اماں یہ سوچتی ہو گی کہ باہر چلی گئی تو وہاں بہت خوش

Posted On Kitab Nagri

رہتی ہوگی۔ میں واپس جا کر اسکا اطمینان چھیننا نہیں چاہتی۔ "وہ دل پر پکھتر رکھ کر ناچاہتے ہوئے سرخ پڑتی آنکھوں سے بولی تھی۔

مدثر نے اسکا جواب سن کر سر کو ہلکی سی جنبش دی

"تمہیں اور تمہارے سمیت کچھ لڑکیوں کو ایک سوشل ایجنسی کے حوالے کر دیا جائے گا۔ جہاں تمہیں کچھ ہنر سکھایا جائے گا اور تمہاری کفالت بھی کی جائے گی۔" مدثر نے اطلاع دینے کے انداز میں کہا پھر اٹھ کر موبائل پر ایک نمبر ڈائل کر تا باہر نکل گیا

پلوشہ اسکی پشت دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا تو اسنے سر پیچھے ڈکالیا۔

"پلوشہ! اوپلوشہ۔ اماں کہتی تھیں نا غریب کو بڑے خواب نہیں دیکھنے چاہیے۔ دیکھ لیا تیرے بڑے خوابوں کا نتیجہ۔ پہلے تو چلوروکھی سوکھی کھالیتی تھی مگر اپنی جھت کے نیچے تھی۔ کیا ہوا پیسہ نہیں تھا مگر عزت تو تھی۔ اب کیا ہے تیرے پاس۔ ناگھر رہا۔ ناماں رہی۔ ناعزت رہی۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں رہا" وہ آنکھیں بند کیے زیر لب اپنے خساروں کا ذکر کرتے ہوئے بڑبڑائے جا رہی تھی۔

شوخی اور چنچل پلوشہ سچا دین میں ہی مرجھا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اتوار کا دن تھا

ماہم ملک ایک سماجی تقریب میں آئی ہوئی تھی۔

عادتا زرعون بھی اسکے ساتھ آیا تھا لیکن باہر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

اسکی کچھ دیر پہلے طیبہ سے بات ہوئی تھی

طیبہ نے بتایا تھا کہ احسن کی حالت آج قدرے بہتر ہے

کیمو تھڑا بیڑ اور ادویات بیماری کو ختم کرنے میں مثبت اثر دکھا رہی ہیں

زرعون کی اپنے باپ کے حوالے سے پریشانی کچھ کم ہوئی تھی۔

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے بیزاریت ہونے لگی تو وہ باہر نکل آیا اور سڑک پر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

www.kitabnagri.com

جب اسکی نظر سامنے سے چل کر آتے لڑکے پر پڑی۔

زرعمون نے اسے پہچان لیا

وہ عالیان تھا

زرعون ایک لمحے کو سوچنے لگا پھر اسکی طرف قدم بڑھا دیے

Posted On Kitab Nagri

"ہائے۔۔۔ میں زر عون احسن ہوں۔ مجھے تم جانتے نہیں مگر جب تمہیں گولیاں لگی تھیں تو تمہیں میں ہی ہسپتال لے گیا تھا۔" زر عون نے حوالہ دیتے ہوئے تعارف کروایا۔

"اوہ! تھینکس۔۔ تم نے کیا نام بتایا اپنا؟" شکریہ ادا کرتے ہوئے عالیان نے اسے نام دہرانے کا کہا۔

"زر عون احسن"

"احسن!" عالیان زیر لب بڑبڑایا

"کیا تمہاری ماں کا نام طیبہ ہے؟" عالیان سلوی کے ذکر کیے گئے اپنے بھائی بھابی کے نام دہراتے ہوئے استغفار کرنے لگا۔

Kitab Nagri

"ہاں مگر تم کیسے جانتے ہو" زر عون اس کے سوال پر اچھنبے سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ وہی ہونا چاہیے۔ کاش یہ وہی ہو۔" وہ پر جوش انداز میں کہتا اپنا موبائل نکال کر ایک نمبر ملانے لگا۔

زر عون اسے نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سلوی سارا کے ساتھ اسکی فزیکل تھراپی کروانے ہسپتال آئی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالمیان بھی آیا تھا اور کچھ دیر پہلے چہل قدمی کرنے باہر نکل گیا تھا۔

عموما تو الفت نے اسکی حفاظت کے پیش نظر اسکے ساتھ گارڈ کور کھا ہوا تھا مگر آج وہ اکیلا تھا جب اسکی ملاقات اتفاق سے زر عون سے ہو گئی۔

سارا کی تھراپی ہو چکی تھی

سلوی اسے ویل چیئر پر لے کر باہر آئی اور عالیان کو کال کرنے کے ارادے سے موبائل بیگ سے نکالا تو دیکھا عالیان کی پہلے سے ہی کال آرہی تھی۔

"کہاں ہو تم؟" سلوی نے استفہار کیا

"مجھے مل گئے۔ میں دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا مگر مجھے امید ہیں یہ وہی ہوں گے۔" سلوی کی بات کا جواب دینے کی بجائے عالیان نے اپنی بات پر جوش انداز میں کہی تھی۔

"کون۔ کون مل گیا۔ کس کی بات کر رہے ہو" سلوی ایک لمحے کو اسکی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کے بھائی۔ جن کا نام احسن تھا۔ میرے ساتھ اس وقت انکا بیٹا کھڑا ہے۔" عالیان نے اسے بتایا تو سلوی کا بے اختیار سانس رکا

انتہت۔ تم کہاں ہو اس وقت۔ احسن کہاں ہے۔ "وہ عجلت بھرے انداز میں ہڑبڑاہٹ سے پوچھنے لگی۔

"مس سلوی ریلیکس ہو جائیں۔" عالیان نے اسے پرسکون کرتے ہوئے کہا۔ وہ عادات اب بھی اپنی ماں کو مس سلوی ہی کہتا تھا۔

سلوی کو اس بات سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ماں بیٹے کا رشتہ قدرت نے بنایا

دوست اور ہم رازکار شتہ انہوں نے خود بنایا تھا۔

"سارامی کو گھر چھوڑ کر ہم آپکے بھائی سے ملنے چلیں گے۔" وہ ارداتا بولا تو سلوی بے چینی کے آثار چہرے پر لیے سارا کی ویل چیئر لیے آگے بڑھ گئی۔

یہ بات جاننے کے بعد بھی کہ وہ اڈا پٹڈ ہے عالیان نے اپنے سے جڑے رشتوں کو ویسا ہی رکھا تھا۔ محض نئے رشتوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی کی کال بند ہوئی تو اس نے زر عون کی طرف دیکھے جو اسے نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا اس سے پہلے زر عون کچھ پوچھتا حالیاں نے بے تابی سے سوال کیا۔

"تمہارے بابا۔ مطلب احسن انکل اس وقت کہاں ہیں؟"

"وہ ہسپیڈالائز ہیں مگر تم کیوں انکے بارے میں جاننا چاہتے ہو۔" زرعون مسلسل الجھن کا شکار ہو رہا تھا۔

"تمہیں پتا چل جائے گا۔ مجھے ہاسپٹل کا نام بتاؤ" عالیان نے شہر کے ایک بڑے کینسر ہسپتال کا نام لیا تو عالیان نے قدم آگے بڑھا دیے

اس نے ہسپتال کا نام سلوی کو میسج کر دیا تھا۔

زر عون بھی اسکے پیچھے لپکا تھا۔

اسنے عالیان کو کال پر آیکا بھائی کہتے سنا تھا۔

عالیان کی مخاطب عورت اسکے باپ کی بہن تھی

وہ بہن جس کے بارے میں زر عون احسن کو کچھ علم نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماہم تقریب سے نکلنے لگی تھی جب اسے زرعون کا میسج آیا کہ وہ ضروری کہیں جا رہا ہے۔
وہ خود چلی جائے۔

ماہم نے میسج پڑھ کر موبائل سیٹ پر ڈال دیا اور گاڑی آگے بڑھالی۔

اسکی گاڑی کا رخ خود بخود جیل کی طرف ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے
کانوں میں چوری نما گول آویزے پہنے اور گردن میں باریک سی مالا پہنے جیل کے ملاقاتی کمرے میں بیٹھی تھی

www.kitabnagri.com

وہ کرسی پر بظاہر یہ سکون سی بیٹھی تھی مگر دل میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔

کچھ دیر بعد بہرام تابش اندر داخل ہوا۔

اسکے چہرے پر تھکان سی محسوس ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معذرت چاہتی ہوں مگر آج تو میں کہیں تمہارے فری ٹائم میں تو بن بلائے نہیں آگئی۔ اوہ یاد آیا اب تو تمہارے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے دیرِ کزن۔" وہ اندرونی کیفیت کو دل میں چھپائے آنکھ اچکاتی ہوئی بہرام کے الفاظ دہراتی طنزیہ انداز میں بولی۔

بہرام نے اسکی بات سن کر زوردار قہقہہ لگایا پھر ٹھہرتے ہوئے دوسرے کرسی کھینچ کر اس پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا۔

"ہماری سوچ بہت ملتی ہے دیر کزن۔" وہ تائیدی انداز میں سر اہتے ہوئے بولا۔

"اس دن کورٹ میں پتا چلا تم شادی شدہ ہو۔ کنگر پچو لیشنز" وہ ہونٹوں پر مصنوعی مسکراہٹ لاتے ہوئے با مشکل بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میرے خیال سے مجھے "آپ" کہہ کر بلاتی تھیں۔ یہ اچانک سے طرز مخاطب کیوں بدل گیا۔" وہ اسکی بات کو مکمل نظر انداز کر کے آنکھ اچکا کر گویا ہے

ماہم مفاہمتی انداز میں مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو کہا ہماری سوچیں ملتی ہیں۔ اور ہم ایک دوسرے کے دیرِ کزنز بھی ہیں تو میں نے سوچا ہمارے درمیان اتنی تو بے تکلفی ہونی چاہیے۔" وہ دلائل دیتے ہوئے اپنی بائیں اس کے سامنے رکھ گئی۔

"لیکن اگر تمہیں اس سے اعتراض ہے تو میں۔۔" وہ پسپائی اختیار کرنے کے ارادے سے کہنے لگی تھی جب بہرام نے اسے ٹوکا

"مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی مجھے آپ کہے یا تم کہے۔ فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ سامنے والا کہہ کیا رہا ہے اور کیوں کہہ رہا ہے۔ اور میرے خیال سے اتنی لمبی تمہید کافی ہے۔ جو بات کرنے آئی ہو وہ بولو"

بہرام نے اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا تو ماہم نے زرا سا پہلو بدلا

"بات بس یہ ہے کہ میں چاہتی ہوں ہمارے درمیان تعلقات اچھے ہوں۔ جو ماضی میں ہوا بھول جاؤ۔
چودھری ملک سرمد پہلے سے ہی اس غلطی کی سزا بھگت رہیں ہیں جو ان سے ہوئی تھی۔ وہ کہتے نہیں ہیں مگر میں
نے انکے چہرے پر ندامت اور پچھتاوا دیکھا ہے۔ وہ اکثر بے دیہانی میں تمہارا بھی ذکر کرتے ہیں۔ حویلی کے
وارث کا ذکر کرتے ہیں" ماہم نے کاندھے اچکا کر کہتے بات کا اختتام سنجیدگی پر کیا تھا۔

بہرام کے تاثرات اسکی بات سن کر سرد سے ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہم کوئی اور بات کریں" بہرام نے صاف طور پر بات بدلنے کا کہا تھا۔

"کیا تم اس احسان کے بدلے بھی اس تعلق کو ایک موقع نہیں دے سکتے۔ ایک بار ان (ملک سرمد) سے ملنے آ جاؤ۔ کیا پتا کب سانس رک جائے۔ وہ ایک بار تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پلیز بہرام صرف ایک بار۔ میں جانتی ہوں کہ کوئی بھی انسان اپنے ماں باپ کے قاتل سے نہیں ملنا چاہتا مگر۔۔۔" وہ جیسے اسکی منت کرتے ہوئے بات کو ادھورا چھوڑ گئی۔

وہ ماہم ملک تھی
اگر کسی کی منت کر سکتی تھی تو وہ صرف بہرام تابش تھا۔

"ہاں یاد آیا۔ اچھا ہوا یاد کروادیا۔ اس دن پیشی پر تم نے اچانک اصل چیک لا کر میری بہت مدد کی تھی۔ اور چونکہ بہرام تابش کسی کا احسان نہیں رکھتا اس لیے صرف اس احسان کے بدلے کے طور ایک بار میں ان سے ملنے آ جاؤ۔ مگر مجھ سے زیادہ کی امید مت رکھنا" وہ گہرے اور جتانے والے لہجے میں کہتا حامی بھرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"اور ہاں۔ بہرام تابش اپنے سائے کو بھی ایک حد تک رکھتا ہے۔ زیادہ بے تکلف نہیں کرتا" وہ ہلکا سا اسکی طرف جھکا اور آنکھ دبا کر بولا پھر ملاقاتی کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم بھی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"معلوم پڑتا ہے تمھاری میرڈلائف اچھی نہیں ہے۔ کوئی بات نہیں دیہ کزن میں تمھاری بھرپور مدد کروں گی اس بوجھ سے نکلنے میں۔" بالوں کو عادتاً کانوں میں اڑستی ماہم ملک گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی پھر خود بھی باہر نکلتی چلی گئی تھی۔

— ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

سارا کو واپس گھر چھوڑے ہی سلوی ڈھرتے دل اور گھبراہٹ سے عالیاں کے بتائے گئے ہسپتال پہنچی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس شخص کے پاس جارہی ہے جس نے اسکی زندگی برباد کی تھی مگر اپنا اور بہرام کا تعلق بچانے کے لیے احسن کے سامنے جانا تو کیا اسے جلتے کونے پر بھی چلنا پڑتا وہ چل گزرتی۔

عالیاں اسے ریسپشن کے پاس مل گیا تھا

اسکے ساتھ زر عون بھی تھا۔

سلوی کے پاس آتے ہی وہ دونوں زر عون کی پیروی کرتے ایک نجی وارڈ میں پہنچے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی دروازے پر ایک لمحے کور کی اور آنکھیں بند کیں۔
پہلووں میں گری اسکی مٹھیاں بھی پسینے سے تر ہو رہی تھیں۔
عالیان نے اسکی حالت سمجھتے ہوئے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"مس سلوی ہمت کریں۔ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو آگے بھی سب بہتر ہو گا۔" اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا وہ بھرپور طور پر اسکی ڈھارس بندھاتے بولا تھا۔

سلوی زرا سا مسکرائی اور سر اثبات میں ہلاتے دروازہ کھولتے اندر بڑھ گئی۔

وارڈ کا منظر ایک لمحے کو اس کا دل دہلا گیا تھا۔

وسعت میں پڑے بیڈ پر مریضوں کے لباس میں ایک بہت لاغر اور کمزور سا انسان لیٹا تھا۔
اس شخص کی سوکھی ہوئی جلد اور نکلی ہوئی ہڈیاں دیکھ کر مردہ ہونے کے گمان ہوتا تھا مگر بیڈ کے ساتھ لگے ہولٹر
مونیٹر پر چلتی لکیر کے وقفے وقفے سے اوپر نیچے ہونے سے اس بات کا اندازہ ہوتا تھا کہ بیڈ پر پڑے وجود میں
سائیس باقی ہیں۔

بیڈ کے بائیں جانب دیوار کے زرا ساتھ طیبہ جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی
اسکی پشت سلوی کی جانب تھی۔

سلوی آہستہ سے قدم اٹھاتی بیڈ کے پاس پہنچی۔
اسنے بغور اس مریض کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

بے شک وہ احسن ہی تھا

اسکا سوتیلا بھائی

مگر بہت زیادہ مریل اور عبرت زدہ لگ رہا تھا
سلوی نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"سلوی! طیبہ جو نماز پڑھ چکی تھی جائے نماز لپیٹتے پلٹی تھی اور اس پر نظر پڑتے ہی حیرت سے گویا ہوئی۔

"تم اتنے سالوں بعد یہاں؟" وہ سوالیہ انداز میں آگے بڑھی تو سلوی اسکے گلے لگ گئی

"بھابھی! وقت نے مجھے پھر اس شخص کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ میں تو اپنی بے گناہی کا ثبوت لینے آئی تھی۔ احسن کے ذریعے بہرام کو اس بات کی گواہی دلوانے آئی تھی کہ میں نے اسکی پھوپھو کو نہیں مارا اور ناہی دھوکہ دیا ہے مگر اب لگتا ہے کہ۔۔۔۔!" وہ اپنی آمد کی تفصیل بتاتے ہوئے بات کو اندیشے کے زیر اثر ادھورا چھوڑ گئی تھی۔ اسکی آنکھیں بھی پانیوں سے بھرنے لگی تھیں

اپنی ماں کو روتا دیکھا عالیان کا دل تڑپا تھا

جبکہ زرعون نے اسکی باتوں سے یہی اندازہ لگایا کہ یہی عورت بہرام تابش کی بیوی ہے جس کا زکرمہم نے کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

"سلوی۔ ناامید مت ہو۔ تمہارے شوہر کو تمہاری بے گناہی کی گواہی چاہیے۔ کیا ہوا جو احسن اس قابل نہیں ہے۔ میں ہوں نا۔ میں بھی تو سب جانتی ہوں۔ میں دوں گی تمہاری سچائی کی گواہی۔" طیبہ نے فکر مند ہوتی
سلوی کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے بہت اپنائیت سے اسے ہمت رکھنے کی تسلی دی تھی

سلوی اسکی بات پر بھیگی پلکوں کے ساتھ مسکرا دی۔

"کیا ہوا ہے احسن کو" وہ آنسوؤں کو پلکیں جھپک کر آنکھوں میں جذب کرتی استغفار کرنے لگی

"وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔ یہ مقافات عمل ہے سلوی۔ تمھاری سوتیلی ماں جس نے تم پر ظلم ڈھائے اور تمھارے باپ کو قتل کیا۔ وہ کتے کے کاٹنے سے پاگل ہو گئی اور اسی حالت میں چلتی ٹرین کے آگے آگئی۔ محسن جس نے تمھاری عزت پر وار کرنا چاہا اسکی بیٹی جب تمام عزتیں تاڑ تاڑ کرتی گھر سے بھاگ گئی تو شرمندگی اور خوف ندامت کے باعث اسنے اپنی جان دے دی۔ اور احسن اسکی حالت تو تم دیکھ ہی رہی ہو۔ وہ تین سال سے ہڈیوں کے کینسر میں مبتلا ہے۔ بڑے بیٹے نے پہلے گھر سے نکالا۔ پھر بیٹی نے نکال دیا۔ ہمیں لگا سڑکوں پر رلتے ہی مرجائیں گے مگر پھر ہمیں زر عون نے سہارا دیا۔ ہماری وہ اولاد جسے کبھی احسن نے پیار سے دیکھا تک نہیں۔" طیبہ تفصیل سے تینوں ماں بیٹوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے زر عون کی طرف دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عالیان کی جان بچانے کے لیے پہلے ہی اسکی بہت ممنون تھی۔

زرعون ماں کے پیچھے آکھڑا ہوا اسکے کاندھے تھا۔

"ڈاکٹر کہتے ہیں کینسر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔ ایک ایک ہڈی اسکی لپیٹ میں آگئی ہے۔ احسن نابول سکتا ہے اور ناحرکت کر سکتا ہے۔ محض چند انکھی سانسیں چل رہی ہیں۔ وہ زندگی اور موت کے درمیان لٹک رہا ہے۔ وہ یقیناً اپنے کیے کی سزا کاٹ رہا ہے۔ ناجانے یہ تکلیف کب ختم ہوگی۔ ناجانے مقافات عمل اور کتنا چلے گا"

مضبوط لہجے میں کہتے کہتے وہ آخر میں کمزور پڑتے بولی تو زرعون نے اسکے کاندھوں پر دباو ڈالا

"بھابھی! مجھے بہت افسوس ہے کہ احسن کی غلطیوں کی سزا تمہیں بھی بھگتنا پڑ رہی ہے" طیبہ کا ہاتھ تھامتے وہ افسوس سے بولی تھی۔

"اس بات کا کوئی گلہ نہیں۔ جب تک سانس چل رہی ہے مقافات عمل بھگتنا ہے۔ اس شخص نے میرے ساتھ بھی زیادتی کی تھی۔ میرے بچے کو مجھ سے دور کر دیا تھا۔" طیبہ نے پہلے احسن کو دیکھا پھر اپنے پیچھے کھڑے زر عون کو۔ وہ اس لمحے کو سوچ کر تڑپتی تھی جب احسن چار سال زر عون کو پہلی مرتبہ اپنے ساتھ باہر لے گیا تھا مگر واپس نہیں لایا تھا۔

"مگر میں بڑے بیٹے اور بیٹی کی خاطر خاموش ہوگی۔" وہ مزید گویا ہوئی تو آنکھیں بھرا آئیں۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اگلے ہی لمحے تیزی سے آنسو پونچھ ڈالے۔

"میں بھی کیا اپنی باتیں لے کر بیٹھ گئی۔ تم سناؤ کیسی ہو۔ تمہارا شو ہر کیسا ہے۔ کیا تمہیں تمہارا بیٹا مل گیا۔؟ طیبہ اب ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی تھی

سلوی نے بیٹے کے زکر پر عالیان کی طرف دیکھا اور اسے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

"جب قید سے بھاگی تو پناہ لینے کی خاطر سارا نامی معزور عورت کی کیٹر ٹیکر بن گئی۔ میں لندن چلی گئی اسکے ساتھ ساتھ میں عالیان بھی تھا۔ ہم تقریباً دس سال سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ ایک دوسرے کے ہم راز ہیں۔ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ مگر ہم دونوں میں ایک اور بھی تعلق ہے۔ بہت گہرا خون کا تعلق۔ ماں بیٹے کا تعلق" وہ لہجے میں جزبات بھری فرحت لے کر بولی تھی

طیبہ نے خوشگوار حیرت سے عالیان کی طرف دیکھا تو اس نے سر کو زرا سا خم دیا۔

زرعون نے چونک کر عالیان کو دیکھا

وہ لڑکا اسکے جتنا ہی تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ تو الفت جبار کا بیٹا تھا مگر سلوی اسے اپنا بیٹا کیوں کہہ رہی تھی۔

"لیکن عالیان تو مسٹر جبار کا بیٹا ہے" زرعون نے یک دم الجھن سے سوال کیا۔

سلوی اسکے سوال پر مدھم سا مسکراتی

پھر تمام تفصیل بتادی کہ احسن اور محسن نے اسکا بچہ چھین کر یتیم خانے میں دے دیا تھا تو اتفاقہ طور پر الفت جبار نے اسے اڈاپٹ کر لیا۔

"مجھے جان کر بہت خوشی ہوئی۔ دیکھو رب تم پر کس قدر مہربان ہوا ہے۔ جب اس نے اس قدر عنایت کی ہے تو آگے بھی تمہاری پریشانیاں حل کرے گا۔" طیبہ اسکے لیے بھرپور خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

"تھیک کہا آپ نے بھابھی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میرا اللہ پر یقین بڑھتا جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے وہ اس امتحان میں مجھے تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اور آپ سب بھی تو میرے ساتھ ہیں" وہ طیبہ کا ہاتھ تھامتے شکر گزار انداز میں بولی تھی۔

پھر ایک نظر احسن یرڈالی تو چہرے پر تکلیف دہ آثار آ گئے

Posted On Kitab Nagri

"جس پڑا پڑتی کے پیپر ز کے لیے تمھاری ماں اور تم دونوں نے میرے باپ کو قتل کی اور مجھ پر یہ ظلم ڈھایا وہ کبھی تھے ہی نہیں۔ بابا نے یہ جھوٹ صرف میری جان بچانے کے لیے بولا تھا۔ قدرت کی طرف سے ملی یہ سزا تم مزید کتنی بھگتوں گے میں نہیں جانتی مگر میں اپنی طرف سے تمہیں معاف کرتی ہوں۔ میں خود پر کیے گئے ظلم کا حق تم پر معاف کرتی ہوں۔ میں طیبہ اور اسکی اولاد کی خاطر معاف کرتی ہوں" وہ احسن کے وجود کو دیکھتے سیاٹ نظروں اور مضبوط لہجے میں کہتی باہر نکل گئی جبکہ طیبہ نے ایک تکلیف دہ سانس بھری



عالیان بھی اسکے پیچھے نکلتا چلا گیا
جبکہ زر عون ماں کے پاس رہا
اسے طیبہ سے بہت سوال کرنے تھے
سلوی کے بارے میں
عالیان کے بارے میں
اپنے باپ کی اس خطا کے بارے میں

میں جس کی سزا سے مل رہی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام سے مل کر ماہم ملک جب سوشل ایجنسی پہنچی تو ایک ورکر نے اسے مدثر کی جانب سے بھیجی گئی لڑکیوں کی بابت بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تیسری منزل پر ان لڑکیوں کے پاس پہنچی
وہ آٹھ لڑکیاں تھیں۔

"میرا نام ماہم ملک ہوں۔ میں اس سوشل ایجنسی کی اوئر ہوں۔ یہاں آپ سے آپکے پاسٹ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا۔ ہم سب جانتے ہیں یہاں جو کوئی بھی آتا ہے کسی وجہ سے آتا ہے لحاظ جو بھی وجہ رہی ہو وہ اب آپکا پاسٹ ہے۔ آج سے آپ نئی زندگی شروع کریں گی۔ یہاں آپ کی کفالت کے ساتھ آپ کو کچھ ہنر بھی سکھایا جائے گا تاکہ بعد میں آپ خود مختار ہو سکیں مگر آپ ایجنسی سے کنٹیک میں رہیں گی۔ اس بلڈنگ کی ہر منزل پر آپکی طرح ہی آئی ہوئیں عورتیں کوئی نا کوئی کام کرتی ہیں اور اس کام کا انہیں پیسہ ملتا ہے جس سے وہ اپنی مرضی سے زندگی جیتی ہیں۔ امید ہے آپ سب سمجھ گئی ہوں گی۔" ماہم نے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے اپنے ازلی ٹھہر کر بولنے والے انداز میں تفصیلاً ایجنسی کے قوانین کا تذکرہ کیا۔

لڑکیوں نے سر اثبات میں ہلادیے سوائے ایک کے
سیاہ چادر میں لپیٹی پلو شہ کے

ماہم نے ایک بغور نظر اس پر ڈالی
پھر وہاں بیٹھی ایک ور کر کی طرف مڑی۔

"آمنہ ان لڑکیوں کے ڈاٹا لکھ لو اور دیکھو کہ انہیں کوئی کام کرنا آتا ہے۔" وہ آمنہ کو مخاطب کر کے ہدایت دیتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ایک لمحے کو رکی

اور واپس پلٹی

"حماد کہاں ہے۔ مجھے کافی دن سے وہ نظر نہیں آیا؟" ماہم کو یک دم حماد کی غیر حاضری کا احساس ہوا تو سوال کیا

"کچھ دن پہلے اسکی زرعون کے ساتھ جھڑپ ہوئی تھی۔ زرعون نے سب کے سامنے اسکی انسلٹ کی تھی۔ اس روز کے بعد سے وہ نہیں آیا۔" آمنہ نے تمام معاملہ اسکے سامنے رکھا تو وہ سمجھتے ہوئے سر ہلا کر واپس پلٹ گئی جبکہ آمنہ لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گئی

اسے کمپیوٹر میں انکاڈیٹار یکاڈو کرنا تھا۔۔۔۔۔

ماہم اپنے آفس کے دروازے پر پہنچی تھی تو اسے پیچھے سے بھاگتے ہوئے قدم سنائی دیے۔ بنا دیکھے بھی وہ جانتی تھی کہ زرعمون ہوگا۔

وہ اندر بڑھ گئی۔

"ماہم مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔" وہ اپنی ہر بات اسے بتانے کی عادت سے مجبور آج کا واقعہ بھی اسے بتانے آیا

حقا

Posted On Kitab Nagri

"ریلکس ہو جاؤ اور آرام سے بتاؤ۔ ویسے یہ کونسا ضروری کام تھا جو تم مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔" اسے ہڑبڑی میں دیکھ کر پر سکون رہنے کا کہتے ماہم نے سوال کیا

وہ پاور سیٹ پر آکر بیٹھی اور پین ہولڈر سے پین پکڑ کر انگلیوں میں گھمانے لگی۔

زر عون ٹیبل کے سامنے کی طرف والی کرسی کھینچ کر آگے کو ہوا کر بیٹھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ماہم کو سب بتا چکا تھا
سلوی اور بہرام کے بارے میں
عالیان کے بارے میں

وہ سب چکا جو اپنی ماں سے جان چکا تھا۔
اور اسکی باتیں سن کر ماہم کے چہرے پر مختلف رنگ آرہے تھے۔ وہ یقیناً خوش نہیں تھی۔

"تم نے کہا تمہاری ماں سلوی کی بے گناہی کی گواہی دے گی بہرام کے سامنے" وہ پین کو ہونٹوں پر رکھے سوچنے کے انداز میں بولی۔

"ہاں" زرعون نے اثبات میں سر ہلادیا پھر یک دم چونک کر اسے دیکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہم آپ کیا سوچ رہی ہیں۔" زرعون نے اسکا چہرہ اڑھنا چاہا
اسے ایک قسم کا خدشہ ہونے لگا تھا۔

"زر عون" وہ پرسوج انداز میں اسکا نام پکارتی بولی تو زرعون نے اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تمہارے بابا کے علاج کے بدلے اگر میں تم سے ایک فیور مانگوں تو۔۔۔" وہ ایک آنکھ اٹھا کر اس سے استغفار کرنے لگی۔

زر عون نے کرسی پر زرا سا پہلو بدلا پھر گویا ہوا۔

"ماہم آپ کیا چاہتی ہیں؟"

www.kitabnagri.com

زرعون نے الجھن سے سوال کیا تو ماہم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ در آئی۔

”اپنے بابا کا مزید علاج کروانا چاہتے ہو تو اپنی ماں کو اس بات پر راضی کرو کہ وہ بہرام کو کچھ نہیں بتائے وگرنہ ---“ وہ تیز لہجے میں اپنی شرط رکھتے ہوئے گویا ہوتی بات کو معنی خیزی سے ادھورا چھوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

زر عون یک دم اٹھ کھڑا ہوا
اسکا چہرہ شدت سے سرخ ہونے لگا تھا۔

"ماہم یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔" وہ آواز میں زرا سی لڑکھڑاہٹ لیتے ہوئے بولا تھا۔

"تمہارے بابا تو ویسے ہی چند دن میں مرجائیں گے۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ وقت سے پہلے مرجائیں تو ویسا کرو جیسا میں کہہ رہی ہوں ورنہ اس شہر کا کوئی ڈاکٹر تمہارے بابا کو بچا نہیں پائے گا۔"

زر عون اسکی بات سن کر دھچکا کھا کر پیچھے کو ہوا۔

یہ وہ ماہم نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا

جس سے اس کو محبت تھی

یہ تو کوئی اور ماہم تھی

"آپ ایسا نہیں کر سکتی۔" وہ نفی میں سر ہلاتا بے یقینی سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے زرِ عون۔ اور یہاں تو محبت بھی ہے بہرام سے اور جنگ بھی ہے سلوی سے۔ میں کوئی سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں اس سے بہتر جیسا کہتے ہوں ویسا کروں" وہ پاؤں سیٹ سے اٹھ کر اس تک آئی اور اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیلتی گہرے لہجے میں اسے دھمکاتے ہوئے بولی

زرعون نے نفرت آمیز نظروں سے اسے دیکھتے اسکی انگلیاں جھٹک دیں۔

"آپ محبت میں پاگل ہو گئی ہیں۔ آپ کو سمجھ نہیں آرہی کیا کہہ رہی ہیں۔ پرسکون ہو کر اپنے لفظوں پر دیھان دیں۔" وہ افسوس زدہ لہجے میں کہتا رہا

"ماہم۔ آپ ایسی نہیں ہیں۔ آپ وہ ماہم ہیں جو میرے لیے ہمیشہ اچھی اور صحیح رہی ہیں۔ میری نظروں میں خود کو غلط مت بنائیے۔ پلیز ماہم" وہ شکڑ زدہ بھگتے لہجے میں بولا پھر تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"مجھے تم بہت عزیز ہو زرعون مگر تم سے زیادہ بہرام عزیز ہے۔ اسے میں ہر قیمت پر حاصل کروں گی چاہے مجھے رکاوٹ پیدا کرنے والے کی جان ہی کیوں نالینی پڑے۔" وہ چہرے پر آئی لٹ کانوں کے پیچھے اڑستی لفظ دبا دبا کر بولی تھی۔۔۔

زرعون ہاتھ کی پشت سے اپنی آنکھیں رگڑتا تیزی سے بلڈنگ سے نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج ماہم کا جو روپ دیکھ آیا تھا اس کا دل بری طرح توٹ گیا تھا۔

وہ اس وقت کسی جگہ تنہا رہنا چاہتا تھا

تنہا اپنی محبت پر آنسو بہانہ چاہتا تھا

ایک ماہم ہی تھی جو اسے اسکے دوہرے وجود سے بالاتر ہو کر پیش آتی تھی
اب وہی تھی جس نے اسے بے وقعت بنا دیا تھا۔

وہ سڑک پر تیز چلتا جا رہا تھا

کس سمت جا رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

www.kitabnagri.com

عالمیان ہسپتال سے واپس آکر اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے دانیال کے کمرے کے باہر رکا۔
کچھ سوچ کر اس نے اندر قدم رکھ دیا۔

کمر او ایسا ہی سجا تھا چھوٹے بچوں کے مطابق

Posted On Kitab Nagri

لڑکا اور لڑکی دونوں کی مناسبت سے

وہ میز تک آیا اور کرسی پر بیٹھا گڈا اٹھالیا
 یک دم قدموں کی آہٹ آئی تو وہ چونک کر پلٹا
 پیچھے الفت کھڑی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو" اسکے ہاتھ سے گڈاپکڑتے ہوئے وہ استفسار کرنے لگی۔

"بس یو نہی آگیا تھا۔ ماما اس جگہ لڑکیوں کی چیزیں کیوں ہیں۔ یہ پنک کلر کیوں ہے اس کمرے میں" وہ اپنی الجھن زبان پر لے ہی آیا تھا

افت گڈے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی یا سیست سے مسکرائی۔

"تمہارا بھائی۔ مطلب میرا بچہ دانیال ایک ٹرانس جینڈر تھا۔ وہ نالٹکا تھا نالٹکی۔ اسی لیے اسکے کمرے میں دونوں جنس کی مناسبت سے چیزیں موجود ہیں" وہ گڈے کو دیکھتے ہوئے سیاٹ سے انداز میں بولی تھی۔

"وہ مرا کیسے تھا" عالیان نے تجسس کے مارے اگلا سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ نیچرل ڈیٹھ سے مرا تھا۔" کہتے ہوئے الفت کا لہجہ تکلیف دہ ہوا تھا

"ماما میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا" عالیان ندامت کے زیر اثر بولا تو الفت نے اسکی طرف دیکھا۔

"تم اب بھی مجھے اپنی ماں سمجھتے ہو" عالیان کا گال چھوتے وہ بہت امید سے پوچھ رہی تھی۔

"آپ ہمیشہ سے میرے لیے میری ماں کی جگہ پر تھیں اور رہیں گی۔" عالیان نے الفت کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔

"ماما۔۔ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ مسٹر بہرام ہی مجھ پر ہوئے حملے کے ذمہ دار ہیں" کچھ دیر بعد عالیان نے اس سے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"وہ آدمی کچھ بھی کر سکتا ہے بیٹا۔ شاید تم جانتے نہیں مگر ایک بار منی لانڈرنگ اور ایک بار قتل کے الزام میں جیل جا چکا ہے۔ منی لانڈرنگ والے کیس میں، میں نے گواہی دی تھی اسکے خلاف۔ وہ اسی کا بدلہ لے رہا ہے مجھ سے۔" الفت کے جواز پیش کرنے پر عالیشان نے سر د آہ بھری۔

Posted On Kitab Nagri

مس سلوی کی باتیں اور تحریریں بتاتی تھیں کہ سونو ایک بے ضرر انسان تھا
الفت کی باتیں بتاتی تھیں کہ وہ خطرناک ہے

"جس شخص پر آپ نے الزام لگایا وہ میرا باپ ہے" کچھ لمحے بعد عالیان اطلاع دینے کے انداز میں سنجیدگی سے گویا ہوا۔

الفت نے تعجب سے اسے دیکھا
 "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ حیرت سے گویا ہوئی۔

"مس سلوی اور مسٹر بہرام نے شادی کی تھی۔ ایک مس انڈر سٹینڈنگ کی وجہ سے الگ ہو گئے تھے۔ اتنے سالوں تک ہم تینوں ہی نہیں جانتے تھے اس بات کو۔ مگر اب میں اور مس سلوی جانتے ہیں لیکن شاید مسٹر بہرام اب بھی لا علم ہیں" عالیان نے الفت کو مختصر تمام بات بتائی۔

الفت کا چہرہ ایر سوچ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما کیا آپ اس وجہ سے مجھ سے نفرت تو نہیں کرنے لگ جائیں گی کہ میں آپکے بزنس کمیٹیٹر کا بیٹا ہوں؟" وہ خدشے کے پیش نظر پوچھنے لگا تو الفت نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"ایسا بالکل مت سوچنا کہ تمھاری ماما ایسا کریں گی۔ بہرام تابش میرا کاروباری حریف ہے تم نہیں۔" الفت کے یقین دہانی کروانے پر وہ مکمل دل کے ساتھ مسکرا دیا۔

"آپ اپنا الزام واپس لے لیں۔ انجانے میں ہی سہی مسٹر بہرام نے دوبار میری جان بچائی ہے۔ وہ یہ نہیں کر سکتے۔" چند لمحوں بعد عالیان نے الفت کے سامنے گویا منت کی تھی۔

"میں نے کہانا بیٹا! وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اور کون سا اسے حقیقت معلوم ہے۔ ویسے بھی دوسری پیشی میں سب واضح ہو جائے گا" وہ پرسکون انداز میں بولی تھی جب کہ عالیان بے چینی سے سر نفی میں ہلاتا باہر نکل گیا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ حقیقت کیا تھی

مگر اسے یہ یقین تھا کہ اسکے باپ نے اس پر حملہ نہیں کروایا تھا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد

کیس کی دوسری سماعت

بلاں لمبے لمبے ڈگ بھر تاہ التی کمرے میں پہنچا تھا۔

اسکے ہاتھ میں سیاہ فائل تھی

لوگ جمع ہو رہے تھے

بہرام تالیش بھی کٹھکھڑے میں آکھڑا ہوا تھا

اسکی ڈاڑھی اور بال زرا سے بڑھے ہوئے تھے جو اسے ایک رف لک دے رہے تھے۔

آنکھوں میں مخصوص سنجیدگی اور چہرے سے پر مزاجی جھلک رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ بالکل بھی ایک ملزم کی طرح کھڑا نہیں تھا

دائیں جانب کی نشستوں میں دوسرے نمبر پر سلوی اور عالیان بیٹھے تھے۔

ایک دوسرے سے باتیں کرتے وہ بہرام کی طرف بھی دیکھتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان جو پچھلی مرتبہ محض اسے مس سلوی کے شوہر کی حیثیت سے دیکھ رہا تھا آج اپنے باپ کی حیثیت سے دیکھ رہا تھا

اسکا بے اختیار دل چاہا کہ بہرام کو گلے لگا لے مگر وہ ضبط سے بیٹھا رہا۔

ہاتھیں طرف الفت جبار اور داور بیٹھا تھا۔

افت اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دوسرا ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔
وہ پر امید تھی کہ آج کا فیصلہ بہرام کے خلاف ہی جائے گا۔

"ہاں وہ لڑکا مل گیا۔۔ گڈ۔ اسے جلدی لے آؤ" ساتھ بیٹھا داور کسی کو فون پر ہدایت دے رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

نج صاحب کے آتے ہی سماعت کا آغاز ہوا

چونکہ پچھلی پیشی میں ایاز افریدی کو برخاست کر دیا گیا تھا اس لیے اس بار پبلک پروسیکیوٹر نجم حق اس کی وکالت کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یور آنر سب سے پہلے میں ملزم بہر ان تابش سے کچھ سوال کرنا چاہوں گا" نجم حق میں اجازت طلب نظروں سے جج کو دیکھا تو جج نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

سمارٹ جسامت اور آنکھوں پر موٹا فریم لگائے ہوئے لگ بھگ پچاس سالہ نجم حق بہرام تابش کی طرف متوجہ ہوا۔

"ملزم بہرام تابش سب سے پہلے عدالت کو یہ بتائیں کہ جس رات عالیان جبار پر حملہ ہوا آپ الفت جبار کی چیرٹی پارٹی میں کیا کر رہے تھے۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ آپ دونوں کاروباری حریف ہیں تو کیا یہ عجیب نہیں آپ اپنے ہی کاروباری حریف کی رکھی چیرٹی پارٹی میں موجود تھے۔" نجم حق نے اپنا پہلا سوال رکھا تو بہرام پر سکون انداز میں مسکرایا۔

"دراصل میں وہاں کسی سے ملنے گیا تھا۔ اتفاقی طور پر یہ ملاقات الفت جبار کی چیڑیٹی پارٹی میں ہونی تھی۔"

"کیا عدالت جان سکتی ہے وہ کون تھا جس سے آپ ملاقات کرنے گئے تھے" نجم حق نے اگلا سوال رکھا۔

"ملک سوشل ایجنسی کی اوئر۔ ماہم ملک "بہر ان نے اسکا نام لیتے ایک نظر اس پر ڈالی جو بائیں جانب کی نشت پر بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تعلق ہے آپ کا مس ماہم ملک سے۔؟"

"پہلا میں ماہم ملک کی ایجنسی کا ڈونیٹر ہوں۔ دوسرا وہ میری کزن ہے۔ کیا اس بات میں بھی پابندی ہے" وہ جواب دیتے ہوئے آنکھ اٹھا کر پوچھنے لگا۔

کزن کہنے پر سلوی اور عالیان دونوں نے ماہم کی طرف دیکھا تھا جو ارد گرد سے بیگانہ صرف بہرام کی طرف دیکھ رہی تھی

سلوی کو اسکا ایسے دیکھنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"ماہم ملک آپکی کزن ہے۔ آپ اس سے جب مرضی جہاں مرضی مل سکتے تھے پھر اس روز اسی جگہ پر کیوں"

"میں پہلے بھی بتا چکا ہوں یہ محض اتفاق تھا۔ اور اگر پھر بھی وجہ جاننا چاہتے ہیں تو ہم دونوں ہی اس قدر بڑی رہتے ہیں کہ ایک سیپریٹ میٹنگ اریج نہیں کر سکتے۔ مجھے پتا چلا کہ ماہم اس پارٹی میں ہوگی تو موقع اچھا پا کر میں بھی چلا گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

"عالیان جبار پر دس بج کر پچیس منٹ پر گولیاں چلیں۔ آپ دس بج کر بیس منٹ پر نکل گئے۔ ایسا کیوں۔ حملے سے تھیک پانچ منٹ پہلے کیوں۔"

"مجھے یہ بتاؤ۔ کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا انسان آئے جسے وہ بے انتہا نفرت کرتا ہے تو کیا وہ انسان اس جگہ ٹھہرنا پسند کرے گا" بہرام نے لفظوں کو چبا چبا کر کہا تو سلوی نے آنکھیں بھیج لیں۔

یقیناً بہرام کے لیے نفرت آمیز شخص وہی تھی

"بے شک کوئی بھی انسان اس جگہ رکنا پسند نہیں کرے گا۔ مگر اس پارٹی میں ایسا کون تھا۔ کیا الفت جبار" نجم نے تائید کے ساتھ سوال کیا۔ پھر اندازہ بھی لگایا۔

www.kitabnagri.com

بہرام استہزائیہ انداز میں ہنسا۔

"کیا یہ مضاحکہ خیز بات نہیں کہ پہلے میں خود الفت جبار کی پارٹی میں جاتا ہوں اور پھر بعد میں اس سے نفرت کے سبب پارٹی چھوڑ کر چلا جاتا ہوں"

"تو پھر وہ کون شخص ہے؟" اسکی بات سن کر نجم نے فوراً پوچھا۔

"بات کو چھپانے کی وجہ سے کیس آپکے لیے مشکل ہو سکتا ہے" نجم تنبیہ انداز میں بولا تو بہرام نے اسے تکیھی نظروں سے دیکھا۔

"میں اس بات کی یقین دہانی کرتا ہوں کہ میرے نجی معاملے کا اس کیس سے کوئی لین دینا نہیں ہے" وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"کیا یہ بات سچ ہے کہ آپ اور الفت جبار ایک ہی کمپنی میں کام کرتے تھے اور مس الفت نے آپ کے خلاف منی لانڈرنگ کے کیس میں گواہی دی تھی۔ جس کے بعد سے آپ دونوں میں دشمنی پیدا ہو گئی۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں الفت جبار کے بیٹے کو مارنے کے لیے۔" نجم نے حوالے اور جواز کے ساتھ اگلا سوال کیا تو بہرام نے نا محسوس انداز میں اپنی مٹھیاں بھینجیں۔ عالیان کی موت کے الفاظ نے اس کا دل بھینچا تھا مگر وہ سپاٹ سا کھڑا رہا۔

"سب سچ ہے مگر میری دشمنی الفت جبار سے ہے۔ یہ بات پچھلی ہیرنگ میں بھی کہہ چکا ہوں اگر مجھے اس لڑکے کو مارنا ہوتا تو خود مارتا۔ کسی کے ذریعے نہیں۔" وہ خود پر ضبط کیے نجم کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا

واضح طور پر نہیں مگر اسکی آواز کانپنی تھی

عالمیان کے دل میں اسکے الفاظوں سے دکھ سا بھر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوتا اگر واقعی الفت جبار سے دشمنی کی مد میں اسکا اپنا باپ ہی اسے قتل کر دیتا۔ اس سوچ نے عالیان کو اندرونی طور پر دہلا کر رکھ دیا تھا۔

نجم سیٹھی اثبات میں سرہلانے لگا پھر بلال کی طرف مڑا

"مسٹر بلال آپ کو اس چیک کرنا چاہیے گے" وہ اسے پیش کش کرتا اپنے ڈیسک کے پاس آیا۔

"یور آنر میں عدالت میں ایک گواہ پیش کرنا چاہو گا۔" بلال وسعت میں آکھڑا ہوا اور اجازت طلب کی۔

کچھ لمحوں بعد عدالت میں گواہ کو لایا گیا تو سب نے چونک کر دیکھا۔

بہرام کے چہرے پر اطمینان بھرے تاثرات آئے جبکہ الفت نے کوفت سے اپنی انگلیاں رگڑیں۔

www.kitabnagri.com

وہ کٹھکھڑے میں آکھڑا ہوا اور بہرام کی طرف دیکھتے سر کو جنبش دی تو بہرام نے بھی سر کو خم دیا۔

"شوٹر مجید کے کہنے کے مطابق اسے قتل کی سپاری دینے والا امین سسپیکٹ یحییٰ یوسف۔ بہرام تابش کارائٹ

۱۱ بند

Posted On Kitab Nagri

وہ یحییٰ تھا جسے بلال نے تلاش کر لیا تھا۔

"یار آنر سب سے پہلے تو عدالت کو یہ بات بتاتا چلوں کہ جس نے بھی حملے کی سازش کے ساتھ بہرام تابش کو پھنسانے کی کوشش کی ہے اس نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے یچی کو منظر سے غائب کروایا تاکہ وہ گواہی نہ دے سکے۔ اس سلسلے میں اس شخص نے ہر وہ کوشش کی جس سے ہم یچی کی لوکیشن تک نہیں پہنچ پائے مگر اصل ماسٹر مائنڈ سے ایک غلطی ہو گئی۔" وہ کہتا ہوا ڈیسک تک آیا اور سیاہ فائل سے ایک کاغذ نکال کر جج صاحب کے آگے رکھا۔

"یہ یچی کی میڈیکل ریسپارٹ ہے جس کے مطابق پیدائشی طور پر دل کے دو وال بند ہونے کی صورت میں آپریشن کے ذریعے پیس میکر لگایا گیا تھا۔ اس پیس میکر میں ایک ٹریگر ہوتا ہے جس کے ذریعے ایمر جنسی کی صورت میں پیشینٹ کی لوکیشن کو ٹریس کیا جاسکتا ہے۔ اغوا کر یہ بات نہیں جانتے تھے اور اسی وجہ سے میرا آدمی یچی کو ٹریس کر پایا۔" بلال یچی کے غائب ہونے اور تلاش کیے جانے کی تمام تفصیلات بتاتے ہوئے بولا۔

"مسٹر یحییٰ یوسف عدالت کے سامنے اپنا بیان رکھیں۔ کیا آپ کو عالیاں جبار پر حملہ کروانے کے لیے بہرام تابش نے کہا تھا۔ کیا بہرام تابش نے اس کام کے لیے آپکو دولاکھ کاچیک دیا تھا۔ کیا آپ نے شوٹر مجید کے ساتھ 2 مارچ والے دن ملاقات کی تھی۔" بلال نے ایک ساتھ اس کے سامنے کئی سوال رکھے

Posted On Kitab Nagri

یچی نے تمام سوالوں کت جواب میم نفی میں سر ہلایا پھر گہری سانس لے کر گویا ہوا۔

"نہیں۔ ہر سوال کا جواب نہیں ہے۔ بہرام تابش نے مجھے آخری بار چیک ماہم ملک کی ایجنسی کے فنڈنگز میں دینے کے لیے دیا تھا۔ دولاکھ کا وہ چیک ہر ماہ جاتا ہے۔ اور نا ہی کبھی میری مجید نامی کسی شوٹر سے ملاقات ہوئی۔"

"یکٹی کے بیان نے یہ واضح کر دیا کہ بہرام تابش بے گناہ ہے

سلوی نے بے اختیار سکھ بھری سانس لی تھی

"یچی یہ بتاؤ کہ جب تم نظر بند تھے اس دوران تم نے کچھ سنایا دیکھا"

"مجھے زیادہ تر بے ہوش رکھا گیا مگر ایک بار نیم بے ہوشی میں میں نے کچھ آوازیں سنی۔ جن میں ایک نسوانی آواز تھی اور وہ آواز شناساسی تھی مگر زہن میں واضح شکل نہیں آرہی" یحییٰ کے اگلے جواب پر بائیں جانب پر بیٹھا کوئی نفوس گرٹ بڑایا تھا مگر واضح نہیں ہونے دیا۔

"یار آنر جیسا کہ چھلی سماعت میں ہمیں یہ بات علم ہوئی کہ عدالت میں جھوٹا چیک پیش کیا گیا تھا۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ وہ جھوٹا چیک سائن کس نے کیا تھا۔" بلال ایک لمحے کو رکاوٹ پر ماہم ملک کی طرف سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں مس ماہم ملک کو کٹھکھڑے میں بلانے کی اجازت چاہتا ہوں۔" بلال نے حج صاحب کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا جس پر حج نے اجازت دے دی۔

"مس ماہم۔ سب سے پہلے یہ بتائیں کہ آپ کے ایجنسی کو پہنچنے والے فنڈنگ کے تمام چیک کون کو لیکٹ کرتا ہے۔" اب ماہم ملک یچی کی جگہ کھڑی ہوئی تھی اور بلال سوال پوچھ رہا تھا۔

"حماد۔ یہ کام حماد کا ہے۔" ماہم نے فوراً جواب دیا۔

"مگر وہ کافی دن سے نظر نہیں آیا۔" ساتھ ہی ماہم نے اطلاع کی۔

"کیوں۔ کیا اس نے لیف لی تھی غیر حاضری کی۔" بلال نے اچھنبے سے پوچھا

www.kitabnagri.com

"نہیں۔ اچولی مجھے پچھلے ہفتے ہی معلوم ہو کہ اسکا میرے سیلپر زرعون سے کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا اسکے بعد سے حماد نظر نہیں آیا۔" ماہم نے وہی جواب دیا جو وہ جانتی تھی۔

"کس بات پر جھگڑا ہوا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"در اصل زر عون ایک ٹرانس جینڈر ہے اور میرے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ ہے۔ اس وجہ سے حماد اکثر اسے پریشان کرتا رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے "وہ عام سے لہجے میں گویا ہوئی۔

ٹرانس جینڈرسن کرعالمیان نے بے اختیار الفت کو دیکھا۔
دانیال بھی تو ٹرانس جینڈر تھا۔

سلوی اب طیبہ کی کہی بات سمجھی تھی کہ کیوں اسنے زر عون کے بارے میں ایسا کہا تھا کہ احسن نے اسے کبھی پیار سے نہیں دیکھا۔

اسکا دل پسچا تھا

"یار آنر۔ یہ بات بھی کلیئر ہے کہ یچی کے ذریعے چیک کو لیکٹ حماد نے کیا تھا۔ اسنے وہ چیک ریکارڈ میں شامل نہیں کیا مگر زر عون کے ساتھ جھگڑا ہونے کی صورت میں اسے موقع نہیں ملا چیک غائب کرنے کے لیے۔ یہ یوں کہیں کہ اسے موقع دیا نہیں گیا۔ یچی کی طرح کہیں حماد بھی اس بات کی گواہی نادے دے کہ اصل حملہ آور نے اسے نقلی سائن کرنے کے لیے کہا تھا تو اسے بھی منظر عام سے غائب کر دیا گیا۔ ابھی تک حماد کی لوکیشن کا معلوم نہیں ہو سکا۔۔۔" وہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہہ رہا تھا جب داوڑ نے اسکی بات کاٹی۔

"یار آنر میری ٹیم نے حماد کو تلاش کر لیا ہے۔" داور کے کہتے ساتھ ہی الفت نے اسے ہونک زدہ سادیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا بھائی تھا مگر مدد اسکے حریف کی کر رہا تھا۔

کچھ لمحوں بعد کٹھ گھڑے میں حماد کھڑا تھا۔

"سب سے پہلے یہ بتاؤ کیا تم نے بہرام تابش کے نقلی سائن کیسے تھے؟" بلال نے اس سے پہلا سوال پوچھا۔

"جی۔" حماد نے ایک لفظی جواب دیا۔

"کس نے کہا تھا۔"

"نہیں معلوم۔ انجان نمبر سے کال آتی تھی۔ ریکارڈڈ آواز میں۔ مجھے کہا گیا اس کام کے ایک لاکھ روپے ملے گے۔ میں لالچ میں آ گیا۔ بعد میں وہ چیک مجھ سے مجید نے لے لیا۔" حماد نے واضح طور پر سچ بتا دیا۔

بہرام نے ایک آنکھ اٹھا کر اس لڑکے کی طرف دیکھا۔
اسنے دل ہی دل میں اسکی ہمت کی داد دی تھی

"جو پیسے تمہیں ملنے تھے۔ اسکا کیا ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ملے۔ جب میں پیسے لینے گیا تو مجھے مار پیٹ کر ایک کمرے میں بندھ کر دیا گیا۔" حماد بہرام کی تیز نظر سے گڑ بڑاتا ہوا بولا۔

"میں پبلک پروسیکیوٹر نجم حق کو کراس چیک کے لیے بلانا چاہوں گا۔" بلال اپنے سوالوں کا اختتام کر کے واپس اپنے ڈیسک پر جا کر بیٹھ گیا۔

نجم سیٹھی کھڑا ہوا اور حماد تک آیا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے کہ تم سے یہ کرنے کے لیے بہرام تابش یا اسکے رائٹ ہینڈ کچی نے نہیں کہا۔"

www.kitabnagri.com

"نہیں" حماد نے یک لفظی جواب دیا تھا

اسکا لہجہ پختہ تھا۔

"کس پر شک ہے تمہیں۔ کون ایسا کر سکتا ہے" نجم نے اسے بغور دیکھتے اگلا سوال پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com

"نہیں۔ مگر ظاہر ہے کوئی ایسا انسان جو کہ بہرام تابش کو پسند نہیں کرتا اور اسے پھسوانا چاہتا ہے"

حماد کی بات سن کر نجم نے اثبات میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور وہ شخص جو کہ ایسا کر سکتا ہے وہ نہات بیگ ہے۔ یقیناً! "بلال اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا پھر وسعت تک آیا۔

"کاروباری معاملے کے پیش نظر کچھ ماہ پہلے نہات بیگ اور بہرام تابش کے درمیان کچھ تشنگی پیش آئی تھی۔ بہرام نے نہات بیگ اور اسکی فیملی کے پاسپورٹ ضبط کر لیے تھے تاکہ وہ ملک سے بھاگ ناسکے۔ اس صورت میں بہرام سے بدلہ لینے کے لیے یہ تمام ثبوت نہات بیگ نے ہی پلانٹ کیے تھے۔ مگر یور آنر اصل ماسٹر مائنڈ نہات بیگ نہیں ہے۔ اسنے صرف ثبوت پلانٹ کیے تھے۔ قاتل کوئی اور ہے" عدالت کے سامنے بلال نے ایک یر انا پہلور کھ کر وضاحت کی۔

"مسٹر بہرام کیا آپ بتائیں گے کہ نہات بیگ کے ساتھ آپ کا کیا مسئلہ تھا" نجم حق اسکی طرف دیکھ کر متوجہ ہوا۔

"وہ میری فارن ڈیلز کینسل کر کے خود باہر جا کر وہ ڈیلز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے محض اسے دھمکایا اور اسکے پو سپورٹس ضبط کیے۔ آخری بار اسے اسکی بیٹی کی بیٹی کی سالگرہ میں دیکھا تھا۔ ماہم ملک اس بات کی گواہ ہے" بہرام نے اس وجہ کے بابت سب کو آگاہ کیا جس کی بنا پر نہات بیگ ایسا کر سکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کہا آپ نے نہات بیگ کو دھمکایا۔ کس طرح سے۔ مارنے کی دھمکی دی تھی؟" نجم نے اسکی بات سے ایک نقطہ اٹھا کر سوال کیا۔

"محض ایک کاروباری معاملے کی وجہ سے بہرام تابش کسی کو مارنے کی دھمکی نہیں دے سکتا" وہ کٹھگھڑے کے سٹینڈ پر دونوں ہاتھ رکھ کر پختگی سے بولا تھا۔

"تو پھر؟"

"یار آنر نجم حق عدالت کو بے بنیاد سوال کر کے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں" بلال فوراً سے بولا تھا

"اگر بہرام تابش نے نہات بیگ کو مارنے کی دھمکی دی ہوتی تو وہ اب تک زندہ نہ ہوتا مگر وہ صحیح سلامت ہے۔
"بلال نے اپنی بات زور دے کر کہی۔

"یار آخر تمام ثبوت اور گواہ آپکے سامنے ہیں۔ نہات بیگ کو بھی عدالت میں پیش کیا جانا تھا تا کہ وہ اصل قاتل کا نام بتا سکے مگر اسے کل ہی ہارٹ اٹیک ہو گیا۔ وہ بہت کریڈیٹل کنڈیشن میں ہے۔ یہ رہی میڈیکل رپورٹ۔"

وہ ایک فائل جج صاحب کو دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

حج صاحب نے ریپارٹ دیکھی پھر آج کی پیشی کا فیصلہ کرنے کے لیے قلم اٹھایا۔

"یہ عدالت بہرام تابش کو ثبوتوں اور گواہوں کی بنا پر ملزم ثابت ناہونے پر باعزت رہا کرتی ہے" وہ لکھتے ہوئے بول رہے تھے۔

بلال نے خوش ہو کر بہر ان کی طرف دیکھا مگر وہ اپنے مخصوص سنجیدہ انداز میں کھڑا تھا اٹھی ہوئی گردن اور تیز اندر تک اترتی آنکھوں کے ساتھ۔

سلوی نے جہاں سکھ کا سانس لیا وہاں عالیاں بھی خوش ہوا۔

ماہم نے مسکرا کر بہرام کو دیکھا۔
چو یہ معاملہ تو ختم ہوا

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہات بیگ کے تھیک ہونے پر اسے عدالت میں پیش کیا جائے گا تا کہ اصل حملہ آور کا پتا لگ سکے۔" اس بار حکم قلم بند ہوا۔ پھر جج صاحب بھی اٹھ کر نکل گئے۔

عدالتی کمرے میں موجود لوگ بھی باہر نکلنے لگے۔

بہرام کٹھکھڑے سے نکلتے ایک کاٹ دار نظر الفت پر ڈالتے آگے بڑھ گیا

عالیان بھی اسکے پیچھے لپکا۔

"کانگریس" وہ جھجکتے ہوئے بولا تھا

بہرام اسکی طرف مڑا اور ہلکاسا مسکرایا۔

www.kitabnagri.com

"الفٹ جبار کیس ہار گئی اور تم مجھے کانگریس کہہ رہے ہو" بہرام طنزیہ انداز میں نگو یا ہوا تو عالیان زر اساکٹر بڑا گیا۔

"وووو۔ وہ ویسے ہی۔" اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے تو زبان گڑبڑا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے اسکا کاندھا تھپکا پھر اسکا چہرہ بغور دیکھا۔

عالیان کی گھبراہٹ اور معصومیت میں اسے وہ سونو نظر آیا جسے وہ سالوں پہلے دفن کر چکا تھا۔
اگلے ہی لمحہ وہ پلٹنے لگا تھا جب۔۔۔۔

وہ تین لڑکے ریپ کے کیس میں عدالت کے اندر لے جائے جا رہا تھے ایک عالیان کے پاس سے گزرا تو بے دیھانی میں عالیان سے ٹکڑا گیا۔

لڑکا واپس مڑا اور پچھلی طرف سے عالیاں کی گردن دبوچنے کی کوشش کی مگر اسکا کاندھا پہلے ہی کسی نے تھام کر ایک زوردار مکا اسکے منہ پر رسید کیا۔

www.kitabnagri.com

"میرے ملے سے دور رہو"

سنجھ کر ملتے ہوئے عالیاں کا بے اختیار سانس رکا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

"میرے بیٹے سے دور رہو" بہرام نے غصیلے لہجے میں کہتے اس لڑکے کے منہ پر مکا دے مارا تھا۔ پھر اگلے ہی لمحے اسنے لڑکے کو زمین پر پٹخ دیا۔

سلوی جو کمرہ عدالت سے نکل رہی تھی یہ منظر دیکھ کر ٹھنکی تھی۔
اسکی سماعت میں بہرام کے الفاظ پڑے تھے۔

تو حقیقت وہ بھی جانتا ہے۔

اسکا دل ڈھر کا تھا

وہ عالیان کے قریب آکھڑی ہوئی تو دونوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

بہرام پلٹا اور ایک گلہ آمیز نظر سلوی پر ڈالی پھر موبائل نکال کر ایک کال ملائی۔

چند لمحوں بعد بہرام تابش کی گاڑی ڈرائیور کو رٹ کے باہر کھڑی کر گیا تھا۔

"آویٹا گھر چلیں" الفت بھی اس طرف آتے ہوئے بامشکل اپنے تاثرات اور لہجے کو نارمل رکھتی عالیان کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

"وہ کہیں نہیں جائے گا" بہرام نے الفت کو دیکھتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کم سے کم تمہارے گھر بلکل نہیں" وہ الفاظ دبا دبا کر بولا پھر عالیان کو اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا۔

عالمیان تعجب کی کیفیت سے نکل کر اسکے پیچھے چلنے لگا تھا۔

الفت نے اسے جاتے دیکھا تو مٹھیاں بھینچ لیں۔

اس وقت اسے داور پر بھی بے تحاشہ غصہ تھا۔

"کار میں بیٹھو" گاڑی کے پاس پہنچتے ہی بہرام نے عالیان کو سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

عالمیان نے ایک لمحے کو گاڑی کو دیکھا پھر پیچھے کھڑی سلوی کو۔

"میں مس سلوی کے بنا کہیں نہیں جاؤں گا" وہ مضبوط لہجے میں اپنی شرط رکھتے ہوئے بولا۔

بہرام نے ایک گہری سانس بھری پھر سلوی کی طرف دیکھا جو بہت امید سے اس طرف دیکھ رہی تھی۔

"اندر بیٹھو" بہرام نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو عالیان بے اختیار سر اثبات میں ہلا گیا اور اندر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سامنے کھڑا شخص اس کا باپ تھا۔ عالیان کو اس کا حکم ماننا ہی تھا۔
اگر باپ نا بھی ہو تا تب بھی بہرام تابش کا لہجہ ایسا تھا کہ وہ انکار نا کر سکا۔

بہرام نے سلوی کی طرف دیکھا اور اپنے قدم اس تک بڑھا دیے۔
سلوی زر اساکڑ بڑا کر ایک قدم پیچھے کو پلٹی۔

”میں الیان کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ اگر۔۔۔ چاہو تو چل سکتی ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔
مجھ سے کوئی ہمدردی کی اُمید مت رکھنا۔۔۔ اور نہ کسی خوش فہمی میں رہنا۔۔۔ صرف عالیان کی خاطر
۔۔۔ تمہیں اپنے گھر میں برداشت کروں گا“ بہرام نے حکم صادر کیا اور پھر پلٹ گیا۔
لہجے اور تاثرات کو حد درجہ سیاٹ رکھا تھا

کچھ فاصلے پر کھڑی ماہم ملک کے اندر تک آگ سلگ گئی جب اسنے سلوی کو بہرام کی گاڑی کی طرف جاتے دیکھا تھا۔

سلوی پچھلی سیٹ پر عالیان کے ساتھ آکر بیٹھی تو عالیان نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"فکرنا کریں۔ ایک بار طیبہ آنٹی سب سچ بتا دیں گی تو تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔" وہ اسے یقین دہانی کرواتے ہوئے بولا تو سلوی نے سر اثبات میں ہلادیا۔

بہرام کچھ لمحوں بعد گاڑی میں بیٹھا تھا۔
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی وہ گاڑی زن سے آگے بڑھالے گیا۔

کورٹ سے بہرام تابش کے گھر تک کے راستے تمام وقت تینوں میں خاموش رہی

ایک عجیب سی خاموشی جو کہ چیخ چیخ کر تینوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔

"بہرام۔۔۔ مجھے کچھ کہیں۔۔۔" بلاخر سلوی نے اٹکتے ہوئے بات کا آغاز کرنا چاہا۔

www.kitabnagri.com

"جو کہنا ہے ثبوت اور گواہ کے ساتھ کہنا" بہرام اسکی بات درمیان میں کاٹ کر گویا ہوا پھر ایک سرسری نظر بیک ویو مرر سے ان دونوں پر ڈالی۔

سلوی عجیب بے چینی سے اپنی انگلیاں مڑور رہی تھی۔
آگے بٹھا شخص اسکی محبت تھا

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا۔ عالیان نے اسے پیچھے سے پکارا۔

"مسٹر بہرام! مس سلوی کے پاس اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے گواہ موجود ہے۔" وہ اطلاع دیتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا تو بہرام نے اسکی طرف دیکھ کر آنکھ اٹھائی۔

"اگر ایسا ہے تو میں اس سے ملنا چاہوں گا۔ کل اسی وقت اسی جگہ۔" وہ شہادت کی انگلی سے لائنج کے فرش پر اشارہ کرتے پختگی سے بولا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

عالیان نے مسکرا کر سلوی کو دیکھا۔

"کل سب تھیک ہو جائے گا۔ آپ دونوں پھر سے ایک ہو جائیں گے۔"

www.kitabnagri.com

سلوی نے اسکی بات سن کر دل ہی دل میں آمین کہا تھا۔

"آئیں سر آپ کو آپکا کمرہ دکھا دوں" ایک ملازم مودب سا اسکے پاس آکر بولا تو عالیان سلوی کا ہاتھ پکڑے اسکے پیچھے چلنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"سارا۔۔ میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی" وہ کمرے میں آکر فکر مندی سے بولی تھی۔

"داور ماموں سارا مامی کے لیے کسی اور کیئر ٹیکر کا انتظام کر لیں گے۔ آپ اپنی اور مسٹر بہرام کے تعلق کو تھیک کرنے کی کوشش کریں۔" عالیان نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اور ہدایتی انداز میں بولا۔

"کئی سال گزر گئے۔ ہر لمحہ یہ سوچتی آئی کہ جب سامنا ہو گا تو اسکی نفرت کیسے سہوں گی۔ وہ بھی سہہ لی۔ اسکی بے اعتباری کیسے سہوں گی۔ وہ بھی سہہ رہی ہوں مگر اب جب اپنی منزل کے اس قدر قریب آچکی ہوں تو دل میں عجیب سے بے چینی اٹھ رہی ہے۔ جب سب تھیک ہونے کی امید نظر آئی ہے تو ناجانے کیوں انجانہ سا خوف میرے دل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے" وہ بھگیتے لہجے میں اپنے خدشات کا ذکر کرتی کہنے لگی تو عالیا نے اسے خود سے لگا لیا۔

"مس سلوی۔ میں ہوں نا۔۔ میں کچھ برا نہیں ہونے دوں گا۔ آپ دونوں نے کئی سال اذیت سہی ہے۔
تکلیف سہی ہے۔ کل کے بعد سے تمام تکلیفیں ختم ہو جائیں گی۔ تمام غلط فہمیاں مٹ جائیں گی۔ سلوی اور اسکا
سونو ایک ساتھ ہونگے۔" وہ اسکا کندھا تھپکتا ہوا اسے پر امید لہجے میں یقین دہانی کرواتے ہوئے بولا

سلوی آنسوؤں کے درمیان مسکرائی پھر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا ہے ایک بار بہرام مجھے کسی مزدور طبقے کے علاقے میں لے گیا تھا۔ وہاں رہتے بچوں کے پاس جو تا نہیں تھا۔ ڈھنگ کا کھانے کو نہیں تھا۔ اچھا پہننے کو نہیں تھا۔ جب مجھے وہ اس جگہ لے کر جا رہا تھا تو اس نے کہا تھا کہ وہ خوشیوں کا سودا کرنے جا رہا ہے۔ خوشیاں خریدنے جا رہا ہے" عالیان کو اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھاتے ہوئے وہ ماضی کا قصہ یاد کرتے ہوئے بتانے لگی۔

اسکی آنکھوں میں چمک در آئی تھی۔

عالیان اسے بغور سن رہا تھا۔

"لوگ کہتے ہیں پیسے سے خوشیاں نہیں خریدی جاسکتی مگر بہرام کو یہ فن آتا تھا۔ وہ اس روز ان بچوں کے لیے جوتے۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ کتابیں اور کھلونے لے گیا تھا۔ اسنے ایک گلی کے باہر کھڑے ہو کر آواز لگائی تو بچے دوڑھے چلے آئے۔ انہیں بچوں میں ایک پٹھانی نین نقش والی خوبصورت بچی اسے بھیا بھیا کہتی قریب آئی۔ بہرام نے اسے گڑیا پکڑائی تو خوشی سے جھوم اٹھی۔ اس بچی کے چہرے پر جو خوشی تھی۔ ان سب بچوں کے چہروں پر بہرام کی دی ہوئی چیزیں لے کر جو خوشی اس نے مجھے بتایا کہ خوشیاں کیسے خریدی جاسکتی ہیں۔ پلو شہ۔ پلو شہ سجاد نام تھا شاید اس بچی کا۔ بہرام نے بتایا کہ وہ ہر بار اسکے آنے کا انتظار گھنٹوں دروازے پر کھڑے رہ کر کرتی تھی۔ صرف وہ تھی جو اسے بھیا کہہ کر پکارتی تھی۔" وہ مکمل طور پر ماضی کے مناظر میں غرق عالیاں کو بتا رہی پھر گہری سانس لی۔

یاسیست بھری گہری سانس

Posted On Kitab Nagri

"اس وقت سونو کے پاس زیادہ پیسہ نہیں تھا مگر پھر بھی وہ اپنے لیے خوشیاں خرید لیتا تھا۔ آج اسکے پاس پیسہ ہے مگر خوشیاں نہیں" وہ افسوس سے بولی تو علیا نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ پیسہ سونو کی خوشی نہیں ہے۔ سونو کی خوشی اسکی سلوی ہے۔ جب آپ دونوں پھر سے ایک ہو جائیں گے تو سونو کو اسکی خوشی مل جائے گی جو غلط فہمیوں نے چھین رکھی ہے۔" وہ بالکل ایک دوست کی طرح اسے سمجھاتے بولا تو سلوی نے اسکے کاندھے پر سر رکھ دیا۔

"تم ہو بہو اسکے جیسے ہو۔ کبھی نا امید نا ہونے والے۔ ہمیشہ سب اچھا ہونے کی یقین دہانی کروانے والے۔ مگر وہ زرا اثر میلا تھا۔" سلوی دونوں کا موازنہ کرتے ہوئے کہنے لگی

"اور۔۔۔" عالیان نے اشتیاق سے پوچھا

"کیا تم نے میری ڈائری نہیں پڑھ رکھی۔ اس میں وہ سب لکھا ہے جیسا وہ تھا۔ مگر۔۔۔" وہ اسے یاد کرواتے ہوئے بات کو افسوس سے ادھورا چھوڑ گئی۔

"مگر اب سو نو بدل گیا ہے۔ وہ سو نو سے بہرام تابش بن گیا ہے۔" عالیان نے اسکی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com

"اور یہی تو پریشانی ہے۔ میں نے سونو سے محبت کی تھی۔ بہرام سے نہیں۔ وہ اب میرے لیے ایک مختلف انسان ہے۔ اگر سب تھیک بھی ہو گیا تو میں اس بہرام کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔" وہ لہجے میں خدشہ اور فکر لے کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان اسکی بات سن کر مدھم سا مسکرایا۔

"یہ نام آپ نے ہی دیا تھا نا۔ آپ کی وجہ سے اگر وہ پہلے سو نو تھے تو اب بھی بن جائیں گے۔ بتائیں مجھے کیا آپ ایسا کریں گی۔" وہ ایک ہاتھ آگے بڑھاتے وعدہ لینے کے انداز میں بولا تو سلوی نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"مگر اب شاید سو نو پہلے کی طرح شرمائے نہیں یا سرخ نا ہو ویسے جیسے آپ کے چھونے پر ہوتا تھا۔" وہ سلوی کو تنگ کرنے کے انداز میں آنکھ دبا کر بولا تو وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

پھر اسکے کاندھے پر ایک جست لگائی۔

"تمہارا باپ ہے وہ۔ کچھ شرم کرو" سلوی نے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ بھی کھل کر ہنسنے لگا تھا۔

"آہ میرا باپ ایک معصوم اور نرم دل انسان تھا۔ آپکی محبت نے انہیں پھتر دل اور سخت مزاج بنادیا۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا تو سلوی نے گہری سانس لی۔

پھر مدھم سا مسکراتی

"اور اسی بات کی سزا شاید اتنے سالوں سے کاٹ رہی ہوں!" وہ دل ہی دل میں خود کلام ہوئی تھی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

"تم نے آخر بہرام کا ساتھ کیوں دیا" گھر پہنچتے ہی الفت داور کے سر پر پہنچ گئی تھی۔

"میں نے جب یہ وردی پہنی تھی۔ یہ عہدہ سنبھالا تھا تو عہدہ لیا تھا کہ ہمیشہ سچ کا ساتھ دوں گا چاہے وہ میرا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ بہرام تابش بے گناہ تھا اس لیے میں نے اس کا ساتھ دیا۔ اسکی مدد کی۔ بھولیں مت آپا اپنے اسی عہدہ کی خاطر میری بیوی اس حالت میں ہے مگر چاہے جان ہی کیوں ناچلی جائے میں ہمیشہ صحیح کا ساتھ دوں گا۔"

وہ مکمل وضاحت کے ساتھ پختہ لہجے میں بولا تو الفت نے نخوت سے درجھٹکا۔

"یعنی تمہیں لگتا ہے تمہاری بڑی بہن غلط ہے" وہ بے تحاشہ گلہ اور افسوس کے ساتھ بولی تھی۔

"معزرت کے ساتھ آپا لیکن اس بار آپ واقعی غلط تھیں۔ اور یہ بات کورٹ میں ثابت ہو چکی ہے" داور نے اسے جتانے والے لہجے میں کہا پھر ر کے بنا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

الفت نے ایک کوفت زدہ نظر اس پر ڈالی پھر ویل چیئر پر بیٹھی سارا کے پاس آئی اور سامنے کھڑی ہوئی۔

"وہ آج بھی یہی سمجھتا ہے کہ تمہاری یہ حالت اسکے اپنے فرض سے ایمانداری کی وجہ سے ہے۔ اچھا ہے وہ حقیقت نہیں جانتا۔" سارا کے پیرالائز وجود کو دیکھتے ہوئے وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بعض اوقات حقیقت جان لینا نقصان دہ ہوتا ہے۔ دیکھو تمہیں بھی نقصان اٹھانا پڑا اتنے سالوں۔ تمہیں حقیقت نہیں جاننا چاہیے تھی۔" وہ نفی میں سر ہلاتی افسوس سے کہتی باہر نکل گئی۔

سارے نے نفرت زدہ نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔

وہ سن سکتی تھی
مگر بول نہیں سکتی تھی

یقیناً کوئی راز تھا جسے وہ جان چکی تھی۔

جس راز کو جاننے کی اس نے بھاری قیمت چکائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

سلوی اور عالیان کو لانچ میں چھوڑ کر وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

دروازہ بند کرتے ہی وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نال کھولتے ہی وہ بے اختیار بیسن پر جھکا اور تکلیف دہ گہری سانس لی۔ بازو اوپر چڑھائے۔ کالر کا بٹن کھول کر اپنا رکتا ہوا سانس بحال کیا۔

وہ اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

عالمیان اسکے سامنے تھا مگر وہ چاہنے کے باوجود بھی اس سے گلے نا لگا سکا۔

ایک ان دیکھی دیوار درمیان میں حائل تھی۔

کتنی دیروہ خود اذیتی کی کیفیت میں کھڑا رہا۔
پھر چہرہ اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔

"جو بھی تم پر ہوئے حملے کا زمرہ دار ہے جس نے بھی یہ حرکت کی ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اسکی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔" وہ چبا چبا کر درشتی سے بولا تھا پھر تیزی سے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے شروع کر دیے۔

پھر ترہا تھ اپنے بالوں میں بھی پھیرنے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آیا اور کال ملائی۔

"کل آفس میں ملو مجھ سے" اسکا مخاطب بدلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کال بند کر کے اسنے موبائل بیڈ پر ڈال دیا۔

خود الماری تک آیا۔

اندرونی ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک لفافہ نکالا

لغافہ نکالتے ہوئے میٹل کا آدھے دل والے ٹکڑا باہر گر گیا۔

بہرام نے جھک کر اسے اٹھایا اور انگلیوں میں گھمانے لگ گیا۔

"میں تم پر یقین کر لیتا سلوی اگر۔۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے لفافہ کھولنے لگا جس میں سے چند تصاویر نکالیں۔

وہ تین مردوں کی تصاویر تھیں۔ تصاویر کے ساتھ ایک کاغذ بٹھی تھا جس پر بیان لکھا ہوا تھا

"اگر میں یہ سب نا جانتا ہوتا۔۔۔" تینوں تصاویر ان مردوں کی تھی جنہیں آن لائن شادی کے ذریعے لوٹا گیا

تھا۔ تینوں نے اپنے بیانات میں سلوی سے شادی ہونے کا ذکر کیا تھا۔

"اگر تمہارے ساتھیوں نے تمہارے خلاف بیان نادیا ہوتا۔۔۔" وہ مزید کہتے ایک اور کاغذ نکالنے لگا

اس کاغز پر عمر عارض اور وہاج کا بیان تھا۔ جس پر صاف صاف ان تینوں کی کاروائیوں کا ذکر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کاش کہ یہ سب جھوٹ ہو سلوی۔ کاش کہ یہ تمام ثبوت تمہارے خلاف پلانٹ کیے ہوں۔" وہ تمام چیزیں واپس لفافے میں ڈالتے گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔ لہجے میں ایک امید کی رمت تھی۔

میٹل کالا کٹ اسکے ہاتھ میں ہی تھا۔

بہرام اسے کچھ دیر انگلیوں میں گھماتا رہا پھر بیڈ سائڈ ٹیبل پر اچھال دیا۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"جو اذیت میں نے سہی تھی۔ وہ تم بھی سہو گے۔ تمہیں بھی معلوم ہو گا جان سے پیارے انسان کو کھونے کا کیا غم ہوتا ہے۔ پہلے یہ اذیت کسی اور کے لیے تھی مگر اب یہ اذیت تمہارے لیے ہو گی بہرام تابش پچھلی بار بچ گیا تھا عالیاں۔ اس بار نہیں بچ سکے گا۔۔۔ وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ٹپتے ہوئے اپنی جان دے گا جیسے رفیع نے دی تھی۔۔۔ تھیک اسی طرح جیسے تم نے رفیع کو مارا تھا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اگلے روز بہرام آفس جانے کے لیے تیار ہو کر کمرے سے نکلا تھا۔ اسکے ہاتھ میں ایک خاکی لفافہ بھی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سرمائی رنگ کی پینٹ اور سفید رنگ کی شرٹ پہنے وہ کوٹ بازو پر ڈالتا آگے بڑھا تھا
سامنے سے بالوں کو ایک اطراف کیے جبکہ پچھلی طرف گردن کے پاس چھوٹی پونی بنائے کہ آگے سے بال
چھوٹے ہی تھے۔

چہرے پر مخصوص سنجیدگی تھی جو بہرام تابش کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

وہ ایک لمحے کو عالیان کے کمرے کے باہر رکا۔ دروازہ بند تھا

بہرام کا ہاتھ بے اختیار ہینڈل کی طرف بڑھا مگر پھر رک گیا۔
اگلے لمحے وہ بیرونی جانب بڑھ گیا۔

وہ گاڑی کے پاس پہنچا تو ڈرائیور اسی کے انتظار میں کھڑا تھا۔
بہرام نے اس سے چابیاں لیں اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

وہ تقریباً ایک ماہ بعد آفس جارہا تھا

الفت کے بے بنیاد الزام کی وجہ سے اسکا بہت وقت ضائع ہو چکا تھا مگر اس دوران اس پر کچھ حقیقتیں بھی آشکار ہوئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور سب سے بڑا انکشاف عالیاں تھا۔۔۔

وہ آفس کے گیٹ پر پہنچا تو مائنک اور کیمرہ ہاتھوں میں پکڑے ریپارٹرز کھڑے تھے

وہ اس سے پیشی کے مطلق مختلف سوال کر رہے تھے۔

بہرام نے ایک متلاشی نگاہ ان پر ڈالی
پھر چہرے پر ایک شناسہ مسکراہٹ آئی

اسنے ہاتھ سے اشارہ کر کے ایک ریپارٹر کو آگے بلایا۔

"میں نے کہا تھا کہ میں اس نیوز کیوریج میں تمہیں سب سے آگے دیکھنا چاہوں گا جس میں مجھ پر لگے سب الزام جھوٹے ثابت ہونگے۔ تم پیچھے کھڑے کیا کر رہے ہو۔" وہ اس ریپارٹر کو کاٹ دار نظروں سے دیکھتے بولا تو وہ ریپارٹر کسمسا کر آگے بڑھ آیا۔

"سر آپ پر تمام الزام غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ تاہم اصلی مجرم ابھی پکڑا نہیں گیا۔ آپ کو کسی پر شک ہے۔"

ریسپارڈ نے تھوک نگلتے پروفیشنل انداز میں سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے بہت سے کاروباری دشمن ہیں۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ مجرم کون ہے مگر اسکے منظر عام پر آتے ہی میں اپنے ہاتھوں سے اسکا گلا دباؤں گا۔" وہ کیمرے کی طرف دیکھتا مضبوط پختہ لہجے اور تنبیہ انداز میں کہتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

ریسپارٹرز اس کی طرف بڑھے مگر گارڈز نے انہیں روک لیا۔۔۔۔

وہ آفس کی بلڈنگ میں داخل ہوا تو ایمپلائز اسے کھڑے ہو کر سلام کرنے لگے۔

وہ سر کو زرا سا خم دیتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

عادتاً کوٹ کوپار سیٹ پر ڈال کر وہ خود دپار سیٹ پر بیٹھا اور شیشے کی میز پر رکھا فون اٹھایا

"کیچی کو اندر بھیجو۔۔" وہ ریسپشنسٹ کو حکم صادر کرتا ہوا کہ ریسپشنسٹ نے کہا۔

"سریجی کچھ دن لیف پر ہے۔ اسکی میڈیکل کنڈیشن تھیک نہیں ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں۔۔" وہ اسے یجی کے متعلق بتاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھیک ہے۔ اسے ریسٹ کرنے دو۔ آدھے گھنٹے بعد میرے پاس پچھلے ایک ماہ کا تمام آفس ورک کاریکاڑے کر پہنچوں" بہرام نے اسکی باٹ درمیان میں کاٹی اور حکم صادر کر کے فون رکھ دیا۔

وہ یاور سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندھ کر بیٹھا گیا۔

خاکی لفافہ میزیر پڑا تھا۔

وہ آنکھیں موندھے اسکے اوپر انگلیاں بجانے لگا

دفتدار و ازہ کھلا اور بلال اندر آیا

"گڈ مارنگ سر۔۔" بلال کہتے ہوئے آگے بڑھ آیا اور میز کے اس جانب والی چیئر پر بیٹھا۔

بہرام نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ پھر سیدھا ہو بیٹھا۔

www.kitabnagri.com

"تمھاری فیس تمھارے اکاؤنٹ میں ڈال دی ہے بلال۔" وہ بلال کا معاوضہ ادا کرنے کی بابت بولا۔

"کیا میں نے مانگی تھی۔" بلال نے پر شکوہ انداز میں کہتے میز پر پڑا بیس ٹیویٹ اٹھالیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔ لیکن یہ تمہارا حق تھا" بہرام لفظوں پر زور دیتا بولا تو بلال نے گہری سانس لے کر سر اثبات میں ہلادیا

"کچھ کام تھا آپ کو سر۔۔" وہ اپنے طلب کیے جانے کے اصل مدعے کی طرف آتے ہوئے بولا۔

"اس پیکٹ میں دو کاغذ ہیں۔ سالوں پرانے ہیں مگر میں چاہتا ہوں تم انکا فرانسک کرو اور پتا لگاؤ کہ یہ دونوں ایک ہی انسان نے لکھے ہیں" وہ لفافہ اسکی طرف کرتے ہوئے ہدایت دیتے ہوئے بولا تو بلال نے لفافہ پکڑ لیا۔

"اور ہاں اس کام کی فیس بھی تمہارے اکاؤنٹ می۔۔" بہرام اسے اطلاع دینے کے انداز میں کہہ رہا تھا جب بلال نے اسکی بات کاٹی۔

"کیا اس کام کے لیے بھی مجھے پیسے دیں گے آپ سر۔ می۔۔۔" وہ گلا آمیز انداز میں کہہ رہا تھا جب بہرام کی تیز نظریں دیکھ کر ٹھہرا۔

"اوکے۔۔۔ میں فرانسک کروادوں۔ ویسے یہ ہے کیا۔" بلال نے لفافے کو اوپر سے دیکھتے ہوئے سرسری سی نگاہ ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک ثبوت ہے جس کے سچے یا جھوٹے ثابت ہونے سے سالوں پرانی غلط فہمیاں دور ہوں گی" وہ کسی غیر مرکائی نقطے کی طرف دیکھتے ہوئے کھوئے سے انداز میں بولا تھا۔

پھر گلا کھنکار کر بدال کی طرف دیکھا۔

"رفیع مرڈر کیس کا کیا بنا؟" یک دم یاد آنے پر وہ استغفار کرنے لگا۔

"چھ سال گزر گئے۔ پولیس ابھی تک اصلی قاتل تک نہیں پہنچی "بلال نے نفی میں سر ہلاتے آگاہ کیا۔

"رفیع نے بھی آپ کے خلاف کورٹ میں گواہی دی تھی۔ کہیں یہ معاملہ بھی آپ کے سرنا پڑ جائے۔" وہ

خدا شات کے پیش نظر کہنے لگا تو بہرام نے ایک تکلیف دہ گہری سانس لی۔

"اب کوئی بھی معاملہ سرپڑے۔۔۔ مجھے پروا نہیں۔" وہ بظاہر عام سے انداز میں بولا تھا مگر لہجے میں تکلیف کی رمتق تھی۔

وہ مختلف الزامات میں کورٹ کی پیشیاں بھگت چکا تھا۔

جیل بھی کاٹ چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ عالیان کو قتل کروانے کی سازش کا جو الزام اس پر لگا تھا اس نے بہرام کو اندر سے بری طرح توڑ کر رکھ دیا تھا

بلال مزید کچھ دیر بیٹھا پھر رخصت ہو گیا۔

بہرام ایک بار پھر سیٹ سے سرٹکا گیا۔

اس بار اس نے آنکھیں بند نہیں کریں تھیں۔ وہ چھت کو گھورنے لگا گیا
یک تک بنا آنکھیں موندھے
اسے اندازہ نہ ہوا کب آنکھوں سے دو آنسو نکل کر اسکے گال پر لڑکھ گئے۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ یک دم سیدھا ہوا اور تیزی سے انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے
چہرے پر مخصوص سنجیدگی سجائی
خود پر خول چڑھا کر پتھر سا بن گیا۔

"کم ان" اسکے اجازت دیتے ہی ریسپشنسٹ اندر آئی اور اسکی منگوائی ہوئی فائل میز پر رکھ کر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے فائل سامنے کی اور کھول لی
اب وہ فائل پر ایک طائرانہ نظر ڈال رہا تھا۔

محض ایک دو گھنٹوں بعد اسے گھریں سلوی کے گواہ سے ملاقات کرنی تھی۔۔۔



سلوی اور عالیان اس وقت لالچ میں موجود تھے۔
سلوی کا دل بری طرح ڈھڑک رہا تھا

وہ بار بار اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

انتظار کن نگاہیں بیرونی دروازے پر ٹکی تھیں
مگر کوئی نہیں آ رہا تھا۔

وہ ایک پریشان کن نظر عالیان پر ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بے چینی سے ٹہلنے لگی۔

عالیان بھی فکر مند ہو تا بار بار ایک نمبر پر کال ملا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کال نہیں اٹھا رہا۔ مس سلوی زرعون کال نہیں اٹھا رہا۔" عالیان کے لہجے میں واقعتاً پریشانی تھی۔

"کہاں ہے تمہارا گواہ سلوی بختیار۔۔ کہاں ہیں تمہارے بے گناہی کے ثبوت۔۔" سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا بہرام انتظار سے عاجز آ کر سلوی کو تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بیٹھا۔

"طیبہ اور زرعون آتے ہی ہونگے۔۔۔۔۔ بہرام پلینز کچھ دیر انتظار کر لو۔ طیبہ تمہیں سب بتا دے گی۔ پلینز کچھ دیر اور۔۔۔" وہ بہرام کے سامنے آکھڑی ہوئی اور اسکی منت کرتے ہوئے بولی۔ اسکی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔

بہرام اسے کچھ دیر سنجیدگی سے دیکھتا رہا

کتاب ناگریہ

www.kitabnagri.com

"میں نے اٹھارہ سال پانچ ماہ اور چوبیس دن انتظار کیا ہے سلوی۔ کیا اب بھی مزید انتظار کرنا باقی ہے۔۔۔" وہ جتنا تے ہوئے لہجے میں کاٹ دار انداز میں بولا پھر یک دم کھڑا ہو گیا۔

"تم میرا بہت وقت ضائع کر چکی ہو۔" وہ اپنا کوٹ درست کرتے ہوئے کہنے لگا پھر قدم جانے کے لیے آگے بڑھائے تو عالیاں یک دم آگے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر بہرام۔ پلیز۔" عالیان نے گزارش کرتے ہوئے لہجے میں کہا تو بہرام کا دل بے اختیار بیٹھا مگر تاثرات سے عیاں نہیں کیا۔

"بہرام تابش بن کر ناسہی۔ سونو بن کر سلوی کی بات سن لیں۔ سونو تو سلوی جی کی سب باتیں سنتا تھا نا۔ پلیز کچھ پل کے لیے سونو بن جائیں۔" عالیان کی بات سن کر بہرام نے استہزائیہ سر جھٹکا۔

"کونسا سونو؟۔۔۔ کیسا سونو؟۔۔۔ وہ سونو جس کے جذبات تمھاری مس سلوی روندھ کر چلی گئی۔ جس کی خوشیاں۔ سکون۔ برباد کر کے چلی گئی۔ جس کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر اسے ظالم معاشرے کے ہاتھوں رلنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔ وہ سونو۔۔۔! وہ سونو کب کا مر چکا۔ بہت پہلے اسے اپنے اندر دفن کر چکا ہوں۔ اب باقی ہے تو صرف بہرام تابش۔۔۔۔ جس پر آنسو یا ایکسکیوزز کام نہیں آتے۔" وہ ایک ایک لفظ تکلیف دہ لہجے میں کہتا گیا۔

آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔

کنپٹیاں سلگنے لگی تھیں۔

اسکے اندر بھنور سا چلنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے اسے چہرہ موڑ کر جاتے دیکھا۔

"کیا عالیاں کو دیکھ کر بھی تمہیں یقین نہیں آتا میری بے گناہی کا۔" سلوی نے اسے پر شکوہ نگاہوں سے دیکھتے جتایا تو بہرام کے دل پر دبا و سا پڑھا۔

"اگر تم سے بے وفائی کی ہوتی تو تمہاری اولاد کو پیدا تک نہ کرتی۔۔" وہ حلق میں چھبتی پھانس اندر نگلتے ہوئے بولی۔

"میری سوتیلی ماں نے مجھ پر ظلم کیا۔۔ بھائیوں نے کیا۔۔ زندگی نے کیا۔۔ اور اب تم بھی کر رہے ہو۔۔"

وہ مدھم کرب زدہ آواز میں کہتی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"سونو ہوتا تو میری بات سنتا۔ سلوی جی کا یقین کرتا مگر تم تو بہرام ہو۔" وہ حسرت بھرے لہجے میں کہتے ہوئی ٹھہری پھر ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں اور گہری سانس لی۔

"زندگی یقیناً سلوی بختیار کا امتحان لے رہی ہے۔ جہاں اتنے سالوں صبر کیا ہے اور سہی۔۔۔ مگر مسٹر بہرام تابش جب مجھ پر لگے سب الزام غلط ثابت ہونگے تب میں تمہیں پچھتاتے ہوئے دیکھنا چاہوں گی۔ بے گناہ ہو کر بھی کئی سال اپنا آپ تمہاری نظر میں مجرم کی حیثیت سے گزارا ہے۔ اب میں اپنی نظروں میں تمہیں غلط

Posted On Kitab Nagri

ثابت ہوتا ہوا دیکھنا چاہوں گی۔۔۔ نہیں کرتے ناتم مجھ پر یقین۔۔۔ تھیک ہے۔۔۔ اب میں بھی مزید معافی نہیں مانگوں گی۔ مزید تمہاری منتیں نہیں کروں گی۔۔۔ میں بہرام تابش کو مزید صفائیاں نہیں دوں گی کیونکہ میں اب تھک چکی ہوں۔ "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پختہ اور مضبوط لہجے میں شدت جزبات سے کہہ رہی تھی۔

بہرام بنا کچھ بولے اسے سنے جا رہا تھا۔
بظاہر خاموش تھا مگر اندر طوفان برپا تھا۔

اگر سلوی واقعی بے گناہ ہوئی تو
اسکے حصے کئی پچھتاوے آئیں گے

قدیموں کی آہٹ آئی تو سلوی نے دروازے کی طرف دیکھا۔

عالیان منہ لٹکائے اندر آرہا تھا

"وہ نہیں ہیں۔ ہاسپٹل میں کوئی نہیں ہے۔ دودن پہلے وہ زعون اپنے بابا کو ڈسچارج کروا کر لے گیا۔" عالیان کا لہجہ افسوس زدہ تھا

Posted On Kitab Nagri

سلوی نے ضبط سے آنکھیں موندھ لیں۔

"بھاگ گئے۔۔ تمہارے گواہ بھی تمہاری طرح بھاگ گئے۔۔" وہ طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا پھر اسکے بالکل سامنے آکھڑا ہوا

"تمھاری بے گناہی کے ثبوت ہیں یا نہیں مگر تمھارے جرائم کے ثبوت ضرور ہیں میرے پاس۔" وہ چبا چبا کر بولا پھر کوٹ کی نادرونی جیب سے دو کاغذ نکال کر اسکے سامنے پھینکے۔

عالیان نے جھک کر دونوں کا غذا اٹھائے اور آنکھوں کے سامنے لایا۔

ایک کاغذ پر عمر عارض اور وہاج کے بیان لکھے تھے

ایک کاغذ پر ان تینوں کے بیان لکھے تھے جنہیں لوٹا گیا تھا

عالمیان نے ہونک زدہ ساسلوی کی طرف دیکھا۔

”زندگی نے صرف تمہارے امتحان نہیں لیے سلوی بختیار۔۔۔ میری زندگی بھی تباہ ہوئی ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔ کاش میں اس رات تمہیں گھرا یا نا ہوتا۔۔۔ کاش!۔“ وہ جیسے ماضی میں کیے اپنے فیصلے پر ماتم کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بہت امید سے آیا تھا سلوی کہ تم اپنی بے گناہی ثابت کرو گی۔ جب مجھے عالیان کے بارے میں پتا لگا میرے دل میں امید جاگ گئی تھی۔۔ تم نے آج پھر میری امیدوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ تم سے محبت کی تھی میں نے۔ اس محبت کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں بہت اذیت جھیل چکا ہوں۔ تمہاری بے گناہی میری اذیت کو سکون پہنچا دیتی۔ تم بے شک مجھے توڑنا ہوا دیکھنا چاہتی ہو۔ مجھے پچھتاتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہو مگر میں تمہیں اپنی نظروں میں گلٹ فری دیکھنا چاہتا تھا۔" وہ واضح توڑتے ہوئے لہجے میں کہتا کوٹ کی اندرونی جیب سے کچھ نکالنے لگا۔

یہ پہلی بار تھا جب بہرام نے اپنی کیفیت مخفی نہیں رکھی تھی۔

"یہ لاکٹ۔۔۔! یہ آج بھی میرے دل کے پاس رہتا ہے۔" وہ لاکٹ ہتھیلی پر اسکے سامنے رکھتے ہوئے بولا

"تمہارا نمبر! آج بھی میرے موبائل میں سیو ہے۔ چاہنے کے باوجود بھی کبھی اسے مٹا نہیں پایا۔"

"کوئی لمحہ، کوئی گھڑی ایسی نہیں گزری سلوی جب مجھے تمہاری یاد نا آئی ہو۔ وہ یادیں تکلیف دہ تھیں یا خوشگوار میرے ساتھ رہتی تھیں" بہرام کا لہجہ شدت جزبات سے تر ہوا تھا

"اگر تم تھک چکی ہو تو میں بھی تھک چکا ہوں۔۔۔ میں بھی تھک چکا ہوں سلوی بختیار!۔ انتظار کرتے کرتے تھک چکا ہوں۔۔۔ تمہاری بے گناہی کا انتظار کرتے کرتے تھک چکا ہوں۔ مگر اب میں اس انتظار سے خود کو آزاد کروانا چاہتا ہوں۔" وہ کوفت بھری اذیت سے کہتا آخر میں الفاظ دبا دبا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی کا دل یک دم دہل گیا۔۔

عالیان نے کسی خدشے کے پیش نظر سرفی میں ہلایا

"میں اس افیت سے خود کو آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ میں اب اپنی زندگی سکون سے جینا چاہتا ہوں۔ آج تک یہ تمہارے حصار میں رہی تھی۔ اب یہ میرے ارادوں پر چلے گی" وہ مضبوط لہجے میں گویا ارادہ کرتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

سلوی اسے بیٹھتے دل کے ساتھ جاتا دیکھتی رہی
اسکے جاتے ہی عالیان سلوی کے پاس آیا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"وہ ایسا کیسا کر سکتا ہے۔۔ طیبہ آنٹی نے وعدہ کیا تھا۔ وہ اپنا وعدہ کیسے توڑ سکتی ہیں" عالیاں سخت کبیدہ خاطر لہجے میں بولا تھا۔

سلوی نے ایک کرب زدہ سانس لی پھر جہاں کھڑی تھی وہیں بیٹھ گئی۔

"بہرام نے تھیک کہا۔ ہم دونوں بے وجہ ہی اذیت کاٹ رہے ہیں۔ کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ اچھا ہو کہ ایک دوسرے کو بھول کر اپنے راستے پر الگ ہو جائیں۔ کاش یہ پہلے ہی کر لیا ہوتا۔ وہ اپنی زندگی میں خوش ہوتا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

میں اپنی زندگی میں خوش ہوتی۔ بے کار ہی انتظار کیا۔ بے وجہ ہی امید رکھی۔ میں بھی کتنی بیوقوف ہوں۔۔" وہ تکلیف دہ قہقہہ لگاتی بولی۔۔

عالیان کا نیتے دل کے ساتھ اسے سن رہا تھا

"میں تو ایک چور نی تھی۔ چوری کرنے ہی گئی تھی بہرام کے گھر۔۔۔ چوری کرتی اور نکل آتی۔۔۔ بات ختم۔۔۔ ناوہ مجھے پھر کبھی یاد آتا۔ نا میں اسکو۔۔۔ زندگی سکون سے گزر رہی ہوتی مگر۔۔۔" وہ ایک لمحے کو ٹھہری اور کئی آنسو حلق سے اندر اتارے۔

"مگر یہ دل۔۔۔ ساری غلطی اسکی ہے۔۔۔ سلوی تمہیں اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا۔۔۔ بہرام تو انجان تھا۔۔۔ تمہیں ہی خود پر قابو رکھنا چاہیے تھا۔" وہ خود کو مخاطب کرتی شکوہ کناں انداز میں کہتی جا رہی تھی اور عالیان اسے بے بس نظروں سے دیکھتا جا رہا تھا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماہم کے اسے دھمکانے کے بعد وہ بہت ڈر گیا تھا۔ اس لیے اس نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

طیبہ کو اسنے بہانہ بنایا کہ اسکی جان کو خطرہ ہے کیونکہ وہ این جی او کے لیے کام کرتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp_0335 7500595

ڈاکٹر نے منع کیا کہ احسن کی حالت جانے لائق نہیں ہے مگر اس معاملے میں ماہم نے اسکی مدد کی۔
احسن کو نجی فلائٹ سے دوسرے شہر پہنچایا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"زرعون۔۔۔ ہمیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔ سلوی میرا انتظار کرتی ہوگی۔ مجھے اطلاع تو کرنے دیتے" طیبہ بہت زیادہ افسوس زدہ ہوتے ہوئے بولی۔

زرعون نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا ہے۔

"بہت سالوں بعد ملے ہیں آپ دونوں۔ میں کسی قیمت پر آپ دونوں کو کھونا نہیں چاہتا۔۔ میں نہیں جانتا کسی کی زندگی بگڑتی ہے یا سنورتی ہے۔ مجھے فقط اب آپ دونوں سے مطلب ہے۔۔"

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ماہم کا نام بھی لیتا مگر ماہم ملک اب اسکے دل سے اتر چکی تھی وہ اپنی حیثیت اسکی نظر میں کھو چکی تھی۔

ماہم نے اسے ایک جھٹکے میں اس بات کا احساس دلادیا تھا کہ آخر تھا تو وہ ایک نامکمل بے وجود انسان جس پر

احسان کیا جاتا ہے

جسکے جزبات معنی نہیں رکھتے۔۔۔۔۔

زرعون نے اس لمحے بامشکل خود کو روکنے سے روکا تھا۔ خود پر خوب ضبط کیا تھا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آنکھوں کے سامنے بار بار دھواں چھارہا تھا

ایک دم اسنے بریک لگائی تو ٹائروں کی چرچر کی آواز گونجی۔

بہرام نے بے اختیار سانس لیا۔

اگلے ہی لمحے وہ کسی بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

آج اسکا خول اتر اٹھا

آج وہ اپنے اندر کا تمام درد نکال پھینکنا چاہتا تھا

آج ماضی کی تمام تلخیاں وہ اس گھٹن زدہ ہوا میں تحلیل کرنا چاہتا تھا۔

کوئی اسے دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ ارد گرد کے ہوش سے بیگانہ وہ فقط آنسو بہائے جا رہا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد۔۔۔

اس رات کے بعد بہرام کی آنکھیں مزید سوکھ چکی تھیں۔

وہ جیسے اپنے اندر کے تمام آنسو بہا چکا تھا۔

اس نے خود کو آفس کے کاموں میں اس قدر مصروف کر رکھا تھا کہ مزید کچھ سوچنے کا وقت نہیں ملتا تھا۔۔

داور کے کہنے پر سلوی پھر سے سارا کی دیکھ بھال کرنے لگی تھی۔

دن بھر سارا کی دیکھ بھال کرتی وہ بھی خود کو مصروف کر چکی تھی۔

عالیان کو فیصلہ کرنا تھا۔

اسے مس سلوی کے ساتھ رہنا تھا یا مسٹر بہرام کے ساتھ

تھایا مسٹر بہرام کے ساتھ

www.kitabnagri.com

اسنے مس سلوی کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا

اور پھر اس گھر میں ماما (افت) بھی تو تھیں

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک مصروف سادن تھا

بہرام تابش آفس سیٹ پر بیٹھا ایک فائل پر سرسری سی نگاہ ڈال رہا تھا۔

اسکا سر پھٹنے لگا تو اس نے کنپٹیاں مسلی
پھر اٹھ کر باہر نکل آیا۔

وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا
مگر دقت یہ تھی جب بھی فراغت نصیب ہوتی تھی سلوی کا خیال آنے لگتا تھا۔

وہ یوں ہی خیالوں میں بہتا سڑک پر چلنے لگا۔
اسکی ڈیشننگ اور کرسامتی شخصیت کے باعث لوگ اسے مڑکر ضرور دیکھتے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ایک دم ایک گاڑی نے سامنے بریک لگائی تو وہ چونک کر رکا
دروازہ کھلا اور ماہم ملک باہر نکلی۔

"کیا بات ہے دیڑ کزن۔۔۔ ڈسٹرب لگ رہے ہو؟" تمام معاملہ جان کر بھی وہ انجان بنی رہی

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے اسکی طرف ساکت نظروں سے دیکھا پھر ریسیسٹ سے مسکرایا۔

"تم سے ایک وعدہ کیا تھا۔۔۔ چودھری ملک سرمد کو وزٹ کرنے کا۔۔۔ ابھی فری ہوں۔۔۔ چلتے ہیں" وہ کھوئے سے انداز میں لے ربط طریقے سے بولا تھا

ماہم کو اسکی حالت دیکھ کر افسوس ہوا تھا
(بہرام۔۔۔ اس عورت کی یادوں نے بھی تمہیں تکلیف پہنچائی ہے۔ اب اسکو بھولنا بھی تمہیں اذیت دے رہا ہے۔۔۔ مگر تم فکر نہ کرو۔۔۔ میں اپنی محبت سے تمہارا سب درد مٹا دوں گی۔۔۔ میں تم سے اتنا پیار کروں گی کہ تمہیں پھر سلوی بختیار یاد نہیں آئے گی) حویلی کی جانب بڑھتے ہوئے ماہم ملک اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔

بہرام سیٹ سے سرٹکا کر آنکھیں موندھ گیا تھا

اسکے چہرے پر بظاہر بلا کا سکون تھا

کرب تواند در تھا

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں حویلی پہنچے تو ماہم اسے سیدھا ملک سرمد کے کمرے میں لے آئی۔

بہرام نے ایک استہزائیہ نظر بیڈ پر لیٹے اس ضعیف اور فالج زدہ وجود پر ڈالی پھر سر جھٹک دیا۔

"کنڈیشن بہت سیریس ہے انکی۔۔۔ کچھ کھاپی بھی نہیں رہے۔۔۔ نازیادہ بولتے ہیں۔۔۔ بس کبھی کبھی بے خودی کے انداز میں تابش انکل کو پکارتے ہیں۔ حویلی کے وارث کو پکارتے ہیں۔۔۔ وی بتا نہیں سکتے مگر شدید پچھتاؤں میں ہیں۔۔۔ شاید انکی سانسیں اسی لیے اٹکی ہیں کہ تم آؤ اور انہیں معاف کر دو۔ انکی اذیت ختم کر دو" وہ آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے دکھ سے بولی تھی۔

بہرام اسکی باتیں سن کر ملک سرد کے قریب آیا اور زرا سمان پر جھکا

"اس روز تابش ملک بھی اتنا ہی بے بس ہو گا جیسے آپ ہیں۔۔۔ اس روز مہر و تابش کی سانسیں بھی ایسی ہی اٹک رہی ہوں گی جیسے آپ کی اٹک رہی ہیں۔۔۔ آپ نے تو معاف نہیں کیا تھا۔۔۔" وہ جتنا تے انداز میں کہتا ایک لمحہ کو ٹھہرا

"شاید ما ہم تھیک کہتی ہے۔ آپ کی سانسیں میرے معاف کرنے کی ہی منتظر ہیں۔۔ آپ کا بیٹا ہو تا تو معاف کر دیتا۔۔۔" وہ کہہ رہا تھا جب ملک سرمد نے اسے دو انگلیاں با مشکل اٹھا کر روکا

Posted On Kitab Nagri

"مُم۔۔۔ میں معافی کے قابل نہیں۔۔۔ مجھے مت معاف کرو مگر۔۔۔ مگر اس بد بخت کی ایک بات مان لو۔۔۔ میری سانسیں کبھی بھی ختم ہو جائیں گی۔۔۔ مجھ سے وعدہ کرو میرے مرنے کے بعد ماہم کو تنہا نہیں چھوڑو گے۔۔۔" وہ ٹیڑھے ہونٹوں کے ساتھ بامشکل مدہم سا بول پارہے تھے۔

ماہم پیچھے کھڑی اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔ اس سے شادی کر لو۔۔۔" ہر چھوٹی چھوٹی بات بھول جانے والے ملک سرمد یہ گزارش رٹے رٹائے انداز میں بولے تھے

"ملک صاحب۔ یہ آپ کیا کہہ رہیں۔۔ میں بہرام سے شادی۔۔۔" وہ مصنوعی حیرانگی سے بولنے لگی

www.kitabnagri.com

"مجھے منظور ہے۔۔۔ میں یہ شادی کروں گا۔۔۔" وہ فیصلہ کن انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکلتا چلا گیا

ماہم مالک سرمد کے سرہانے آکھڑی ہوئی اور انکے کان کے پاس جھکی

Posted On Kitab Nagri

"بھولے سے ہی سہی مگر آج آپ نے سچ بول دیا۔ مجھے امید نہیں تھی ملک صاحب مگر مرنے سے پہلے کچھ تو اچھا کیا آپ نے۔۔۔" وہ تیکھے پن سے بولی پھر خود بھی باہر نکلتی چلی گئی۔

کچھ دیر بعد ماہم اپنے کمرے میں دیوار گیر آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔

"بس ایک قدم مزید۔۔ اور تمہاری محبت تمہاری دسترس میں ہوگی۔" وہ بالوں کی لٹکانوں کے پیچھے اڑتی چمکتی آنکھوں کے ساتھ ادا سے بولی تھی۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"مسٹر بہرام اپنی کزن ماہم ملک سے شادی کر رہے ہیں۔" عالیان نے اسے اطلاع کی تو ایک پل کے لیے اسکا دماغ شل سا ہو گیا۔

آنکھوں کے کنارے سرخ سے ہونے لگے تھے

Posted On Kitab Nagri

"وہ ایسا کیسا کر سکتا ہے۔ وہ کسی اور سے کیسے شادی کر سکتا۔۔۔" حیرت اور جزبات کی شدت کے باعث سلوی کے گلے میں پھانس اٹکی تھی۔

"یعنی مسٹر بہرام نے فیصلہ کر لیا ہے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا۔" عالیان افسوس سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا۔

"اگر ایسا ہے تو اب آپ بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھیں گی۔ اب آپ مزید اس شخص کے لیے نہیں روئیں گی۔ ہم دونوں پہلے بھی ایک ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کی ہمت تھی۔ مس سلوی! اور آگے بھی رہیں گے۔ آپ کو ہرگز ایسے شخص کی ضرورت نہیں جس کو نا آپ پر اعتبار ہے نا بھروسہ ہے" عالیان نے سلوی کا ہاتھ پکڑا اور مضبوط انداز میں بولا تو سلوی پھیکے سے انداز میں مسکرائی

"تھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ اتنے سالوں تک میں سیراب کے پیچھے چلتی رہی تھی۔ یہی سوچتی رہی کہ جب ہم ملے گے تو وہ میری بات سنے گا۔۔۔ میرا اعتبار کرے گا۔۔۔ مگر شاید میں نے زیادہ توقع لگالی تھی۔۔۔" وہ ٹھہری اوت بھیگی سانس اندر کو کھینچی

"میں اب مزید بہرام یا ہمارے تعلق کے بارے میں نہیں سوچوں گی۔۔۔ مجھے اب ہر گز اس شخص کی ضرورت نہیں ہے جسے میری یا تمہاری کوئی قدر نہیں ہے۔۔۔ شادی کر رہا ہے نا وہ۔۔۔ اگر کبھی پھر سامنے

Posted On Kitab Nagri

ہوا تو اسے پورے دل سے مبارک باد دوں گی۔۔۔ ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دوں گی۔۔۔ اسے بتاؤں گی اسکے اس فیصلے نے مجھے توڑا نہیں ہے بلکہ مزید ہمت دی ہے۔۔۔ سب کچھ بھول کر آگے بڑھنے کا فیصلہ کرنے میں مدد دی ہے "وہ چختگی بھرے لہجے میں کہتی ہاتھ کی پشت سے آنکھیں صاف کرنے لگی۔

لہجہ میں بے حد کرب شامل تھا مگر وہ ضبط سے کہہ رہی تھی۔
اس لمحے جو اذیت سلوی سہہ رہی تھی کوئی اور ہوتا تو ڈھاڑے مار کر رو پڑتی۔

کہاں آسان ہوتا ہے اس قدر دردناک فیصلہ کرنا
جس شخص کو یاد کرتے کرتے تمام عمر گزری اسی شخص کو بھولنا تھا اب
جس شخص کے خیال و گماں سوتے جاگتے ساتھ رہتے تھے اسی شخص کی صورت تک کو بھی لا شعور سے نکالنا تھا
مشکل تھا۔

بے پناہ مشکل

مگر سلوی بختیار نے صبر کر لیا تھا

وہ اب مزید اس شخص کے آگے اپنی بے گناہی کی منتیں نہیں کرے گی جسے اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی

سلوی نے گلے میں انکی پھانس اندر اتاری اور کاڑیڈور کی دیوار کے ساتھ لگے بیچ پر بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ سوچتے ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں انگلیاں رگڑنے لگی تھی
چہرے سے بھی پریشانی ظاہر ہوتی تھی

"کیا بات ہے مس سلوی! اب آپ کو کونسی بات پریشان کر رہی ہے؟" عالیان بھی اسکے ساتھ بیٹھا اور فکر مندی سے استفسار کرنے لگا۔

سلوی اسکی طرف مڑی اور اسکا ہاتھ تھاما۔

"عالیان جس وقت تم پر حملہ ہوا تھا تا تب مجھے حقیقت نہیں معلوم تھی مگر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ مجھے یوں ہی لگا تھا جیسا میرا اپنی اولاد تکلیف میں ہو۔ اس وقت بھی میں شدت سے یہ بات جاننا چاہتی تھی کہ تم پر حملہ کس نے کروایا ہو گا۔ اور اب جب حقیقت واضح ہے۔۔۔ میرا تمہارا تعلق واضح ہے تو میرے دل کو کیسے سکون آ سکتا ہے بھلا۔۔۔ میرا دل ڈرتا ہے کہ کہیں تم پر پھر سے حملہ نہ ہو جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ اصل مجرم جلد پکڑا جائے اور نہات بیگ ہی جانتا تھا اس کے بارے میں جسے مار دیا گیا ہے" وہ اپنی پریشانی کا سبب بتاتے ہوئے کہنے لگی

لہجے میں خوف اور پریشانی عیاں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مس سلوی! مجرم چاہے کتنا بھی چھپ لے۔ ایک روز لائٹ میں آہی جاتا ہے۔ ہمیں اتنا تو پتا ہے ناکہ وہ جو بھی ہے ایک عورت ہے اور شاید ہمارے آس پاس ہے۔ کیا ہوا جو نہات بیگ مر گیا۔ صحیح وقت آنے پر وہ عورت سب کے سامنے واضح ہو جائے گی۔" وہ بھرپور تسلی بھرے لہجے میں اسکو فکر مندی سے نکال رہا تھا۔

وہی نکالتا تھا

وہی نکال سکتا تھا

سلوی نے اسکی بات سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلادیا۔۔

"کیا تمہیں لگتا ہے بہرام کو اس بات کی کوئی فکر ہوگی۔" کچھ دیر بعد وہ پرسوچ انداز میں مدھم سا بولی۔

"مجھے نہیں لگتا۔ پہلے یہ پتا نہیں تھا کہ مسٹر بہرام کو حقیقت معلوم ہے تو لگا وہ کیس سے نکالنے کے لیے خود کا ڈیفینس کر رہے ہیں۔ پھر جب پتا لگا کہ وہ میرے اور اپنے تعلق سے باخبر ہیں تو لگا کہ شاید وہ اس بارے میں ذاتی طور پر سوچیں گے۔ میرے لیے کنسرن دیکھائیں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔" گہری یاسیست بھری سانس لے کر کہتا وہ یک دم رکا تھا

یوں جیسے دل ہی دل میں کوئی افسوس سا اتر اٹھا

Posted On Kitab Nagri

پھر دھیرے سے اپنا سر سلوی کے کاندھے سے اٹالیا۔

"مس سلوی! آپ میرے لیے سوچتی ہیں۔ میری حفاظت کو لیکر کنسرن رہتی ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ نا کسی کی ہمدردی۔ نا ہی کسی کی توجہ۔۔۔" اس کے کانڈھے پر سر ٹکائے وہ بہت مدہم سے انداز میں بولا تھا۔

سلوی متا بھری محبت کے ساتھ اسکا سر تھکنے لگی تو عالیاں نے سکون یا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

کچھ دیر پہلے جو شادی کی بات سن کر غصہ اور تعجب ہوا تھا وہ سب زائل ہو چکا تھا۔



بہرام تابش اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا۔ عادتاً کوٹ پاور سیٹ پر تھا
 ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ کے بازو کہنیوں تک مڑوڑ رکھے تھے۔
 بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔

بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ وہ بہت جاذب نظر لگ رہا تھا۔
اس وقت وہ مکمل طور پر ایک بلیو پرنٹ کو دیکھنے میں غرق تھا

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف کی کرسی پر بھی بیٹھا تھا جو کہ ایک ہفتے کی لیف کے بعد واپس کام پر آ گیا تھا

یچی کو بہرام کچھ ڈسٹرب سا لگا تھا پھر یہ سوچ کر نظر انداز کر دیا کہ وہ کہاں اسے اپنی پریشانی کا سبب بتائے گا۔

"یہ اچھا ہے بچی۔۔ ہم اسی ڈیزائن پر کام کریں گے" بلیو پرنٹ پر نظریں رکھے ہوئے وہ بچی کو مخاطب کر کے بولا۔

یچی کے بنائے گئے بلیو پرنٹ کو اس نے رضامندی دی تھی۔

"او کے سر" یچی نے حکم کی تا میل کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ اٹھ کر جانے لگا جب بہرام نے پکارا

www.kitabnagri.com

"میں شادی کر رہا ہوں اگلے ہفتے۔ تم بھی انوائسٹڈ ہو" بہرام نے سراٹھا کر بہت معمولی سے انداز میں اطلاع دی تھی۔۔

"اوہ! کانگریس لیڈر سر۔۔ ٹھینکس فار انوائٹنگ می" وہ حیرت پر قابو پاتے ہوئے شکر گزار لہجے میں بولا پھر بہرام سے جانے کی رخصت لیکر بلیو پرنٹ اٹھا کر آفس سے نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں چاہتا تھا کہ بلال فراسک کے لیے دیے گئے کاغذ دیکھے تاہم اس نے بلال سے ریپارٹ کی تصویر بھیجنے کو نہیں کہا تھا۔

پھر وہ سیٹ پر آگے کو ہوبیٹھا
انداز پر سوچ تھا

ایک دم وہ سیٹ سے اٹھا اور اسکی پشت سے کوٹ اتار کر پہنتا ہوا باہر نکل گیا۔
اسے ایک ضروری میٹنگ اڈینڈ کرنی تھی



www.kitabnagri.com

دودن بعد---

ملک سوشل ایجنسی کی عمارت کی اس منزل پر بنے ہال کمرے میں وسعت میں رکھی کرسی پر عالیان بیٹھا تھا۔
اسنے ایک گٹار تھام رکھا تھا جسے وہ سامنے بیٹھے بچوں کو سکھا رہا تھا۔

بچے بہت شوق اور اشتیاق سے گٹار کی تاروں پر چلتی اسکی انگلیاں دیکھ رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سیاہ چادر میں خود کو مکمل لپیٹے پٹھانی خدو خال کی مالک پلوشہ کا گزر اس ہال کمرے کے باہر سے ہوا تو اندر سے آتی گٹار کی دھن سن کر رکی۔

وہ دروازے کے پاس ٹھہری اور دیوار کے آگے بیٹھے لڑکے کو دیکھنے لگی
دھن بہت اچھی تھی جس کی وجہ سے رک کر سننے پر مجبور ہو گئی۔

کچھ دیر بعد عالیان نے دھن بجانارو کی تو گویا پلوشہ سحر سے آزاد ہوئی تھی۔

عالمیان کی نظر بھی اس پریٹری توپلو شہ گڑ بڑاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی۔

وہ اب پہلے کی طرح بے باک نہیں رہی تھی

اب اسے ڈر لگتا تھا مردوں سے

خاص طور پر امیر مردوں سے

چادر میں ڈھکے ہونے کے باعث عالیان اسکا چہرہ تو نہیں دیکھ پایا تھا مگر کسی بات نے عالیان کو اس طرف دیکھتے رہنے پر مجبور کیا تھا جس طرف وہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں آتے ہوئے اسے چار روز ہو گئے تھے اور اس نے یہاں واحد اس لڑکی کو ہی چادر اوڑھے نقاب کیے دیکھا تھا

اگلے ہی میل وہ سر جھٹک کر بچوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔



نہات بیگ کی موت کی خبر ہر جگہ پھیل چکی تھی جس کے باعث عدالت کی تیسری پیشی منسوخ کر کے قتل کی تفتیش کا حکم دے دیا تھا

الفت جبار اس وقت اپنے آفس میں موجود تھی جب اس تک یہ خبر پہنچی تھی۔

کچھ دیر گزری تھی جب دروازہ کھلا اور ماہم اندر داخل ہوئی۔

دونوں ایک دوسرے سے گرم جوشی سے ملی تھی

Posted On Kitab Nagri

"بہت خوش لگ رہی ہو ماہم" چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجاتے ہوئے الفت نے استفسار کیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"آج میں حد سے زیادہ خوش ہوں۔ یونو میں شادی کر رہی ہوں۔" وہ پورے دل سے خوش ہوتے ہوئے الفت

کو بتاتے ہوئے بولی

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کون ہے وہ خوش نصیب" الفت نے دلچسپی سے پوچھا

"بہرام تابش" ماہم نے اسکا نام لیا تو لہجہ دلفریب ہوا تھا جبکہ الفت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔
اسنے نامحسوس انداز میں اپنا موبائل شیشے کی میز پر رکھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو شادی شدہ ہے۔۔" الفت یک دم حیرت زدگی سے بولی تھی۔

"کس نے کہا مرد دوسری شادی نہیں کر سکتا خاص طور پر وہ مرد جس کی پہلی شادی تباہ ہو چکی ہو۔۔۔" وہ لفظوں پر زور دیتی ادا سے بولی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے "الفت آگے کو ہو بیٹھی اور سوالیہ انداز میں کہا۔

"میں زیادہ تو نہیں جانتی پر اتنا ضرور پتا ہے کہ بہرام اور سلوی کی شادی اچھی نہیں چلی تھی۔ دونوں کے درمیان کچھ غلط فہمیاں تھیں جس کی وجہ سے بہرام اب سلوی سے نفرت کرتا ہے۔ اور مجھے اسی چیز کا فائدہ اٹھانا ہے۔ بہرام کی غلط فہمی دور نہیں ہونے دینے۔" وہ زرعون کی بتائی گئی تمام بات کو مختصر کرتے ہوئے اپنے ارادے سے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے بہرام اب سلوی سے محبت نہیں کرتا۔" الفت نے سیٹ سے ٹیک لگائی اور پرسونج نگاہ اٹھائی۔

"میں نے ہمیشہ سلوی یا سلوی سے جڑی ہر چیز کے زکر پر بہرام کو ڈسٹرب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ میرا نہیں خیال اب وہ مزید اس کے بارے میں سوچتا ہوگا۔ ویسے بھی دو دن بعد شادی ہے۔" ماہم بے فکر لہجے میں بولتی منہ پر جھولتی لٹ گھمانے لگی۔

"مگر تمہیں احتیاط کرنی چاہیے۔ جب تک سلوی اسکے سامنے رہے گی وہ اسے نہیں بھولے گا۔" الفت اندیشا ظاہر کرتے ہوئے بولی تو ماہم نے نخوت سے سر جھٹک دیا۔

"میں نے دیکھا ہے بہرام کو سلوی کے ناموجود ہونے پر بھی اسے یاد کرتے ہوئے۔ سلوی کے نظروں سے ہٹ جانے سے کام نہیں بنے گا۔" وہ چہرے پر تیز قسم کے تاثرات لاتے ہوئے بولی تو الفت اشتیاق سے آگے ہوئی

"تو پھر؟"

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر یہ مسئلہ اسکی موت سے ختم ہو گا۔ ناوہ زندہ ہوگی ناہی میرے اور بہرام کے درمیان میں آئے گی۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تو الفت نے اسے آبرو اچکا کر دیکھا

"کیا تم سچ میں کسی کو مار سکتی ہو؟"

"بہرام کو حاصل کرنے کے لیے میں اسے بھی مار دوں گی اور ہو سکا تو عالیان تو" وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے تیز نگاہوں اور پختہ لہجے میں بولی تھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔

اسکے جاتے ہی الفت کے چہرے پر ایک مکار سی مسکراہٹ آئی
وہ میز سے اپنا موبائل اٹھا کر ہاتھ میں گھمانے لگ گئی۔

www.kitabnagri.com ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ اتوار کا دن تھا

اس روز ماہم اور بہرام کا نکاح ہونا تھا

ماہم اپنے کمرے میں کھڑی آئینے میں اپنا سراپا دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میر و نرنگ کا ڈیزائن جوڑا پہنے
 بالوں کو نیچے کی جانب سے کرل کیے
 کانوں اور گلے میں سفید موتیوں والے آمیزے پہنے
 اور ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ تیار کھڑی تھی۔

آج اسکے لیے بہت اہم دن تھا
آج بلاخر بہرام تابش اسکا ہونے والا تھا۔

وہ ملک سرمد کے کمرے میں آئی اور ٹھہر کر کچھ دیر انہیں دیکھتی رہی جو بہت ضعیف معلوم ہو رہے تھے

پہلے تو وہ انہیں ویل چیئر پر بیٹھا کر باہر لے جاتی تھی مگر اب وہ بستر سے بھی نہیں اٹھتے تھے

www.kitabnagri.com

"آج میرا نکاح ہے۔ اس حویلی کے وارث کے ساتھ۔ دعا نہیں دیں گے" وہ انکے سرہانے آکھڑی ہوئی اور اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نکاح کے بعد میں بہرام کے ساتھ شفٹ ہو جاؤں گی مگر آپ فکر مت کریں۔ ملازم آپکا خیال رکھیں گے اور میں بھی آتی جاتی رہوں گی۔ خیر مجھے دیر ہو رہی ہے۔ نکلتی ہوں" وہ اپنے ارادے سے آگاہ کرتی کمرے سے نکلتی چلی گئی

ملک سرمد کی کھلی آنکھیں چھت کو گھورتی رہ گئیں۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"مس سلوی۔ آپ بھی ساتھ چلیں آج میرے" ناشتے کے وقت عالیان نے سلوی سے پوچھا تو اس نے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ محض عالین کی جانی حفاظت کے بارے میں ہی سوچتی تھی۔
جب تک اصل قاتلہ نہیں پکڑی جائے گی اسے ڈھڑکا لگا رہنا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کر نکل پڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"آج مسٹر بہرام کا نکاح ہے۔ ماہم ملک کی خواہش پر یہ نکاح ایجنسی میں ہو گا۔" راستے میں عالیان نے اطلاع کی تھی۔

"تم مجھے اس لیے آج لے جا رہے ہو۔" سلوی نے اسکی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا

"آپ نے کہا تھا نا مسٹر بہرام کو انکی شادی پر مبارک باد دیں گی۔" عالیان کاندھے اچکا کر بولا تو سلوی پھیکا سا مسکرائی۔

"کیا یہ اتنا آسان ہے۔" وہ سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

عالیان کچھ لمحے کے لیے خاموش رہا۔

"اوکے۔ اب اس بارے میں مزید بات نہیں ہوگی۔ میں تو آپ کو اس لیے لے جا رہا ہوں تاکہ آپ میری بجائی گئی دھنیں سنیں اور ریلیکس ہو جائیں" ایک گہری سانس بھرتا وہ ہاتھ پسپائی کے انداز میں اٹھا کر کہنے لگا تو سلوی مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں لگتا ہے میں کبھی تمہاری بجائی گئی دھنیں سنی کر ریلیکس نہیں ہوئی ہوں گی" وہ آبرو اچکا کر اس سے سوال کرنے لگی تو علیا نے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس دیا۔

جب وہ لندن میں تھے اور عالیان نے میوزک کلاسز جو اُن کی تھیں تو یہ سلوی ہی تھی جو اسکے سامنے بیٹھ کر اسے پریکٹس کرتا ہوا دیکھتی تھی اور اسکی بجائی گئی دھنوں کو سرہاتی تھی۔



بہرام کی گاڑی ملک سوشل ایجنسی کے باہر رکی تو اسکی نظرسلموی پر پڑی۔

سلوی عالیان کے ساتھ گاڑی سے اتری تھی۔

وہ بھی بہرام کو دیکھ چکی تھی مگر نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئی۔

www.kitabnagri.com

بہرام نے سٹیرنگ ویل پر مٹھی جما کر رکھی اور ایک لمحے کو آنکھیں موندھ کر کھولیں۔

پھر خود بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا اور اپنے قدم آگے بڑھالیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دو قدم چلا تھا جب ماہم تیزی سے اسکی طرف نکلتی آئی
اسکے چہرے پر بھرپور خوشی تھی۔

"مجھے بہت اچھا لگا بہرام۔ تم میرے کہنے پر یہاں نکاح کرنے پر راضی ہو گئے۔" وہ پاس آتے ہوئے چاہت بھرے لہجے میں کہتے بہرام کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔

بہرام کو چھونے کے لمس نے ماہم ملک کے دل میں سنسنی سی بھر دی تھی۔

وہ جان بوجھ کر سلوی کو دکھانے کے لیے اس کے قریب آئی تھی۔

سلوی ٹھہر کر دیکھنے لگی

اسکے دل میں تکلیف ہوئی تھی مگر چہرے سے عیاں نہیں کیا۔

www.kitabnagri.com

سالوں پہلے جو ہاتھ پھوپھو نے اسکے ہاتھ میں دیا تھا آج وہ ہاتھ کسی اور کا ہاتھ تھا مے ہوئے تھا۔

بظاہر ماہم کی بات کا جواب دیتے بہرام کی نظراوٹ سے سلوی پر تھی۔

عالیان یک دم سلوی کے آگے آکھڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپکولانا ہی نہیں چاہیے تھا۔" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا مگر سلوی نے اسے تیزی سے پیچھے کیے اور دو قدم آگے چلی

"مس سلوی!" عالیان نے اسے پکارا۔

اگلے ہی لمحے ایک تیز بھاری آواز نے عالیان کی آنکھیں پھٹنے پر مجبور کیں

ہر سویک دم سناٹا سا چھا گیا تھا

آواز سن کر ماہم اور بہرام بھی اس طرف متوجہ ہوئے تھے

سامنے کا منظر جہاں ماہم کو حیران کر گیا وہیں بہرام کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا

www.kitabnagri.com

وہ ماہم کو پیچھے ہٹاتا بے اختیار سلوی کی طرف بڑھا جس کے پہلو کو تیز نوکیلی گولی چیرتی ہوئی نکل گئی تھی اور وہ درد سے دہری ہوتی زمین پر گر رہی تھی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر بہرام اپنی کزن ماہم ملک سے شادی کر رہے ہیں۔" عالیان نے اسے اطلاع کی تو ایک پل کے لیے اسکا دماغ شل سا ہو گیا۔

آنکھوں کے کنارے سرخ سے ہونے لگے تھے

"وہ ایسا کیسا کر سکتا ہے۔ وہ کسی اور سے کیسے شادی کر سکتا۔۔۔" حیرت اور جزبات کی شدت کے باعث سلوی کے گلے میں پھانس اٹکی تھی۔

"یعنی مسٹر بہرام نے فیصلہ کر لیا ہے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا۔" عالیان افسوس سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا۔

"اگر ایسا ہے تو اب آپ بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھیں گی۔ اب آپ مزید اس شخص کے لیے نہیں روئیں گی۔ ہم دونوں پہلے بھی ایک ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کی ہمت تھی۔ مس سلوی! اور آگے بھی رہیں گے۔ آپ کو ہرگز ایسے شخص کی ضرورت نہیں جس کو نا آپ پر اعتبار ہے نا بھروسہ ہے" عالیان نے سلوی کا ہاتھ پکڑا اور مضبوط انداز میں بولا تو سلوی پھیکے سے انداز میں مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"تھیک کہہ رہے ہو تم۔۔ اتنے سالوں تک میں سیراب کے پیچھے چلتی رہی تھی۔ یہی سوچتی رہی کہ جب ہم ملے گے تو وہ میری بات سنے گا۔۔۔ میرا اعتبار کرے گا۔۔ مگر شاید میں نے زیادہ توقع لگالی تھی۔۔۔" وہ ٹھہری اوت بھیگی سانس اندر کو کھینچی

"میں اب مزید بہرام یا ہمارے تعلق کے بارے میں نہیں سوچوں گی۔۔۔ مجھے اب ہرگز اس شخص کی ضرورت نہیں ہے جسے میری یا تمہاری کوئی قدر نہیں ہے۔۔۔ شادی کر رہا ہے نا وہ۔۔۔ اگر کبھی پھر سامنے ہوا تو اسے پورے دل سے مبارک باد دوں گی۔۔۔ ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دوں گی۔۔۔ اسے بتاؤں گی اسکے اس فیصلے نے مجھے توڑا نہیں ہے بلکہ مزید ہمت دی ہے۔۔۔ سب کچھ بھول کر آگے بڑھنے کا فیصلہ کرنے میں مدد دی ہے" وہ پختگی بھرے لہجے میں کہتی ہاتھ کی پشت سے آنکھیں صاف کرنے لگی۔

لہجہ میں بے حد کرب شامل تھا مگر وہ ضبط سے کہہ رہی تھی۔
اس لمحے جو اذیت سلوی سہہ رہی تھی کوئی اور ہوتا تو ڈھاڑے مار کر رو پڑتی۔

کہاں آسان ہوتا ہے اس قدر دردناک فیصلہ کرنا
جس شخص کو یاد کرتے کرتے تمام عمر گزری اسی شخص کو بھولنا تھا اب
جس شخص کے خیال و گماں سوتے جاگتے ساتھ رہتے تھے اسی شخص کی صورت تک کو بھی لاشعور سے نکالنا تھا
مشکل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بے پناہ مشکل

مگر سلوی بختیار نے صبر کر لیا تھا

وہ اب مزید اس شخص کے آگے اپنی بے گناہی کی منتیں نہیں کرے گی جسے اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی

سلوی نے گلے میں اُنکی پھانس اندر اتاری اور کاڑیڈور کی دیوار کے ساتھ لگے بیچ پر بیٹھی۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں انگلیاں رگڑنے لگی تھی

چہرے سے بھی پریشانی ظاہر ہوتی تھی

"کیا بات ہے مس سلوی! اب آپکو کونسی بات پریشان کر رہی ہے؟" عالیاں بھی اسکے ساتھ بیٹھا اور فکر مندی سے استفسار کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

سلوی اسکی طرف مڑی اور اسکا ہاتھ تھاما۔

"عالیان جس وقت تم پر حملہ ہوا تھا نائب مجھے حقیقت نہیں معلوم تھی مگر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ مجھے یوں

ہی لگا تھا جیسا میرا اپنی اولاد تکلیف میں ہو۔ اس وقت بھی میں شدت سے یہ بات جاننا چاہتی تھی کہ تم پر حملہ

کس نے کروایا ہو گا۔ اور اب جب حقیقت واضح ہے۔۔۔ میرا تمہارا تعلق واضح ہے تو میرے دل کو کیسے سکون آ

Posted On Kitab Nagri

سکتا ہے بھلا۔۔۔ میرا دل ڈرتا ہے کہ کہیں تم پر پھر سے حملہ نہ ہو جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ اصل مجرم جلد پکڑا جائے اور نہات بیگ ہی جانتا تھا اس کے بارے میں جسے مار دیا گیا ہے "وہ اپنی پریشانی کا سبب بتاتے ہوئے کہنے لگی

لہجے میں خوف اور پریشانی عیاں تھیں۔

"مس سلوی! مجرم چاہے کتنا بھی چھپ لے۔ ایک روز لائٹ میں آہی جاتا ہے۔ ہمیں اتنا تو پتا ہے ناکہ وہ جو بھی ہے ایک عورت ہے اور شاید ہمارے آس پاس ہے۔ کیا ہوا جو نہات بیگ مر گیا۔ صحیح وقت آنے پر وہ عورت سب کے سامنے واضح ہو جائے گی۔" وہ بھریور تسلی بھرے لہجے میں اسکو فکر مندی سے نکال رہا تھا۔

وہی نکالتا تھا

وہی نکال سکتا تھا

www.kitabnagri.com

سلوی نے اسکی بات سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

"کیا تمہیں لگتا ہے بہرام کو اس بات کی کوئی فکر ہوگی۔" کچھ دیر بعد وہ پرسوچ انداز میں مدھم سا بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں لگتا۔ پہلے یہ پتا نہیں تھا کہ مسٹر بہرام کو حقیقت معلوم ہے تو لگا وہ کیس سے نکالنے کے لیے خود کا ڈیفینس کر رہے ہیں۔ پھر جب پتا لگا کہ وہ میرے اور اپنے تعلق سے باخبر ہیں تو لگا کہ شاید وہ اس بارے میں ذاتی طور پر سوچیں گے۔ میرے لیے کنسرن دیکھائیں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔" گہری یاسیست بھری سانس لے کر کہتا وہ یک دم رکا تھا

یوں جیسے دل ہی دل میں کوئی افسوس سا اتر اٹھا

پھر دھیرے سے اپنا سر سلوی کے کاندھے سے ٹکالیا۔

"مس سلوی! آپ میرے لیے سوچتی ہیں۔ میری حفاظت کو لیکر کنسرن رہتی ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ نا کسی کی ہمدردی۔ نا ہی کسی کی توجہ۔۔۔" اس کے کانڈھے پر سر ٹکائے وہ بہت مدھم سے انداز میں بولا تھا۔

سلوی متا بھری محبت کے ساتھ اسکا سر تھکنے لگی تو عالیان نے سکون پا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

کچھ دیر پہلے جو شادی کی بات سن کر غصہ اور تعجب ہوا تھا وہ سب زائل ہو چکا تھا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

"میں شادی کر رہا ہوں اگلے ہفتے۔ تم بھی انوائٹڈ ہو" بہرام نے سر اٹھا کر بہت معمولی سے انداز میں اطلاع دی تھی۔۔

"اوہ! کانگریس چو لیشنز سر۔۔ ٹھینکس فار انوائٹنگ می" وہ حیرت پر قابو پاتے ہوئے شکر گزار لہجے میں بولا پھر بہرام سے جانے کی رخصت لیکر بلیو پرنٹ اٹھا کر آفس سے نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد بہرام سیٹ پر پیچھے ہو کر ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا۔
اسکے انداز میں عجیب قسم کا اطمینان شامل تھا

دفعتا سنے موبائل اٹھائی اور کال ملائی۔

کتاب ناگرمی

www.kitabnagri.com

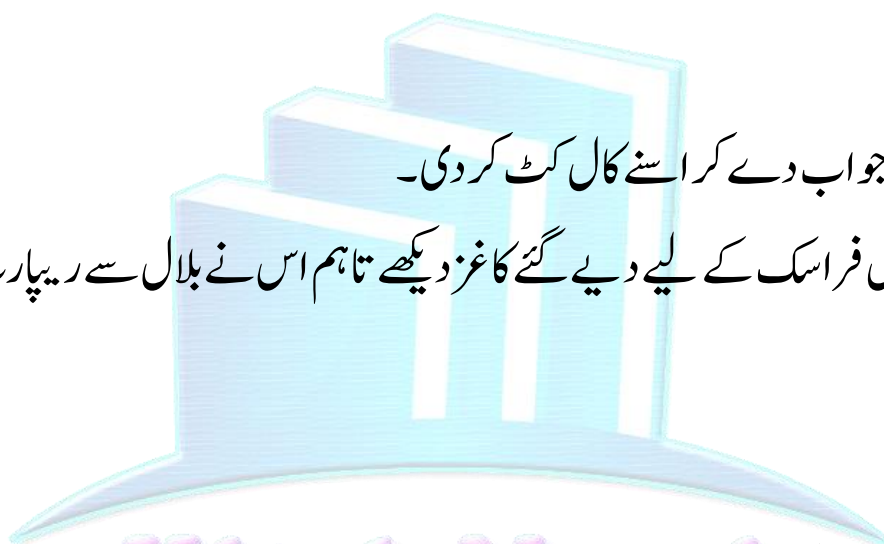
"اس روز میں فرانسک ریپارٹ تمھاری کار میں ہی بھول گیا تھا بلال۔ مجھے جلد از جلد وہ پہنچا دو" دوسری طرف سے فون اٹھاتے ہی اس نے بلال کو حکم پیش کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سر! میں ایک کیس کے سلسلے میں شہر سے باہر آیا ہوا ہوں۔ اور فرانسلک ریپارٹ میری گاڑی کے ڈیش بارڈ میں پڑی ہے۔ میں ایک ہفتے تک واپس آ جاؤں گا۔ آپ کو تب تک ویٹ کرنا ہو گا۔" بلال نے معذرت کرتے ہوئے کہا تھا۔

بہرام کے تاثرات بد مزہ ہوئے تھے۔

"تھیک ہے" دو لفظی جواب دے کر اس نے کال کٹ کر دی۔
وہ نہیں چاہتا تھا کہ بلال فراسک کے لیے دیے گئے کاغذ دیکھے تاہم اس نے بلال سے ریپارٹ کی تصویر بھیجنے کو نہیں کہا تھا۔



www.kitabnagri.com

پھر وہ سیٹ پر آگے کو ہو بیٹھا

انداز پر سوچ تھا

ایک دم وہ سیٹ سے اٹھا اور اسکی پشت سے کوٹ اتار کر پہنتا ہوا باہر نکل گیا۔
اسے ایک ضروری میٹنگ اڈینڈ کرنی تھی

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

دودن بعد---

ملک سوشل ایجنسی کی عمارت کی اس منزل پر بنے ہال کمرے میں وسعت میں رکھی کرسی پر عالیان بیٹھا تھا۔
اسنے ایک گٹار تھام رکھا تھا جسے وہ سامنے بیٹھے بچوں کو سکھا رہا تھا۔

بچے بہت شوق اور اشتیاق سے گٹار کی تاروں پر چلتی اسکی انگلیاں دیکھ رہے تھے۔۔۔

سیاہ چادر میں خود کو مکمل لپیٹے پٹھانی خدو خال کی مالک پلوشہ کا گزرا اس ہال کمرے کے باہر سے ہوا تو اندر سے آتی گٹار کی دھن سن کر رکی۔

وہ دروازے کے پاس ٹھہری اور دیوار کے آگے بیٹھے لڑکے کو دیکھنے لگی۔
دھن بہت اچھی تھی جس کی وجہ سے رک کر سننے پر مجبور ہو گئی۔

کچھ دیر بعد عالیان نے دھن بجانارو کی تو گویا پلوشہ سحر سے آزاد ہوئی تھی۔

عالمیان کی نظر بھی اس پر پڑی تو پلو شہ گڑ بڑاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب پہلے کی طرح بے باک نہیں رہی تھی
اب اسے ڈر لگتا تھا مردوں سے
خاص طور پر امیر مردوں سے

چادر میں ڈھکے ہونے کے باعث عالیاں اسکا چہرہ تو نہیں دیکھ پاتھا مگر کسی بات نے عالیاں کو اس طرف دیکھتے رہنے پر مجبور کیا تھا جس طرف وہ گئی تھی۔

یہاں آتے ہوئے اسے چار روز ہو گئے تھے اور اسے یہاں واحد اس لڑکی کو ہی چادر اوڑھے نقاب کیے دیکھا تھا

سوجہ ہو لیا۔۔۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

نہات بیگ کی موت کی خبر ہر جگہ پھیل چکی تھی جس کے باعث عدالت کی تیسری پیشی منسوخ کر کے قتل کی تفتیش کا حکم دے دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

الفت جبار اس وقت اپنے آفس میں موجود تھی جب اس تک یہ خبر پہنچی تھی۔

کچھ دیر گزری تھی جب دروازہ کھلا اور ماہم اندر داخل ہوئی۔

دونوں ایک دوسرے سے گرم جوشی سے ملی تھی

"بہت خوش لگ رہی ہوں، ہم" چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجاتے ہوئے الفت نے استفسار کیا

"آج میں حد سے زیادہ خوش ہوں۔ یونو میں شادی کر رہی ہوں۔" وہ پورے دل سے خوش ہوتے ہوئے الفت

کو بتاتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کون ہے وہ خوش نصیب" الفت نے دلچسپی سے پوچھا

"بہرام تابش" ماہم نے اسکا نام لیا تو لہجہ دلفریب ہوا تھا جبکہ الفت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

اسنے نامحسوس انداز میں اپنا موبائل شنشے کی میز پر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو شادی شدہ ہے۔۔" الفت یک دم حیرت زدگی سے بولی تھی۔

"کس نے کہا مرد دوسری شادی نہیں کر سکتا خاص طور پر وہ مرد جس کی پہلی شادی تباہ ہو چکی ہو۔۔۔" وہ لفظوں پر زور دیتی ادا سے بولی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے "لفت آگے کو ہو بیٹھی اور سوالیہ انداز میں کہا۔

"میں زیادہ تو نہیں جانتی پر اتنا ضرور پتا ہے کہ بہرام اور سلوی کی شادی اچھی نہیں چلی تھی۔ دونوں کے درمیان کچھ غلط فہمیاں تھیں جس کی وجہ سے بہرام اب سلوی سے نفرت کرتا ہے۔ اور مجھے اسی چیز کا فائدہ اٹھانا ہے۔ بہرام کی غلط فہمی دور نہیں ہونے دینے۔" وہ زرعون کی بتائی گئی تمام بات کو مختصر کرتے ہوئے اپنے ارادے سے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے بہرام اب سلوی سے محبت نہیں کرتا۔" الفت نے سیٹ سے ٹیک لگائی اور پرسونج نگاہ اٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ہمیشہ سلوی یا سلوی سے جڑی ہر چیز کے زکر پر بہرام کو ڈسٹرب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ میرا نہیں خیال اب وہ مزید اس کے بارے میں سوچتا ہوگا۔ ویسے بھی دودن بعد شادی ہے۔" ماہم بے فکر لہجے میں بولتی منہ پر جھولتی لٹ گھمانے لگی۔

"مگر تمہیں احتیاط کرنی چاہیے۔ جب تک سلوی اسکے سامنے رہے گی وہ اسے نہیں بھولے گا۔" الفت اندیشا ظاہر کرتے ہوئے بولی تو ماہم نے نخوت سے سر جھٹک دیا۔

"میں نے دیکھا ہے بہرام کو سلوی کے ناموجود ہونے پر بھی اسے یاد کرتے ہوئے۔ سلوی کے نظروں سے ہٹ جانے سے کام نہیں بنے گا۔" وہ چہرے پر تیز قسم کے تاثرات لاتے ہوئے بولی تو الفت اشتیاق سے آگے ہوئی

"تو پھر؟"

"تو پھر یہ مسئلہ اسکی موت سے ختم ہو گا۔ ناوہ زندہ ہوگی نا ہی میرے اور بہرام کے درمیان میں آئے گی۔" وہ ایک ایک لفظ چپا کر بولی تو الفت نے اسے آبرو اچکا کر دیکھا

"کیا تم سچ میں کسی کو مار سکتی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"بہرام کو حاصل کرنے کے لیے میں اسے بھی مار دوں گی اور ہو سکا تو عالیاں تو" وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے تیز نگاہوں اور پختہ لہجے میں بولی تھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔

اسکے جاتے ہی الفت کے چہرے پر ایک مکاری مسکراہٹ آئی
وہ میز سے اپنا موبائل اٹھا کر ہاتھ میں گھمانے لگ گئی۔



★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ اتوار کا دن تھا

اس روز ماہم اور بہرام کا نکاح ہونا تھا

www.kitabnagri.com

ماہم اپنے کمرے میں کھڑی آئینے میں اپنا سراپا دیکھ رہی تھی۔

میر ون رنگ کا ڈیزائن جوڑا پہنے

بالوں کو نیچے کی جانب سے کرل کیے

کانوں اور گلے میں سفید موتیوں والے آمیزے پہنے

اور ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ تیار کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج اسکے لیے بہت اہم دن تھا
آج بلاخر بہرام تابش اسکا ہونے والا تھا۔

وہ ملک سرمد کے کمرے میں آئی اور ٹھہر کر کچھ دیر انہیں دیکھتی رہی جو بہت ضعیف معلوم ہو رہے تھے

پہلے تو وہ انہیں ویل چیئر پر بیٹھا کر باہر لے جاتی تھی مگر اب وہ بستر سے بھی نہیں اٹھتے تھے

"آج میرا نکاح ہے۔ اس حویلی کے وارث کے ساتھ۔ دعا نہیں دیں گے" وہ انکے سرہانے آکھڑی ہوئی اور اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔

"نکاح کے بعد میں بہرام کے ساتھ شفٹ ہو جاؤں گی مگر آپ فکر مت کریں۔ ملازم آپ کا خیال رکھیں گے اور میں بھی آتی جاتی رہوں گی۔ خیر مجھے دیر ہو رہی ہے۔ نکلتی ہوں" وہ اپنے ارادے سے آگاہ کرتی کمرے سے نکلتی چلی گئی

ملک سرمد کی کھلی آنکھیں چھت کو گھورتی رہ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"مس سلوی۔ آپ بھی ساتھ چلیں آج میرے" ناشتے کے وقت عالیان نے سلوی سے پوچھا تو اس نے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی

اب جب صبر کر لیا تھا تو اسنے خود کو حالات کے مطابق ڈھال لیا تھا

اب وہ محض عالیان کی جانی حفاظت کے بارے میں ہی سوچتی تھی۔
جب تک اصل قاتلہ نہیں پکڑی جائے گی اسے ڈھڑکا لگا رہنا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کر نکل پڑے تھے۔

"آج مسٹر بہرام کا نکاح ہے۔ ماہم ملک کی خواہش پر یہ نکاح ایجنسی میں ہو گا۔" راستے میں عالیان نے اطلاع کی تھی۔

"تم مجھے اس لیے آج لے جا رہے ہو۔" سلوی نے اسکی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کہا تھا نا مسٹر بہرام کو انکی شادی پر مبارک باد دیں گی۔" عالیاں کاندھے اچکا کر بولا تو سلوی پھیکا سا مسکرائی۔

"کیا یہ اتنا آسان ہے۔" وہ سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

عالیان کچھ لمحے کے لیے خاموش رہا۔

"اوکے۔ اب اس بارے میں مزید بات نہیں ہوگی۔ میں تو آپ کو اس لیے لے جا رہا ہوں تاکہ آپ میری بجائی گئی دھنیں سنیں اور ریلیکس ہو جائیں" ایک گہری سانس بھرتا وہ ہاتھ پسپائی کے انداز میں اٹھا کر کہنے لگا تو سلوی مسکرائی

"کیا تمہیں لگتا ہے میں کبھی تمہاری بجائی گئی دھنیں سنی کر ریلیکس نہیں ہوئی ہوں گی" وہ آبرو اچکا کر اس سے سوال کرنے لگی تو علیا نے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس دیا۔

جب وہ لندن میں تھے اور عالیشان نے میوزک کلاسز جوائن کی تھیں تو یہ سلوی ہی تھی جو اسکے سامنے بیٹھ کر اسے پریکٹس کرتا ہوا دیکھتی تھی اور اسکی بجائی گئی دھنوں کو سرہاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام کی گاڑی ملک سوشل ایجنسی کے باہر رکی تو اسکی نظر سلوی پر پڑی۔

سلوی عالیان کے ساتھ گاڑی سے اتری تھی۔

وہ بھی بہرام کو دیکھ چکی تھی مگر نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئی۔

بہرام نے سٹیرنگ ویل پر مٹھی جما کر رکھی اور ایک لمحے کو آنکھیں موندھ کر کھولیں۔

پھر خود بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا اور اپنے قدم آگے بڑھالیے۔

وہ دو قدم چلا تھا جب ماہم تیزی سے اسکی طرف نکلتی آئی

اسکے چہرے پر بھرپور خوشی تھی۔

"مجھے بہت اچھا لگا بہرام۔ تم میرے کہنے پر یہاں نکاح کرنے پر راضی ہو گئے۔" وہ پاس آتے ہوئے چاہت

بھرے لہجے میں کہتے بہرام کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام کو چھونے کے لمس نے ماہم ملک کے دل میں سنسنی سی بھر دی تھی۔

وہ جان بوجھ کر سلوی کو دکھانے کے لیے اس کے قریب آئی تھی۔

سلوی ٹھہر کر دیکھنے لگی

اسکے دل میں تکلیف ہوئی تھی مگر چہرے سے عیاں نہیں کیا۔

سالوں پہلے جو ہاتھ پھوپھو نے اسکے ہاتھ میں دیا تھا آج وہ ہاتھ کسی اور کا ہاتھ تھا مے ہوئے تھا۔

بظاہر ماہم کی بات کا جواب دیتے بہرام کی نظراوٹ سے سلوی پر تھی۔

عالیان یک دم سلوی کے آگے آکھڑا ہوا

www.kitabnagri.com

"مجھے آپکو لانا ہی نہیں چاہیے تھا۔" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا مگر سلوی نے اسے تیزی سے پیچھے کیے اور دو قدم آگے چلی

"مس سلوی!" عالیان نے اسے پکارا۔

اگلے ہی لمحے ایک تیز بھاری آواز نے عالیان کی آنکھیں پھٹنے پر مجبور کیں

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام ابھی دو قدم پیچھے ہی تھا جب عالیاں نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"دور رہو!" وہ پوری قوت سے چلایا تھا۔

"میری ماں کے قریب بھی مت آنا۔ کوئی حق نہیں ہے آپ کو۔" وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ انگارا لہجے میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام کے قدم ٹھہر سے گئے۔

وہ آندھیوں کی زد میں تھا۔

اسنے کچھ کہنے کے لیے ہونٹ کھولے مگر الفاظ حلق میں اٹک گئے۔

"کوئی مدد کرے۔ ایبولنس کو کال کرو" وہ نیم بے ہوش ہوتی اور درد سے ٹرپٹی سلوی کا چہرہ تھپتھاتے ہوئے دھار اٹھا۔

"آپی! سلوی آپی۔۔! کیا ہوا آپ کی کو؟" سیاہ چادر میں لپیٹی پلو شہ گولی کی آواز سن کر باہر آئی تھی جب اس نے سلوی کو زخمی حالت میں دیکھ لیا۔

وہ سلوی کو پہچان گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

عالیان نے اچھنبے سے اسے دیکھا

وہ اسکی ماں کو کیسے جانتی تھی یہ پوچھنے کا وقت نہیں تھا۔

فلحال تو سلوی کو ہسپتال لیکر جانا تھا۔

"یہ ہے تمھاری ایجنسی کی سکیورٹیٹی" بہرام ماہم کی طرف مڑا اور درشتی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم محض دانت پیس کر رہ گئی۔

آج اسکی زندگی کا بہترین دن تھا اور۔۔۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

اوپریشن ٹھیسٹر کے دروازے پر لگی سرخ روشنی جل رہی تھی یعنی آپریشن جاری تھا۔

اسی کارڈور میں ایک بیچ پر عالیاں بیٹھا تھا۔

اسکا سر جھکا تھا اور آنکھوں سے تو اتر آنسو بہہ رہے تھے۔

اسکے ساتھ الفت بیٹھی تھی جو اسکا کندھا دلا سے کے انداز میں تھیک رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

کچھ فاصلے پر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بہرام کھڑا تھا

بظاہر وہ نارمل کھڑا تھا مگر اس وقت وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔

اسکے برابر ہی کچھ فاصلے پر ماہم کھڑی اپنے ہاتھ مسلسل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے سلوی کی نہیں اپنی شادی خراب ہونے کی فکر تھی۔

اور پھر اس نے بہرام کو سلوی کے لیے پریشان ہوتے دیکھا تھا سو اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔

"میری وجہ سے۔۔۔ میری وجہ سے وہ آج آئیں۔۔۔ مم۔۔۔ میں لایا تھا انہیں۔۔۔ میری وجہ سے گولی لگی مس سلوی کو۔" عالیان نے یک دم چہرہ اٹھایا اور پچھتاوے کے زیر اثر اٹکتے ہوئے بے ربط جملے بولے۔

الفت نے نفی میں سر ہلاتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا

"نہیں بیٹا۔ تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔"

"وہ گولی میرے حصے کی تھی۔" کچھ لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا اور گیلی سانس اندر اتار کر کہنے لگا۔

"انہوں نے میرے حصے کی گولی خود پر لے لی۔ پتا نہیں انہیں کیسے احساس ہو گیا کہ گولی چلے گی تبھی مجھے پیچھے ہٹا کر خود آگے ہو گئیں۔ ماما اگر انہیں کچھ ہوا میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا" وہ خود اذیتی کی کیفیت میں بولتا پھر سے رونے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

الفت اسے کچھ دیر تک روتے دیکھتی رہی۔

ماہم نے کوفت بھری بیزاریت سے اسے دیکھا اور نامحسوس انداز میں سر جھٹکا۔

"کون۔۔۔ کون ہے آخر وہ۔۔۔ آخر کیا مسئلہ ہے اس کو مجھ سے یا میری ماں سے۔ کیوں مارنا چاہتی ہے وہ ہمیں
"یک دم عالیان نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما اور الجھن زدہ انداز میں استفسار کرنے لگا۔
دفعۃً اس کے موبائل پر آڈیو میسج کی ٹون بجی تو عالیان نے موبائل نکال کر میسج چلا دیا۔

"موقع ملتے ہی سلوی کو مار دینا" ایک نسوانی آواز جو ماہم کی لگ رہی تھی
 "بلکل ایسا ہی ہو گا مس ماہم" ایک مردانہ آواز جو غیر شناسہ تھی۔ یقین وہ شوٹر کی آواز تھی۔

اپنی آواز اور اپنا نام سنتے ہی ماہم کو جیسے دھچکا سا لگا تھا۔

عالیان نے اسکی طرف کاٹ دار نظروں سے دیکھا جبکہ بہرام کی نظروں میں وحشت تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ جھوٹ ہے" ماہم ایک قدم پیچھے ہٹی با مشکل بولی تھی۔

"کیا یہ ریکارڈنگ جھوٹ ہے" عالیان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

ماہم کی آواز صاف ظاہر تھی جس میں وہ سلوی کی جان لینے کی بابت بات کر رہی تھی۔

ماہم نے بے یقین نگاہوں سے عالیاں اور پھر بہرام کو دیکھا جو اسے شعلہ بارنگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں" دونوں مٹھیاں پہلووں میں بھینچے وہ روہاناسی ہوئی تھی۔

"شٹ اپ!" بہرام نے اپنے قدم اسکی طرف بڑھائے۔

"بہت عرصے سے میری نظر تم پر تھی۔۔ پہلے مجھے تمہارے ارادوں کے بارے میں علم نہیں تھا مگر اب حقیقت سامنے ہے" وہ درشتی سے کہتا اسکے آگے آکھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

"بہرام۔۔ میں۔" وہ بامشکل حلق سے آواز نکل پارہی تھی۔

"رہنے دیں۔۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر بہرام۔ اپنا یہ غصہ کہیں اور جا کر دکھائیں۔

مجھے یا میری ماں کو آپکی اس جھوٹی اور دکھاوے کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے" عالیاں اسکے آگے آیا اور

نخوت آمیز لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

عالمیان کی نظریں پر سوچ انداز میں دائیں بائیں پھریں۔

"پلوشہ۔ تم پلوشہ سجاد ہو۔" سلوی نے بتایا تھا اسے پلوشہ کے بارے میں سو یک دم اسے یاد آیا تھا۔ وہی تھی جو بہرام کو بھیا اور سلوی کو آپی کہہ سکتی تھی۔ بہرام کو وہ یاد آگئی تھی

وہ اسی مزدور طبقے کے علاقے کی بچی تھی جہاں کے بچوں کے لیے بہرام کھلونے اور کھانے پینے کی چیزیں لے کر جاتا تھا۔

وہ سلوی کو بھی ایک دفعہ اپنے ساتھ لے گیا تھا جب پلوشہ اسے آپی کہنے لگی تھی۔

پلوشہ نے اثبات میں سر ہلا کر عالیاں کی تصدیق کی تھی۔

"آپی کیسی ہے؟" پلوشہ نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا۔

www.kitabnagri.com

اسکے بولنے سے پہلے ڈاکٹر آپریشن ٹھیٹر سے نکل کر باہر آیا۔

عالمیان بھاگ کر اس تک گیا اور پریشانی سے استفار کرنے لگا۔

"وہ کیسی ہیں۔ کیا وہ تھیک ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"گھبرانے کی بات نہیں۔ گولی نکال لی گئی ہے۔ چوبیس گھنٹے تک انڈرا بزر ویشن رکھا جائے گا" ڈاکٹر نے مخصوص انداز میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

عالیان نے اسکی بات سن کر گہری سانس بھری پھر ماہم کی طرف دیکھا۔

"بہت افسوس ہو رہا ہو گا نا آپ کو ماہم ملک"

"انف جسٹ انف۔۔۔۔ میں پاگل نہیں ہوں جو آج کے دن ایجنسی کی بلڈنگ کے سامنے اٹیک کرواں گی۔۔۔ میں نے یہ اٹیک نہیں کروایا۔ یہ ریکارڈنگ جھوٹی ہے" ماہم الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کڑے تیوروں کے ساتھ بولی اور تیزی سے وہاں سے چلتی چلی گئی۔

بہرام نے ایک اچکتی نگاہ اس پر ڈالی

"ماہم نے یہ اٹیک نہیں کروایا۔" بہرام نے سنجیدگی سے کہا جیسے وہ جانتا تھا پھر خود بھی تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے عقب میں نخوت سے سر جھٹکا

"اب بھی آپ کو ماہم ملک پر یقین ہے" وہ شدید نفرت سے بولا پھر واپس چیئر پر بیٹھ گیا اور اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

الفت اسکے پاس کھڑی رہی جبکہ پلوشہ بہرام کو جاتا دیکھتی رہی

پھر یک دم کچھ یاد آنے پر تیزی سے اسکی طرف بھاگی۔

"بھیا۔۔۔ روکو۔۔۔ مجھے کچھ بتانا ہے" وہ بھاگتی ہوئی اونچا بولنے لگی

"مجھے آپ کے بارے میں کچھ بتانا ہے" وہ بھاگنے کے باعث پھولے ہوئے سانس کے درمیان بولی تو بہرام کے قدم ٹھہرے۔

وہ واپس پلٹا اور چند قدم اسکی طرف اٹھائے۔

"بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو" وہ پلوشہ کو اجازت دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس روز میں ابا کے ساتھ سائیکل پر جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا تین آدمی زبردستی آپنی کو لیکر جا رہے تھے۔ آپنی خود کو ان سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھیں مگر وہ انہیں گاڑی میں ڈال کر لے گئے۔ آپنی بہت رورہی تھیں اور بار بار تم کو پکار رہی تھیں۔" بچپن میں دیکھا گیا دھندلا سا منظر یاد کرتے ہوئے پلوشہ نے بتایا۔

"مل گیا ثبوت آپ کو۔۔۔ اب تو آپ کو یقین ہو گیا کہ وہ بھاگی نہیں تھی بلکہ انہیں زبردستی لے جایا گیا تھا" عالیاں پلوشہ کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر پیچھے آیا تھا اور اسکی بات سن کر پیچھے سے چبا چبا کر بولتا آگے آیا تھا۔

"پلیز اپنی آنکھوں سے نفرت اور انا کی پٹی اتاریں اور سچ دیکھیں۔" وہ بالکل اسے برابر آکھڑا ہوا اور زور دے کر بولا۔

"میں جانتا ہوں" بہرام نے انکشاف زدہ انداز میں کہا پھر پلٹ کر باہر نکل گیا۔

عالیان کچھ لمحوں تک حیرت میں گھرا کھڑا رہ گیا۔
بہرام کہہ کر گیا تھا وہ جانتا ہے مگر کیا۔۔

وہ سوچتے ہوئے واپس پلٹ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

سلوی کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا مگر ابھی وہ بے ہوشی میں ہی تھی۔

عالمیان دروازہ کھول کر اندر آیا اور مریل سے قدم اٹھاتا اس تک آیا۔
پھر بیڈ کے ساتھ سٹول کھینچ کر بیٹھا اور سلوی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"آپ تھیک ہو جائیں گی۔ اسکے بعد ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ اس سب سے بہت دور۔۔۔" وہ سلوی کا ہاتھ لبوں سے لگاتا ارادہ کرتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں بولا۔

بے ہوشی کے زیر اثر بیڈ پر پڑی سلوی کی جانب سے کوئی حرکت نہیں ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"پلو شہ۔ اسنے دیکھا تھا جب آپکے بھائی آپکو زبردستی لے گئے تھے۔۔" وہ اطلاع دینے کے انداز میں عام لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جانتی ہیں یہ حملہ ماہم ملک نے کروایا ہے۔ مگر زیادہ تکلیف بات یہ ہے کہ بہرام تابش نے بنا ثبوت کے ماہم ملک پر تو یقین کر لیا مگر ثبوت دیکھ کر بھی آپ پر یقین نہیں کیا" وہ سلوی کا ہاتھ اپنے چہرے سے لگائے ہوئے افسوس زدہ لہجے میں تکلیف سے بولا تھا۔

وہ کتنی ہی دیریوں بیٹھا آنکھوں سے خاموش آنسو بہاتا رہا تھا۔



ماہم حویلی آئی تھی اور اپنے کمرے میں پہنچتے ہی اسنے دروازہ ڈھار سے دے مارا تھا

"الف۔ الفت جبار۔۔ تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔ میرے بھروسے کا ناجائز فائدہ اٹھایا تم نے۔۔۔" وہ ڈریسنگ پر ترتیب سے رکھی چیزیں ہاتھ مار کر گراتے ہوئے نفرت سے دھاری تھی۔

پھر خود کو گہرے سانس لیکر کمیوز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ اٹیک ضرور تم نے کروایا ہو گا۔ تم ہی کروا سکتی ہو۔ میں یہ تو نہیں جانتی کہ اس کے پیچھے تمہارا مقصد کیا ہے۔۔۔" وہ پرسوچ انداز میں الفت کا ارادہ بھانپنے کی کوشش کرتی خود کلامی سے کہہ رہی تھی جب اس کے دروازے پر زور دار دستک ہوئی۔۔۔

"میڈم جی۔ دروازہ کھولیں۔ پولیس آئی ہے۔۔" ملازمہ دروازہ پیٹتے ہوئے اطلاع دینے لگی

ماہم نے ہونٹ سختی سے بھینچے پھر دروازہ کھول دیا۔

ایک پولیس آفیسر اور ایک لیڈی کا نسٹیل سامنے کھڑے تھے۔

"مس ماہم ملک آپ کو سلوی بہرام کو جان سے مارنے کی کوشش میں گرفتار کیا جاتا ہے۔" آفیسر نے سنجیدگی سے کہتے لیڈی کا نسٹیل کو اشارہ کیا تو اس نے آگے بڑھ کر ماہم کا ہاتھ ہٹھکڑی ڈالنے کے لیے پکڑ لیا۔

"میں بے گناہ ہوں۔" وہ اپنا ہاتھ جھٹکے ہوئے زور دے کر بولی۔

"یہ بات کورٹ میں ثابت ہو جائے گی۔ آپ فلحال ہمارے ساتھ چلیں" آفیسر نے طنزیہ انداز میں کہا پھر لیڈی کانسٹیبل کو سختی سے عملدرآمد کرنے کا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہٹھ کڑیوں میں بندھی باہر آئی تو حویلی کے باہر ریپارٹرز اور میڈیا پر سنز کا ہجوم لگا تھا۔

"مس ماہم کیا یہ سچ ہے اس حملے کے پیچھے آپ ہیں۔؟"

"مس ماہم! آپ اس ریکارڈنگ کے بارے میں کیا کہیں گی جس میں آپ کو صاف طور کہتے ہوئے سنا جاسکتا ہے کہ آپ سلوی کی جان لے لیں گی "

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ آپ کے خلاف سازش ہے" مختلف سوال تھے جو ایک ہی معاملے سے جڑے تھے۔

وہ کسی کا بھی جواب دیے بنا تیزی سے لیڈی کانسٹیبل کے ساتھ وین کی طرف بڑھی۔
اسکے بیٹھتے ہی وین کے جعلی دار دروازے بند ہوئے اور وہ آگے بڑھ گئی۔

ریپارٹرز پیچھے کھڑے رہ گئے۔

اب وہ کیمرا کی طرف چہرے کیے تیز تیز بولتے ماہم ملک کی گرفتاری کی خبر سنارہے تھے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

Posted On Kitab Nagri

عدالت میں سماعت جاری ہو چکی تھی۔
اس بار کٹھکھڑے میں ماہم ملک کھڑی تھی جو سخت نگاہوں سے الفت کو دیکھ رہی تھی۔

سلوی کو مارنے کی بات اس نے صرف الفت کے سامنے ہی کی تھی۔
 الفت نہایت اطمینان سے بیٹھی اسے شاطرانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

الفت کے برابر ہی کچھ فاصلے پر عالیان بیٹھا تھا آج اسکے ساتھ سلوی نہیں تھی۔ وہ ہسپتال میں تھی اور اسکی دیکھ بھال کرنے کے لیے پلوشہ یاس تھی۔

دوسری طرف کی نشتوں میں سب سے آگے بہرام تابش بیٹھا بغور ماہم کو دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

اسکے پیچھے داور بیٹھا

یہ کیس بھی اسے سونپا گیا تھا۔

"مس ماہم ملک سب سے پہلے عدالت کو اس ریکارڈنگ کے بارے میں بتائیں جس میں صاف طور پر آپ کی آواز سنی جاسکتی ہے۔" فہد نظامی نے اسکی طرف آتے ہوئے پہلا سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

بلال کے شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے اس کیس کی وکالت بلال کا ہی ایک دوست فہد نظامی کر رہا تھا۔

"وہ جھوٹی ہے۔ میری کسی سے بھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ چاہے تو میرے کال ریکارڈز چیک کر لیں۔" ماہم کا انداز پختگی لیے ہوئے تھا

وہ ما اعتماد انداز میں بولی تھی۔

"چلیں فرض کر لیا کہ ریکارڈنگ جھوٹی ہے۔ کسی نے اسے آپ کے خلاف پلانٹ کیا ہے مگر کس نے۔ کسی پر شک ہے آپ کو۔" فہد نظامی نے اسکی بات کو سچ فرض کرتے ہوئے پوچھا۔

ماہم نے الفت کی طرف دیکھا جو نامحسوس انداز میں سر نفی میں ہلانے لگی۔
آنکھیں معنی خیز تھیں جس پر ماہم نے ضبط سے مٹھی بھیंची۔

"میں نے نہیں جانتی۔" وہ جان بوجھ کر انکاری بن گئی۔

اگر بتا دیتی کہ یہ الفت ہو سکتی ہے تب بھی شک اسی پر جاتا کیونکہ اسنے الفت کے سامنے سلوی کو مارنے کا زکر کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں ایک سوشل ایجنسی چلاتی ہوں۔ ہو سکتا ہے میرے کام کے حوالے سے کسی مجھ سے کوئی دشمنی ہو۔"

اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے بات بناتے ہوئے بولی۔

فہد نظامی میں سر اثبات میں ہلایا۔

بہرام اسے دیکھتے ہوئے اپنا ایک پیر ہلارہا تھا جیسے انتظار میں ہو۔

فہد کے اگلا سوال کرنے سے پہلے چھپی جانب سے آواز آئی۔

"یور آنر۔ میں عدالت میں ایک اہم گواہ پیش کرنا چاہوں گا۔" وہ بلال تھا جو کالے کوٹ میں ملبوس کھڑا تھا

نچ نے عینک کے پیچھے سے اسے دیکھا پھر اجازت دے دی

بلال آگے آکھڑا ہوا اور بہرام کی طرف دیکھا جس نے سر کو خم دیا۔

پھر داور کی طرف دیکھا تو اسنے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"گواہ کو پیش کیا جائے" حج کے کہتے ہی ایک پولیس آفیسر ویل چیئر چلاتا ہوا کورٹ روم میں آیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

ویل چیئر پر بیٹھے انسان کو دیکھ کر سب دنگ رہ گئے سوائے بلال داور اور بہرام کے۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام اپنی جگہ سے اٹھا اور ویل چیئر کے پاس آیا۔

"تمھاری جان بچانے کے احسان کا بدلہ آج تم سچ بول کر چکاؤ گے" وہ زرا سا ویل چیئر پر بیٹھے نہات بیگ کی طرف جھک کر بولا پھر سیدھا ہوا اور رخ حج کی طرف کیا

"ر سپیکٹڈ جج صاحب۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ اصل قاتلہ ضرور نہات بیگ کو مروانے کی کوشش کرے گی تاکہ واحد گواہ بھی ختم ہو سکے۔ اس لیے میں نے اور داور نے پلین بنایا اور نہات بیگ کی جھوٹی موت کی خبر اسے مارنے آئے بندے کے ذریعے اسکی مالکن تک پہنچائی۔ آج اس ہیرنگ میں نہات بیگ اس بات کا انکشاف کرے گا کہ اصل قاتلہ کون ہے جس نے عالیان پر حملہ کروایا اور شاید سلوی پر بھی" وہ اپنے منصوبے سے آگاہ کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہہ رہا تھا

عالمیان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ سمجھ رہا تھا کہ اس پر حملہ کروانے والی کو جاننے میں اسکے باپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر اسے فطرتاً ہی فرق پڑتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"نہات بیگ بتاؤ کہ وہ کون تھا جس نے عالیان پر جان لیوا حملہ کر دیا تھا۔ تم کس کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔"

ابکی بار بلال اس سے مخاطب ہوا تو نہات بیگ نے پہلے نحیف زدہ سراٹھا کر بہرام کو دیکھا پھر مخالف سمت کی

نشستوں کو۔

"عالیان پر حملہ کروانے والی اور بہرام کے خلاف تمام ثبوت پلانٹ کرنے والی۔۔۔" وہ کھانستے ہوئے انکشاف کرتے ہوئے کہنے لگا

"الفت جبار ہے۔۔۔"

نہات بیگ کے منہ سے نام نہیں گویا چابک نکلا تھا جو بہت زور سے عالیان کے دل پر پڑا تھا



www.kitabnagri.com

عالیان پر حملہ کروانے والی اور بہرام کے خلاف تمام ثبوت پلانٹ کرنے والی۔۔۔ الفت جبار ہے۔۔۔"

نہات بیگ کے منہ سے نام نہیں گویا چابک نکلا تھا جو بہت زور سے عالیان کے دل پر پڑا تھا۔

اور دھچکا تو داور کو بھی لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چاہے سگنا سہی مگر عالیان اسکے بھانجے کی طرح تھا اور یہ بات ہضم کرنا اسکے لیے بہت مشکل تھا کہ اسکی بہن اس بچے کو ہی مارنے کی کوشش کر سکتی تھی جسے خود ہی اڈاپٹ کیا تھا

کمرہ عدالت میں اس وقت ایک عجیب سی قرب زدہ خاموشی چھائی ہوئی تھی جسے بہرام کے قدموں نے توڑا جو الفت کی جانب اٹھے تھے۔

"کیا بگاڑا تھا میرے بیٹے نے تمہارا۔ کیوں جان لینا چاہتی تھی اسکی۔" وہ آنکھوں میں تپش لیے سرد مہر لہجے میں استغفار کرنے لگا

اسکا لہجہ ایسا خطرناک تھا کہ الفت نے بے اختیار تھوک نگلاتا تھا

عالمیان جو ابھی تک شاکدِ زدہ تھا اسکا سکتہ توٹا اور وہ بے جان سے قدم اٹھا کر الفت کے قریب آیا اور اگلے ہی لمحے اسکے کاندھے اپنے ہاتھوں سے سختی سے تھامے۔

"آخر کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔ مس سلوی پر بھی آپ نے ہی حملہ کر دیا ہے نا۔ مجھے بتائیں کہ کیا بگاڑا تھا میں نے یا میری ماں نے آپ کا" وہ الفت کو جھنجھوڑتا ہوا بے یقین اور دکھ کی کیفیت میں پوچھنے لگا تھا۔

"تم نے نہیں۔ تمہارے باپ نے بگاڑا تھا۔" عالیان کے ہاتھ پیچھے جھٹکی ہوئی وہ درشتی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان اسکا لہجہ دیکھ کر سن سارہ گیا تھا
یہ وہ ماما نہیں تھیں جسے وہ جانتا تھا۔

"الفت جبار کٹھکھڑے میں پیش ہوں اور اپنے جرم کے ارتکاب کا سبب بیان کریں۔" جج نے بھاری آواز میں حکم صادر کیا تو اس پر عمل ہونے لگا۔

"میں الفت جبار سے خود سوال جواب کرنا چاہوں گا۔" بلال کو آگے بڑھنے سے بہرام نے روکا اور خود وسعت میں کھڑے ہو کر اجازت طلب کی

نجانے کچھ سوچ کر حامی بھری۔

بہرام نے ایک نظر عالیان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں پانی تھا
اسکے دل میں تکلیف ہوئی مگر وہ ضبط سے کھڑا رہا

پھر وہ کٹھکھڑے میں کھڑی الفت کی طرف مڑا

Posted On Kitab Nagri

"کیا میرے ساتھ کاروباری دشمنی کی نوعیت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ مجھے تکلیف پہچانے کے لیے تم نے قتل جیسا قدم اٹھایا۔" بہرام نے سنجیدہ لہجے میں پہلا سوال کیا

الفٹ کٹھگھڑے کے سٹینڈ پر ہاتھ رکھ کر آگے ہوئی اور چبا چبا کر بولی۔

"یہ دشمنی کاروباری نوعیت کی نہیں ذاتی نوعیت کی تھی۔ تم نے رفیع کی جان لے لی تھی۔ میں عالیان پر حملے کا الزام تم پر ڈال کر رفیع کی موت کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔"

رفیع کا زکرسن کر بہرام چونکا تھا

"چھ سال سے پولیس اسکے قاتل کا پتا نہیں لگا پائی۔ تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ میں نے رفیع کو قتل کیا تھا۔" بہرام نے ایک آبرو اٹھا کر سوالیہ پوچھا۔

www.kitabnagri.com

وہ سامنے کھڑی عورت کی متق سمجھ نہیں پارہا تھا

کبھی وہ عالیان پر حملے کا الزام اس پر ڈال رہی تھی تو کبھی رفیع کی موت کا۔

"تمہارے علاوہ اور کون مار سکتا تھا اسے۔" الفٹ نے استہزائیہ سر جھٹک کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام کا چہرہ پر سوچ ہوا۔

زہن میں تیزی سے گزرے سال کے واقعات چلنے لگے۔۔۔۔۔

ماضی

(انور صاحب کو انکی رقم لوٹا کر اور گھر خالی کر کے وہ دوسرے شہر جانے کے لیے نکل پڑا تھا۔ شہر آتے ہی اسنے اپنے لیے رہنے کے لیے ایک چھوٹا سا کمرہ اکرائے پر لیا تھا۔ وہ اسکے لیے کافی تھا۔ دوسرے دن وہ نوکری کی تلاش میں مختلف جگہوں پر انٹرویو کے لیے اپلائی کرنے لگا۔ اتفاق سے اسکی نوکری اس کمپنی میں ہی لگی جس کے متعلق انور صاحب نے بتایا تھا مگر بہرام نے انور صاحب کی سفارش کا استعمال نہیں کیا۔

یہ اسکی جاب لگے ایک ماہ بعد کی بات تھی۔۔۔۔

بات تھی --- Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ آفس حال میں بیٹھا اپنے سامنے رکھے کمپیوٹر پر یکسوئی سے کام کر رہا تھا جب دفعتاً ہیل کی ٹک پر اسنے سر اٹھایا۔

سامنے سے الفت چلتی ہوئی آئی اور اسکے کپین کے پاس رکی۔
 الفت اسکی سینئر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے مخصوص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے والے انداز میں کھڑے ہو کر ایک طائرانہ نظر کیبنز کی قطار پر ڈالی پھریر سوچ انداز میں ایک آبرواٹھا کر پلٹ گئی۔

اسکے جاتے ہی بہرام پھر کام میں لگ گیا۔

یہ عورت اسے پہلے دن سے پسند نہیں آئی تھی

الفت قدم بہ قدم چلتی ایک آفس تک پہنچی اور اندر بڑھ گئی۔

"مجھے نیا شکار مل چکا ہے۔" وہ اندر آتے ہی پاور سیٹ پر بیٹھے مرد کے برابر آکھڑی ہوئی اور اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

www.kitabnagri.com

"کون؟" سیٹ پر بیٹھے رفیع نے اسے استفسار بھری نظروں سے دیکھا۔

"بہرام۔ ایک ماہ پہلے جو اُن کیا ہے اس نے۔" الفت نے اطلاع دیتے ہوئے نام بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے تھیک طرح سے دیکھ لیا ہے نا۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگی" رفیع سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسکا ہاتھ تھام کر اندیشے کے تحت پوچھا۔

"ڈارلنگ۔۔ پہلے کبھی پر اہلم ہوئی ہے۔" الفت نے رفیع کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبایا اور تسلی کروائی۔

"تمہارے شوہر نے ہمیں ایسے دیکھ لیا نا" وہ مصنوعی خوف کے زیر اثر بولا تو الفت نے قہقہہ لگایا۔

"تو اسے اوپر پہنچا دوں گی"

پھر وہ دونوں کچھ دیر تک ہنستے رہے تھے۔۔۔۔

اس دن سے تھیک پندرہ دن بعد بہرام پر منی لائڈرنگ کا الزام لگا تھا وہ خود کو ڈیفینڈ نہیں کر پایا تھا اور اسے چار سال کی سزا ہو گئی تھی۔

یہ وہ پہلی جیل کی سزا تھی جو بہرام تابش نے کاٹی تھی۔

اسی کیس کی سنوائی کے دوران اسکی بلال سے ملاقات ہوئی تھی۔

بدل ایک قابل اور ایماندار وکیل تھا

Posted On Kitab Nagri

جس کے تحت بہرام نے اسے بعد میں اپنا ذاتی وکیل مقرر کر لیا تھا۔

یہ اسکی قید کا چھوٹا سال تھا جب ایک مجرم کو جھوٹی گواہی دینے کی مد میں جیل ڈالا گیا تھا وہ مجید تھا

وہی شوٹر جس نے عالیان والے کیس میں بھی یکجہ سے ملاقات ہونے کی جھوٹی گواہی دی تھی۔

کھ گھڑے میں کھڑے بہرام نے اسے کچھ ہی دیر میں پہچان لیا تھا تبھی وہ مطمئن سا ہو گیا تھا۔

جیل سے نکل کر اسنے بہت جگہ نوکریوں کے لیے ایلانی کیا مگر کہیں کام نہ ملا۔

یہ وہ وقت تھا جب عالیان آٹھ سال کا تھا اور اس پر پہلا حملہ ہوا تھا جب وہ سائیکل پر جا رہا تھا اور ایک گاڑی اسے ٹکڑا مار کر چلی گئی تھی۔

یہ انہی دنوں کی بات تھی جب سارا کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور وہ معذور ہو گئی تھی

اور دونوں کے پیچھے ایک ہی انسان کا ہاتھ تھا۔)

Posted On Kitab Nagri

"تم نے اور رفیع نے میرے خلاف گواہی دی تھی۔ مجھے جھوٹے الزام میں جیل بکھوایا تھا۔ اگر اس بنا پر مجھے جان سے مارنا ہی ہوتا تو تم دونوں کو مارتا۔ صرف رفیع کو کیوں؟" ماضی کے منظر زہن سے چھٹے تو بہرام نے الفت سے سوال کیا۔

"شاید تمہیں مجھے مارنے کا موقع ہی نہیں ملا" الفت نخوت سے بولی تو بہرام نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"موقع۔۔ میں تمہیں ابھی اسی وقت یہاں گلابا کر مار سکتا ہوں اور تم موقع کی بات کر رہی ہو" وہ زرا سا اسکی طرف ہوتا قبضے کے درمیان دانت پیس کر بولا تھا۔

وہ کمرہ عدالت میں کھڑا تھا اور نڈرسا الفت سے کہہ رہا تھا۔

"آڈر آڈر" حج نے باز رہنے کا اشارہ کیا تو بہرام سو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

www.kitabnagri.com

"خیر! میں نے اسکی جان نہیں لی۔ تم دونوں نے اور بھی لوگوں کو پھنسیا تھا۔ ہو سکتا ہے کسی اور موقع مل گیا ہو۔" وہ اگلے بہ لمحے کا ندھے اچکا تا موقع پر زور دے کر بولا تھا۔

الفت نے سختی سے اسکی طرف دیکھ کر سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

"چلو یہ فرض کر لیا کہ میں نے رفیع کا قتل کیا اور اس کا بدلہ لینے کے لیے مجھے تکلیف دینے کے لیے تم نے عالیان پر حملے کروائے مگر اس وقت تو نا میں اور نا ہی تم جانتی تھی کہ عالیان میرا بیٹا ہے۔ پھر ان حملوں کا کیا مقصد تھا۔"

"وہ عالیان پر حملے کی بابت بات کرتا بظاہر سنجیدہ لہجے میں پوچھ رہا تھا مگر دل اندر سے کانپا تھا۔"

کیا ہوتا اگر وہ آٹھ سالہ عالیان کو کار حادثے کے بعد اٹھا کر ہسپتال نالے جاتا۔

کیا ہوتا اگر وہ اٹھارہ سال عالیاں کو لا علمی میں ہی اسکی جان بچنے کے لیے خون نادیتا۔

"تھیک کہا تم نے۔ اس وقت مجھے بھی نہیں پتا تھا کہ عالیان تمہارا بیٹا۔ اور تب میں نے حملے کروائے تھے جبار سے بدلہ لینے کے لیے۔ جبار کو تکلیف دینے کے لیے۔ وہ تکلیف جو میں نے سہی تھی۔ وہ تکلیف جو اولاد کے مرنے پر ہوتی ہے۔" الفت نے سر اثبات میں ہلا کر بات کا آغاز شروع کیا اور آخر میں اسکا لہجہ شدت سے کانپا تھا

www.kitabnagri.com

کچھ دیر پہلے آئے جبار نے اس کے الفاظ حیرانگی سے سنے تھے۔

عالیان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یعنی میں آپ کے بدلے کا ایک مہر اٹھا" وہ گیلے لہجے میں افسوس سے گویا ہوا تو الفت نے رخ اسکی طرف پھیرا

"تم نہیں ہوتے تو تمھاری جگہ پر کوئی اور ہوتا مگر میں جبار کو اس دکھ اور اذیت کی کیفیت محسوس کروانا چاہتی تھی جو میں نے محسوس کی تھی دانیال کی موت پر۔" الفت نے دانیال کا زکر کیا تو جبار نے بے اختیار پہلو بدلا۔

عالیان نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"پراسکی موت تو نیچرل ڈیٹھ تھی۔ آپ نے خود بتایا تھا۔" وہ کھڑا ہوا اور کٹھ گھڑے کے آگے آیا جہاں بہرام کھڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

الفت نے اسکی طرف دیکھتے نفی میں سر ہلایا

"دانیال کی موت نہیں ہوئی تھی۔ اسکا قتل ہوا تھا۔ اس آدمی نے مارا تھا اسے" وہ نشستوں پر بیٹھے جبار کی طرف انگلی سے اشارہ کرتی بولی تو جبار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے طیش سا دیکھا تھا۔

"کیا ثبوت ہے اس بات کا الفت جبار؟ سوال جج صاحب نے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ معاملہ سنگین سے سنگین ہوتا جا رہا تھا۔

"میرے لاکر میں رکھی پاسٹ مارڈم ریپارٹ اس بات کا ثبوت ہے۔ دانیال کی موت سانس گھوٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی اور موت کے وقت تم اس کے ساتھ تھے کمرے میں۔" الفت تیز لہجے میں جبار کو خون آلود آنکھوں سے دیکھتی بولی تھی

اسکے چہرے کی رگیں تنی تھیں۔

"عدالت میں پاسٹ مارٹم رپورٹ پیش کی جائے" جج صاحب نے حکم صادر کیا تو ایک پولیس اہلکار کمرہ عدالت سے باہر نکل گیا۔

کچھ لمحوں تک عدالت میں خاموشی ہو گئی۔

عالیان نے چہرہ موڑ کر ساتھ دیکھا تو بہرام بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

بہرام نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور ہلکا سا تھپتھپایا تو عالیان کے اندر سکون سا اتر اٹھا۔

بیس منٹ بعد اہلکار ریپارٹ لیکر حاضر ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

بج نے ریپارٹ دیکھنا شروع کی تو جبار کے ماتھے پر پسینہ زیادہ ہونے لگا۔

"الف جبار درست ہے۔ بچے کی موت سانس گھوٹ کر کی گئی تھی۔" حج صاحب نے تصدیق کی تو الفت نے سختی سے آنکھیں موندھیں جبکہ جبار کے ہاؤ بھاؤ ڈھیلے پڑے۔

کئی سالوں بعد اسکا جرم بھی پکڑا گیا تھا۔

"مسٹر جبار کٹھ گھڑے میں آکر عدالت کے سامنے سچائی رکھیں" جج صاحب اب جبار کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

جبار زراست تذبذب کرتا کھٹکھٹے میں آکھڑا ہوا۔

"یہ سچ ہے۔" کچھ لمحوں بعد وہ بلاخراعت راف کرتے ہوئے بولا۔

"دانیال ایک ٹرانس جینڈر تھا۔ یہ میری عزت پر ایک دھبہ تھا۔ میں اپنی بدنامی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس دن موقع ملتے میں نے اسے تکیے سے سانس گھونٹ کر مار دیا۔" جبار نے اپنے اقدام جرم کا خلاصہ کیا تھا۔ اس کے لہجے میں کوئی پچھتاوے کی رقم نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا وہ اتنا بے قدر تھا کہ اسکی جان اس بدلے کے لیے لی جائے جسکا اس سے تعلق نہیں تھا۔

عالیان نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو اسکی آنکھوں میں قرب کے آنسو تھے۔

بہرام نے اسکی کیفیت بھانپ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"اور اس حملے کا الزام مجھ پر لگانے کا مقصد یقیناً رنج کی موت کا بدلہ لینا تھا۔" چند لمحوں بعد بہرام نے اندازہ کرتے ہوئے کہا تو الفت نے اثبات میں سر ہلایا۔

تو بہرام نے آنکھیں موندھ کر گہری سانس لی پھر کھولیں تو آنکھوں کی رگیں سرخ تھیں۔

"تھیک کہتا تھا میں۔۔۔ تم ایک نفسیاتی مریض ہو۔۔۔ تم۔۔۔" وہ اس قدر سیخ پا ہو چکا تھا کہ شدت کے مارے الفاظ بھی نکل نہیں پارہے تھے

"مگر مس سلوی پر کیوں حملہ کتوایا آپ نے؟" عالیان نے اس تشویش کے بارے زکر کرتے الفت کو سوالیہ دیکھا۔

افت نے سٹینڈ کو پکڑے آنکھیں بند کر کے کھولیں
ایک اور اعتراف تھا جو وہ کرنے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اور رفیع ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جبار سے شادی کے بعد بھی ہم تعلق میں تھے۔ مجھے اور رفیع کو ملتے ہوئے ایک بار سارا نادیکھ لیا تھا۔ اس لیے مجھے سارا کو مروانا پڑا۔ وہ مری تو نہیں مگر معزور ہو گئی۔۔۔" الفت کہتے ہوئے سانس لینے کو رکی۔

اس دفعہ دھچکا داور کو لگا تھا
داور نے بے یقین نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا۔

کئی سالوں سے معزوری کی زندگی جینے پر مجبور اسکی بیوی کی اس حالت کے پیچھے اسکی اپنی بہن ہو گی وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا

جبکہ جبار کا تن بدن بھی سلگا تھا یہ بات جان کر کے اسکی بیوی کسی اور مرد کے ساتھ تعلق میں تھی۔

"سلوی کے ساتھ سارا بہت اٹیچ تھی۔ اس دن سارا بولنے کی کوشش کرتی سلوی کو میرے اور رفیع کے متعلق بتانے لگی تھی۔ اس سے پہلے سلوی اسکی باتوں کا مطلب اخذ کر پاتی مجھے اسے مروانا تھا اور اسی دوران ماہم نے میرے سامنے اسے مارنے کی بات کی۔" ایک اور اعتراف ہوا تھا
ایک اور جرم کا خلاصہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس دفعہ الفت کو ماہم نے نفرت انگیز آنکھوں سے دیکھا تھا۔

عالیان کا دل تکلیف سے ریزہ ریزہ ہو کر رہ گیا تھا جبکہ بہرام نے مٹھیاں بھینجیں تھیں اسکا تنفر تیز ہونے لگا تھا۔

کمرہ عدالت میں ایک بار پھر خاموشی تھی
بے یقین سی
کرب زدہ سی
تکلیف بھری

ایسی خاموشی جس میں سانس گھٹنے لگے

کتاب نگر

www.kitabnagri.com

"یہ عدالت مسٹر جبار کو اپنے ہی بچے کے قتل کے جرم میں بارہ سال کی سزا سناتی ہے" کچھ لمحوں بعد جج صاحب نے فیصلہ قلم بند کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"الفت جبار کو سارا داور اور عالیان بہرام اور سلوی بہرام پر قاتلانہ حملے کروانے پر اور بہرام تابش اور ماہم ملک پر جھوٹے الزام لگا کر عدالت کو گمراہ کرنے کی کوشش میں بامشقت عمر قید کی سزا سناتی ہے" جج صاحب نے اگلا فیصلہ الفت کت متعلق دیا۔

"عدالت نہایت بیگ کو الفت جبار کا ساتھ دینے اور جھوٹے ثبوت پلانٹ کرنے کے جرم میں اپنے ہی گھر میں نظر بند ہونے کی سزا سناتی ہے۔ عدالت درخواست ہوتی ہے "آخری فیصلہ نہایت بیگ کے متعلق کر کے جج صاحب اٹھ کر کمرہ عدالت سے چلے گئے۔"

پولیس اہلکار آگے بڑھے جبار کے ہاتھوں میں ہٹھکڑیاں باندھ کر اسے لے گئے


Kitab Nagri
 نہات بیگ کو بھی لے جایا گیا
 دولیڈی کا نسیبیل الفت کو ساتھ لے گئیں
www.kitabnagri.com

کمرے عدالت میں باقی افراد یوں ہی کھڑے تھے

عالمیان نے ایک گہری سر دسائنس لی اور اپنا سر بہرام کے کاندھے پر ٹکا دیا
اگلے لمحے وہ ہچکیاں لیکر رونے لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

آج اس کے سامنے جو انکشاف ہوئے تھے وہ دل و دماغ پر بہت گراں گزرے تھے

اسکا صدمہ کم نہیں تھا

ناجانے یہ صدمہ کب تک ساتھ رہنا تھا۔

زندگی کس قدر متاثر ہونی تھی۔

داور اپنی جگہ سے ہلا اور عالیان کے قریب آیا۔

کچھ بولے بنا اسکے کاندھے پر زرا ساتھ کا بھی یا سیمست سے آہ بھر کر اپنے قدم باہر بڑھا دیے۔

عالیان کو بہرام کے گلے لگے ماہم کا دل یک دم بھینچا تھا

اسے در عون یاد آیتھا

وہ بھی تو کہتا تھا اپنے باپ کو گلے لگانا چاہتا تھا اور وہ اپنی خود غرضی میں اسے اپنے باپ سے جدا کرنے کی دھمکی دے رہی تھی۔

ایک عجیب ندامت کے تحت وہ وہاں مزید ناٹھہر سکی تو قدم اٹھاتی باہر نکل گئی

اسکے پیچھے بدلاں بھی نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

اب وہاں بہرام اور عالیان ہی تھے
بہرام نے خود سے لگے عالیان کا چہرہ اوپر اٹھایا جو آنسو سے بھرا تھا۔

"تم عالیان بہرام ہو۔۔۔۔۔ بہرام تابش کے بیٹے۔ تم پر آنسو زیب نہیں دیتے۔" بہرام نے اسکا گال تھپتھپا کر
کہا تو عالیان کانپتے ہونٹوں کے ساتھ بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔۔۔

بلال باہر کھڑا بہرام کا انتظار کر رہا تھا
بہرام جیسے ہی باہر آیا بلال نے اسے مخاطب کیا

"سر! یہ فرانسک ریپارٹ" بلال نے ریپارٹ اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

بہرام نے ریپارٹ پکڑی پھر پیچھے آتے ہوئے عالیان کو۔

عالیان اسے بغور دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اب ضرورت نہیں" بہرام نے مضبوط لہجے میں کہا اور اگلے ہی پل وہ رپارٹ پھاڑ کر چار ٹکروں میں بانٹ دی اور ایک طرف پھینک کر آگے بڑھ گیا۔

عالیان نا سمجھی سے پیچھے آیا۔

"آپ نے وہ ریپارٹ پھاڑ کیوں دی۔ اس ریپارٹ میں تو مس سلوی کی بے گناہی کا ثبوت تھا نا" گاڑی میں بیٹھتے ہی عالیان نے اس سے استفسار کیا تھا۔

"مجھے اس کے بنا بھی تمھاری ماں پر بھروسہ تھا اور ہے" بہرام نے زرا اس اسکی طرف دیکھ کر اعتماد بھرے انداز میں کہا تھا

عالیان کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر سیٹ پر پیچھے ہو بیٹھا۔

"مس سلوی نے بتایا تھا سونو کو اداکاری کرنی نہیں آتی تھی۔ مگر مسٹر بہرام کو بہت اچھی آتی ہے۔" وہ کن آکھیوں سے اسکی طرف دیکھتا بولا تو بہرام نے زرا ساسر جھٹک کر گاڑی کی سپیڈ تیز کر لی

"ناجانے تمھاری مس سلوی تمہیں میرے بارے میں کیا کیا بتاتی رہی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

کورٹ سے نکلتے ہی بہرام نے گاڑی اپنے گھر کے راستے پر ڈال لی تھی۔

عالمیان کو لگا وہ ہسپتال جا رہا ہے مگر پھر راستہ بدلتے دیکھا تو پہلے تو سوال کرنے لگا مگر پھر ٹھہر گیا۔

بنگلے کے باہر گاڑی روکتے ہی بہرام اتر اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندر بڑھ گیا۔

عالیان بھی اسکے پیچھے اندر بڑھ گیا

بہرام لالچ میں آکھڑا ہوا اور دونوں پہلوؤں پر بازو جما کر ایک طائرانہ نگاہ چاروں طرف ڈالی۔

"اسلم کو بلاؤ۔۔۔" ایک ملازم نے اسے سلام کیا تو بہرام نے حکم صادر کیا۔

ملازم سر اثبات میں ہلا کر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد ایک آدمی آیا

یقیناً وہ اسلم تھا

اسکے آنکھوں پر موٹے چشمے کا فریم تھا اور ڈاڑھی موچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

"جی سر!" وہ سامنے آکھڑا اور بہت مودب سا بولا۔

بہرام اسے کچھ لمحوں تک دیکھتا رہا

عالمیان بھی الجھن زدہ تھا کہ آخر ملازم سے اس وقت کیا کام ہو سکتا تھا۔

وہ اسی الجھن میں تھا جب بہرام نے اپنے قدم اسلم کی جانب بڑھائے۔

www.kitabnagri.com

اسلم نے نامحسوس انداز میں دو قدم پیچھے لیے
مشکوٰۃ طریقے سے آنکھیں دائیں بائیں پھیریں

پھر اگلے ہی لمحے کسی اندیشے کے تحت قدم بھاگنے کے انداز میں اٹھائے مگر بہرام نے پہلے ہی اسے گریبان سے پکڑ لیا

Posted On Kitab Nagri

"ٹھہر وزرا۔" بہرام نے اسے کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور ایک زوردار مکا اسلم کے منہ پر جڑا۔

اسلم کا دماغ چکر اکر رہ گیا اور اس کا چشمہ نکل رہا تھا۔

عالمیان بھی اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر پیچھے ہٹا۔

"تمہاری مالکن کے چہرے سے نقاب اتر چکا ہے" بہرام نے اسلم کو گریبان سے ہی پکڑے ہوئے پیچھے کو گھسیٹا اور اسے دیوار تک لے گیا پھر اسکا سر زور سے دیوار میں دے مارا۔

اسلم کا سر دیوار سے لگا تو وہ درد سے کرہانے لگا

www.kitabnagri.com

"سس۔۔ سر!" اسلم نے ہونٹ پھڑپھڑائے۔

"ایک بار کہا تھا تمھاری مالکن کو میری جاسوسی کرنے کے لیے قابل آدمیوں کو رکھا کرو۔ وہ سنتی ہی نہیں ہے" بہرام نے طنزیہ انداز میں کہتے اسکی ڈارھی پکڑ کر کھینچی تو نقلی ڈارھی اسکے ہاتھ میں آگئی۔

بہرام نے اسے ایک طرف پھینک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلم کی اصل صورت واضح ہو گئی

"کہیں دیکھا ہے تمہیں۔ کہاں؟" اسلم کا منہ دبوچتے ہوئے بہرام نے سوچنے کی مصنوعی اداکاری کی۔

"ہاں۔ نہات بیگ کی بیٹی کی برٹھ ڈے پر۔ تم نے میرے اوپر جو سگرادیا تھا۔ افسوس وہ میری پاسندیدہ شرٹ تھی جسے تم نے خراب کر دیا تھا۔ خیر۔۔۔!" وہ یاد کرتے ہوئے نشاندہی کرتے ہوئے بتانے لگا۔ انداز میں رعب شامل تھا

اسلم نے حلق سے تھوک نگلا
عالیان الجھن اور دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا کہا تھا تم نے گھر میں ایک بوڑھی ماں اور دو بہنیں ہیں۔ کیسا ہو گا جب تمہاری ماں بہنوں کو معلوم ہوا تم ایک مجرم کے لیے کام کرتے ہو۔" بہرام نے اس کے چہرے پر دباو ڈالتے ہوئے آبرو اچکا کر پوچھا

پھر اپنا ہاتھ اسکے چہرے سے جھٹک دیا۔

اسلم اپنا رکا ھو اسانس بحال کرنے کو نیچے کو جھکا تو پیچھے دیوار پر خون کا دھبہ نظر آیا

Posted On Kitab Nagri

"دفع ہو جاو" اسکے سنبھل کر کھڑے ہوتے ہی بہرام نے سخت اور طیش بھری آواز میں کہا تو اسلم اپنا سر دباتا ہو اوہاں سے تیزی سے نکل گیا

بہرام کا لہجہ ایسا سخت تھا کہ عالیان کا دل بھی ایک لمحے کو دہل کر رہ گیا۔

"یہ کون تھا۔ کیا کیا تھا اس نے" اسلم کے جاتے ہی عالیان نے الجھن سے سوال کیا۔

"تمہاری سوکا لڈ ماما کا میرے پیچھے لگایا ہوا جاسوس۔" بہرام نے اسکی طرف دیکھ کر استہزائیہ انداز میں کہا تھا

"پلیز میرے سامنے الفت جبار کا نام مت لیں" عالیان نے سر جھٹکے ہوئے کہا تو بہرام نے اسے کانڈھے کے پکڑ کر قریب کیا

www.kitabnagri.com

"کیا مسئلے کا حل یہ ہوتا ہے کہ مسئلے کا ذکر نہیں کیا جائے" بہرام نے سوال کیا تو عالیان نے ہلکے سے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ اب بھی مس سلوی پر یقین نہیں کرتے" عالیان نے جیسے بات بدلنے کو سوال کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے ایک گہری سانس بھری اور اسے آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا

عالیان نے بھی قدم باہر کی طرف اٹھالیے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ماہم ایجنسی پہنچی تو ریپارٹرز کا ہجوم یہاں بھی لگا ہوا تھا۔
اب اسکی بے گناہی کے حوالے سے سوالات ہو رہے تھے۔

ماہم سب کو نظر انداز کرتی اندر بڑھ گئی
جبکہ گارڈ ریپارٹرز کو روکنے لگا۔

وہ اپنے آفس آئی اور کرسی پر ڈھے گئی۔

اور اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا

"آپ اچھی ہیں ماہم۔ بس آپ کے دل میں زرا سی برائی آگئی تھی" یک دم کہیں سے زرعون کی آواز آئی تو ماہم نے چونک کر سر اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp_0335 7500595

وہ کہیں نظر نہیں آیا مگر آواز آئی تھی

"زرعون۔" ماہم نے ہلکے سے پکارا مگر جواب نہیں آیا۔ وہ ہوتا تو آتا۔

Posted On Kitab Nagri

کتابوں کے ریک تک آئی اور زر عون کی دی گئی ایک کتاب نکال کر اسے سرسری سائیڑھنے لگی۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام نے گاڑی ہسپتال کے گیٹ پر روکی اور اپنے قدم اندر بڑھا دیے

عالیان بھی ساتھ ہی تھا۔

"مسٹر بہرام ٹھہریں۔ آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" اچانک سے عقب سے آواز آئی تو دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔



www.kitabnagri.com

پیچھے زرِ عون کھڑا تھا۔

ساتھ میں طیبہ بھی تھیں

عالمیان نے ان دونوں کو دیکھا تو تیزی سے قریب گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ دونوں کہاں چلے گئے تھے۔ آپ کو پتا ہے اس دن میں نے اور مس سلوی نے کتنا ویٹ کیا تھا آپ دونوں کا" وہ زرعون کے قریب پہنچتے ہی گلہ آمیز لہجے میں بولا۔

"ماہم۔۔ ماہم نے آنے سے روک دیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی بہرام تابش کی غلط فہمی دور ہو۔" زرعون نے نا آنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں" عالیان نے الجھن سے پوچھا۔

"کیونکہ وہ بہرام تابش سے محبت کرتی ہیں۔" زرعون نے بتایا تو علیان نے مڑ کر پیچھے دیکھا

www.kitabnagri.com

بہرام پیچھے نہیں کھڑا تھا
وہ اندر کی طرف جا چکا تھا

"تو اب کیوں آئے ہو؟" عالیان نے سوال کیا تو زرعون کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے۔

"ماہم نے بابا کی جان کا خوف دیا تھا۔ بابا کی ڈیٹھ ہو گئی تو خوف بھی ختم ہو گیا۔" وہ بولا تو لہجے بھیگا ہوا تھا

"مجھے افسوس ہوا"

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے اسکے کاندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا

پھر ایک گہری سانس بھری اور خود بھی وارڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں سلوی ایڈمٹ تھی

"بہرام نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔" عالیان کے جاتے ہی طیبہ نے حیرت سے کہا

"ضرورت نہیں ہوگی۔" زرعون نے مسکرا کر کاندھے اچکائے اور باہر کی طرف قدم بڑھائے جب ایک دیوار پر لگی ایل ای ڈی پر نظر آئی

ایک ریپارٹ چل رہی تھی جس میں الفت اور جبار کے کیے گئے جرائم کی بابت بتایا جا رہا تھا۔

جس چیز نے زرِ عون کا دل بھی نچا تھا وہ چار سالہ ادنیال کی اپنے ہی باپ کے ہاتھوں موت ہونا تھی صرف اس وجہ سے کہ وہ ادھر سے وجود کا حامل انسان تھا۔

طیبہ بھی دیکھ چکی تھی۔

وہ زعمون کی دلی کیفیت سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں اور اسے گلے سے لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

پلوشہ بیڈ پر لیٹی سلوی کے لیے پھل کاٹ رہی تھی جب بہرام اندر آیا۔

"آپی دیکھو! بھیا آیا ہے" پلوشہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تو سلوی نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں
اسکی نظر سامنے کھڑے بہرام پر پڑی تو آنکھوں میں پانی اتر آیا۔

پھر پلوشہ کو اشارہ کیا تو وہ باہر نکل گئی۔

"معاف کرنا میری وجہ سے تمہاری مطلب بہرام تابش کی شادی خراب ہو گئی۔" اٹھنے کی کوشش کرتے وہ لہجے میں ندامت بھرتی ہوئی۔

"اور کہو۔" بہرام اسکے پیروں کے پاس بیڈپر آکر بیٹھا اور مزید کا مطالبہ کیا۔

"میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ ناگلہ ناشکایت کیونکہ شکایت تو اپنوں سے کی جاتی ہے اور میرے دل نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم اب میرے نہیں ہو۔ جس رشتے میں بھروسہ نارہ گیا ہو اس تعلق کو بے وجہ نبھانا نہیں چاہیے۔" وہ اٹھنے کے باعث درد سے زرا سی کرہاتی ہوئی پاسیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر میرے پاس کہنے کو بہت کچھ ہے۔ پوچھنے کو بھی اور شکایت کرنے کو بھی۔" بہرام نے آگے ہو کر اسکا ہاتھ پکڑا

سلوی نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا مگر ناجانے یہ بہرام کی گرفت تھی یا اسکا انداز وہ کھینچنا سکی اور اسکی طرف الجھن زدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟" بہرام نے عام سے انداز میں کہا تو سلوی نے بے اختیار سر اثبات میں ہلا دیا۔



عالیان وارڈ کے دروازے پر پہنچا تو دونوں کو بات کرتے دیکھا۔

وہ ایک لمحے کو رک کا پھر چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

اسے ان دونوں کا تنہا چھوڑ دینا چاہیے تھا۔

کورٹ کی پیشی کے بعد سے اسکا رویہ بہرام سے مختلف ہو گیا تھا۔

"کیا تم چوریاں کرتی تھی۔ کیا تم نے جھوٹے نکاح کیے تھے۔؟ بہرام نے اپنا پہلا سوال اسکے سامنے رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

سلوی نے مٹھی میں چادر بھینچی پھر سر اثبات میں ہلا دیا۔

"ہاں مگر میرا اللہ گواہ ہے میں نے کبھی وہ کام اپنے دل سے نہیں کیا تھا۔ میں مجبور ہو گئی تھی۔" وہ بولی تو لہجے میں تکلیف شامل تھی

"کیا ہوا تھا اس روز۔؟ بہرام نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

سلوی چند ساعتوں کے لیے خاموش رہی پھر بولنا شروع ہوئی۔

"بیل ہوئی تو مجھے لگاتم آئے ہو۔ مگر دروازے پر وہاج اور میرے بھائی تھے۔ صرف اس وجہ سے کہ میں انہیں ابا کی چھپائی گئی پڑا پڑتی کے بارے میں بتاؤں گی وہ میری لاکھ منت سماجت کے باوجود مجھے بے دردی سے کھینچتے لے گئے۔ مجھے تو تب یہ بھی نہیں پتا چلا کہ ان لوگوں نے پھوپھو کو بھی مار دیا تھا" وہ بولتے بولتے یک دم ہچکی لیکر رونے لگی تھی۔

بہرام نے اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکے بعد تمہارے بھائیوں نے وہاج اور اسکے ساتھیوں کو ہی گرفتار کروادیا۔ وہ تین مرد جنہیں پہلا لوٹا تھا انکی گواہی سے وہ تینوں اڑیسٹ ہوئے تھے۔" بہرام نے بات مکمل کی تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ یہ" سلوی نے آنسو صاف کرتے پوچھا۔

"ایک نفسیاتی عورت کی وجہ سے کچھ عرصہ جیل میں گزارا تھا۔ تب ہی معلوم ہوا۔ پر تمہیں مجھے سچ بتانا چاہیے تھا۔" بہرام نے کہتے گلا کیا تو سلوی نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

"تم نے سنا ہی نہیں تو بتاتی کیسے۔ تمہیں بھروسہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔" وہ کرب اور شکایت سے کہہ رہی تھی جب بہرام نے اسکی بات کاٹی۔

"بھروسہ تو اس دن سے تھا جب عالیان کے بارے میں پتا چلا تھا۔"

سلوی نے ایک گہری شکایت زدہ نظر سے اسے دیکھا۔

"اگر بھروسہ تھا میری بے گناہی کا تو ثبوت کیوں مانگتے رہے پھر" وہ زرا سے دانت کچکا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایسا جان بوجھ کر کرنا پڑا۔ عالیان کے اٹیکر تک پہنچنے کے لیے۔ میری جاسوسی ہو رہی تھی۔ اگر اٹیکر کو پتا چل جاتا میرا تم سے تعلق بہتر ہے تو وہ مجھے تکلیف پہنچانے کے لیے تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیتی مگر اتنا سہنے کے باوجود بھی میں تم پر حملہ ہونے سے روک نہیں سکا۔" بہرام نے کہتے ہوئے سر نیچے جھکا لیا تو سلوی کا دل بھر آیا۔

"اور ماہم سے شادی۔؟ سلوی نے ایک بھیگی سانس کھینچتے ہوئے استغفار کیا۔

"پہلے مجھے ماہم پر شک تھا۔ اس لیے شادی پر راضی ہوا تا کہ حقیقت معلوم ہو سکے مگر تم پر ہوئے اس اٹیک نے ویسے ہی تمام حقیقت سامنے لادی۔ اصل ماسٹر مائنڈ کے چہرہ بے نقاب ہو گیا۔"

"کون۔ کس نے حملے کروائے تھے عالیان پر اور مجھ پر۔؟ سلوی نے سوال کیا۔

وہ واقعتاً جاننا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"الفت جبار۔۔۔" جواب عالیان نے دیا تھا وہ ابھی یہاں آیا تھا اور سلوی کا سوال سن چکا تھا۔

"الفت جبار۔۔۔ مگر کیوں" سلوی کو گویا دھچکا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان نے قریب آکر اسکا ہاتھ تھاما اور تمام حقیقت اسے بتانے لگا جسے سن کر سلوی خونہایت تکلیف اور افسوس ہوا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں فرانسک ریپارٹ کیوں پھاڑ دی تھی۔؟" کچھ دیر بعد عالیان نے بات کرنے کا جواز ڈھونڈتے ہوئے استفسار کیا۔

"میں تمہاری ماں کی لکھائی یوں بھی پہنچاتا ہوں۔ مجھے کسی فرانسک کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو محض بلال کی وفاداری چیک کرنے کے لیے تھی" بہرام نے سلوی کی طرف دیکھتے کہا تو سلوی نے رخ دوسری طرف پھیر لیا

"تمہاری اس وفاداری کی پرکھ نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے بہرام"

www.kitabnagri.com

"کیا مجھے تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ ہر وہ لمحہ جب تم میرے سامنے تھی تب تب مجھے تکلیف ہوئی تھی مگر چاہتے ہوئے بھی تمہیں کچھ بتانا سکا "

سلوی نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم سے کچھ مانگوں۔" وہ بہت دل سے بولی تو بہرام نے انہماک سے اسے دیکھا۔

"مجھے سونو لوٹا دو۔" سلوی نے فرمائش رکھی تو بہرام کے چہرے پر بے اختیار خفت بھری مسکان آئی۔

"کہا تھا اسے سالوں پہلے دفن کر چکا ہوں۔ پر کیا معلوم تمہاری محبت اسے پھر سے زندہ کر دے۔" وہ ہلکے سے کاندھے اچکا کر بولا تو سلوی بے اختیار اس کے انداز پر مسکرا دی۔

تبھی اسکی نظر پیچھے کھڑی پلوشہ پر پڑی۔

"اندر آ جاو۔" سلوہ نے کہا تو وہ انگلیاں مڑوڑتی ہوئی اندر آئی۔

"آج بہت یاد آرہی اماں کی۔ تمہیں بہت یاد کرتی تھی اماں۔ کہتی رہتی تھی تیرا بھیا نہیں آیا گڑیا لیکر۔" وہ مہرین کا زکر کرتے ہوئے بتانے لگی۔

"وہ مجھے سمجھاتی رہتی تھی۔ میں ہی پاگل تھی۔ اسکی ایک ناسنی۔ اب زندگی نے ٹھوکر ماری تو سمجھ آئی۔ اس چادر کی بھی قیمت "وہ کھوئے سے انداز میں خود کلامی کرتے ہوئے کہنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"واپس جانا چاہتی ہو" بہرام نے سوال کیا تو پلوشہ نے کسی اندیشے کے تحت سر نفی میں ہلایا۔

"واپس گئی تو محلے میں بدنامی ہو جائے گی۔ اماں سہ نہیں سکے گی۔"

"لوگوں کے دڑ سے کب تک اپنی ماں سے نہیں ملو گی۔" اس بار سلوی نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تو پلوشہ مدھم سی مسکرا دی۔

"بھیا۔ تم چلو گے میرے ساتھ۔ اماں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔" وہ جانے کا ارادہ کرتی بہرام سے پوچھنے لگی



بہرام نے کچھ لمحے سوچ کر حامی بھری

www.kitabnagri.com

"آپ دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں۔" وہ خوش ہوتے ہوئے تعریفی انداز میں بولی تو سلوی اور بہرام نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا۔

"پیشنٹ کی ڈریسنگ کا ٹائم ہو گیا ہے۔ پلیز سب باہر جائیں۔" یک دم عقب سے نرس کی آواز آئی تو سب کو باہر جانا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

باہر آکر بہرام کا ریڈور میں لگے بیچ پر آکر بیٹھ گیا۔

"میں نے آپکو غلط سمجھا۔ سوچا کہ آپ خود غرض ہو گئے ہیں۔ مگر میں غلط تھا۔" عالیاں اسکے پاس بیٹھتے نہ امت سے گویا ہوا۔

"تمہارا ایسا سوچنا غلط نہیں تھا۔ میرا رویہ ہی ایسا تھا" بہرام نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کیا اب سب تھیک ہو گیا ہے آپ دونوں کے درمیان" چند لمحوں بعد اس نے استفسار کرتے ہوئے پوچھا

تو بہرام نے ایک گہری سانس لی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وقت نے غلط فہمی پیدا کی تھی وقت نے ہی دور کر دی۔"

عالیان نے اسکی بات پر سر اثبات میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"آپ کس کے قتل کے جرم میں جیل گئے تھے۔ یہ مت کہیے گا آپ منی لانڈرنگ کے کیسے میں جیل گئے تھے
- "اچانک سے زہن میں آنے پر عالیان نے سوال کیا۔

"وہاج کے قتل پر۔ کہتا تھا سلوی سے محبت کرتا ہے۔ مجھے اسکی یہ بات اچھی نہیں لگی تو مار ڈالا کیونکہ سلوی کی محبت پر صرف بہرام تابش کا حق ہے" وہ سینے پر انگلی سے دستک دیتے گھرے لہجے میں بولا

"مس سلوی کی محبت پر سونو کا حق ہے۔ کیونکہ انہوں نے صرف سونو سے محبت کی ہے" عالیاں نے نفی میں سر ہلاتے اسے جتانے والے انداز میں اطلاع دی۔

بہرام نے مدھم سا سر کو خم دیا

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا کسی کے قدم اس طرف اٹھتے ہوئے آرہے تھے

عالیان نے چہرہ گھما کر دیکھا تو سامنے سے ماہم چلتی آرہی تھی۔

شام کے برخلاف آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے اسکا چہرہ اٹپٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ محبت کرتی ہے آپ سے۔" عالیان سرسری لہجے میں کہتا اٹھ کر ایک طرف چلا گیا۔

جبکہ بہرام وہیں بیٹھا رہا

وہ سننا چاہتا تھا کہ ماہم کیا کہنا چاہتی تھی



"وہ محبت کرتی ہے آپ سے۔" عالیان سرسری لہجے میں بتاتا ہوا اٹھ کر ایک طرف چلا گیا۔

جبکہ بہرام بیچ پر بیٹھارہا

وہ سننا چاہتا تھا کہ ماہم کیا کہنا چاہتی تھی

www.kitabnagri.com

ماہم مضبوط قدم اٹھاتی اسکے پاس پہنچی اور کچھ فاصلے پر اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔

ماہم کی آنکھوں پر گلاسز ہنوز لگے ہوئے تھے

اپنے دونوں ہاتھ گود میں رکھے وہ سامنے کی دیوار پر دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم سوچ سکتے ہو کہ میں کسی کی جان لے سکتی ہوں۔" کچھ توقف کے بعد ماہم نے سامنے ہی دیکھتے سوال کیا

"ملک سرمد کی وارث کچھ بھی کر سکتی ہے" بہرام نے بھی اسکی طرف دیکھے بنا ہی جتاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاش! پر میں نہیں کر سکتی۔ تم میں اور سلوی میں دوریاں پیدا کرنے کے لیے۔ مس آندر سٹریٹنگ ختم نہ ہونے کے لیے میں نے اپنے سب سے بہترین دوست کو کھو دیا۔ میں نے زرعون کو دھمکی لگائی کہ وہ اپنی ماں کو گواہ بننے سے روک دے۔ مجھے لگا ایسا کرنے سے سب تھیک ہو گا مگر اس دن سے میرے دل پر بوجھ ہے۔ جب پتا چلا تم شادی شدہ ہو تو مجھے دو فیصلے کرنے تھے۔ یا تو محبت سے دسبر دار ہو جاؤں یا پھر سلوی سے اسکی محبت چھین لوں۔ میں نے چھیننے کو ترجیح دی اور اسکے لیے جو کرنا پڑا وہ کیا مگر میرا دل مطمئن نہیں ہوا۔ میں نے سلوی کو مارنے تک کی بھی بات کی مگر میں یہ نہیں کر سکی۔ ایک بار کہا تھا زرعون سے اگر تمہیں حاصل نہیں کر پائی تو مر جاؤں گی۔ اب تم بتاؤ کیا میں تمہیں ایسے حاصل کروں کہ میرا ہو کر بھی تمہارے دل پر کسی اور کی دسترس ہو یا مجھے کوئی طریقہ بتاؤ کہ تمہیں حاصل نہ کرنے کے بعد زندہ رہ سکوں۔" وہ لہجے کو حد درجہ سپاٹ رکھتے ہوئے مسلسل بولتے بولتے رک کی تھی اور ایک سانس اندر کھینچی تھی۔

بہرام نے اسکی تمام باتیں سن کر اسکی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم نے مجھے نہیں پایا تو تم مر جاؤ گی اور اگر تم نے مجھے پایا تو سلوی مر جائے گی اور تمہارے اور سلوی کے درمیان میں ہزار بار سلوی کا ہی انتخاب کروں گا کیونکہ میں نے سلوی سے محبت کی ہے۔ تم سے نہیں۔" وہ الفاظ دبا دبا کر ماہم کو جتا کر بولا تھا تو اسکی آنکھوں میں نمی سی اتری تھی جو سن گلاسز کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

"ایک لڑکے نے مجھے کہا تھا کہ سلوی سے محبت کرتا ہے۔ میں نے اسکی جان لے لی۔" وہ پرسوچ انداز میں آگاہ کرتا ہوا تھا۔

"اور ایک تم ہو جو سلوی کو مارنے کی بات کر رہی تھی۔ اگر تمھاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے اب تک زمین میں گاڑ چکا ہوتا۔" وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا اور چبا چبا کر بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

ماہم نے بے اختیار ہلق سے سانس نیچے اتاری

"اور الفت۔ اسنے تو اٹیک کروایا تھا سلوی پر بھی اور عالیان پر بھی۔ اسے تم نے کچھ نہیں کہا" ماہم نے الجھن سے سوال کیا تو بہرام نے زور دار قہقہہ لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں لگتا ہے میں۔۔ بہرام تابش (انگلی سے سینے پر دستک دی) اپنی بیوی اور بیٹے پر قاتلانہ حملے کروانے والی عورت کو کچھ نہیں کہوں گا" بہرام نے ایک آبرو اچکا کر اس سے ہی سوال کیا

اسکا لہجہ ایسا تھا کہ ماہم کو خوف محسوس ہوا تھا۔

اسنے ایک گہری سانس لی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

پھر زرا سے ہونٹ پھڑپھڑا کر بولنا شروع کیا

"میں نے ہمیشہ جو چاہا وہ پالیا بہت آسانی سے۔ مگر تمہاری محبت نے مجھے ایک سیکھ تو دی۔ زندگی میں سب کچھ چاہنے سے نہیں ملتا۔ با آسانی سے نہیں ملتا خاص کر وہ جس پر پہلے سے کسی کا حق ہو۔ میں زندگی کو اب اسی سبق کے ساتھ گزاروں گی زرعون کی کتابوں نے یہ بات نہیں سکھائی مجھے زندگی نے سکھادی۔ تمہاری محبت نے سکھادی۔" وہ بھیکتے ہوئے لہجے پر ضبط کرتی بولی اور رکے بنا آگے بڑھتی گئی۔

بہرام کچھ دیر تک اس طرف دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر کھڑا ہو گیا۔

عالیان کچھ فاصلے پر ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا اس طرف دیکھ رہا تھا۔
ماہم کے جاتے ہی وہ اس کے قریب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کہہ رہی تھی وہ" عالیان نے سوالیہ پوچھا۔

"وہی جو تم نے بتایا تھا۔" بہرام نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"پھر آپ نے کیا کہا" عالیان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"وہی جو کہنا چاہیے تھا۔" بہرام نے لہجے پر زور دے کر کہا اور اپنے قدم آگے بڑھالیے۔

عالمیان اسکا جواب سمجھ چکا تھا
اسنے ایک لمحظے کو اس طرف دیکھا جہاں ماہم گئی تھی۔

"آپ کا دکھ سمجھتا ہوں ماہم۔ کاش آپ نے کسی اور کے حق سے محبت نہ کی ہوتی۔" عالیان نے یاسیت بھری گہری سانس لی پھر خود بھی آگے بڑھ گیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ایک ہفتے بعد۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیل کی اس کو ٹھہری میں جبار اپنی سزا کاٹ رہا تھا۔

چار سالہ نامکمل وجود رکھنے والا دانیال آج بھی اس کو ٹھٹھری میں اسکے سامنے آ بیٹھا تھا۔

"بابا۔ میں نے کیا بگاڑا تھا آپ کا۔ میں تو معصوم تھا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ کس غلطی کی سزا مجھے دی تھی آپ نے۔ جیسا بھی تھا بیٹا یا بیٹی آپ کی اولاد تھا۔ کوئی باپ اپنی اولاد کو کیسے مار سکتا ہے۔ آپ نے مجھے ماما سے دور کر دیا۔ آپ کو پتا تھا نا صرف ماما ہی تھیں جو مجھے پیار کرتی تھیں۔ آپ نے مجھے ان سے ہی دور کر دیا۔۔۔۔۔ مجھے بے دردی سے مار دیا۔۔۔ اور مجھے اندھیروں میں چھوڑ آئے۔ جانتے ہیں قبر کتنی اندھیری ہوتی ہے۔ میں کتنا چنچنا چلایا تھا۔ کتنی بار ماما کو پکارا تھا۔ مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔ مجھے ماما سے دور مت کرو مگر کسی نے میری آواز نہیں سنی۔ کسی نے نہیں بابا۔ آپ نے بھی نہیں" جبار کے چہرے پر نظر جمائے چار سال دانیال آنکھوں میں ڈھیروں خوف اور شکایت لے کر بول رہا تھا۔

جب ار نے بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھے تاکہ اسکی آواز نا آئے
مگر وہ آواز تو اسکے اندر کی تھی

اسکے لاشعور کی

اسکے ضمیر کی چینخ کی

جو اسی رات سے اسے آنا شروع ہو گئی تھی جس دن دانیال کو اس نے مار دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملاقات آئی ہے تمہارے لیے" وہ کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا جب ایک کانسیبل نے آکر اطلاع دی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

جب ار نے چونک کر سامنے دیکھا تو دیوار کے آگے اب دانیال نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ ملاقاتی کمرے میں پہنچا جہاں زر عون بیٹھا تھا۔

جبار اسے پہنچان چکا تھا

"امید ہے مجھے پہچان لیا ہو گا آپ نے۔ میں زر عون۔۔ وہی لڑکا جس نے عالیان جب۔۔ عالیان بہرام کی جان بچائی تھی۔ اس روز تک سب یہی جانتے تھے کہ عالیان آپ کا بیٹا ہے اور اس وجہ سے اپنے بیٹے کی جان بچانے کے لیے آپ میرے بہت شکر گزار تھے مگر آج میرے دل میں ایک سوال اٹھ رہا ہے۔ کیا اگر آپ کو میری حقیقت معلوم ہوتی تو تب بھی مجھ سے ایسے ہی برتاو کرتے "اپنا تعارف کرواتے ہوئے کچھ تمہید باندھ کر زر عون نے اسکے سامنے سوال رکھا۔

"کیسی حقیقت؟" جبار سمجھ نہیں پایا تھا

www.kitabnagri.com

"میرے وجود کی حقیقت۔ دراصل میں بھی دانیال جیسا ہی ہوں۔" زر عون کا لہجہ زراسا لڑکھڑایا تھا

جبار نے اسے حیرت سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے باپ نے بھی یہ سوچا کہ میں اسکی عزت پر دھبہ ہوں۔ سو سائٹی میں اسکی بدنامی کا سبب بنوں گا۔ وہی سب کچھ جو مجھ جیسے پیدا ہونے والے ہر بچے کا باپ سوچتا ہے۔ میں کسی کی نظروں میں نا آؤں اس لیے مجھے چار سال تک اپنے ہی گھر میں ایک کمرے میں قید کر رکھا۔ دانیال کی طرح میرے پاس بھی صرف میری ماں ہی تھی۔ اور پھر ایک روز تمھاری طرح میرے باپ نے بھی مجھے میری ماں سے الگ کر دیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اسنے میری جان نہیں لی۔" وہ ایک لخصے کور کا اور گیلی سانس اندر کھینچی۔

اسکی آواز میں ضبط واضح تھا۔

"میں نہیں جانتا کہ میں یہ باتیں کیوں بول رہا ہوں مگر میں صرف اس بات کا احساس کروانا چاہتا ہوں کہ نا آج کل کل میرے جیسے بچے کبھی بھی ماں باپ کی بدنامی کا سبب نہیں ہوتے۔ جس اولاد سے میرے باپ نے محبت کی اسی نے درد بدر چھوڑ دیا۔ افسوس میرا باپ مجھے اس حالت میں ملا کہ مرنے کے قریب تھا۔ کسی خطا کی سزا کاٹ رہا تھا شاید۔ مگر اس سب کے باوجود بھی مجھے اپنے باپ سے کبھی نفرت نہیں ہوئی۔

مرنے سے پہلے آخری سانسیں کھینچنے سے پہلے انکی آنکھوں میں مرنے کا خوف نہیں بلکہ میرے ساتھ کی گئی بڑائی کا پچھتاوا تھا۔ اس لمحے کو سوچتا ہوں تو لگتا ہے اچھا ہوا جو دانیال مر گیا۔ اگر زندہ ہوتا اور اپنے باپ کو بچھتاوے میں دیکھتا تو شاید برداشت نا کر پاتا۔" مسلسل بولتے بولتے وہ پھر رکا تھا۔

آنکھوں کے کنارے بھگے تھے جو پلکیں جھپک کر صاف کیے پھر کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک اولاد کے لیے یقیناً اپنے باپ کی آنکھوں میں پچھتاوا دیکھنا مشکل ہوتا ہے مگر تمہاری آنکھوں میں پچھتاؤں دیکھ کر مجھے اچھا لگ رہا ہے۔ یقیناً دانیال کو بھی اچھا لگ رہا ہو گا۔ وہ خوش ہو گا کئی سالوں بعد ہی اس کا قاتل باپ اپنے انجام کو پہنچا" بات کو سنجیدگی سے شروع کر کے وہ آخری جملہ میز پر جھک کر جبار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا پھر سیدھا ہو کر باہر نکل گیا

جب وہ واپس آیا تو پھر سے اسکے سامنے دانیال آ بیٹھا

اس بار وہ مسکرا رہا تھا

"آپ آخر اپنے انجام تک پہنچ گئے۔ میں خوش ہوں بابا۔ میں بہت خوش ہوں بابا" زرعون کی کئی گئی بات ہی لا شعور کا دانیال بار بار دہرانے لگا۔

جبار کو لگا اسکا سر پھٹ جائے گا۔
وہ سر تھام کر کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"خاموش ہو جاو۔ میں نے کہا خاموش ہو جاو۔ مجھے کوئی پچھتاواں نہیں تمہاری جان لینے کا۔۔۔ تـت۔۔ تمہاری جیسی اولادیں کلنک ہوتی ہیں۔ تمہیں مر ہی جانا چاہی۔۔۔۔" زور زور سے اپنا سر نوچتے ہوئے وہ چلاتا ہوا اپنا سر دیوار میں مارنے لگا۔

دانیال کی آواز بدستور اسکے دماغ میں گھوم رہی تھی

اس قدر زور سے کہ اسے روکنے لے لیے جبار نے سر دیوار میں بہت زور زور سے مارنا شروع کر دیا

ڈیوٹی پر کھڑے دوس سپاہی تیزی سے آئے اور اسے پیچھے ہٹایا۔
جبار کا ماتھ پھٹ چکا تھا اور چہرہ اہولہان تھا۔
وہ منہ سے بار بار بڑبڑائے جا رہا تھا۔

"تمہیں مر جانا چاہیے"

www.kitabnagri.com

"سر کو بلاؤ۔ مجھے لگتا ہے یہ پاگل ہو گیا ہے" اس سیاہی نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے کہا

دوسرے سپاہی کے قدم باہر نکالنے سے پہلے ہی جبار نے آنکھیں بند کر لیں۔
سپاہی نے اسکی نبض دیکھی تو وہ مرچکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اسکے سر کے سامنے والے حصے پر آئی گہری چوٹ تھی یا اسکی خطا کا بچھتاوا جو بھی تھا وہ اپنے انجام کو پہنچا تھا۔

سپاہی اسکی لاش باہر لے جانے کی تیاری کرنے لگے جبکہ سلاخ پکڑ کر کھڑا چار سالہ دانیال چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ رکھے جہاں کے مردہ وجود کو دیکھتا حار ہا تھا۔



اس وقت وہ دونوں کمرے میں موجود تھے۔

سلوی بیڈ پر نیم دراز تھی اور عالیان اسکی ٹانگوں کے پاس بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عالیان کچھ سوچ رہا تھا جب سلوی نے اسے پکارا

"تم کیا سوچ رہے ہو؟

"مم۔۔ میں "وہ سلوی کے پکارنے پر گڑبڑایا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ الفت جبار کو مسٹر بہرام نے اتنی آسانی سے چھوڑ کیسے دیا۔ وہ صرف کورٹ کے فیصلے پر ہی کیوں مطمئن ہو گئے۔" عالیان نے اپنی الجھن بتائی

"تمہیں کیا لگتا ہے۔ بہرام کو کیا کرنا چاہیے۔" سلوی نے اسکی بات سمجھ کر سوال کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عالیان کے کچھ بولنے کے پہلے ہی دروازہ کھلا اور بہرام اندر آیا۔

بہرام کو دیکھتے ہی سلوی نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا اور تاثرات سخت بنا لیے۔

بہرام نے عالیان کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا اب تک غصہ ہو۔۔۔" بہرام اسکی دائیں جانب بیڈ پر آ بیٹھا اور بہت جاز بیت سے بولا۔

"تم بدل گئے ہو۔ تم بھی باقیوں کی طرح چال باز بن گئے ہو۔ میں نے تم سے تمہاری معصومیت کی وجہ سے محبت کی تھی مگر۔۔۔"

"مگر بہرام تابلش اب معصوم نہیں رہا۔" بہرام نے درمیان میں اسکی بات کاٹ کر کہا پھر اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"وقت کے ساتھ سب بدل جاتا ہے۔ انسان بھی بدل جاتا ہے
میں بھی بدل گیا ہوں۔ افسوس کہ تمہارا معصوم سونو کہیں پیچھے رہ گیا مگر جواب ہے وہ بھی تم سے اتنی ہی محبت
کرتا ہے جتنی سونو نے کی تھی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ مجھے اس بات کی غلط فہمی ہوئی تھی کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا
اور اسی وجہ سے ایک عرصہ میں نے تم سے نفرت میں گزارا ہے۔ تم چاہتی تھی جب مجھ پر حقیقت واضح ہو تو
مجھے بچھڑاؤ۔ میں تمہارے سامنے توٹ جاؤں۔ اگر سونو ہوتا تو بے تحاشہ روتے ہوئے بچی زدہ سانسوں کے
درمیان سرخ آنکھیں لیے تم سے تب تک سوری سلوی جی کہتا رہتا جب تک تم معاف نہیں کر دیتی مگر
تمہارے سامنے اب بہرام تابش ہے جس کی آنکھوں میں پچھتاوا ہے۔" بہرام کی آنکھوں کے ساتھ لہجے میں
بھی سلوی کو پچھتاوا محسوس ہوا تھا۔

"اگر سوری سلوی جی کہو گے تو معاف کر دوں گی" سلوی نے اسے دیکھتے ہوئے شرط رکھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سلوی جی" بہرام نے اپنے مخصوص سنجیدہ انداز میں کہا تو سلوی نے نفی میں سر ہلایا۔

"سونو ہوتا تو ایسے نہیں کہتا۔ اگر معافی چاہیے تو ویسے کہو جیسے سونو کو کہنا چاہیے۔" سلوی نے بازو سینے پر باندھے اور زور دے کر کہا۔

بہرام ایک گہری سانس لیکر رہ گیا۔

"میں بھول چکا ہوں سو نو کیسے۔۔۔"

"تو پھر چلے جاو میری سامنے سے۔۔۔ تبھی آنا جب معافی مانگنے کا صحیح ڈھنگ آجائے۔" سلوی نے مصنوعی طور پر لہجے کو سخت بنا کر حکم دیا تو بہرام نے زرا اسی ناپسندیدگی کے اظہار میں ناک چڑھائی

سلوہ ایک پل کو اسے دیکھتی رہی
بلکل وہی ادا جو سونو کی تھی

Posted On Kitab Nagri

عالیان باہر لانج میں آبیٹھا اور موبائل دیکھنے لگ گیا۔

وہ یوٹیوب سرفنگ کر رہا تھا جب نظروں کے سامنے چلتی ایک خبر نے اسے بری طرح چونکا دیا۔

"بہرام تابش کے بیٹے عالیان تابش پر قاتلانہ حملے کروانے والی مجرمہ الفت جبار قیدیوں کی جیل سے منتقلی کے دوران فرار۔۔۔۔۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شہر سے باہر کسی گنجان علاقے میں وہ گھر تھا۔

دروازہ کھول کر قدم آگے بڑھا تو چھوٹے برآمدے کے آگے لکڑی کا دروازہ لگا تھا
لکڑی کے دروازے کے پار گھر کے پورے ہجوم جتنا کمرہ تھا

www.kitabnagri.com

کمرے میں اس وقت روشنی کا واحد ذریعہ ایک جالی دار کھڑکی سے آتی ڈھلتے سورج کی کرنیں تھیں۔

وہ لکڑی کا دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا۔

دروازے کے آگے جس سمت وہ کھڑا تھا کرنیں محض اسکے قدموں پر پڑ رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے پاؤں سیاہ چمک دار آفس شوز میں مقید تھے۔

اسنے قدم جالی دار کھڑکی کی جانب برہائے اور کھڑکی پر پردہ ڈال دیا
روشنی کا ذریعہ مکمل قطع ہو گیا

"میڈیا کہہ رہا ہے کہ تم فرار ہو گئی ہو مگر تم تو یہاں بیٹھی ہو۔ سچ! یہ میڈیا بھی کیسی جھوٹی خبریں پھیلاتا ہے۔"

بہرام وسعت میں رکھی خالی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھا اور سر سرے سے انداز میں کہتے مصنوعی افسوس کا

اظہار کیا۔

اسکے سامنے کرسی پر الفت جبار بیٹھی تھی جو اندھیرے میں واضح نہیں ہو رہی تھی۔

"اور ایک خبر یہ ہے کہ جبار کی موت ہو گئی ہے۔ اور یہ خبر سچی ہے۔" سنجیدگی سے کاندھے اچکاتے ہوئے وہ آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

کچھ لمحوں بعد الفت کا ہیجان خیز قہقہہ گونجتا تھا۔

"اس شخص کو مر ہی جانا چاہیے تھا۔ ناوہ اچھا باب تھا نا اچھا شوہر۔ اتنے سال لگ گئے۔ اسے تو اس لمحے ہی مر جانا چاہیے تھا جب اسے دانیل کو مارنے کی سوچی تھی۔" قہقہہ تھامتے ہوئے الفت لہجے کو حد درجہ کڑوا کرتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا تمہیں بھی اس وقت مر نہیں جانا چاہیے تھا جب تم نے ایک بچے کو مروانے کا سوچا تھا" سیٹ سے ٹیک لگائے وہ بظاہر یر سکون مگر سرد سے لہجے میں جتانے والے انداز میں استفسار کرنے لگا۔

"کیا صرف تمھاری اولاد کو ہی جینے کا حق تھا۔" بہرام نے اگلا سوال کرتے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ٹارچ نکال کر چلائی اور الفت کے چہرے پر ماری۔

ٹارچ کی روشنی سے الفت کی آنکھیں چوندھیا گئی تھیں۔

اسنے کچھ لمحے آنکھیں پھڑپھڑا کر سامنے دیکھا۔

www.kitabnagri.com

ٹارچ کی شعاعوں کے پیچھے اسے بہرام نظر نہیں آیا تھا۔

"مجھے مارنا چاہتے ہو۔ مار دو۔۔۔" الفت نے آنکھیں ایک طرف کرتے ہوئے اکسانے والے انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں ویسے بھی جینے کا حق نہیں ہے۔ بات اگر میری ذات تک ہوتی تو شاید معاف کر دیتا مگر اب بات میرے بیٹے کی ہے۔ مجھ تک تو تھیک تھا تمہیں غلطی سے بھی عالیاں تک نہیں جانا چاہیے تھا۔ خیر۔۔" بہرام نے تارچ اسکے چہرے سے پڑے کی اور چبا چبا کر بولتے ایک لمحظے کو رکھا۔

"تمہاری آخری خواہش ضرور پوری کروں گا" وہ گھوم کر الفت کی کرسی کے پیچھے آیا اور اپنے ہاتھ میں اس کے بال جکڑے۔ الفت کے منہ سے سسکاری نکلی۔

"میں نے کہا تھا عالیان کے اٹیکر کا پتا چلا تو خود اسکا گلاباؤ گا۔ بہرام تابش اپنی زبان سے نہیں پھرتا۔" بہرام نے نہایت سخت انداز میں کہتے اپنا ہاتھ اسکی گردن پر رکھا

افت کی آنکھیں اگلے لمحے ہی پھٹی تھیں۔

بھٹی تھیں۔ Kitab Nagma

www.kitabnagri.com

"مجھے قانون پر بھروسہ نہیں۔ میں اپنے فیصلے خود کرتا ہوں۔ یہ میری عدالت ہے اور اس عدالت میں الفت جبار تمہارے جرم کی ایک ہی سزا ہے اور وہ موت ہے۔" بہرام نے دانت پیس کر درشتی سے کہتے اپنے ہاتھوں کی گرفت الفت کی گردن پر کسنا شروع کی

الفت کا سانس رکنے لگا تو وہ ہاتھ یاؤں پھڑپھڑانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے کافی دیر اسکی گردن پر گرفت مضبوط رکھی۔

سامنے رکھی کر سی پر پڑی ٹارچ الفت کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔
اسکی آنکھیں باہر کو ابل رہی تھیں اور چہرے کی رگیں کھینچی ہوئی تھی۔
وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بہرام کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"دیکھو۔ اپنے سامنے کھڑی موت کو دیکھو اور محسوس کرو کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے"

بہرام کے چہرے پر ایک سفاکانہ مسکراہٹ آئی اور اگلے ہی لمحے اسنے الفت کی گردن چھوڑ کر جھٹکا تو وہ مردہ بے جان حالت میں زمین پر گر پڑی۔

"کاش تم نے بچہ مارنے کے لیے نہیں پالنے کے لیے اڈاپٹ کیا ہوتا۔ یقین کرو تمہاری اس نفسیاتی سوچ سے دانیال بھی خوش نہیں ہوا ہو گا۔" بہرام نے افسوس بھرے انداز میں کہا اور الفت کے بے جان وجود کو پاؤں کی ٹھوکرے مار تا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"لاش کلیئر کر دو۔" گاڑی میں آکر بیٹھتے اسنے موبائل پر پیغام صادر کیا پھر گاڑی زن سے آگے بڑھالی

Posted On Kitab Nagri

یقیناً وہ اسکا گمان نہیں تھا
ماہم نے اپنے قدم بھی باہر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ قریب کے ریستوران میں کونے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اسکے سامنے زر عون بیٹھا اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں تمہیں اس وقت مجھ پر شدید غصہ آرہا ہوگا" اپنے ہاتھ مڑرتے وہ آنکھیں پھیرتے ہوئے بولی تھی۔



"نہیں مجھے ترس آرہا ہے آپ پر ماہم۔" زر عون نے افسوس زدہ سانس بھری۔

www.kitabnagri.com

"آپ نے ایک لا حاصل چیز کے پیچھے حاصل کو بھی گنوا دیا۔ اب آپ خالی ہاتھ ہیں۔ آپ کے دل میں کبھی اچھائی ہوتی تھی ماہم اب اس میں برائی آگئی ہے"

"میں بری نہیں ہوں" ماہم اسکی بات کاٹتے ہوئے روہانسا ہو کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ سچ ہے کہ میں خود غرض ہوئی تھی۔ میرے دل میں برائی آگئی تھی مگر مجھے کبھی اس چیز کا فائدہ نہیں ہوا۔ میرا دل ہمیشہ جکڑا ہی رہا۔" دونوں مٹھیاں بھینچ کر میز پر رکھتے ہوئے وہ بھیکے لہجے میں بولی تھی

زر عون اسے کچھ لمحے دیکھتا رہا

"آپ بے شک بری نہیں ہیں مگر آپ نے میرے دل میں اپنا اچھائی والا مقام کھودیا ہے" وہ سنجیدہ سے انداز میں بولا تو ماہم نے بے اختیار آنکھیں موندھیں۔

"شاید آپ کو عجیب لگے مگر آپ کے رویے نے میری دوستی کو ہی ٹھیس نہیں پہنچائی بلکہ محبت کو بھی پہنچائی تھی۔"
وہ کرب زدہ سے لہجے میں جتاتے ہوئے کہنے لگا۔

"آپ نے کہا تھا نا کہ مجھے کسی سے محبت ہو تو اسے جا کر کہہ دوں۔۔۔ ماہم یہ ہمیشہ سے آپ تھیں۔ یہ آپ کی اچھائی تھی جس سے مجھے محبت ہوئی تھی۔ یہ بات مضاحکہ خیز ہے مگر یہی سچ ہے۔ مجھے اس بات کا افسوس رہے گا کہ یہ میرا وجود نہیں تھا جس کی بنا پر ہم ایک نہیں سکے بلکہ یہ آپ کی سوچ تھی۔" وہ میز پر آگے کو ہوتا انکشاف کرتے ہوئے گویا ہوا اور ر کے بنا اٹھ کر چلا گیا۔

ماہم کر سی پر ہونک زدہ سی بیٹھی رہی

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی لمحے اسکی آنکھیں بھگنے لگی تھیں۔۔۔

وہ سڑک پر پیدل چلتی زرعون کی باتوں کے متعلق سوچ رہی تھی۔

وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا

جو کتابوں نے نہیں سکھایا تھا وہ آج اسے زرعون سکھا گیا تھا۔

محبت کو کبھی چھیننا نہیں پڑتا۔ اگر انسان کا نصیب ہوگی تو اسکو ضرور مل جائے گی۔

ماہم نے ایک گہری سانس بھری اور اپنے قدم تیز کر دیے۔

ہوا سے اسکے چہرے پر بال پھڑپھڑا رہے تھے مگر وہ پروا کیے بنا چلتی جا رہی تھی

www.kitabnagri.com

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

بہرام کی گاڑی اس مزدور طبقے کے محلے میں رکی تو لوگ رک کر دیکھنے لگے

گاڑی کا دروازہ کھلا اور اپنی مکمل وجاہت کے ساتھ بہرام باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

نیوی بلیوسوٹ میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح پروقار اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

ساتھ ہی پلوشہ بھی اتر گئی۔

اسکی آنکھوں کے سامنے وہ تمام منظر گردش کرنے لگے تھے۔

کتنا اترا کروہ اس محلے سے نکلی تھی

آج منہ ڈھانپے واپس آرہی تھی۔

بے شک کچھ خواب انسان کو سبق دینے کے لیے وجود رکھتے ہیں۔

بہرام نے ایک طائرانہ نگاہ محلے پر ڈالی پھر قدم آگے بڑھا دیے۔

www.kitabnagri.com

پلوشہ بھی پیچھے چل پڑی

لوگ حیرانگی اور الجھن سے انہیں دیکھتے آپس میں چے مگوئیاں کرنے لگے۔۔۔

مہرین کے گھر کے باہر رک کر بہرام نے پلوشہ کو اشارہ کیا تو اس نے دروازہ بجایا۔

Posted On Kitab Nagri

تیسری دستک پر دروازہ کھلا

مہرین کو دیکھتے ہی پلوشہ بے اختیار اسکے گلے لگ گئی۔

مہرین ایک لمحے کو ساکت رہی پھر اپنے ہاتھ پلو شہ کی کمر پر رکھ لیے۔

"میری بچی کیسی ہے تو۔ کتنی یاد ستائی تھی مجھے تیری۔ ڈھرکا ہی لگا رہا کہ خوش بھی ہے یا نہیں۔" مہرین نے

اسے الگ کرتے ہوئے چہرہ اٹھاتے جذباتی انداز میں کہا

"اماں میں نے بھی تجھے بہت یاد کیا۔" پلو شہ کا اپنا لہجہ بھی گلو گیر ہوا۔

"کس کے ساتھ آئی ہے۔ تیرا بندہ ہے" مہرین نے دروازے سے نظر آتے بہرام کے بازو کو دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"نہیں اماں بھیا کے ساتھ آئی ہوں" پلوشہ نے تردید کی تو مہرین نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

"اندر بلانا اپنے بھیا کو۔ وہ کہاں سے مل گیا تجھے۔" مہرین نے استفسار کیا۔

"بعد میں بتاؤں گی۔ پہلے تم بھیا سے مل لو۔" وہ کہہ کر دروازے تک آئی اور بہرام کو اندر آنے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بہرام نے قدم اس چھوٹے سے گھر کے قدم بڑھالیے۔

محله والے عادت کے مطابق دروازوں کھڑکیوں اور بنیروں سے لگے سب دیکھ رہے تھے۔

بہرام کو بیٹھنے کے لیے ایک لکڑی کی کرسی دی گئی جس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا۔

"بڑے آدمی بن گئے ہو۔ اچھا ہے خوب ترقی کرو۔" مہرین اسکے حلیے سے اندازہ لگاتی دعا دیتے ہوئے بولی۔

بہرام نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔

"پلوشہ تمہارے ساتھ کیوں آئی ہے۔ اسکا! شوہر کہاں ہے۔" مہرین نے اگلا سوال کیا جو اسے الجھا رہا تھا۔

پلوشہ نے ایک تکلیف دہ آہ بھری پھرماں کو سب حقیقت بتادی

"ہائے میرے اللہ۔ یہ کیا غضب ہو گیا۔" مہرین پر حقیقت واضح ہوئی تو بے اختیار دل تھام کر زمین پر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جو ہو گیا اس پر پر غم کرنے سے بہتر اس بات پر شکر کریں کہ پلوشہ آپکے سامنے صحیح سلامت موجود ہے"

بہرام اٹھ کر مہرین تک آیا اور زمین پر گھٹنے کے بل بیٹھ کر اسے تسلی دیتے سمجھایا۔

"مگر اب اس سے شادی کون کرے گا۔ کون تھامے گا اس کا ہاتھ" مہرین کو اس جیسی ہرماں کی طرح خدشہ لاحق ہوا

"وہ جو اچھی طرح سے ساری سچائی جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جو ہوا اس میں پلوشہ کا کوئی قصور نہیں۔" بہرام نے انکی مشکل کا حل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون؟" سوال مہرین کی جگہ پلوشہ نے کیا تھا۔

"مڈثر۔۔۔ وہ آفیسر جس نے تمہیں لیلہ بیگم کے چنگل سے نکالا تھا۔ میری بات ہوئی ہے اس سے۔ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا ہاتھ تھا مناجا ہوتا ہے۔ اس نے تمہیں یہ چادر دی تھی۔ وہ تمہیں پھر رسوا نہیں ہونے دیگا۔" بہرام نے مڈثر کا ذکر کرتے اسکی ضمانت لی تھی۔

"نا کوئی زبردستی ہے نا کوئی جلد بازی۔ آرام سے سوچ بچار کر کے فیصلہ کر لیں۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور الوداعی جملے ادا کر کے گھر سے نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے جاتے ہی مہرین پلوشہ تک آئی۔

"کیا چاہتی ہے تو۔ کیا کوئی اور ہے جو مدثر کے علاوہ تیرا ہاتھ تھامے گا۔"

پلوشہ نے ماں کے سوال پر کچھ لمحے بعد سر نفی میں ہلا دیا۔

"میں خوفزدہ ہوں۔ کہیں پھر سے دھوکہ ناکھالوں" وہ سر جھکاتے ہوئے انگلیاں مڑوڑ کر بولی۔

"گھبرامت۔ اللہ نے بہتر ہی سوچا ہو گا تیرے لیے۔ ایک آزمائش تھی گزر گئی۔ سیکھ مل گئی۔ پہلے جو تھا وہ تیری لالچ کے سبب تھا۔ اب جو ہے وہ نصیب کے سبب ہے۔" مہرین نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور سمجھاتے ہوئے بولی

پلوشہ نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر ماں کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں ابھی تیرے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اماں۔ اگر وہ آفیسر سچا ہے اور میرا ہاتھ تھا مناجا ہوتا ہے تو وہ انتظار ضرور کرے گا" وہ اپنے فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے مہرین کے گلے لگ گئی تو مہرین نے اسے اپنے ممتا بھرے حصار میں لے لیا۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ اتوار کا روز تھا
سلوی کا زخم قدرے بھر چکا تھا۔
اب وہ چل پھر سکتی تھی

وہ اور عالیان اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔

عالمیان نے گٹار پکڑ رکھا تھا اور اس پر دھنیں بجا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

سلوی اسکے سامنے کرسی پر بیٹھی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

عالمیان نے گٹار روک کر اسکی طرف دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ معاف نہیں کریں گی مسٹر بہرام کو"

"کروں تو مگر پہلے وہ معافی تو مانگے" سلوی نے جواباً کہتے سامنے پڑی میز پر رکھا میٹل کالاکٹ اٹھایا۔

"مگر وہ معافی مانگ تو چکے ہیں۔" عالیان نے اسکی بات پر الجھن سے کہا۔

"تمھاری ماں چاہتی ہے کہ اس سے سونو معافی مانگے۔ بہرام نہیں" جواب بہرام کی طرف سے آیا تھا جو ابھی بنگلے میں داخل ہوا تھا اور انکی باتیں سن چکا تھا۔

عالیان نے اسکی طرف دیکھا

"تو آپ انکی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کیا" عالیان نے آبرو اچکا کر کہا تو بہرام نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔

پھر کورٹ کی اندرونی جیب سے اپنا میٹل کالا کٹ نکالتا ہوا سلوی کے برابر کرسی پر بیٹھا اور سلوی کے ہاتھ سے میٹل کالا کٹ پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سلوی جی۔ یہ لاکٹ ایک ساتھ کتنا اچھا لگ رہا ہے" وہ لاکٹ آپس میں جوڑتے ہوئے اسکی طرف اشتیاق سے دیکھتے ہوئے بولا تو سلوی کی ہارٹ بیٹ بے اختیار مس ہوئی تھی۔

"پھوپھو نے میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا تھا اور کہا تھا کبھی چھوڑنا نہیں۔ دیکھیں اب آپ پکڑ نہیں رہیں۔"

بہرام نے یاد دہانی کرتے گلہ آمیز لہجے میں اپنے ہاتھ اسکی طرف کیا۔

سلوی ایک لمحے کو ^bٹھکی۔

"کیا مطلب تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا تھا؟"

"مطلب یہ کہ پھوپھو جانتی تھیں انکا بھتیجانیک شریف اور معصوم ہے اس لیے انہوں نے میرا ہاتھ آپکے ہاتھ میں دیا تھا۔" بہرام نے شکل پر معصومیت کی رفق سجاتے ہوئے کہا تو سلوی اگلے پل بے اختیار مسکرائی تھی

www.kitabnagri.com

"کاش کہ پھوپھو دیکھ سکتی کہ ان کانیک شریف معصوم بھتیجا اب ایک قاتل بن چکا ہے" وہ طنزیہ انداز میں جتاتے ہوئے بولی تو بہرام نے گہری سانس بھری۔

"اچھا وہ سب چھوڑیں۔ میری بات کا جواب دیں۔ کیا اپنے سونو کا ہاتھ نہیں تھامے گئیں۔" بہرام نے پھر نرم سے لہجے میں استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مس سلوی۔ میرے خیال سے اب آپ کو مان ہی جانا چاہیے۔ میرا نہیں خیال اس سے زیادہ سونو کی روح مسٹر بہرام میں آسکتی ہے" عالیان نے آگے ہو کر سلوی کا ہاتھ تھاما اور اسے رضا مند کرنے کے انداز میں بولا۔

سلوی نے اسکی طرف دیکھا اور سر کو زرا سا خم دیا۔

پھر بہرام کے ہاتھ سے لاکٹ لیا جو اس نے جوڑ دیا تھا

"یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہی اچھے لگتے ہیں۔ میرے خیال سے اب اسکی بہترین جگہ یہ ہے" سلوی نے لاکٹ کو دیکھتے پہلے اس پر نرمی سے ہاتھ پھیرا پھر اسے عالیان کے گلے میں پہنا دیا۔

"شکریہ مس سلوی" وہ مسکرا کر بولا پھر اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"چلیں آج پھوپھو والا فریضہ میں انجام دے دیتا ہوں۔ مسٹر بہرام۔۔ آئی میں مسٹر سونو اپنا ہاتھ دیں۔"

اسنے دوسرا ہاتھ بہرام کی طرف بڑھایا جس پر بہرام نے اپنا ہاتھ رکھا

Posted On Kitab Nagri

"سلوی جی میں آج پھر سونو کا ہاتھ آپکے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ اب مت چھوڑیے گا" عالیان نے بہرام کا ہاتھ سلوی کے ہاتھ پر رکھا اور دونوں کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ دبا کر تاکید کی۔

"جیسا آپ چاہیں۔۔ مسٹر عالیان بہرام تابش" سلوی نے سرکواشات میں ہلاتے حامی بھرتے کہا

"اور آپ؟" عالیان نے سوالیہ نگاہ بہرام کی طرف کیں۔

"مم۔۔ مجھے توقید میں ڈالا گیا ہے۔ مجھے بھلا آزادی لینے کا کہاں حق ہے" وہ کاندھے اچکا کر لہجے میں شرافت لاتے ہوئے بولا تو عالیان اور سلوی دونوں بے اختیار ہنس پڑے

"یہ حق کبھی دیا بھی نہیں جائے گا۔" عالیان لہجے پر زور دیتے ہوئے بولا پھر اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔

"مس سلوی آپ اپنے قیدی کو سنبھالیں۔" وہ سلوی سے آنکھ دبا کر کہتا ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر خود اندر چلا گیا۔

اسکے جاتے ہی سلوی نے بہرام کو دیکھا۔

اسکے چہرے کے تاثرات زرا بد لے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم نے الفت کو مار دیا۔" سلوی کا سوال غیر متوقع تھا جس پر بہرام نے برا سامنہ بنایا۔

"کیا ہم آج صرف اپنی بات کریں۔ الفت نے جو کیا اسکی سزا اسکو مل گئی۔ تم اب کبھی اسکا زکر میرے سامنے نہیں کرو گی" بہرام نے مخصوص انداز میں تنبیہ کی تو سلوی نے سرمیکانگی انداز میں اثبات میں ہلادیا۔

"سونو ہوتا تو کیا کرتا؟" سلوی نے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے اگلا سوال کیا

"پتا نہیں۔" بہرام نے ہلکے سے کاندھے اچکائے

"شاید بہت زیادہ روتا۔۔" پھر اندازہ لگاتے ہوئے بولا

"سونو کو اسکی سلوی جی ملتی تو کیا کرتا۔ اسے سب حقیقت پتا چل جاتی تو کیا کرتا؟ سلوی نے اگلا سوال کیا

"تو بھی خوشی سے رو پڑتا۔ اپنا چہرہ سرخ کر لیتا اور زرا جھجکتے ہوئے سلوی جی کو گلے لگا لیتا۔" بہرام نے ٹھہرے

ہوئے لہجے میں بیان کرتے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کھڑا کیا

سلوی کا دل بے اختیار ڈھرکا تھا

"میرے خیال سے وہ معصوم سی صورت بنا کر شکایت کرتا کہ سلوی جی آپ کہاں چلی گئیں تھیں۔ کیا میرا

خیال نہیں آیا آپ کو۔ میں نے تو ہمیشہ اپنے گمانوں میں اسے ایسے ہی دیکھا ہے "دونوں آمنے سامنے کھڑے

تھے اور سلوی بہت پیار سے بولی تھی۔

بہرام نے ایک لمحے کو اسکی صورت دیکھی۔

سلوی کی آنکھوں میں چمک تھی جو اسے بہت عرصے بعد نظر آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

پھر اسنے اگلے ہی لمحے سلوی کو اپنی طرف کرتے اسے گلے لگا لیا تھا۔
سلوی اسکے وجود سے لگی کچھ دیر تک ساکت رہی۔ اسے اپنی ڈھرکن بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔
وقت بھی لگتا تھا رک سا گیا ہے

چند سعاتیں گزری جب بہرام نے اسے خود سے الگ کیا تھا
شام تقریباً ڈھلنے کے مقام پر تھی۔ ہلکی ہوا بھی چل رہی تھی جو سلوی کے بال پھڑپھڑا رہی تھی۔ بہرام نے
اسکے چہرے سے ایک لٹ کان کے پیچھے اڑس دی۔

"آئی لو یو۔" سلوی یک دم جزبات کی شدت سے بولی تو بہرام جو اباسر کو نیچے جھکاتے کان کی لو مسلنے لگا۔
یقیناً سونو ہوتا تو ایسے ہی کرتا

اسکے انداز پر سلوی محفوظ سی ہوئی پھر اپنا سر اسکے کاندھے پر ٹکا دیا۔
"جواب نہیں دو گے"

"مم۔ مجھے شرم آتی ہے" وہ زرا سا جھجکتے ہوئے بولا تو سلوی ہنس پڑی

"ہائے میں اس لاج کے صدقے" سلوی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور نظروں سے جیسے بلائیں اتاریں تھیں

بہرام کے چہرے پر خوبصورت رنگ آئے تھے جب وہ اسکی بات پر مسکرایا تھا۔
سلوی نے محسوس کیا کہ اسکی مسکراہٹ جان لیوہ تھا

اگلے ہی لمحے اسے شرارت سو جھی تو اسکے گال پر چٹکی کاٹی جس پر بہرام نے اوں ہوں کرتے ناک کو چڑھایا۔
سلوی اسے دیکھ کر چہرہ اچھے پھینک کر ہنسی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ تو جذبات اور تاثرات سے عاری ہو چکا تھا اسکے چہرے کے رنگ پھر لوٹنے لگے تھے۔

وہ جو کب کا ہنسا بھول چکی تھی اسکی ہنسی پھر سے سجنے لگی تھی

وقت لگا تھا

آزمائش کاٹی گئی تھی

سالوں کا سفر ہوا تھا

مگر منزل نصیب میں ہی تھی

سالوں پہلے بھی سالوں بعد بھی

دھوکے سے بھی من چاہے سے بھی

سلوی بہرام ایک دوسرے کے ہی تھے

کوئی تیسرا کبھی انکے درمیان نہیں آسکتا تھا۔۔۔ چاہے وہ سلوی کا پارٹنر ان کرائم ہو یا بہرام تابش کی ڈیڑ کزن

وہ

ناسالوں پہلے

ناسالوں بعد

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

عالیان نے ماہم کی ایجنسی جوائن کی تھی مگر پھر حالات نے اسے وہاں جانے سے روک دیا تھا

"ان بچوں کا کیا قصور جنہیں تم میوزک سکھا رہے تھے۔ میرے خیال سے تمہیں جانا چاہیے" اس وقت وہ

ڈانگ ٹیلیر بیٹھے تھے جب یہ بات چل نکلی تھی اور سلوی نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی سوچ رہا ہوں۔ کل سے جوائن کر لوں" وہ سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے بولا

"آئی تھنک تمہیں اپنا ایم بی اے کمپلیٹ کر کے بزنس جوائن کرنا چاہیے" جو س کا گلاس ہونٹوں سے ہٹاتے

بہرام نے تاکید کی تھی۔

"ایم بی اے بھی ہو جائے گا۔ بزنس بھی جو اُن ہو جائے گا مگر جب تک میرا ڈگری کلیئر نہیں ہوتی میں چاہتا ہوں ایجنسی کے بچوں کو میوزک سکھاؤں" عالیان نے اسے دیکھتے اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔

"جیسا تم چاہو" بہرام نے سر اثبات میں ہلادیا۔

"ویسے کیا بننس مین بن کر میں بھی آپ کی طرح سنجیدہ، خود غرض اور اکھڑ مزاج ہو جاؤں گا" کچھ لمحوں بعد عالیان نے معصومیت سے سوال کیا تو بہرام اور سلوی دونوں کا بے اختیار قہقہہ گونجا تھا۔

دونوں کو ہنستا دیکھتے عالیاں خود بھی ہنس پڑا تھا۔

سب تھک ہو گیا تھا

سب اچھا ہورہا تھا

وہ اپنے اصل ماں باپ کے ساتھ تھا

اپنی اصل حقیقت اور شناخت کے ساتھ

عالیان جبار سے عالیان بہرام بننے میں ایک سفر طے کیا تھا

سفر چاہے موت کے منہ میں سے ہو کر گزرا تھا مگر منزل حیات پر ٹھہری تھی
خوبصورت زندگی پر

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی کرسی چھوڑے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"کھڑے ہوں مسٹر بہرام" پھر بہرام سے بھی کہا۔

بہرام نا سچھی سے اٹھ کھڑا ہوا

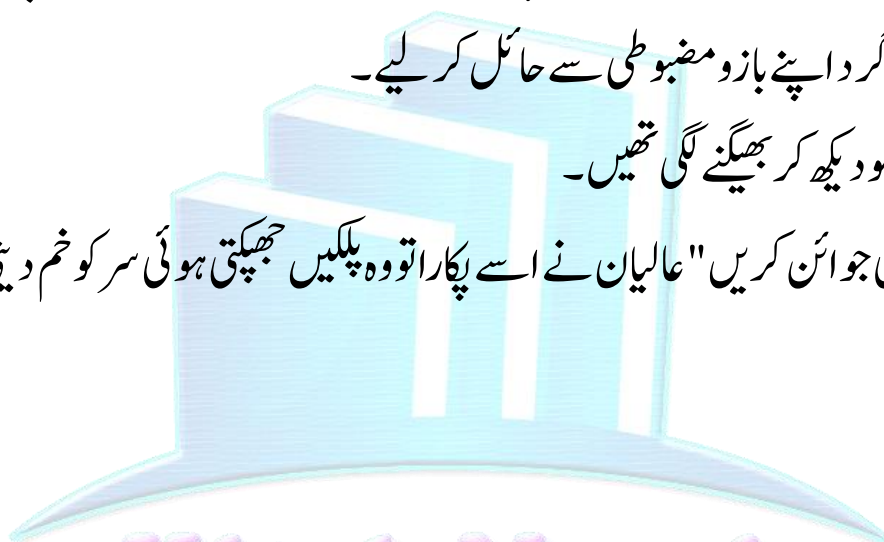
جیسے ہی وہ کرسی سے نکل کر کھڑا ہوا علیان نے اسے گلے لگا لیا۔

"مسٹر بہرام آپ کا بیٹا انیس سال کا ہونے والا ہے اور اسے آج تک گلے نہیں لگایا تھا آپ نے۔" وہ مدھم سے

بولاتو بہرام نے اسکے گرد اپنے بازو مضبوطی سے حائل کر لیے۔

سلوی کی آنکھیں ان کو دیکھ کر بھیگنے لگی تھیں۔

"مس سلوی آپ بھی جوائن کریں" عالیا نے اسے پکارا تو وہ پلکیں جھپکتی ہوئی سر کو خم دیتی خود بھی انکے ساتھ گلے لگ گئی۔



Kitab Nagri اختتام

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com